



نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	بقیۃ کتاب الحظر والإباحۃ	
	باب ما یتعلق بالجنات	
	(جنات کا بیان)	
۱	انسان افضل ہے یا جنات	۲۰
۲	کسی دیو کے غیبی شکل و صورت اختیار کرنے کا عقیدہ	۲۱
۳	جن کا انسانی صورت میں ظاہر ہونا	۲۲
۴	دیو کا حضرت علیؓ ان علیہ السلام کی صورت بننا	۲۴
۵	جنات و رشیاطین انسان کو ستا سکتے ہیں یا نہیں؟	۲۵
۶	جنات کا مختلف صورتوں میں آنا	۲۶
۷	مزارات پر جنات کا آنا	۲۷

۲۹	۸
۳۰	۹
۳۱	۱۰
۳۱	۱۱
۳۲	۱۲
۳۲	۱۳
۳۳	۱۴
۳۳	۱۵
۳۴	۱۶
۳۵	۱۷
۳۵	۱۸
۳۶	۱۹
۳۷	۲۰

باب ما يتعلق بالسحر والعوذة

اقتضی الاول فی السحر

(سحر کا بیان)

۳۸	۲۱
۳۹	۲۲
۴۰	۲۳
۴۱	۲۴
۴۲	۲۵
۴۳	۲۶

۵۳ شہر کا نئے حصہ سے جان	۶۷
۵۵ منتر کے ذریعہ ملائی کوٹا	۶۸
۵۵ قرعہ کے ذریعے سراج یا قرعہ معلوم کرنا	۶۹
۵۶ چاند، مندر و غیرہ قرعہ معلوم سے لینا	۷۰

الفصل الثانی فی العودۃ

(تعویذ کا بیان)

۶۳ کیا تعویذ میں وثر ہے؟	۷۱
۶۳ تعویذ و عملیات	۷۲
۶۵ خون سے تعویذ لکھنا	۷۳
۶۶ سرخ کے خون سے تعویذ لکھنا	۷۴
۶۷ بادلوں کو تعویذ کے ذریعہ ہلاک کرنا	۷۵
۶۸ تعویذ لکھنے کے لئے ماحرم سے نہیں جوں	۷۶
۷۲ کورقوں کو عاں سے تعویذ لینا اور کاتبوں سے بھارا پھونک کرنا	۷۷

الفصل الثالث فی العملیات والوظائف والأوراد

(عملیات اور وظائف کا بیان)

۷۳ عملیات سے متعلق چند ضروری سوالات	۷۸
۷۵ قرآن شریف کے ذریعہ حج و کعبہ کا مالک بننا	۷۹
۷۶ تہجد قرآنی کے ذریعہ چونکا نام لگانا	۸۰
۷۷ پیرا نام لگانا	۸۱
۷۷ کافر سے جہنم چھوٹ	۸۲
۷۸ غیر مسلم سے آسیب کا علاج کرنا	۸۳

۷۸	اپنی محبت بھاری چوہی نہاں	۷۹
۷۹	نہاں سے نکلتا	۸۰
۸۰	مگر ہر گز سے مومن نہاں	۸۱
۸۱	نہاں سے نکلتا ہے لئے بچوں کے چہرہ پر ہلکا سا	۸۲
۸۲	موج بھر کا صدمہ	۸۳
۸۳	بھاری بھوک سے نہاں کے گائے کا گائے	۸۵
۸۵	نہاں سے نہاں کے گائے کو بھاری	۸۶
۸۶	نہاں کے گائے کے گائے کو بھاری	۸۷
۸۷	نہاں کے گائے کے گائے کو بھاری	۸۸
۸۸	نہاں کے گائے کے گائے کو بھاری	۸۹
۸۹	نہاں کے گائے کے گائے کو بھاری	۹۰
۹۰	نہاں کے گائے کے گائے کو بھاری	۹۱
۹۱	نہاں کے گائے کے گائے کو بھاری	۹۲
۹۲	نہاں کے گائے کے گائے کو بھاری	۹۳
۹۳	نہاں کے گائے کے گائے کو بھاری	۹۴
۹۴	نہاں کے گائے کے گائے کو بھاری	۹۵
۹۵	نہاں کے گائے کے گائے کو بھاری	۹۶
۹۶	نہاں کے گائے کے گائے کو بھاری	۹۷
۹۷	نہاں کے گائے کے گائے کو بھاری	۹۸
۹۸	نہاں کے گائے کے گائے کو بھاری	۹۹
۹۹	نہاں کے گائے کے گائے کو بھاری	۱۰۰

باب الاشتات

(ہر باباحت کے مختلف مسائل کا بیان)

۶۶	بزرگوں اور شاخوں کو کاٹنا	۹۷
۶۷	بھل اور درخت کو کاٹنا	۹۸
۶۸	پانچ سے پیشاب پاخانہ وغیرہ کرنا	۹۹
۶۹	نئی صدی کا استقبال	۱۰۰
۷۰	نیک پروریتنے کی خدمت	۱۰۱
۷۱	چوں تو چوں کہ اگر تم بھانا	۱۰۲
۷۲	روٹی کا تھکا کرنا	۱۰۳
۷۳	تعلیم کی غرض سے بچوں سے نعت پڑھوانا	۱۰۴
۷۴	آکر مکر و العوت	۱۰۵
۷۵	جس لاؤڑا تپتیر پر گئے گائے جائیں اس سے ہماری کے لئے جگہ	۱۰۶
۷۶	بھلی سے دنی کیوں مر جاتا ہے؟	۱۰۷
۷۷	سکر کے دونوں جانب ہاتھ رکھنا	۱۰۷
۷۸	کیرے کوڑوں کی پیدائش	۱۰۸
۷۹	غلامی کو تاپ نہ کرنا	۱۰۹
۸۰	دوسرے کی دیوار پر اپنے مٹان کی بنیاد رکھنا	۱۱۰
۸۱	خدا کے واسطے معافی مانگنے پر معاف نہ کرنا اور وہ بے لے کر معاف کرنا	۱۱۰
۸۲	"انشاء اللہ" کہنا	۱۱۱
۸۳	"خدا اور رسول کو مشکور ہو" کہنا کیسا ہے؟	۱۱۱
۸۴	بھاری بھاری شریف	۱۱۱

۱۱۳	۸۵	تکھا آجاتے، وقت چارپائی کی پتلیوں کی طرف بٹھکتا
۱۱۴	۸۶	تھی کی بات کاٹھ
۱۱۵	۸۷	اپنی بات کو اور اٹھا رکھتا
۱۱۶	۸۸	آبِ حیات
۱۱۷	۸۹	یہ دیکھنے والے انھیں بے لڑکی والے سمجھتے
۱۱۸	۹۰	شکرگزار سے اسکا جسم کے کچرے دھوا
۱۱۹	۹۱	نمایاں شکر سے خدمت لینا
۱۲۰	۹۲	بھولے بھولے سے نہر مت لینا
۱۲۱	۹۳	مرد کی تحریف
۱۲۲	۹۴	مرد سے دنیا و مال
۱۲۳	۹۵	اسروؤں کی کن سے اٹھ کر نہر سے پانی
۱۲۴	۹۶	قرآن کی کامیابی
<h2>کتاب الرهن</h2> <h3>(گروہی رکھنے کا بیان)</h3>			
۱۲۵	۹۷	تو سبھی بدست رہیں پر ہوا دھڑلے
۱۲۶	۹۸	دیکھ کر مرزا بھائی میں رہنا
۱۲۷	۹۹	غریبوں سے نفع اٹھانا
۱۲۸	۱۰۰	مالک کی تمام دولت سے رہیں سے نفع اٹھانا
۱۲۹	۱۰۱	انتقام از رہیں
۱۳۰	۱۰۲	انتقام از رہیں
۱۳۱	۱۰۳	انتقام از رہیں
۱۳۲	۱۰۴	موروثی زمین کو رہیں رکھنا
۱۳۳	۱۰۵	کھیت کی زمین

۱۳۳ زمین و زمین پر رہنے کی صورت	۱۰۶
۱۳۶ زمین اور اچھاو	۱۰۷
۱۳۹ حلالہ سرہونہ میں دہن کی قیمت معراجہ کی اور امانت و زمین رکنا	۱۰۸
۱۴۰ بیع و زمین کی ایک صورت	۱۰۹
۱۴۵ زمین کی دانیہ اور سائے زمین کے لئے	۱۱۰

کتاب الفرائض

الفصل الاول فی التبرکۃ وتصرف المیت فیہا

(ترک اور میت کے تصرف کا بیان)

۱۴۷ اپنی جائیداد کو اپنی زندگی میں وقفہ پر تقسیم کرنا	۱۱۱
۱۴۸ مکتومہ اور مکتومہ کی زمینوں میں وراثت	۱۱۲
۱۵۰ مال و ترکہ کی وراثت	۱۱۳
۱۵۲ کیا بیوی کے مرنے پر بچہ بھی ترکہ ہے؟	۱۱۳
۱۵۲ مروجہ زوجہ کا مرنے پر ترکہ میں داخل ہے یا نہیں؟	۱۱۵
۱۵۳ ایک بیٹے کو ویرانہ کے بعد دیگر ورثہ کا اس میں حق	۱۱۶
۱۵۳ اپنی جائیداد کو دوسرے کو عطا کرنا	۱۱۷
۱۵۶ جائیداد وراثت کو دے دینا یا نہ دینا؟	۱۱۸
۱۵۶ غیر وراثت کو کچھ جائیداد دینا	۱۱۹
۱۵۸ جائیداد اور غیر وراثت کی	۱۲۰

الفصل الثانی فی ما یتعلق بذین المیت وأمانتہ

(میت کے قرض اور امانت کا بیان)

۱۶۰ میت کے قرض و قرض ہونے کا حکم	۱۲۱
-----	------------------------------------	-----

۱۴۳	بہن کے حق میں وصیت اور بیٹی اور مرد زوجہ کے جہائی کے درمیان تقسیم کرنا	۲۱۰
۱۴۶	وصیت ایک آپہلی ترکہ سے نافذ ہوتی ہے	۲۱۶
۱۴۷	وصیت ایک چہان میں	۲۱۷
۱۴۸	وصیت اور تحسین ترکہ	۲۱۷
۱۴۹	باس وصیت کے ہارے میں اختلاف	۲۱۹
۱۴۸	میراث کی ایک صورت اور وصیت نامہ	۲۲۰
۱۴۹	وصیت پورا کرنے کی ایک صورت	۲۲۲
۱۵۰	قرابی کی وصیت پر عمل کب تک واجب ہے؟	۲۲۶
۱۵۰	بہن اور وارث میں اختلاف	۲۲۷
۵۲	بہن کے لئے جائیداد کی وصیت	۲۲۹
۱۵۳	کوٹاں سے دانے کے لئے جو روپے کی وصیت	۲۳۰
۱۵۳	والد کی وصیت کو میراث میں جٹا میرے حق میں نہیں شریک نہ ہو	۲۳۲
۱۵۵	مرض الموت کی حد اور تحریف اور مرض الموت میں وارث کے حق میں اقرار	۲۳۵
۱۵۶	موت کا ارادہ تھا کہ اپنے کسب کردہ میں دیکھیں کہ انتقال پر شہر کیا کرتے؟	۲۳۶

الفصل الرابع فی استحقاق الإرث و عدمہ

(استحقاق اور عدم استحقاق وراثت کا بیان)

۱۵۷	حق وراثت موت موت کے بعد ہوتا ہے	۲۳۷
۱۵۸	حق میراث نہ پہنچنے یا عمل میں نہ ہونا	۲۳۸
۱۵۹	حد میراث پر قبضہ کرنے سے میراث باطل نہیں ہوتی	۲۳۹
۱۶۰	پراویہ نہ لکھنا وارث میں سے مستحق کو نہ ہوگا؟	۲۴۱
۱۶۱	پراویہ نہ لکھنا مستحق انتحاب ملازم کے جھوٹ ہے؟	۲۴۶
۱۶۲	مردوں کے اطفال کے بعد اس کی بیٹی یا خواجہ کا مستحق اس کا بڑا بڑا ہوگا یا سب اور؟	۲۴۸

۱۶۳	غیر شرابی شہر کا شادی کا خرچ میراث سے لے سکتا ہے یا نہیں؟	۲۵۰
۱۶۳	رشتہ سے پہلے اٹھان ہو جائے تو میراث اور وراثت پوری پوری ملے گی	۲۵۱
۱۶۵	داد اور میراث کے مال میں تمیز	۲۵۳
۱۶۶	غائب غیر مطلقہ کا حصہ وراثت	۲۵۵
۱۶۷	مومنہ کی ہجرت میراث سے قطع نہیں ہوتی	۲۵۶
۱۶۸	کیا پاگل کی بیوی کو میراث ملے گی؟	۲۵۷
۱۶۹	بائیں بیوی کو میراث کا حصہ اور میراث دونوں میں سے	۲۵۹
۱۷۰	بھارت سرحد طلاق سے بیوی کو وراثت ملے گی یا نہیں؟	۲۶۰
۱۷۱	کیا کوئی وارث ترکہ سمیت کا کرہ اور ہر مکتل ہے؟	۲۶۱
۱۷۲	مول متعلق اشتہاء بالہ	۲۶۳
۱۷۳	دین میراثی وراثت	۲۶۵
۱۷۴	مختار میراث وراثت	۲۶۶
۱۷۵	موقوفہ بیوی کی ادا کا میراث کا حصہ ملے گا	۲۶۹
۱۷۶	بیوی کے انتقال کے بعد ادائیگی میراث کی صورت	۲۷۱
۱۷۷	وفاقت شوہر پر مطالبہ میراث اور حصہ میراث	۲۷۲
۱۷۸	کسی بیوی کی اولاد کو دوسری بیوی کے ترکہ سے کچھ نہیں ملے گا	۲۷۳
۱۷۹	کیا بیوی کے ساتھ پہلے شوہر سے آئی بیوی کو میراث میں حصہ ملے گا؟	۲۷۶
۱۸۰	کسی وارث کی ترکہ سے دوسری وارثی وارث کی وارث کے نزدیک کو میراث میں برابر اور ان کے حصے	۲۷۷
۱۸۱	عورت کا سوتیلے بیٹا وارث نہیں	۲۷۹
۱۸۲	داد وراثت نہیں	۲۸۰
۱۸۳	حق وراثت بنیاد اصول کرے	۲۸۰
۸۳	دوسرے وارث کے حصہ پر قبضہ کرے	۲۸۱
۱۸۵	والد کے ممبروں کی مکان کو قبضہ کر کے اس میں دوسرے ورثاء کا حق	۲۸۳

۱۸۶	مشترکہ زمین میں جس زمین وارث کا مکان تعمیر کر کے ملکات کا دعویٰ کرنا۔	۲۸۴
۱۸۷	باپ کی جائیداد پر زبردستی قبضہ کرنا۔	۲۸۵
۱۸۸	غیر کھوس لگان اور مکان مورت پر قبضہ۔	۲۸۶
۱۸۹	موتی کی۔ میں کہہ جاتا ہوں کہ یہ ہے حکمت نہیں ہوئی، بلکہ مورت کا حق ہے۔	۲۸۸

الفصل الخامس فی موانع الإرث

(موانع ارث کا بیان)

۱۹۰	کیا اختلاف وارثین مانع ارث ہے۔ ارث اونس کا دعویٰ کیسے ثابت ہوگا؟	۲۹
۹۱	کیا سرحد وراثت کا حق در ہے؟	۲۹۳
۱۹۲	زور سے تو بیانی کا ہاتھ پکڑا، مستحق میراث ہے؟	۲۹۶

الفصل السادس فی التصرف فی التركة

(ترکہ میں تصرف کرنے کا بیان)

۱۹۳	میراث میں بغیر وصیہ کا تصرف۔	۳۸۸
۱۹۴	کوئی تصرف سے پہلے ترکہ میت سے منع تھا۔	۳۹۷
۱۹۵	ترکہ میت میں اگر شخص وصیہ دیتا ہے، تو اس میں سب شریک ہوں گے۔	۳۹۹
۱۹۶	ترکہ مشترکہ سے اپنے وارث سے ترکہ خریدی، اس میں دوسرے وارث کا حصہ۔	۴۱۰
۱۹۷	میت کا زمین بولی کے ساتھ بیٹا، اور مال مشترک میں ورثہ کا تصرف۔	۴۱۱
۱۹۸	مشترکہ ترکہ وراثت جائیداد میں کسی شریک کا حصہ پر قبضہ کرنا۔	۴۱۲
۹۹	باپ مروت مشترکہ سے صدقہ بچہ۔	۴۲۱
۲۰۰	مالی مشابکات سے عزت کی ضمانت۔	۴۲۲
۲۰	ترکہ میت سے ضمانت و عیال و اہل۔	۴۲۳
۲۰۲	بھتیجیوں کی پرورش کا تصرف بھائی کے ترکہ سے ہوں کرنا۔	۴۲۵
۲۰۳	میت سے بیٹے کے بعد زوجہ و اس کے ترکہ میں خصوصاً زوجہ۔	۴۲۷

۲۰۳	۱۔ میرے کی سب وراثت کو وقت کرنا	۲۹۸
۲۰۵	۲۔ میری بچہ صرف وراثت کے ساتھ میرے بیٹے کی جائیداد	۳۰۲
۲۰۶	۳۔ میری وراثت کے متعلق میری بیوی کو میرے وراثت کے لئے	۳۰۳
۲۰۷	۴۔ میری وراثت کا میرے بیٹے کو میرے وراثت کے لئے	۳۰۴
۲۰۸	۵۔ میرے وراثت کے متعلق میری بیوی کو میرے وراثت کے لئے	۳۰۵

الفصل السابع في الإرث في المال الحرام

(مانہ حرام میں وراثت کا بیان)

۲۰۹	۱۔ میرے وراثت کے لئے	۳۰۶
۲۱۰	۲۔ میرے وراثت کے لئے	۳۰۷
۲۱۱	۳۔ میرے وراثت کے لئے	۳۰۸
۲۱۲	۴۔ میرے وراثت کے لئے	۳۰۹
۲۱۳	۵۔ میرے وراثت کے لئے	۳۱۰
۲۱۴	۶۔ میرے وراثت کے لئے	۳۱۱
۲۱۵	۷۔ میرے وراثت کے لئے	۳۱۲

الفصل الثامن في ذوی الفروض

(ذوی الفروض کا بیان)

۲۱۶	۱۔ میرے وراثت کے لئے	۳۱۳
۲۱۷	۲۔ میرے وراثت کے لئے	۳۱۴
۲۱۸	۳۔ میرے وراثت کے لئے	۳۱۵
۲۱۹	۴۔ میرے وراثت کے لئے	۳۱۶
۲۲۰	۵۔ میرے وراثت کے لئے	۳۱۷

۳۹۳	۳۹۳
۳۹۵	۳۹۵
۳۹۷	۳۹۷
۳۹۹	۳۹۹
۴۰۱	۴۰۱
۴۰۳	۴۰۳
۴۰۵	۴۰۵
۴۰۷	۴۰۷
۴۰۹	۴۰۹
۴۱۱	۴۱۱
۴۱۳	۴۱۳
۴۱۵	۴۱۵
۴۱۷	۴۱۷
۴۱۹	۴۱۹
۴۲۱	۴۲۱
۴۲۳	۴۲۳
۴۲۵	۴۲۵
۴۲۷	۴۲۷
۴۲۹	۴۲۹
۴۳۱	۴۳۱
۴۳۳	۴۳۳
۴۳۵	۴۳۵
۴۳۷	۴۳۷
۴۳۹	۴۳۹
۴۴۱	۴۴۱
۴۴۳	۴۴۳
۴۴۵	۴۴۵
۴۴۷	۴۴۷
۴۴۹	۴۴۹
۴۵۱	۴۵۱
۴۵۳	۴۵۳
۴۵۵	۴۵۵
۴۵۷	۴۵۷
۴۵۹	۴۵۹
۴۶۱	۴۶۱
۴۶۳	۴۶۳
۴۶۵	۴۶۵
۴۶۷	۴۶۷
۴۶۹	۴۶۹
۴۷۱	۴۷۱
۴۷۳	۴۷۳
۴۷۵	۴۷۵
۴۷۷	۴۷۷
۴۷۹	۴۷۹
۴۸۱	۴۸۱
۴۸۳	۴۸۳
۴۸۵	۴۸۵
۴۸۷	۴۸۷
۴۸۹	۴۸۹
۴۹۱	۴۹۱
۴۹۳	۴۹۳
۴۹۵	۴۹۵
۴۹۷	۴۹۷
۴۹۹	۴۹۹
۵۰۱	۵۰۱
۵۰۳	۵۰۳
۵۰۵	۵۰۵
۵۰۷	۵۰۷
۵۰۹	۵۰۹
۵۱۱	۵۱۱
۵۱۳	۵۱۳
۵۱۵	۵۱۵
۵۱۷	۵۱۷
۵۱۹	۵۱۹
۵۲۱	۵۲۱
۵۲۳	۵۲۳
۵۲۵	۵۲۵
۵۲۷	۵۲۷
۵۲۹	۵۲۹
۵۳۱	۵۳۱
۵۳۳	۵۳۳
۵۳۵	۵۳۵
۵۳۷	۵۳۷
۵۳۹	۵۳۹
۵۴۱	۵۴۱
۵۴۳	۵۴۳
۵۴۵	۵۴۵
۵۴۷	۵۴۷
۵۴۹	۵۴۹
۵۵۱	۵۵۱
۵۵۳	۵۵۳
۵۵۵	۵۵۵
۵۵۷	۵۵۷
۵۵۹	۵۵۹
۵۶۱	۵۶۱
۵۶۳	۵۶۳
۵۶۵	۵۶۵
۵۶۷	۵۶۷
۵۶۹	۵۶۹
۵۷۱	۵۷۱
۵۷۳	۵۷۳

۲۶۳	پرچی پشت کا عصب بھی وارث ہے.....	۲۶۳
۲۶۴	بچہ مقدم ہے طائی پر.....	۲۶۴
۲۶۵	طائی بھتیجا بھتیجا سو جوئی میں وارث نہیں.....	۲۶۵
۲۶۶	بھتیجا جوئی کی سو جوئی میں طائی بھائی کو کچھ نہیں ملتا.....	۲۶۶
۲۶۷	طائی بھتیجا اور بچہ زنا بھائی کے دوسرے تقسیم ترکہ.....	۲۶۷
۲۶۸	بھتیجا اور بھتیجا میں ترکہ کی تقسیم.....	۲۶۸
۲۶۹	دو بیویوں کی اولاد میں تقسیم میراث.....	۲۶۹
۲۷۰	دو بیویوں کی اولاد میں تقسیم ترکہ.....	۲۷۰
۲۷۱	سوائے مطلقہ و مستحلہ والا.....	۲۷۱
۲۷۲	عصب کی سو جوئی میں ذوقی الارحام کی وارثت.....	۲۷۲
۲۷۳	میراث ذوقی الارحام.....	۲۷۳
۲۷۴	ذوقی الارحام کا مسئلہ.....	۲۷۴
۲۷۵	ذوقی الارحام کی حد بندی.....	۲۷۵
۲۷۶	بیوہ، بھائی، بھتیجا اور حقیقی بھائیوں میں تقسیم ترکہ.....	۲۷۶
۲۷۷	بیوہ، حقیقی بھائی اور حقیقی ماموں زاد بھائی اور بیویوں میں تقسیم ترکہ.....	۲۷۷
۲۷۸	ذوقی الارحام میں تقسیم میراث کی ایک صورت.....	۲۷۸
۲۷۹	بچاٹ بھتیجا کی پرورش کی کیا چاہی خرید کر دو چاہیوں بھتیجا کا حصہ؟.....	۲۷۹
۲۸۰	توریت عمل کی ایک صورت.....	۲۸۰
۲۸۱	حلاق کے بعد عمل سب تک مستحق میراث ہے؟.....	۲۸۱
۲۸۲	توریت عمل کی متعدد صورتیں اور ان پر اشکالات.....	۲۸۲
۲۸۳	سوائے مطلقہ و مستحلہ والا.....	۲۸۳
۲۸۴	ایضاً.....	۲۸۴

۲۸۵	ایمان.....	۲۹۳
	الفصل العاشر فی الحجب والحرمان	
	(حجب وحرمان کا بیان)	
۲۸۶	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۲۹۶
۲۸۷	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۲۹۷
۲۸۸	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۲۹۸
۲۸۹	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۲۹۹
۲۹۰	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۰۰
۲۹۱	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۰۱
۲۹۲	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۰۲
۲۹۳	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۰۳
۲۹۴	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۰۴
۲۹۵	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۰۵
۲۹۶	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۰۶
۲۹۷	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۰۷
۲۹۸	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۰۸
۲۹۹	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۰۹
۳۰۰	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۱۰
۳۰۱	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۱۱
۳۰۲	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۱۲
۳۰۳	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۱۳
۳۰۴	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۱۴
۳۰۵	یہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے.....	۳۱۵

- ۳۰۶ ترک کے مکان سے کسی وارث کو الگ کرنا۔ ۱۶۱
- ۳۰۷ کیا دیکھو ہم کرنے کے لئے ورنہ بے شریع کا دعوائے طلاق۔ ۱۶۲

الفصل الحادی عشر فی المنفقات

- ۳۰۸ کیا الخ کے پاس فی الواقع کسی کو نہ ہے۔ ۱۶۳
- ۳۰۹ بڑے بھائی کو اپنی اس کے گھر لے آیا ہے؟ ۱۶۶
- ۳۱۰ کیا جو نہ سے اس کا فرض ہے؟ ۱۶۷
- ۳۱۱ رانی دیکھو؟ ۱۶۸
- ۳۱۲ برائی کے لئے ہے۔ ۱۶۹
- ۳۱۳ اگر سواں بیٹھ جی کے تو اس کا رشتہ چاہے کس سے آیا ہے؟ ۱۷۰
- ۳۱۴ شیعہ عورت بغیر وارث چھوڑے جس پر اس کے عہد و شریع کا تصرف۔ ۱۷۱
- ۳۱۵ کتنی ترکہ لایا جائے گا؟ شریع کے قاعدے؟ ۱۷۲
- ۳۱۶ فرائض کے قواعد۔ ۱۷۳

باب

رسالہ سمان فرائض

- ۳۱۷ علم الفرائض کی کیفیت۔ ۱۷۴
- ۳۱۸ سلطان سے فرائض کی وضاحت۔ ۱۷۵
- ۳۱۹ ترکہ میت میں حقوق واجبہ۔ ۱۷۶
- ۳۲۰ ترکہ کی قسمیں۔ ۱۷۷
- ۳۲۱ حصص معینہ کی قسمیں۔ ۱۷۸

فصل فی ذوی الفروض

- ۳۲۲ ذوی الفروض کی اقسام۔ ۱۷۹

۳۲۳	۵۱۵
۳۲۴	۵۱۵
۳۲۵	۵۱۶
۳۲۶	۵۱۶
۳۲۷	۵۱۷
۳۲۸	۵۱۷
۳۲۹	۵۱۸
۳۳۰	۵۱۸
۳۳۱	۵۱۸
۳۳۲	۵۱۸
۳۳۳	۵۱۸
۳۳۴	۵۱۹
۳۳۵	۵۱۹
۳۳۶	۵۲۰
فصل فی الغصبة			
۳۳۷	۵۲۰
فصل فی الحجب والحرمات			
۳۳۸	۵۲۲
۳۳۹	۵۲۳
فصل فی محارج ذوی الفروض			
۳۴۰	۵۲۴

باب فی العول

۵۲۷	۳۳	تہذیب کا غرض
۵۲۸	۳۳۲	بارہ کا قول
۵۲۹	۳۳۳	تہذیب کا غرض

باب الرد

۵۳۰	۳۳۴	مسائل در
۵۳۱	۳۳۵	رد کی ضرورت
۵۳۲	۳۳۶	رد کی ضرورت

فصل فی التماثل والتداخل والتوافق والتباين

۵۳۸	۳۳۷	تہذیب کی نوعیت کا حقیقہ
-----	-------	-----	-------------------------

فصل فی التصحیح

باب المناسخۃ

۵۳۹



تحت شامی پر ہا ہشتاد جب سلیمان علیہ السلام نے خادم سے انگوٹھی طلب کی تو جواب ملا کہ آپ حضرت سلیمان نہیں ہیں، وہ تو بختیاری لے گئے۔ اس سے آگے کچھ اور بھی مشہور ہے۔ یہ واقعہ کہاں تک صحیح ہے؟ نبی اللہ کی عقل و صورت کوئی جن وغیرہ بنا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر بنا سکتا ہے تو تبلیغ احکام کیسے ہوگی؟

الاجواب حامداً ومصدیاً:

یہ قصہ بعض مفسرین نے کتب یہود سے نقل کیا ہے، تفسیر کشاف تفسیر مدارک، تفسیر معالم مغرب، مباحث عجائب وغیرہ نے اس قصہ کی تردید کی ہے (۱)، امام راڈی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہت زور شور سے اس قصہ پر

(۱) "قوله تعالى: ﴿وَوَفَّقْنَا سُلَيْمَانَ﴾ وهذا نحوه مما لا باس به، وأما ما يروى من حديث الخاتم والشطرين وعيادة الوثني في بيت سليمان ... فالخير أصفه سليمان بذلك، فكسر الصورة وعالف المرأة، ثم خرج وحده إلى خلافة، ولورث له الرماة، فجلس عليه تلقى إلى الله معضراً، وكانت له أم ولد، يقال لها: أمية، فإذا دخل للطهارة أو لإصابة امرأة وضع خاتمه عنقه، وكان ملكه في حاله، فوصفه عندها بومة، وأباهه الشيطان صاحب البحر وهو الذي ذل سليمان على الناس حين لم يبدأ بهت المقدس، ونسبه صخر على صورة سليمان فقال: يا أمية عذمتي، فتختم به ورجس عني كرمي سليمان، وعكفت عليه الطيور والجن والإنس، وغر سليمان عن هيبته، فلقى أمية لطلب العتمة، فأنكرته وطردته، فعرف أن العطيفة قد أدر كنهه، فكان يدور على الميرت يتكفف، فإذا قل: أنا سليمان حنوا عليه التراب وسوه. ثم عمد إلى السماكين ينقل لهم السمك، ليعطونه كل يوم سمكتين، فمكث على ذلك أربعين صباحاً عند معبد الوثني في بيته، فأنكر أصف وعطفاً بنو إسرائيل حكم الشيطان".

وسأل أصف نساء سليمان، فقلن: ما يدع امرأة منا في دعها ولا يفتسل من جنابة، ولعل: بل نلد حكمه في كل شيء إلا فيهن. ثم طار الشيطان، وفذف الخاتم في البحر، فبطلت سمكة وولدت السمكة في يد سليمان، فبقر بطنها، فإذا هو بالخاتم، فتختم به ووقع ساجداً، ورجع إليه ملكه وجاب صخرة لصخر، لعنه فيها وسذ عليه بأخري، ثم أو ثقهما بالحديد والرساين، وقتله في البحر.

وقيل: لئلا التفتن، كان يسقط الخاتم من يده لا يئتمسك فيها، فقال له أصف: إنك المظنون بذنبك، والخاتم لا يقر في يدك، فلب إلى الله عز وجل. ولقد أبا العلماء المظنون قوله، وقالوا: هذا من أباطيل اليهود، والشياطين لا يسكنون من مثل هذه الأفاعيل، ونسبوا لله إياهم على عباده حتى يقولوا في تفسير الأحكام وعلى نساء الأنبياء حتى يمجروا بهن". (تفسير الكشاف، سورة ص: ۳۳).

جنات اور شیاطین انسان کو ستا سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال [۹۵۴]: زید کی بیوی بہت پریشان ہے، وہ اکثر کہا کرتی ہے کہ میں جنات میں سے ہوں۔
تیار و اصل جنات اور شیطان انسان کو ستاتے ہیں؟ شریعت مطہرہ میں کہاں اس قسم کی کوئی چیز آئی ہے؟
الجواب حامداً و مصلياً:

انسان میں جن اور شیطان کا دخل ہو جاتا ممکن ہے: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَعْرَى
الدم". الحديث بحاری شریف (۱)۔ اکرام المرجان فی احکام الجنار میں اس کی تفصیل مروی
ہے (۲)۔ فقہ اللہ تعالیٰ اعظم۔

ترجمہ محمود غفرلہ، دار احیاء علوم و ہنر، ۱۳/۷/۸۹ھ۔

(۱) الحدیث بمعاضہ: "عن علی بن حسین عن حقیقۃ بنت حمز عن علی بن عبد اللہ عن رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معکفاً لآتیتہ ازورہ لبلاء عدتہ ثم فعت، فاستلبت فقام معی لبقیسی، وکن
مکنتھا فی دار أمیۃ بن زید، فمرّ جلان من الأضمار للہ: رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أفسرد،
فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "علی و سلکما أتیا صفة بنت حمز". فقالا: سبحان اللہ، یا رسول
اللہ! فقال: "إن الشیطان یجری من الإنسان معری الدم، وإنی حشیت أن یذف فی قلوبکما مؤذ". أو
قال: لشیبت". (صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة إبلیس وجنوده: ۳۶۳/۱، قدیمی)

قال العافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ: "إن اللہ جعل للشیطان قوة علی التوصل فی
باطن الإنسان. وفیل: ورد علی سبب الاستعارة: أنه أن وسوسه تصل فی مسام البدن مثل جری الدم من
البدن". (فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة إبلیس وجنوده:
۳۶۳/۱، قدیمی)

(۲) الصحیح لمسلم، کتاب اسلام، باب بیان أنه یستحب لمن رأى عابثاً یا مردة، الخ
(۲۱۶/۲، قدیمی)

(۳) "و ذکر أبو الحسن الأضرعی فی مقالات: هل السنة واجماعة أنهم یقولون: إن الجن قد دخل فی بدن
المصرور كما قال اللہ تعالیٰ: "الذین یأکلون الربوا لا یقومون إلا كما یقوم الذی یتعبط الشیطان من
المس فی الآت". قال عبد اللہ بن أحمد بن حنبل: قلت لأبی: إن قوماً یقولون: إن الجن لا تدخل فی بدن
الإنس. قال: یا أبا! یکنون، هوذا یدک علی لسانہ". (اکرام المرجان فی غرائب الأخبار و احکام -

جن کا مختلف صورتوں میں آتا

سوال (۱۵۵۱): جن مرتبہ کے آثار سے یا کسی اور نکل دنیہ بن سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً:

: مآخذ (۱) شان، غیرہ بھی بن سکتا ہے (۲) - نکلہ والہ اطم -

زیر العید محمودی فرما۔

۱۔ الجن، بیان دخول الجن فی بدن المصروع ص: ۱۰۷ مکتبہ حیر کثیر کراچی،

تصريف جن و شياطين در بدن آدمی معنی در روح ہوائی و جسمہ او کہ حامل قوی است، و اسوایط الجن در عربی می نامند، و آسیب و خط در عرف تعبیر میکنند، نزد اهل صحت ہنگام اکثر قریب اسلام مسلمہ است، چنانچہ در تفسیر نیشپوری و غیرہ در است: "لایسقط الشیطان من المرء مذکور است: "أكثر تسبب في أن يفتن الناس عن الله عز وجل، ولا بد من تفسير الله تعالى" الفتاویٰ غروی، ۲، مکتب جامعہ تبریز، پری:

از کذا، فی مجموعه الفتاویٰ (اردو)، ص: ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴،

مزارات پر جنات کا آنا

سوال: (۱) اے کہ جس نے غیر مسلم لوگوں کے دو تین غلطی مٹا دی ہیں، جن پر تہذیب و سب کے یہ سب کی سنتے ہیں۔ ہر سال میلے بھی لگتے ہیں، کافی روئے۔ نوک آکر سنتے تھے ہیں، بڑا حوا پر طاعت ہے، کھانڈہ ہوتا ہے (۱) لڑکھانوں پر ان کی روئے آجاتی ہے (۲) قادیان ہوتا ہے، ایسے ہوتے ہیں، یار میں بھی دور کی جاتی ہیں اور بھی ان تک یہ عسلہ چاہیے۔ جتا ہے۔ کراہتوں میں بات ہے کہ وہ شریعت نوک ہو ہے قابو سو کر دوش کھلی جس دسب کہ وہ لڑکھانوں میں جاتی ہے اور لڑکھانوں کی باتیں بھی جانتے ہیں۔ کیا یہ شیطانی نصرت ہے کہ جنات کا فعل ہے یا کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ کہ ان کی روح سوار ہوتی ہے جن کے اوپر یہ شریعت ہے۔

دش میں آنے کے بعد وہ کچھ اہم نیت پر توجہ دے گا، جب وہ آخر وہ وقت ہے جب کسی پر یا شریعت پر دین ہو جانے پر وہ سخت لوگ ان منکرانہ نیت ہیں، جو اسے اثر شروع کرتا ہے۔ آخر یہ کیا بات ہے، شرعیہ نظر میں اس کی اصلاح کی ہے؟

کافی قہر بھی ہوتا ہے، مانی کو توں کے عقیدے بھی خراب دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان منصفوں کی طرف سے کر کے چنانچہ پیشاب بھی نہیں کرتے۔ یہ بھی عقیدہ ہے کہ سنت، اپنے پروردگار بوقت ہے۔ ان کے خاص سحر و جادو پر ہی یہ راجح سوار ہوئی ہے۔ زیادہ تر طلسم فرما میں کہا گیا اس نے تائید ہے: وہی تاکہ یہ اطفال

پندہ کا تھی کہتے ہیں کہ شیخ علی نعمت ہے۔ اُمر شیخانی ہے تو پھر استفادہ اُجس وغیرہ سے کیا رہا نہیں؟ وہ
 یہ ہے۔ مُردہ ذات کا موصوفہ ہے تو پھر اُمر کی بات ہے۔ اُس نے یہ اُمر تمام مفسرین نے لکھا ہے۔ حوالہ دے ہوگی۔

[illegible]

(۲) "ملت" کے لغوی ثمرنے اور محول معنی کے بارے میں ماہرین: "فروز الساعات، ص: ۲۳۱، فروز

الحجاب جلاء أو مصباح

ان ان کے انحصار جنت سے ہوتے ہیں (اور نہ اسے ثابت ہیں ان کا تاخیر نہ ہوتے ہیں ہر مقام
والعمران وغیرہ کے لئے۔ ان کو پھر بھی اوتار دیا گیا کہ ان کے لئے قرآن شریف پر محتاج ہے وہ
بھی پڑھتے تھے۔ لیکن جنت سے دور رہنا چاہتے۔ نیز ان کی تہذیب و تمدن سے (۴) بھی ان کے

(۱) "و ذکر ابو الحسن و انصری فی مقالات اهل السنة و الجماعة انهم يقولون ان الحسن قد دخل فی بدن
المصروع كعادته في اعدائه = الذين يكفون له ما لا يقومون لا كما يقولون الذي ينقض الشيطان من
الحسن الآية" (۲) "انهم لم يدخلوا في غمر لا احبار و ان كتاب الحان بان تحول الحسن في بدن المصروع
ص ۷۰" (۳) "مكة حرم الكبير" (۴) "مكة حرم"

"انهم ان الحسن جلاء محرم لها تصرف و انما في الاحكام العصرية من غير عقل بها
عقل القيس المتدبره ما لا يتفق مع الفهم العقلاني في العقل" (۵) "الصحف الثالث في العلامات
والنصوص" (۶) "دار الكتب العلمية" (۷) "مكة حرم"

"انهم من ذی انہ بری نبیہ بعد ان یطوّر غیہ صلی علیہ وسلم من العیون" (۸) "مكة حرم"
"انہ توالیہ لا حیر یطوّر ہو فی الصور" (۹) "فتح الباری" (۱۰) "كتاب بدء الخلق" (۱۱) "مكة حرم" (۱۲) "تواہم
و غیہ" (۱۳) "مكة حرم"

"انہ توالیہ اندی بدو اکثر العوام علی ہذا مشاہد کان یكون لاسان عبد و و من انہ حاجۃ
حسروہ فیانی بعض انتفاعہ لبحر منہ علی راسہ فیقول "سیدی فلازل و غالی او غولی
میرتسی او قصت حتمی" صک من لہب کد ان من القیہ کد ان من الطعم کد ان من الخد
کد ان من الشمع کد ان من الہیت کد ان فیہ اندر باطل لا لاجماع لوجودہ میا اندر لحنون
والسیر لمختلف لا لاجماع لآلہ عبادہ و العبادہ لا یكون لمحموف و میا انہ ان ان لست
مصرف فی الامور بل انہ عادی و غفلة ذک کثرت" (۱۴) "البحر الرائق" (۱۵) "كتاب الصور" (۱۶) "مكة حرم"
"الشر" (۱۷) "مكة حرم"

"و کد لسی" (۱۸) "الصحف" (۱۹) "مكة حرم" (۲۰) "كتاب الصور" (۲۱) "مكة حرم" (۲۲) "مكة حرم"
ص ۶۶ (۲۳) "مكة حرم"

"و کد فی رد المحتار" (۲۴) "كتاب الصور" (۲۵) "مكة حرم" (۲۶) "مكة حرم" (۲۷) "مكة حرم"
للافتاح من کتب الفکر من شمع نوریت و جلاء" (۲۸) "مكة حرم"

کاموں میں شرکت نہ کریں۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمد غنی عہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۵/۱/۸۸ھ۔

الجواب صحیح، بندہ نظام الدین غنی عہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۵/۱/۸۸ھ۔

وجن اور پیر کا عورتوں پر آنا

سوال (۱۵۷۶): یہ جو سنا جاتا ہے کہ عورتوں کو جنات چستہ جاتے ہیں اور ان سے پرہیز

کرتے ہیں، یہ سچ ہے کہ نہیں؟

۲۔ نیز پیر صاحب اگر بھی چستہ جاتے ہیں، یہ بھی درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱۔ جنات عورتوں کو نزدوں کو چستہ کرتے ہیں (۱) اور نہ انہیں بھی کر سکتے ہیں (۲)۔

۲۔ کوئی پیر صاحب یا بزرگ شفا کے بعد کسی کو نہیں چستہ بلکہ جنات اور شیطن آتے ہیں اور

بزرگوں کے: متبتلاتے ہیں (۳)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمد غنی عہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۶/۶/۸۹ھ۔

(۱) "مس حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "ما من
بشیء اثم من موبوء الا نغصه الشیطان، فیتھل صارعاً من نغصه ایھا، لا امر بہم ولا تنہا، " (آکام المرجان،
ص: ۸۷، الباب الثالث بعد المائة، فی بیان حصور الشیطان المولود، مکبہ خیر کثیر، آراہم
باج، کراچی)۔

(۲) "وعن انس من مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "لو ان
أحدکم إذا أراد أن یلتکي أهله قال: بسم اللہ، فلیأمنه إن یغتر بیہما ولقد فی ذلک لہ بطرہ
الشیطان أبداً"۔

"ابن اللہ عزوجل ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہیاً أن یأمنی الخرج لشرخہ وہی حائض،
فإذا أضافہا، سبقہا للشیطان، فحملت"، (آکام المرجان، ص: ۷۷، الباب الرابع والثلاثون، مکبہ
خیر کثیر، کراچی)۔

(۳) "عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: إن الشیطان لیسئل فی صورۃ الرجل، فہائی القوم -

جنات سے ملن

سوال ۱۷۵۰: جنات کی صحبت سے عورت کو حرام قرار پاتا ہے یا نہیں؟

لجواب حامداً ومصلحاً:

دنیا کی صحبت سے بھی استقامت حاصل: دوسرے یہ کہتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: "ہل دنسی"

فيكون المعزومون^{١٨} قلة: وما المعزومون^{١٩} قلة: "الذي" بشرط فيه الحذف^(١) - ٥٥ وانظرهم -

تاریخ الحدیث محمود غفرلہ: دارالافتاء دہلی، ۱۴۱۱ھ۔

الموافق: ١٠/١٠/١٤٤١هـ

٥١٦ - فبذلهم بالحديث من الكلاب فيقولون، فقول الرجل منهم: سمعت، وخلا أعراف وجهه ولا أدري
 ما اسمه يحدث^١. وشكوة المصباح، كتاب الأدب، باب جعل الإنسان والجمية وأنتلو: من:
 ٥١٦، قلبي

جس طرح جنس سے ان کے جسم

سوال (۱۸۵۸) اگر ان کو سن عورت سے ثابت رہیں تو پھر ان سے جس میں کتا بہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

میں نے اس مسئلہ (۱۸۵۸) کا جواب دیا تھا کہ

مرد کو باطن سے۔

کیا آپ بھی اس سے زبان لگاتے ہو؟

میں نے (۱۸۵۸) میں اس سے یہ قدرت اور طاقت ہے کہ کسی انسان کی زبان نہ صرف

مرد کو باطن سے دیکھ سکتی ہے بلکہ عورت سے بھی دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

طاقت ہے کہ اس وقت میں بھی ایک ایک شخص کو دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

طاقت ہے کہ اس وقت میں بھی ایک ایک شخص کو دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

طاقت ہے کہ اس وقت میں بھی ایک ایک شخص کو دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

طاقت ہے کہ اس وقت میں بھی ایک ایک شخص کو دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

طاقت ہے کہ اس وقت میں بھی ایک ایک شخص کو دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

۱۔ "الحمد للہ" میں بیان کیا کہ جس انسان میں طاقت اور صلاحیت ہے کہ کسی انسان کی زبان نہ صرف

مرد کو باطن سے دیکھ سکتی ہے بلکہ عورت سے بھی دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

طاقت ہے کہ اس وقت میں بھی ایک ایک شخص کو دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

طاقت ہے کہ اس وقت میں بھی ایک ایک شخص کو دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

طاقت ہے کہ اس وقت میں بھی ایک ایک شخص کو دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

طاقت ہے کہ اس وقت میں بھی ایک ایک شخص کو دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

طاقت ہے کہ اس وقت میں بھی ایک ایک شخص کو دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

طاقت ہے کہ اس وقت میں بھی ایک ایک شخص کو دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

طاقت ہے کہ اس وقت میں بھی ایک ایک شخص کو دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

طاقت ہے کہ اس وقت میں بھی ایک ایک شخص کو دیکھ سکتی ہے اور یہ ہے کہ کسی انسان کی یہ

الجواب حامداً ومصلیاً:

جنتی نعمتوں سے بھی اس نعمت کے اثرات کو نکلنے میں (۱)۔ لفظ "الغلام"۔

ترجمہ: العبد محمد و الخیر۔ دارالعلوم دیوبند۔ ۹۹:۳۰ھ۔

جنت کو چاہنا

سوال (۱۹۵۵): جنت کو چاہتے ہیں یا نہیں؟ جب کہ وہ کچھ سے پیروں۔ ان میں سے کچھ کچھ

نکلتے ہیں؟ اور شریعت میں اس میں کیا حکم رکھا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر کسی کو شریعت سے وہ چاہتا ہے تو اس میں کد ستارے کی طرح تو چاہنا بھی درست ہے (۲)۔ انسان مٹی سے پیدا ہوا ہے مٹی کا عیلا۔ اس سے چاہتے تھے ہے۔ مریمت یا تاجے کی کھیت یا دیوار اوپر کھڑے سے اب کر رہی جاتا ہے۔ اسی طرح جنت کو چاہنے سے تکلیف پہنچتی تھی ہے اور اس سے جس کلمہ ہے۔ اقد و اللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: العبد محمد و الخیر۔ دارالعلوم دیوبند۔

جنت کا عمل

سوال (۱۹۵۶): کسی محمد صبر پر ایک جن آج ہے اور حالت نماز میں کمر پریشان کرتا ہے اس

سے رہائی کی کیا شہ ہے؟

۱۔ "بجور یؤدۃ الحقیقۃ، فان انتہی علیہ انجسام نصیفہ قادرۃ بالقدیر اللہ تعالیٰ علی کما فی التفسیر ص ۱۷۸"۔
۲۔ "صمدیہ فی التفسیر ص ۱۷۸"۔ کتاب الإنسان، باب فی التفسیر ص ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸

جناسات کی دلی انجاسات

سوال [۹۵۸۲]: ۱۔ جن محمد کا سم کی مالی اے نہ بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کو قبول کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱۔ کسی عورت اس کی تربیب در وقت کے جانے بعد جناسات کا ماس نہیں۔

۲۔ دلی اے ت قبول نہ کریں (ارفقہ داغہ علم۔)

ترجمہ: ایدہ محمد غفرلہ، دہرہ احمدیہ، جلد ۱۳/۳/۹۵۸۲۔

مرغ کیوں بولتا ہے؟

سوال [۹۵۸۳]: مرغ کی آواز سن کر کیا پڑھنا چاہئے اور اس کے بولنے کی کیا علامت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

مرغ اکثر جب بولتا ہے تب فرشتہ: ”کچھ کہہ رہا ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل کو طلب کرنا چاہیے، سنو،

(۱) تاکہ نہ رقتے، وہ میں مطلوب نہیں ہوتا کہ جناسات نے جاس سے حاصل کیا، اگر کسی ذریعے سے جاس کی محنت عطا ہوئی
در حدیث اللہ تعالیٰ نے بڑے عظیمیات سے صل شدہ و فم کو حرام قرار دیا ہے، فرماتے ہیں

”دست نجیب مک یہ ہوتا ہے کہ جناسات اس کا پر منہ نہ چلاتے ہیں بعض عمل میں تو وہی روپیہ اس کو خرچ کر چکا ہے،

۱۔ جہاں بھی ہو وہاں سے انجاسات ہیں اور بعض عمل میں دوسرا روپیہ جس جہاں کے ہاتھ آئے نکال دیتے ہیں۔ سو ان کی کوئی

شائبہ ہے جیسے کون شخص غلام نہ کام سے لئے تو اس کو کوڑے کئے کہ چوری نہ کرے محمد کو دیا۔ وہ اس نے لیکن کام جناب سے اپنے

دور چوری کے ہوا نہ ہونے کا کسی کو ڈانٹا ہو سکتا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکتا ہے کہ وہ جن پے پاس سے لے آئے، ہوا تو چوری
کہاں: دینی؟

حوالہ: قادیان سے دوسرے استاذات کی غلطی نہیں رہتی۔ دوسرے اگر اپنے حق پاس سے لائے تو بھی غلام ہے کہ

نہی سے نہیں لاتے۔ دوسرے لوہا کو کیوں نہیں دیتے؟ بعض عمل کے چرتے آتے ہیں تو کسی کو مجبور نہ کرنا کہ اپنا بدل بھوکو سے

اسے خود غلام ہے اور اس تقرر سے لے جناسات کا بھانپنا ہوتا ہے جو میں آئی۔“ (فتاویٰ دہلی) اور اس نے شرعی و کام۔

دست نجیب اور جناسات سے پیچھے پاؤں کی چوٹ کاٹنے کا حکم ص ۱۰۰: ۱۰۱: ۱۰۲: ۱۰۳: ۱۰۴: ۱۰۵: ۱۰۶: ۱۰۷: ۱۰۸: ۱۰۹: ۱۱۰: ۱۱۱: ۱۱۲: ۱۱۳: ۱۱۴: ۱۱۵: ۱۱۶: ۱۱۷: ۱۱۸: ۱۱۹: ۱۲۰: ۱۲۱: ۱۲۲: ۱۲۳: ۱۲۴: ۱۲۵: ۱۲۶: ۱۲۷: ۱۲۸: ۱۲۹: ۱۳۰: ۱۳۱: ۱۳۲: ۱۳۳: ۱۳۴: ۱۳۵: ۱۳۶: ۱۳۷: ۱۳۸: ۱۳۹: ۱۴۰: ۱۴۱: ۱۴۲: ۱۴۳: ۱۴۴: ۱۴۵: ۱۴۶: ۱۴۷: ۱۴۸: ۱۴۹: ۱۵۰: ۱۵۱: ۱۵۲: ۱۵۳: ۱۵۴: ۱۵۵: ۱۵۶: ۱۵۷: ۱۵۸: ۱۵۹: ۱۶۰: ۱۶۱: ۱۶۲: ۱۶۳: ۱۶۴: ۱۶۵: ۱۶۶: ۱۶۷: ۱۶۸: ۱۶۹: ۱۷۰: ۱۷۱: ۱۷۲: ۱۷۳: ۱۷۴: ۱۷۵: ۱۷۶: ۱۷۷: ۱۷۸: ۱۷۹: ۱۸۰: ۱۸۱: ۱۸۲: ۱۸۳: ۱۸۴: ۱۸۵: ۱۸۶: ۱۸۷: ۱۸۸: ۱۸۹: ۱۹۰: ۱۹۱: ۱۹۲: ۱۹۳: ۱۹۴: ۱۹۵: ۱۹۶: ۱۹۷: ۱۹۸: ۱۹۹: ۲۰۰: ۲۰۱: ۲۰۲: ۲۰۳: ۲۰۴: ۲۰۵: ۲۰۶: ۲۰۷: ۲۰۸: ۲۰۹: ۲۱۰: ۲۱۱: ۲۱۲: ۲۱۳: ۲۱۴: ۲۱۵: ۲۱۶: ۲۱۷: ۲۱۸: ۲۱۹: ۲۲۰: ۲۲۱: ۲۲۲: ۲۲۳: ۲۲۴: ۲۲۵: ۲۲۶: ۲۲۷: ۲۲۸: ۲۲۹: ۲۳۰: ۲۳۱: ۲۳۲: ۲۳۳: ۲۳۴: ۲۳۵: ۲۳۶: ۲۳۷: ۲۳۸: ۲۳۹: ۲۴۰: ۲۴۱: ۲۴۲: ۲۴۳: ۲۴۴: ۲۴۵: ۲۴۶: ۲۴۷: ۲۴۸: ۲۴۹: ۲۵۰: ۲۵۱: ۲۵۲: ۲۵۳: ۲۵۴: ۲۵۵: ۲۵۶: ۲۵۷: ۲۵۸: ۲۵۹: ۲۶۰: ۲۶۱: ۲۶۲: ۲۶۳: ۲۶۴: ۲۶۵: ۲۶۶: ۲۶۷: ۲۶۸: ۲۶۹: ۲۷۰: ۲۷۱: ۲۷۲: ۲۷۳: ۲۷۴: ۲۷۵: ۲۷۶: ۲۷۷: ۲۷۸: ۲۷۹: ۲۸۰: ۲۸۱: ۲۸۲: ۲۸۳: ۲۸۴: ۲۸۵: ۲۸۶: ۲۸۷: ۲۸۸: ۲۸۹: ۲۹۰: ۲۹۱: ۲۹۲: ۲۹۳: ۲۹۴: ۲۹۵: ۲۹۶: ۲۹۷: ۲۹۸: ۲۹۹: ۳۰۰: ۳۰۱: ۳۰۲: ۳۰۳: ۳۰۴: ۳۰۵: ۳۰۶: ۳۰۷: ۳۰۸: ۳۰۹: ۳۱۰: ۳۱۱: ۳۱۲: ۳۱۳: ۳۱۴: ۳۱۵: ۳۱۶: ۳۱۷: ۳۱۸: ۳۱۹: ۳۲۰: ۳۲۱: ۳۲۲: ۳۲۳: ۳۲۴: ۳۲۵: ۳۲۶: ۳۲۷: ۳۲۸: ۳۲۹: ۳۳۰: ۳۳۱: ۳۳۲: ۳۳۳: ۳۳۴: ۳۳۵: ۳۳۶: ۳۳۷: ۳۳۸: ۳۳۹: ۳۴۰: ۳۴۱: ۳۴۲: ۳۴۳: ۳۴۴: ۳۴۵: ۳۴۶: ۳۴۷: ۳۴۸: ۳۴۹: ۳۵۰: ۳۵۱: ۳۵۲: ۳۵۳: ۳۵۴: ۳۵۵: ۳۵۶: ۳۵۷: ۳۵۸: ۳۵۹: ۳۶۰: ۳۶۱: ۳۶۲: ۳۶۳: ۳۶۴: ۳۶۵: ۳۶۶: ۳۶۷: ۳۶۸: ۳۶۹: ۳۷۰: ۳۷۱: ۳۷۲: ۳۷۳: ۳۷۴: ۳۷۵: ۳۷۶: ۳۷۷: ۳۷۸: ۳۷۹: ۳۸۰: ۳۸۱: ۳۸۲: ۳۸۳: ۳۸۴: ۳۸۵: ۳۸۶: ۳۸۷: ۳۸۸: ۳۸۹: ۳۹۰: ۳۹۱: ۳۹۲: ۳۹۳: ۳۹۴: ۳۹۵: ۳۹۶: ۳۹۷: ۳۹۸: ۳۹۹: ۴۰۰: ۴۰۱: ۴۰۲: ۴۰۳: ۴۰۴: ۴۰۵: ۴۰۶: ۴۰۷: ۴۰۸: ۴۰۹: ۴۱۰: ۴۱۱: ۴۱۲: ۴۱۳: ۴۱۴: ۴۱۵: ۴۱۶: ۴۱۷: ۴۱۸: ۴۱۹: ۴۲۰: ۴۲۱: ۴۲۲: ۴۲۳: ۴۲۴: ۴۲۵: ۴۲۶: ۴۲۷: ۴۲۸: ۴۲۹: ۴۳۰: ۴۳۱: ۴۳۲: ۴۳۳: ۴۳۴: ۴۳۵: ۴۳۶: ۴۳۷: ۴۳۸: ۴۳۹: ۴۴۰: ۴۴۱: ۴۴۲: ۴۴۳: ۴۴۴: ۴۴۵: ۴۴۶: ۴۴۷: ۴۴۸: ۴۴۹: ۴۵۰: ۴۵۱: ۴۵۲: ۴۵۳: ۴۵۴: ۴۵۵: ۴۵۶: ۴۵۷: ۴۵۸: ۴۵۹: ۴۶۰: ۴۶۱: ۴۶۲: ۴۶۳: ۴۶۴: ۴۶۵: ۴۶۶: ۴۶۷: ۴۶۸: ۴۶۹: ۴۷۰: ۴۷۱: ۴۷۲: ۴۷۳: ۴۷۴: ۴۷۵: ۴۷۶: ۴۷۷: ۴۷۸: ۴۷۹: ۴۸۰: ۴۸۱: ۴۸۲: ۴۸۳: ۴۸۴: ۴۸۵: ۴۸۶: ۴۸۷: ۴۸۸: ۴۸۹: ۴۹۰: ۴۹۱: ۴۹۲: ۴۹۳: ۴۹۴: ۴۹۵: ۴۹۶: ۴۹۷: ۴۹۸: ۴۹۹: ۵۰۰: ۵۰۱: ۵۰۲: ۵۰۳: ۵۰۴: ۵۰۵: ۵۰۶: ۵۰۷: ۵۰۸: ۵۰۹: ۵۱۰: ۵۱۱: ۵۱۲: ۵۱۳: ۵۱۴: ۵۱۵: ۵۱۶: ۵۱۷: ۵۱۸: ۵۱۹: ۵۲۰: ۵۲۱: ۵۲۲: ۵۲۳: ۵۲۴: ۵۲۵: ۵۲۶: ۵۲۷: ۵۲۸: ۵۲۹: ۵۳۰: ۵۳۱: ۵۳۲: ۵۳۳: ۵۳۴: ۵۳۵: ۵۳۶: ۵۳۷: ۵۳۸: ۵۳۹: ۵۴۰: ۵۴۱: ۵۴۲: ۵۴۳: ۵۴۴: ۵۴۵: ۵۴۶: ۵۴۷: ۵۴۸: ۵۴۹: ۵۵۰: ۵۵۱: ۵۵۲: ۵۵۳: ۵۵۴: ۵۵۵: ۵۵۶: ۵۵۷: ۵۵۸: ۵۵۹: ۵۶۰: ۵۶۱: ۵۶۲: ۵۶۳: ۵۶۴: ۵۶۵: ۵۶۶: ۵۶۷: ۵۶۸: ۵۶۹: ۵۷۰: ۵۷۱: ۵۷۲: ۵۷۳: ۵۷۴: ۵۷۵: ۵۷۶: ۵۷۷: ۵۷۸: ۵۷۹: ۵۸۰: ۵۸۱: ۵۸۲: ۵۸۳: ۵۸۴: ۵۸۵: ۵۸۶: ۵۸۷: ۵۸۸: ۵۸۹: ۵۹۰: ۵۹۱: ۵۹۲: ۵۹۳: ۵۹۴: ۵۹۵: ۵۹۶: ۵۹۷: ۵۹۸: ۵۹۹: ۶۰۰: ۶۰۱: ۶۰۲: ۶۰۳: ۶۰۴: ۶۰۵: ۶۰۶: ۶۰۷: ۶۰۸: ۶۰۹: ۶۱۰: ۶۱۱: ۶۱۲: ۶۱۳: ۶۱۴: ۶۱۵: ۶۱۶: ۶۱۷: ۶۱۸: ۶۱۹: ۶۲۰: ۶۲۱: ۶۲۲: ۶۲۳: ۶۲۴: ۶۲۵: ۶۲۶: ۶۲۷: ۶۲۸: ۶۲۹: ۶۳۰: ۶۳۱: ۶۳۲: ۶۳۳: ۶۳۴: ۶۳۵: ۶۳۶: ۶۳۷: ۶۳۸: ۶۳۹: ۶۴۰: ۶۴۱: ۶۴۲: ۶۴۳: ۶۴۴: ۶۴۵: ۶۴۶: ۶۴۷: ۶۴۸: ۶۴۹: ۶۵۰: ۶۵۱: ۶۵۲: ۶۵۳: ۶۵۴: ۶۵۵: ۶۵۶: ۶۵۷: ۶۵۸: ۶۵۹: ۶۶۰: ۶۶۱: ۶۶۲: ۶۶۳: ۶۶۴: ۶۶۵: ۶۶۶: ۶۶۷: ۶۶۸: ۶۶۹: ۶۷۰: ۶۷۱: ۶۷۲: ۶۷۳: ۶۷۴: ۶۷۵: ۶۷۶: ۶۷۷: ۶۷۸: ۶۷۹: ۶۸۰: ۶۸۱: ۶۸۲: ۶۸۳: ۶۸۴: ۶۸۵: ۶۸۶: ۶۸۷: ۶۸۸: ۶۸۹: ۶۹۰: ۶۹۱: ۶۹۲: ۶۹۳: ۶۹۴: ۶۹۵: ۶۹۶: ۶۹۷: ۶۹۸: ۶۹۹: ۷۰۰: ۷۰۱: ۷۰۲: ۷۰۳: ۷۰۴: ۷۰۵: ۷۰۶: ۷۰۷: ۷۰۸: ۷۰۹: ۷۱۰: ۷۱۱: ۷۱۲: ۷۱۳: ۷۱۴: ۷۱۵: ۷۱۶: ۷۱۷: ۷۱۸: ۷۱۹: ۷۲۰: ۷۲۱: ۷۲۲: ۷۲۳: ۷۲۴: ۷۲۵: ۷۲۶: ۷۲۷: ۷۲۸: ۷۲۹: ۷۳۰: ۷۳۱: ۷۳۲: ۷۳۳: ۷۳۴: ۷۳۵: ۷۳۶: ۷۳۷: ۷۳۸: ۷۳۹: ۷۴۰: ۷۴۱: ۷۴۲: ۷۴۳: ۷۴۴: ۷۴۵: ۷۴۶: ۷۴۷: ۷۴۸: ۷۴۹: ۷۵۰: ۷۵۱: ۷۵۲: ۷۵۳: ۷۵۴: ۷۵۵: ۷۵۶: ۷۵۷: ۷۵۸: ۷۵۹: ۷۶۰: ۷۶۱: ۷۶۲: ۷۶۳: ۷۶۴: ۷۶۵: ۷۶۶: ۷۶۷: ۷۶۸: ۷۶۹: ۷۷۰: ۷۷۱: ۷۷۲: ۷۷۳: ۷۷۴: ۷۷۵: ۷۷۶: ۷۷۷: ۷۷۸: ۷۷۹: ۷۸۰: ۷۸۱: ۷۸۲: ۷۸۳: ۷۸۴: ۷۸۵: ۷۸۶: ۷۸۷: ۷۸۸: ۷۸۹: ۷۹۰: ۷۹۱: ۷۹۲: ۷۹۳: ۷۹۴: ۷۹۵: ۷۹۶: ۷۹۷: ۷۹۸: ۷۹۹: ۸۰۰: ۸۰۱: ۸۰۲: ۸۰۳: ۸۰۴: ۸۰۵: ۸۰۶: ۸۰۷: ۸۰۸: ۸۰۹: ۸۱۰: ۸۱۱: ۸۱۲: ۸۱۳: ۸۱۴: ۸۱۵: ۸۱۶: ۸۱۷: ۸۱۸: ۸۱۹: ۸۲۰: ۸۲۱: ۸۲۲: ۸۲۳: ۸۲۴: ۸۲۵: ۸۲۶: ۸۲۷: ۸۲۸: ۸۲۹: ۸۳۰: ۸۳۱: ۸۳۲: ۸۳۳: ۸۳۴: ۸۳۵: ۸۳۶: ۸۳۷: ۸۳۸: ۸۳۹: ۸۴۰: ۸۴۱: ۸۴۲: ۸۴۳: ۸۴۴: ۸۴۵: ۸۴۶: ۸۴۷: ۸۴۸: ۸۴۹: ۸۵۰: ۸۵۱: ۸۵۲: ۸۵۳: ۸۵۴: ۸۵۵: ۸۵۶: ۸۵۷: ۸۵۸: ۸۵۹: ۸۶۰: ۸۶۱: ۸۶۲: ۸۶۳: ۸۶۴: ۸۶۵: ۸۶۶: ۸۶۷: ۸۶۸: ۸۶۹: ۸۷۰: ۸۷۱: ۸۷۲: ۸۷۳: ۸۷۴: ۸۷۵: ۸۷۶: ۸۷۷: ۸۷۸: ۸۷۹: ۸۸۰: ۸۸۱: ۸۸۲: ۸۸۳: ۸۸۴: ۸۸۵: ۸۸۶: ۸۸۷: ۸۸۸: ۸۸۹: ۸۹۰: ۸۹۱: ۸۹۲: ۸۹۳: ۸۹۴: ۸۹۵: ۸۹۶: ۸۹۷: ۸۹۸: ۸۹۹: ۹۰۰: ۹۰۱: ۹۰۲: ۹۰۳: ۹۰۴: ۹۰۵: ۹۰۶: ۹۰۷: ۹۰۸: ۹۰۹: ۹۱۰: ۹۱۱: ۹۱۲: ۹۱۳: ۹۱۴: ۹۱۵: ۹۱۶: ۹۱۷: ۹۱۸: ۹۱۹: ۹۲۰: ۹۲۱: ۹۲۲: ۹۲۳: ۹۲۴: ۹۲۵: ۹۲۶: ۹۲۷: ۹۲۸: ۹۲۹: ۹۳۰: ۹۳۱: ۹۳۲: ۹۳۳: ۹۳۴: ۹۳۵: ۹۳۶: ۹۳۷: ۹۳۸: ۹۳۹: ۹۴۰: ۹۴۱: ۹۴۲: ۹۴۳: ۹۴۴: ۹۴۵: ۹۴۶: ۹۴۷: ۹۴۸: ۹۴۹: ۹۵۰: ۹۵۱: ۹۵۲: ۹۵۳: ۹۵۴: ۹۵۵: ۹۵۶: ۹۵۷: ۹۵۸: ۹۵۹: ۹۶۰: ۹۶۱: ۹۶۲: ۹۶۳: ۹۶۴: ۹۶۵: ۹۶۶: ۹۶۷: ۹۶۸: ۹۶۹: ۹۷۰: ۹۷۱: ۹۷۲: ۹۷۳: ۹۷۴: ۹۷۵: ۹۷۶: ۹۷۷: ۹۷۸: ۹۷۹: ۹۸۰: ۹۸۱: ۹۸۲: ۹۸۳: ۹۸۴: ۹۸۵: ۹۸۶: ۹۸۷: ۹۸۸: ۹۸۹: ۹۹۰: ۹۹۱: ۹۹۲: ۹۹۳: ۹۹۴: ۹۹۵: ۹۹۶: ۹۹۷: ۹۹۸: ۹۹۹: ۱۰۰۰: ۱۰۰۱: ۱۰۰۲: ۱۰۰۳: ۱۰۰۴: ۱۰۰۵: ۱۰۰۶: ۱۰۰۷: ۱۰۰۸: ۱۰۰۹: ۱۰۱۰: ۱۰۱۱: ۱۰۱۲: ۱۰۱۳: ۱۰۱۴: ۱۰۱۵: ۱۰۱۶: ۱۰۱۷: ۱۰۱۸: ۱۰۱۹: ۱۰۲۰: ۱۰۲۱: ۱۰۲۲: ۱۰۲۳: ۱۰۲۴: ۱۰۲۵: ۱۰۲۶: ۱۰۲۷: ۱۰۲۸: ۱۰۲۹: ۱۰۳۰: ۱۰۳۱: ۱۰۳۲: ۱۰۳۳: ۱۰۳۴: ۱۰۳۵: ۱۰۳۶: ۱۰۳۷: ۱۰۳۸: ۱۰۳۹: ۱۰۴۰: ۱۰۴۱: ۱۰۴۲: ۱۰۴۳: ۱۰۴۴: ۱۰۴۵: ۱۰۴۶: ۱۰۴۷: ۱۰۴۸: ۱۰۴۹: ۱۰۵۰: ۱۰۵۱: ۱۰۵۲: ۱۰۵۳: ۱۰۵۴: ۱۰۵۵: ۱۰۵۶: ۱۰۵۷: ۱۰۵۸: ۱۰۵۹: ۱۰۶۰: ۱۰۶۱: ۱۰۶۲: ۱۰۶۳: ۱۰۶۴: ۱۰۶۵: ۱۰۶۶: ۱۰۶۷: ۱۰۶۸: ۱۰۶۹: ۱۰۷۰: ۱۰۷۱: ۱۰۷۲: ۱۰۷۳: ۱۰۷۴: ۱۰۷۵: ۱۰۷۶: ۱۰۷۷: ۱۰۷۸: ۱۰۷۹: ۱۰۸۰: ۱۰۸۱: ۱۰۸۲: ۱۰۸۳: ۱۰۸۴: ۱۰۸۵: ۱۰۸۶: ۱۰۸۷: ۱۰۸۸: ۱۰۸۹: ۱۰۹۰: ۱۰۹۱: ۱۰۹۲: ۱۰۹۳: ۱۰۹۴: ۱۰۹۵: ۱۰۹۶: ۱۰۹۷: ۱۰۹۸: ۱۰۹۹: ۱۱۰۰: ۱۱۰۱: ۱۱۰۲: ۱۱۰۳: ۱۱۰۴: ۱۱۰۵: ۱۱۰۶: ۱۱۰۷: ۱۱۰۸: ۱۱۰۹: ۱۱۱۰: ۱۱۱۱: ۱۱۱۲: ۱۱۱۳: ۱۱۱۴: ۱۱۱۵: ۱۱۱۶: ۱۱۱۷: ۱۱۱۸: ۱۱۱۹: ۱۱۲۰: ۱۱۲۱: ۱۱۲۲: ۱۱۲۳: ۱۱۲۴: ۱۱۲۵: ۱۱۲۶: ۱۱۲۷: ۱۱۲۸: ۱۱۲۹: ۱۱۳۰: ۱۱۳۱: ۱۱۳۲: ۱۱۳۳: ۱۱۳۴: ۱۱۳۵: ۱۱۳۶: ۱۱۳۷: ۱۱۳۸: ۱۱۳۹: ۱۱۴۰: ۱۱۴۱: ۱۱۴۲: ۱۱۴۳: ۱۱۴۴: ۱۱۴۵: ۱۱۴۶: ۱۱۴۷: ۱۱۴۸: ۱۱۴۹: ۱۱۵۰: ۱۱۵۱: ۱۱۵۲: ۱۱۵۳: ۱۱۵۴: ۱۱۵۵: ۱۱۵۶: ۱۱۵۷: ۱۱۵۸: ۱۱۵۹: ۱۱۶۰: ۱۱۶۱: ۱۱۶۲: ۱۱۶۳: ۱۱۶۴: ۱۱۶۵: ۱۱۶۶: ۱۱۶۷: ۱۱۶۸: ۱۱۶۹: ۱۱۷۰: ۱۱۷۱: ۱۱۷۲: ۱۱۷۳: ۱۱۷۴: ۱۱۷۵: ۱۱۷۶: ۱۱۷۷: ۱۱۷۸: ۱۱۷۹: ۱۱۸۰: ۱۱۸۱: ۱۱۸۲: ۱۱۸۳: ۱۱۸۴: ۱۱۸۵: ۱۱۸۶: ۱۱۸۷: ۱۱۸۸: ۱۱۸۹: ۱۱۹۰: ۱۱۹۱: ۱۱۹۲: ۱۱۹۳: ۱۱۹۴: ۱۱۹۵: ۱۱۹۶: ۱۱۹۷: ۱۱۹۸: ۱۱۹۹: ۱۲۰۰: ۱۲۰۱: ۱۲۰۲: ۱۲۰۳: ۱۲۰۴: ۱۲۰۵: ۱۲۰۶: ۱۲۰۷: ۱۲۰۸: ۱۲۰۹: ۱۲۱۰: ۱۲۱۱: ۱۲۱۲: ۱۲۱۳: ۱۲۱۴: ۱۲۱۵: ۱۲۱۶: ۱۲۱۷: ۱۲۱۸: ۱۲۱۹: ۱۲۲۰: ۱۲۲۱: ۱۲۲۲: ۱۲۲۳: ۱۲۲۴: ۱۲۲۵: ۱۲۲۶: ۱۲۲۷: ۱۲۲۸: ۱۲۲۹: ۱۲۳۰: ۱۲۳۱: ۱۲۳۲: ۱۲۳۳: ۱۲۳۴: ۱۲۳۵: ۱۲۳۶: ۱۲۳۷: ۱۲۳۸: ۱۲۳۹: ۱۲۴۰: ۱۲۴۱: ۱۲۴۲: ۱۲۴۳: ۱۲۴۴: ۱۲۴۵: ۱۲۴۶: ۱۲۴۷: ۱۲۴۸: ۱۲۴۹: ۱۲۵۰: ۱۲۵۱: ۱۲۵۲: ۱۲۵۳: ۱۲۵۴: ۱۲۵۵: ۱۲۵۶: ۱۲۵۷: ۱۲۵۸: ۱۲۵۹: ۱۲۶۰: ۱۲۶۱: ۱۲۶۲: ۱۲۶۳: ۱۲۶۴: ۱۲۶۵: ۱۲۶۶: ۱۲۶۷: ۱۲۶۸: ۱۲۶۹: ۱۲۷۰: ۱۲۷۱: ۱۲۷۲: ۱۲۷۳: ۱۲۷۴: ۱۲۷۵: ۱۲۷۶: ۱۲۷۷: ۱۲۷۸: ۱۲۷۹: ۱۲۸۰: ۱۲۸۱: ۱۲۸۲: ۱۲۸۳: ۱۲۸۴: ۱۲۸۵: ۱۲۸۶: ۱۲۸۷: ۱۲۸۸: ۱۲۸۹: ۱۲۹۰: ۱۲۹۱: ۱۲۹۲: ۱۲۹۳: ۱۲۹۴: ۱۲۹۵: ۱۲۹۶: ۱۲۹۷: ۱۲۹۸: ۱۲۹۹: ۱۳۰۰: ۱۳۰۱: ۱۳۰۲: ۱۳۰۳: ۱۳۰۴: ۱۳۰۵: ۱۳۰۶: ۱۳۰۷: ۱۳۰۸: ۱۳۰۹: ۱۳۱۰: ۱۳۱۱: ۱۳۱۲: ۱۳۱۳: ۱۳۱۴: ۱۳۱۵: ۱۳۱۶: ۱۳۱۷: ۱۳۱۸: ۱۳۱۹: ۱۳۲۰: ۱۳۲۱: ۱۳۲۲: ۱۳۲۳: ۱۳۲۴: ۱۳۲۵: ۱۳۲۶: ۱۳۲۷: ۱۳۲۸: ۱۳۲۹: ۱۳۳۰: ۱۳۳۱: ۱۳۳۲: ۱۳۳۳: ۱۳۳۴: ۱۳۳۵: ۱۳۳۶: ۱۳۳۷: ۱۳۳۸: ۱۳۳۹: ۱۳۴۰: ۱۳۴۱: ۱۳۴۲: ۱۳۴۳: ۱۳۴۴: ۱۳۴۵: ۱۳۴۶: ۱۳۴۷: ۱۳۴۸: ۱۳۴۹: ۱۳۵۰: ۱۳۵۱: ۱۳۵۲: ۱۳۵۳: ۱۳۵۴: ۱۳۵۵: ۱۳۵۶: ۱۳۵۷: ۱۳۵۸: ۱۳۵۹: ۱۳۶۰: ۱۳۶۱: ۱۳۶۲: ۱۳۶۳: ۱۳۶۴: ۱۳۶۵: ۱۳۶۶: ۱۳۶۷: ۱۳۶۸: ۱

عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "إذا سمعتم حیاج الدیك فسموا اللہ فی فمکم، فإنہا آت منکما وإذا سمعتم نھیق الحمار، فاعودوا بأفم من الشیطان، فإنہا آت من شیطان". صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب غیر ما مال المسلم عنم یتبع بها شغف الجبال.

محدثان کیوں بولتا ہے؟

سوال (۱۵۸۲): محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا علت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ شیطان کی آیت ہے، ایں وقت اعدائے حق حق پر ہے (۲)۔ لفظ اللہ بولیں۔

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱) عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "إذا سمعتم حیاج الدیك فسموا اللہ فی فمکم، فإنہا آت منکما وإذا سمعتم نھیق الحمار، فاعودوا بأفم من الشیطان، فإنہا آت من شیطان". صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب غیر ما مال المسلم عنم یتبع بها شغف الجبال.

۲) قدیمی،

۳) صحیح المسلم، کتاب المذکر والمذکور والثناء والتوبیخ والاستغفار، باب مسح الذمائم عند حیاج الدیك (۱) ۳۵۳ قدیمی،

قال العلامة سحائف من حجر العقلائی رحمہ اللہ تعالیٰ: "قوله: 'إنہا آت منکما' فتح التام، قال عباس: 'کان السبب فیہ رجاء تائبین التملک علی ذلالتہ واستغفرہم لہ، وشہادتهم لہ بالإخلاص، وسؤدہ استجاب الدعاء عند حضور المذنبین تبرکاً بهم وضح من حیان وأخرجه اسودردہ واحمد من حدیث یحیی بن خالد رفعہ: 'لا تسموا الدیك، فإنہ یدعو إلی الصلوة'. وعند الزوز من هذا الوجه سب قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذلک وأن دیك صرخ لعلہ رجف، فقال ذلک۔ قال سحیفی: یأخذ من کل من استغفر من الخیر، لا یبغی أن یست ولا أن یستہان بہ، بل یحرم ویحسن إلیہ قول: 'ولم یعی قولہ: 'فإنہ یسعد إلی الصلوة'. أن یقول: بصوتہ حقیقۃ صلوا أو حانت الصلوة، بل معنیہ أن الملاءم حوت بأنه یصرخ عند طلوع الفجر، وعند الزوال فطرۃ فطرہ اللہ علیہا' وضح الشہازی شرح صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب غیر ما مال المسلم عنم یتبع بها شغف الجبال (۲) ۳۵۳، ۳۵۳ قدیمی،

(۳) "عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: 'إذا سمعتم -

گدھا کیوں بولتا ہے

سوال [۱۵۸۵]: جب گدھا صحیح ہے تو اس کی کیا علامت ہے، اور کیا پڑھنا چاہیے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جب گدھا بولتا ہے تو شیطان رنجیم سے پناہ مانگی چاہیے، کیونکہ وعاء شیطان کو کچ کر بولتا ہے، کذا

فی المنشکوة، ص: ۱۲۹ (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد بن غفرلہ۔

ستارہ نوٹ: سبب، مرغ بولنے کی وجہ

سوال [۱۵۸۶]: تارے کا نونا اور مرغ کے بولنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

شیطان کو دفع کرنے کے لئے اٹکا مارا جاتا ہے، جس کو تارہ نونا کہتے ہیں (۲)، مرغ بھی تو ایسے ہی

بولتا ہے، بھی کسی فرشتہ کو کچ کر بولتا ہے (۳)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد بن غفرلہ۔

= صباح الملیکۃ تسلوا اللہ من فصلہ، فانہا رأت ملکاً، وإذا سمعتم نقی الحمار، فقولوا باللہ من

الشیطن الرجیم، فانہ رأى شیطاناً، معنی علیہ۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب أسماء اللہ تعالیٰ، باب

الدعوات فی الأوقات، الفصل الأول، ص: ۲۱۳، قدیمی)

(۱) "إذا سمعتم نقی الحمار، فقولوا باللہ من الشیطن الرجیم، لانہ رأى شیطاناً" معنی علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح، باب الدعوات فی الأوقات، ص: ۲۱۳، قدیمی)

(۲) قال اللہ تعالیٰ: ﴿إِذَا مِنْ عَطْفِ الْخَيْلِ فَأَنْفِهِمْ شُهَابٌ ثَابِتٌ﴾ (سورة الصافات: ۱۰)

قال الصلوة النوروسی وحسب اللہ تعالیٰ تحت قوله تعالیٰ: ﴿فَیَجِدُہُ شُهَاباً رَصَدًا﴾، اسی بعد

شہاباً راصداً، ولاجلہ یصدہ عن الاستماع بالرجیم، فـ "رصد" حقیقہ "شہاباً"۔ . . . قبل یصلہ

ذری شہاب راصدیں بالرجیم، وہم الملائکۃ علیہم السلام، الذین یرجمونہم بالشہب ویمنونہم من

الاستماع۔ (روح المعانی، (سورة الجن: ۴): ۸۵/۲۵، دار احیاء التراث العربی بیروت)

(۳) "عن نبی عربیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ وسلم قال: "إذا سمعت صباح الملیکۃ =

ہمزا کیا ہے؟

سوال (۱۵۹): کیا بیگم سے ادب انسان پیدا ہوتا ہے؟ تو ایک شیطان پیدا ہوتا ہے جس کو
"ہمزا" کہتے ہیں واقع میں شیطان پیدا ہوتا ہے، صرف لوگوں کی کہوت ہے؟

الجواب حامداً و مصلياً:

تہ نہ پاک میں موجود ہے، انسان کے ساتھ ایک شیطان پیدا ہوتا ہے (۱) ۱۶۴/۱۱۱ و "ہمزا"

۱۔ ۱۶۴/۱۱۱: "وَاللَّهُ مِنْ فَتْنَةٍ، فَإِنَّهُ رَأَتْ مَلَكًا وَكَانَ سَعْتَمُ فِيهِ الْحَسَارُ، فَهَوَّ دُرَّانًا مِنْ اسْتِظْافٍ، فَأَتَتْ رَأَتْ
مِطْلَقًا، وَصَحِيحُ النَّخَاوِي، كِتَابُ بَدَءِ الْخَلْقِ، بَابُ حِرْمَانِ الْمَسْلُومِ عَمَّ بَعَثَ بَعَثُ الْجَنَّةِ،
۱۶۴/۱۱۱، قَدِيمِي

وَالصَّحِيحُ الْمُسْتَمَرُّ، كِتَابُ التَّذَكُّرِ وَالتَّوْبَةِ، وَالثَّوْبَةُ وَالِاسْتِعْفَارُ، بَابُ اسْتِجَابِ الدَّعَاءِ عِنْدَ صِيَاغِ
التَّذَكُّرِ، ۱۶۴/۱۱۱، قَدِيمِي

قَالَ الْعَلَمَةُ الْحَافِظُ أَبُو حَسَنِ الْعَسْفَلَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى "قَوْلُهُ: 'فَإِنَّهُ رَأَتْ مَلَكًا' يَصْحُحُ
الْبَزَاءُ، فَإِنَّ عَرَبِيَّ كُنَّ الْمَسْبُوبَةَ إِجَاءَ صَائِبِ الْمَلَكَةِ عَلَى ذَعَانِهِ وَاسْتِعْفَارِهِ لَهُ، وَشَبَّاهُ لَهُ
بِالْإِجْلَافِ، وَيُوجَدُ فِيهِ اسْتِجَابُ الدَّعَاءِ عِنْدَ حُضُورِ الْهَاضِمِ بِرُكْنِهِمْ وَصَحَّحَ مِنْ حِثِّهِ وَأُخْرِجَهُ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَحْمَدَ مِنْ حَدِيثِ رِبِّدِ بْنِ خَالِدٍ رَفَعَهُ "أَلَسُو" النَّبِيَّ، فَإِنَّهُ يَذْهَبُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَعِنْدَ الْكِرَارِ
مِنْ طَرَفِ الْوَجْهِ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أَنَّ ذِيكَ عَصَى فَلَعَنَهُ رَجُلٌ، فَخَالَ ذَلِكَ
فَالِ الْحَكِيمِي: بِزَعْمِهِ أَنَّ كُلَّ مَنْ اسْتَعِيدَ مِنَ الْفَجْرِ، لَا يَسْعَى أَنْ يَمُوتَ وَلَا أَنْ يَسْتَبْدَلَ بِهِ، بَلْ يَكْرَهُ
وَيَحْسِنُ إِلَيْهِ قَالَ: وَيَمْسُ عَمِّي قَوْلُهُ "فَإِنَّهُ سَعَى إِلَى الصَّلَاةِ" أَنْ يَحُولَ بِصَوْنِهِ حَقِيقَةً صَلَواتُ، وَجَاءَتْ
الْبَلَاغَةُ، بَلْ مَعْنَاهُ أَنَّ الْمَعْدَةَ حَرَّكَتَهُ بِأَنَّهُ صَرَّحَ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، وَعِنْدَ الزَّوَالِ بِطَرَفِ لَعْنَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ"
وَفَتْحُ الْبَارِي صَرَّحَ صَحِيحُ النَّخَاوِي، كِتَابُ بَدَءِ الْخَلْقِ، بَابُ حِرْمَانِ الْمَسْلُومِ عَمَّ بَعَثَ بَعَثُ الْجَنَّةِ
الْجَنَّةِ ۱۶۴/۱۱۱، قَدِيمِي

۲۔ "عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: 'عَاذَكُمْ مِنْ
أَحَدٍ إِلَّا وَفَدَ وَكُنَّ اللَّهُ يَهْدِيهِ مِنَ الْحَقِّ، فَأَقْبَلُوا، وَبَيَّكَتُ بَارِسُ بْنُ أَبِي قَالٍ: "وَأَيُّهَا، إِلَّا أَنْ اللَّهَ عَاسَى
عَلَيْهِمْ فَاسْتَمِعُوا، فَلَا يَأْمُرُ بِي، لَا يَجِيرُ" وَالصَّحِيحُ الْمُسْتَمَرُّ، كِتَابُ حِفْظِ الْمَنَافِعِ وَأَحْكَامِهِمْ، بَابُ تَحْرِيمِ
الشَّيْطَانِ وَجَعَهُ سَرِيًّا ۱۶۴/۱۱۱، قَدِيمِي

”میں ملک کا رہنے والا ہوں، کان میرا میدانِ عرفات میں تھا اور آج بھی ہے۔ میرے والد ثریٰ بن اسحاق نے مجھے بتایا کہ ۵۰۰ میں پیدا ہوا، میرے والد اپنی قوم کے سردار تھے اور بہت بڑے جادوگران کے پاس رہتے تھے، خود بھی جادو کے اہل تھے۔ میرے والد کی عمر چھ سو سال ہوئی تھی، ۷۰ھ میں ان کا یقینہ و گویہ سے والد کا انتقال ہوا۔ میں پندرہ دن کے بعد ۲۳ ذی القعدہ ۷۰ھ صبح صادق کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مدعو ہوا، آپ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے، کچھ دیر میں نے انتظار کیا، اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور اسرار میں داخل ہوا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہتا شروع کیا۔ جب ہجرت کی گئی، میں اور کچھ صحابی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ پہنچے، میں بروقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہتا تھا۔

۷۰ھ ہجری سے ۸۰ھ تک جب قدر جنگ ہوئیں، میں بھی میں حضور کے ہمراہ رہا اور مدینہ میں رات کو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سو رہا تھا۔ اور اس کے بعد ۸۰ھ میں مجھے حکم ہوا کہ تم تبلیغِ اسلام کے لئے اپنی قوم میں جاؤ، میں نے یہاں آکر بہت کوشش کی اور تین ماہ کے اندر پچاس ہزار سے لے کر ستر ہزار تک ہندوستان میں جاؤ، میں نے یہاں آکر بہت کوشش کی اور تین ماہ کے اندر نو سو ۹۰۰ ہجرت کو اسلام میں داخل کیا۔ اس کے بعد میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے مدینہ پہنچا اور نو ہجرت کی تعداد میرے ساتھ گئی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملنے کے بعد ہم سب ہی ہندوستان واپس آ گئے۔ حضور مجھ سے بہت خوش ہوئے اور ہم سب کے لئے دعا کی، جب سے ہندوستان ہی میں رہتے ہوئے۔

جب یہاں آیا تھا، یہاں کا بادشاہ عراقی مسیحی ابنِ عرفان تھا، میں نے تبلیغ کا کام چاہی دیکھا اور ہم نے بڑی تعداد میں مسلمان بنالیا۔ بہت کوشش کرنے پر میں نے ۹۳ھ میں عدنان بن عرفان کو (مسلمان) اسلام میں داخل کیا اور اس کا نام محمد بن عمر رکھا

اور نقب اس کا مولائی بن عرفان رہا۔ اور میں قاضی شریعت بنا دیا گیا۔ ایک مرتبہ مولوی اہل اللہ مجرم بنا کر ہمارے سامنے پیش کئے گئے، میں نے مضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک حد پیش کر دی، مولوی شاہ اہل اللہ نے مجھ سے کلام کیا کہ کیا تم صحابی رسول ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں! میں مضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا کرتا تھا، ان کو پھر وہاں پہنچا دیا گیا۔

۱۲۳۱ھ میں شاہ محمد قاسم بن عرفان ہم سے رخصت ہو کر عالم بقا کو پہنچ گئے، قوم جنات نے مل کر مجھے تخت شافعی پر بٹھا دیا اور اپنا بادشاہ مان لیا۔ اس کے بعد بافریدین شکر سے مل لاہور میں ملا، پھر دوسری مرتبہ دہلی میں ملا۔ مولوی محمد یوسف صاحب سے ۱۲۴۱ھ میں خوراسانی میں ملے، ملے کر محنگو کی اور تب تبلیغ کا کام ترقی پر پہنچا۔ ایک مرتبہ فردوسی مولانا زکریا صاحب سے ملنے کے لئے محنگو انسان بن کر گیا، مگر ان سے گفتگو نہ کر سکا۔ اس کے بعد ۱۲۴۹ھ میں حکیم احسان انبی میرت ہاں آئے اور بالمشافہ مجھ سے محنگو کی، جب سے آج تک ہر ماہ چار پانچ مرتبہ میں خود حکیم احسان الہی کو اپنے پاس جلاتا ہوں۔ اور ۹۷ھ میں میں نے حکیم احسان الہی کو اپنا خلیفہ مقرر کر دیا ہے۔ انسانوں کی ذہنت کے لئے ابھی تک کوئی دین کا انسان اس طرح سے میرے پاس نہیں آیا۔ اب امت محمدیہ پر ظاہر ہونے کی اجازت دے دی ہے اور ساتھ ہی مولوی محمد حنیف کو بھی لگا دیا ہے تاکہ دونوں فی ردین کی خدمت آسکیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو دین کی خدمت کے لئے قبول فرمائے کی تو فیض عطا فرمائے۔ مہر ابن خیام۔

ذیل کی معروضات کا جواب مرحمت فرمائیں۔

کیا یہ مضمون صحیح اور صادق ہو سکتا ہے، اس کی صداقت اور اہل مضمون کی صداقت میں کوئی شبہ تو نہیں ہے یعنی یہ صاحب جو قوم جن میں سے ہیں اور اب تک حیات ہیں اور صحابی ہونے کے دعوے اور ہیں۔ سب کچھ صادق ہو سکتا ہے یا کہ نہ احسان العلی اور مولوی محمد حنیف کی جعل سازی اور دو کدواری کا پتھر ہے، کیونکہ یہ لوگ تعلیمات و تقویٰ محدثے کرتے ہیں؟ اور معلوم ہوا کہ یہ مضمون صحابی جن کی طرف سے اپنے ماہنامہ سماں میں

۳۔ یہ بھی ثابت ہے کہ قرآن مجید کے کتب پر وحی میں یہ پڑھانے کی شکل میں ایک جن خدمت قدس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لایا گیا تھا۔ جیسا کہ کتاب المغازی میں ہے (۱)۔ ان ثبت امور کے ساتھ یہ بھی قابلِ غور ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے کسی جن کو پڑھانے پر نگرانوں کی ہدایت کے لئے نہیں بھیجا (۲)۔

۲۔ "ما فی ہذا ترک"؟ قال نبیہ: قال "تمیزہ علیہ رماء ظہور"۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب التوضوء، المجلد ۱۳، ۱، مکتبہ المدینہ، مصر۔

قال المدنی علیٰ أحمد المسند: نفوی: رحمہ اللہ تعالیٰ: "ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: لا" ای لصدفہ فی مسعود: صی اللہ تعالیٰ علیہ "لملة الجن" ای لنبذہا ب الحیثوی صی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای قومہم لتعلمو: منہ الدین وکان معہ عبد بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وفي رواية ابن من ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ: "لج"۔ ریف: المعجودہ فی حلی فی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب التوضوء، المجلد ۵۵، ۱، مکتبہ المدینہ، مصر۔

(و مرفوعة المدنیج، کتاب الطہارۃ، باب حکاذا العیہ: الفصل الثانی، رقم الحدیث ۴۸۰) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

۱۔ "رووی ابی العریس مسند ابی حنیبلہ رحمہ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما: قال: بینا انا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی اذ جاءت حبة فقامت الی جسدہ فذنب لھا من اذنبہ۔ و کتابہ تاحہ و رحمہ ہذا۔ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "نعم" فاقسمت الخ"۔ اکام المرجان فی عریبہ الاحبار و حکام الجن، کتاب الحدیث عشر فی بیان ان الجن باکثور و یضربون الفضل فی تزیل احادیث و ارادة فی هذا الباب، ص ۳۰، مکتبہ حرم کبیر کراچی،

۲۔ قال اللہ تعالیٰ: "یوم ارسنا من رسول لا یلسان لہ و لسان لہ، فیض اللہ من بقاء و بہدی من بقاء، و هو تعزیر الحکیم فی سورۃ ابراہیم ۳،

و قال اللہ تعالیٰ: "یوم ارسنا من رسول لا یلسان لہ و لسان لہ، فیض اللہ من بقاء و بہدی من بقاء، و هو تعزیر الحکیم فی سورۃ ابراہیم ۳،

ہو ۶۱

۳۔ انجیل پر علیٰ اہل مکہ من الجن صی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم: "ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: لا یلسان لہ و لسان لہ، فیض اللہ من بقاء و بہدی من بقاء، و هو تعزیر الحکیم فی سورۃ ابراہیم ۳،

۲۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی جن کو عیدۃ، مت پر نہیں کیا، پیسا کہ سفر میں شریف لے جاتے وقت، پٹن جتنے کو امام مقرر کرے جتنے کا معہوں تھا (۱)۔

۳۔ کسی جہاں کسی کسی جن کو اسے بنا کر نہیں بھیجا جیسا کہ سنہ ۶۰ھ سے کسی کو امیر بنا کر بھیجنے کا معمول تھا (۲)۔

۴۔ کسی جن کو کسی بستی میں جائے اور قاضی بنا کر نہیں بھیجا، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجے تھے (۳)۔

۱۔ ابی الاتیس والحقیر، (الاشباہ والنظائر، أحکام الجن، ص: ۳۳۳، قدیمی)

(۱) "عن مصعب بن سعد عن أبيه رضى الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم خرج إلى مكة فاستخلف علياً، قال: اتخلفني في الصبيان والنساء؟ قال: "ألا قرى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس نبي بعدي" (صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة تبوك وهي غررة المعبره: ۶۲۳/۲، قدیمی)

(۲) "قال: حدثنا سفیان، قال: الذي حفظناه من عمرو بن دينار قال: سمعت جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنه يقول: بعث رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ثلاث مائة ركب أميراً أبو عبيدة بن الجراح رضى الله تعالى عنه برصد عمر قريش، فأقما بالساحل ثلث شهر، فأصابنا جوع شديد حتى أكلنا الخبط، فسئى ذلك الجيش جيش الخبط، الخ" (صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة سيف البحر وهو بئلقون عبراً لقريش وأمرهم أبو عبيدة: ۶۲۵/۲، قدیمی)

"عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بعث بعثاً وأمر عبيد بن أسامة بن زيد، فلقن الناس في إمارته، فقام رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، فقال: "إن تطعنوا في إمارته، فقد كنتم تطعنون في إماراة أبيه من قبل، وأيم الله إن كان لحليفاً للإماراة، وإن كان من أحب الناس إلى، وإن هذا نص أحب الناس إلى بعد"، (صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب بعث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أسامة بن زيد رضى الله تعالى عنه، في برصد الذي توفي فيه: ۶۲۶، ۶۳۱، قدیمی)

(۳) "عن مصعب بن جابر رضى الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لما بعث إلى البحر قال: "كيف نقضى إذا عرض لك قضاء؟" قال: أقضى بكتاب الله، قال: "لأن له تجد في كتاب الله؟" قال: -

۵۔ کسی جن کو قاضی بنا کر بھی کوئی بیعتی و عورت نامزد کر نہیں بھیجا، جیسا کہ صی پ کر امر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھیجی (۱)۔

غرض جنات کی کوئی ولایت، امامت، حکومت انسانوں پر نہ بت تھیں فرمائی، بلکہ اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ سے جنات کی قیادت سے آزاد رکھا ہے، یہاں تک کہ انسان عورت کا نکاح قوم جن کے مرد سے جائز نہیں قرار دیا گیا، جیسا کہ کتب فقہ شافعی وغیرہ میں مذکور ہے (۲)۔ شوہر کی بیوی پر ولایت ہوتی ہے۔

۱۔ "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" قال: "إني لم تجد في سنة رسول الله ﷺ قال: "أجبتہ رأی، ولا ألو، قال: فصر رسول الله ﷺ على علي عليه وسلم، وقال: "الحمد لله الذي وفي رسول الله ﷺ ما به رسول الله ﷺ" (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الإمامۃ والقضاء، باب العمل فی انقضائه والخوف منه الفصل الثانی - ص ۳۲۳، قمی)

"عن اسی سرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابنا موسیٰ ومعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما إلى اليمن. قال: بعث کل واحد منهما علی منطلق، قال: وانہن محلان ثم قال: "ایسوا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا"، فأنطلق کل واحد منهما إلى عسله الخ" وصحیح البخاری، کتاب المغازی، باب بعث اسی موسیٰ ومعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما إلى اليمن قبل حجة الوداع ۶۲۲ھ قديمی

(۱) "ان عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اخبرہ ان ابا سفيان بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ أخبرہ ان هرقل ارسل ابنه في ركب من قريش، وكانوا مغاويرا بالشام في العدة التي كان رسول الله ﷺ عليه وسلم ما فيها اب سفيان وكفار قريش، فأتوا وهم بالبناء، فدخلهم في مجلسه . ثم دعا بكتب رسول الله ﷺ عليه وسلم، الذي بعث به مع دحية الكلبي إلى عظيم نصرى، فذله عظيم نصرى إلى هرقل، فقرأه، فإذا فيه: "بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله إلى هرقل عظيم الروم، سلام على من اتبع الهدى الخ" (صحیح البخاری، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ عليه وسلم، وفيه: "ثم إذا أوحى إليك كما أوحى إلى نوح والنبيين من بعده" (۲، ۵، قديمی)

(۲) قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ "وبقر من المحرمات العنسی المشکل لجواز ذکوره والجنیة وإنسان الماء لاختلاف الجنس وقد نقلت السیمة مع الخصیة المزبدة بقولی: -

صاحب: مستوفیٰ عنہم شیخ الحدیث در رس مظاہر علوم سہارنپور نے خوب وضاحت سے کام لیا ہے۔

مزید یہ ان غور طلب یہ بات تھی کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کی درخواست پر اپنی کتاب موطا تصنیف فرمائی جس پر خلیفہ نے چاہا کہ اس کتاب کو بیت اللہ میں آویزاں کیا جائے اور اعلان کر دیا جائے کہ تمام لوگ اس کے موافق عمل کریں تو حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی پر شدید انکار کیا اور فرمایا کہ صحابہ کرام مختلف اضراف میں احادیث کو لے کر گئے ہیں، جو حدیث جس کے پاس مستند اراکین سے مذہب پائی ہے وہ تو اس پر ہی عمل کرے گا۔ سب کو موطا پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرنے کا حق نہیں ہے (۱)۔

اس کے برخلاف ائمہ مستولہ میں صرف ایک شخص کی اتباع پر اجازت و منحصر کر دیا گیا ہے اور وہ بھی ایسا کہ سب کی نظروں سے غائب مان کر صرف ایک شخص اس کا خلیفہ دیکھتا ہے، بات کرتا ہے۔ تو یہ درحقیقت اس عمول المرجم کی اتباع کی دعوت نہیں، بلکہ اس خلیفہ کے لئے مسلمانوں کی گردن کو بھکا ہے، حالانکہ اس خلیفہ کو شرعاً کسی جنس سے کسی حدیث کا روایت کرنا بھی جائز نہیں ہے

”یحییٰ وعمر و فی حدیثہما وأحمد سیخرج فی أمتی أقوالہ بخاری بہم ذلک لأھواء کما یجاری الملک لصاحبه“۔ ومن أہی داؤد کتاب لیسہ باب شرح السنة ۲۸۳۱۲، مکتبہ إمدادیہ ملتان،

”عن عبد اللہ بن عمرو رضى الله تعالى عنہما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عنہ وسلم: “بأنین عنی أمتی ما أتت علی بی اسرائیل حدو الفعل بالعل حتیٰ إن کان منہم من أتت أمة علابہ، لکان فی أمتی من یصنع ذلک۔ وإن بی اسرائیل نعرفت عنی ثنین وسبعین ملأ، وتعترق أمتی عمی ثلاث و سبعین ملأ کلھ فی النار إلاملة واحدة“۔ لاوالا۔ وعن ہی یارسول الله ﷺ قال: “ما أنا علیہ وأصحابی“۔

جامع الترمذی، کتاب الإیمان، باب من جاء فی الفراق هذه الآية ۹۳/۴، سعید

اوسر ابن ماجہ، أبواب الفتن، باب الفراق الإمام، ص ۴۹۷، قدیمی

”ومشکوذا المصباح، کتاب الإیمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ص: ۳۰، قدیمی،

۱: ”قال أبو نعیم فی الحلیۃ عن مالک: قال: شارونی ہذون الرشید فی ان یعلق لمزحاً علی الکعبہ

و یجعل الناس علی منابہ، فقلت: لا تفعل، فإن أصحاب رسول الله ﷺ علیہ وسلم احتلوا فی

الفروع وتفرقوا فی البیان وکل مصعب“۔ (مقدمة: ح ۱۰۱، کتاب، الباب الثانی فی المنکات، الفصل

الثانی فی الخلف، وفہ فوائد ۱۵/۱، مکتبہ إمدادیہ ملتان)

”وہاں قبول روایہ نبوی ذکرہ صاحب الکام العرجان، و ذکر مسیح علی آہ لاشد میں حواہر رزاشہ سن الإنس ما سمعہ، سوا علم الإنس بہ قولہ، وإن الحار الشیح مر حصر دخل الشیح کما فی نظیرہ من الإنس۔ أما روایہ الإنس عنہم فانما مر بہ، لعدم حصول التقد بعد التقد“ (الأشیاء والظہار (۱)۔

یعنی بذات کو تو انسانوں۔ سے حدیث روایت کرنے کا حق ہے۔ مگر انسان کو جنات سے روایت کرنا ممنوع ہے، کیونکہ جنات کے عادل نہ بنے پر تو اصل ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ وہ مختلف صورتیں بھی بنا سکتے ہیں اور اپنے نام بھی مختلف بنا سکتے ہیں۔ مجھے خود بھی وارہد پڑا ہے، ایک جن نے اپنا نام بتایا حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی، آپ جن نے کہا کہ ہم ختم المرسلین ہیں۔

علاوہ انہی تین خطہ اور میر میں ”سلسلہ الاحیاء“ لکھتے ہیں، ”لا تہد“ احیاء“ تو ”جنس“ کی جمع ہے ”جنس“ کی جمع نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَإِذْ أَنْعَمْنَا عَلَیْکُمْ﴾ (۲) اور جنس ال پچھو کہتے ہیں جو مان کے پیٹ میں ہو، بھی پیدا ہوا ہو۔

اگر کوئی شخص ان طویل بحر جنات سے ملاقات کرنا چاہے، یا ان سے توبہ یا حدیث کی سند لینا چاہے تو اس کو زخارہ و کچھ گرتی حیرت ہوگی کہ سو پر گرا مرضی اللہ تعالیٰ ہم تو بہت بلند مرتبہ تھے، زہد و قوت کا بحر تھے، ان کے اتار گرنے والے بھی اس طرز سے ہیچ دور اور مختار رہے۔ بعض کا پرے کسی حدیث کا کسی جن سے نقل کرنا بعض کتب میں مذکور ہے، محمد و بطوراً جو پہ اور غریبہ دور اور وہ ہے جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے رسالہ ”انوار“ میں نقل فرمایا ہے (۳) اسی وجہ سے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس

(۱) (الأشیاء والظہار فی النصف المستفی، الفن الثالث، الجمع والفرق، احکام الجن، ص ۳۲۲، قدیمی)

(۲) (سورۃ الحج ۲۲)

(۳) ”ووقعت قصۃ کذلک لأخی السلف الشاہ اہل اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کما ذکرہ صاحب مذکورۃ الرشید فی هامش کتابہ (۱۰/۱) وہی أن الشاہ اہل اللہ کان بنو القرآن فی المسجد إذا بحیۃ صغیرۃ، ففسدہا، فجاء رجلاً وقال: إن المذنب بطلک وغلن الشیخ أنه یضلہ ملک الإنس وکان ذلک الخول تعکم علی التہد حبشہ، ففاد الشیخ معیما وذهبہ الی البریۃ، والشیخ یسر معہما وهو =

رہا انکا نام ہی "انوار" رکھا ہے۔ اس پر کسی عقیدہ یا فلسفے کی بنیاد رکھنا قصہ شمس چہ یا نیک نیت ہی اس پر قصہ
نکروں کے لئے۔ فقط واللہ ہی سبحانی اعلم۔

نفاذ اللہ محمد و آسموٰتی و فی اللہ عزہ دار المعصومین و یومہ۔

۱۔ حواء۔ ۲۔ ارباب فیہ۔ سید احمد بن سعید، دار المعصومین، ج ۱، بند ۱۲/۲/۱۴۰۵ھ۔

شیر ... چیم ... جڑ ... جڑ ... جڑ

= بحسب آن ملک الاسلامی حرم ای الاصطفیٰ و حلیہ من الصحراء۔ و لم یزل ہمشی معہما حتی راہی
سابقاً فی الارضی، وہم جن فیہ ہذا، ہاک ملک البحر بحکم فی المعاصرات، فہمہ الشیخ و جلس فی
ساحۃ المجلس۔ فلما فرغ الملک من القضاء، خلف الشیخ و مرز الحدیث فانزلہ ان ہذا قتل ابی
و نطلب القودمہ۔ فن الشہد ان اقدہ نی لم قتل احدہ۔ ثم ان آن الشہد قتل ولدہم و حاکمہ فی صرۃ
البحر، فافتر الشیخ بقتلہ، و نکاد ان یقتل قصصاً بامر الملک۔ لکن ظہر ہاک فی ذلک البحر صحابی
حتی و قرا حدیث "من قتل فی غیر زیہ لہدہ عذر" فأطلق الملک ذمہ معاً مع من حدیث الشی صبی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انبوا لشاہ اقل اللہ بکرمہ۔

و خلف حکیم الامۃ التہاتوی قدس سرہ، إجازۃ ہذا الحدیث من المطلب الکتکثر ہی قدس سرہ،
فکتب فیہ الإجازۃ، و ذکر سندہ ہکذا: حدیثی شیعہ الشاہ اسمعیل سعید لمحدادی قال: حدثنی ابی
اشاہ ابو سعید المحدثی۔ قال: حدیثی شیعہ الشیخ الشیخ عبد العزیز الدہلوی۔ قال: حدیثی عنی
الشاہ آخ اللہ الدہلوی، عن الخاصی الحسنی المعروف، قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلمہ
یقول: "من قتل فی غیر زیہ قدمہ ہذا"۔ و الرسائل اثلاث الفصل الثمن فی التمسک من حدیث الشی
الامین صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم: فلو ان من حدیث سید الأوثان و الأراحم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
و سلم ذکر مسند الحسن، ص ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰،

باب مایعلق بالسحر والعوذۃ

الفصل الأول فی السحر

(سحر کا بیان)

سحر کا قسم

- ۱۔ کیا مسلمان بوجہ اوکرا جاسکتا ہے، اور جو باوجود کمال کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟
- ۲۔ کسی شخص کی چیز کی ہونے کی وجہ سے کسی قسم کا عملی جادو یا قوت یا ک سے دہائی چیز کے لئے کے لئے کرے تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

- ۱۔ سحر کرنا گنہگار ہے، اگر اسی شرح الفقہ الکبیر (۱)۔
- ۲۔ آیات قرآنی پڑھ کر مذکور کیا وجہ سے کراتا کہ یا اللہ میری چیز مل جائے، درست ہے۔ حدیث شریفہ میں بھی دعا ثابت ہے۔ لیکن سحر کرنا درست نہیں۔ (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد المذنب، ذوالعزم، ابو یوسف۔

۱۔ "انکھن السحر، وانسحبوا اذعی العلم بالحرکات الائیة، فہو منہ الکلیہ ومعطى
ہذا، وحوالہ بالإسناد، کما نقلہ البیہقی والنقاصی عیاض وغیرہما" بشرح الفقہ الکبیر، ص
۱۳۶، طبعی.

۳۔ "فی الفسخ السحر الحرام بلا خلاف بین اهل العلم" ورد المحتار، مقلب فی اسباحہ والرمہدی،
۳۰۳، ص ۳۰۳.

ويعطى الفرائد ۱/۲۰۹، ادارة المعرف، کراچی؛

تشرکات اور مساجد

سوال (۱۵۰۰): زید علیہ السلام کی یہ دینی میں چار روئے ہیں وہ کون کون سے ہیں؟

- ۱۔ کیا جو دے کر لے لیا اور ہونا شہ عمارت ہے؟
- ۲۔ ہنسی، کھیلے، ٹھوکر دینے والے اور معصوم بچہ کھانے ہے؟
- ۳۔ شہر و آب و ہوا میں جو کوئی دیکھنے والے کے لئے شرفا کیلئے نکمہ ہے؟
- ۴۔ اور قبیح صحبت میں اس قسم کا امتحان دیکھنے والے کو کیسے میں؟

الحمات حاملاً ومصياً:

- ۱۔ شرعیہ کی اصل نہیں، بلکہ ممکن ہے (۱)۔
۲۔ غلطیات کے ذریعہ یہ بھی ممکن ہے لیکن اپنے وقت شرعیہ کے شرعاً مقرر ہو کر انہیں دیا جاسکتا ہے۔
۳۔ جب تک وہ عورت اقراء نہ کرے یا شرعی شہادت سے ثبوت حاصل نہ کرے، اس کو سزا دینا درست نہیں۔
۴۔ جو لوگ شرع (ہادو) کے منکر ہیں ان کا یہ نظام بلی سلت الزامِ نیت کے خلاف ہے:

۱. در جمع: مصروف الظہران، تحریر فی ثانیات ۱۳۷۰ھ، ادارۃ المعارف کراچی؛

اے کوئی آپ سے شرفی تو مت ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

وہاں کی کچھ شرقی حاجی (۱) جا رہا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ ظم۔

خبرہ محمدیہ، فتاویٰ، ۱۰۰، ص ۴۰۰، ج ۲، ۴۰۰، ۴۰۰۔

وہی حق سے کھینچنا

سبب (۱۵۱۰): مرنے کو درسیات کے ذریعہ پتی بن کر، ماں و باپ کو، نصیب کر

اں نصیب اب نہ ہوتے ہیں زیادتی جان و مال کی طاعت میں کیے کہ نصیب کرے یا کوئی دوسرا شخص کرے

ذریعہ طاعت کرے کہ نصیب کرے کھینچ کر نہ کرے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

نہیں کر میں ایسا کافی نہیں ہے، فقہاء ائمہ مرنے سے نصیب کرے یا نہیں دیتا، اس کا نصیب اور کرے

یہ دوسرے سے کرے یا نہیں؟

فتاویٰ، ۱۰۰، ص ۴۰۰، ج ۲، ۴۰۰، ۴۰۰۔

سبب (۱۵۱۱): مرنے کو درسیات کے ذریعہ پتی بن کر، ماں و باپ کو، نصیب کر

اں نصیب اب نہ ہوتے ہیں زیادتی جان و مال کی طاعت میں کیے کہ نصیب کرے یا کوئی دوسرا شخص کرے

ذریعہ طاعت کرے کہ نصیب کرے کھینچ کر نہ کرے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

نہیں کر میں ایسا کافی نہیں ہے، فقہاء ائمہ مرنے سے نصیب کرے یا نہیں دیتا، اس کا نصیب اور کرے

یہ دوسرے سے کرے یا نہیں؟

فتاویٰ، ۱۰۰، ص ۴۰۰، ج ۲، ۴۰۰، ۴۰۰۔

سبب (۱۵۱۲): مرنے کو درسیات کے ذریعہ پتی بن کر، ماں و باپ کو، نصیب کر

اں نصیب اب نہ ہوتے ہیں زیادتی جان و مال کی طاعت میں کیے کہ نصیب کرے یا کوئی دوسرا شخص کرے

ذریعہ طاعت کرے کہ نصیب کرے کھینچ کر نہ کرے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

نہیں کر میں ایسا کافی نہیں ہے، فقہاء ائمہ مرنے سے نصیب کرے یا نہیں دیتا، اس کا نصیب اور کرے

یہ دوسرے سے کرے یا نہیں؟

”کلمہ السحاح تعلیمہ وفیضہ اعتقد تحریرہ اولاً، ثانیاً، در مختار ۱، ۲، لفظ واحد“۔

حررہ العبد محمد رفیع، ۱۱ راعلویہ، ۱۲ یومہ، ۱۳۱۲۵ھ/۱۹۹۵ء۔

وفی صحر کے لیے صحر کرنا

سید الی (۱۹۵۲): ہمارے علاقہ کثرت میں آج کل عموماً بڑا درد ہے، ذرا سا اختلاف یا دشمنی ہوئی کہ فریق مخالف سنے جان لینے یا پریشان کرنے کے لئے خیر مسلم ساحری سے صحر کروایا جاتا ہے، اس کے دفعیہ کے لئے تعویذات و معیات سب کچھ کیا گیا مگر فائدہ نہیں ہوا، البتہ تخفیف ہو جاتی ہے۔ عاملوں کا کہنا ہے کہ چونکہ یہ ظنی اور ناپاک شمر ہوتا ہے، اس لئے اس کا صلہ دفعیہ بھی وہی طرح مقل اور ناپاک ملوں سے ہی ہو سکتا ہے۔ چند مشرک یا مل بھی تمسک کر کے صحر کرنے کے لئے تیار ہیں، مگر شریعت کا حرام اور گناہ کے ڈر کی وجہ سے یہ آج کل تک خواہ کیا اور نہ کسی کو اجازت دینی۔ اب تک بہت سے لوگ پریشان ہو چکے ہیں اور متعدد اموات بھی ہو چکی ہیں۔

تو کیا یہی صورت حال میں غیر مسلموں سے مشرکوں سے خوف کا دفعیہ و مقام پلید چیزوں کے رد کے لئے کروا چاہئے؟ نہیں، اس میں ہمیں جو کھانا چاہو نہ منہ پڑھنا ہوتا ہے۔ ۱۱ اچھے مل کے ذریعے تو دفع کرتا ہوں ان میں سے کوئی بے کرتی ہو تو کیا ان میں کوئی فرق ہوگا، یاد رکھیں صورتیں وہی ہوں گی؟
”یانا ابراہیم ص ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱

فقرہ نہ تھی، ہے (۱)۔ قیلاۃ اللہ تعالیٰ اعظم۔

ترجمہ: عید گدو، بخارا، ۱۰، المصنوع، جلد ۱۶ - ۶۶۔

۱۱) اب صحیح زہد کے اہل مدینہ تھے، مگر اراکھم، جلد ۱۶ - ۶۶۔

مشرک کا نہ منتر سے طاعت

الاستغناء [۹۵۵]۔ زید بزرگ ہے، نماز بھی نہیں پڑھتا، دھوئی کا پیشہ کرتا ہے، ایک منتر کے ذریعہ کچھ امراض کی شفا، عہدہ کی چھوڑ دو، شریعتی حیران، چونکہ کتاب جس سے مریضوں کو صحت ہو جاتی ہے، جس منتر سے وہ بہتر کتاب، اس میں لفظ اللہ سے امتناع پاتی ہے، لہذا کمالی ذکر نہیں کرتا۔ البتہ ابتداء میں، ام اللہ و شہرہ پڑھتا ہے، مثلاً میں کہتا ہے کہ قرآن دینی یاد پڑھنے کا ہے، یا ان کے شعر سے بچا دیا، مگر چاہئے کہ ان سے طاعت کرنا عام حالات میں نہ رہے، یہ نہیں؟

تذکرہ: کام پیش ہے، اس وقت پابندی اثر میں ہے کہ یا کہ اس کا حاکم ہے، یا نہ کہ یہ مرض معدہ اور قصہ کے زمین ہے، اس لئے آپ شیخ یا شیخ کا حاکم بھی نہیں کہ ہے۔ اور یہ حالات ایسے مریض کو دیتے ہیں، چونکہ ان کا شراب خانہ ہے، یا نہیں؟

الجواب حاداً و متصلاً:

ایسے شخص سے یہ مزید بھاری چھوٹے، ان کو کتابا ذکر نہیں، اس میں دیوبندی و ایوبی روشنی اور تصرف، کتابی ہے اور اس سے جاننے والے لوگ اس دین و پیمانہ کا مشرب نہیں کیا ہیں۔ ایسا عقیدہ، بھی اسلام کے خلاف، اور کفر ہے (۲) اور ایسے شخص سے مزید چونکہ ان کے میں اس عقیدہ کی تصدیق اور اس کا اعتراف ہے، شیخ مطلق،

۱۰. الحبروت فیصلہ: احقر ما سہان عن عبد الملک بن عمیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا تسجدوا لکتابہ من کلام اللہ، من سجد لکتابہ من کلام اللہ، ورفقہ بعدہ.

۳۳، ۳۴، ۵۳۹، ۵۴۰، قدیمی.

۱۱. احقر الملک علی حوالہ المرفی، حدیث، حدیث ثلاثہ، یہ ان کو بکلام اللہ تعالیٰ و ما سہانہ و مستانہ و ما سہانہ العربی، اس سے عرف معارف، ان کے بعد ان الرقبہ لا توفی دعائہا، ان دعوات اللہ تعالیٰ، بنکبہ

فتح المبین، کتاب الطب، باب لطف و شرفی و المرفی، ۲۴۵، ۲۴۶، مکتبہ دارالعلوم، کراچی، -

لوگوں نے کھلی کی باوریک مٹل سے نہ کرنا شروع کیا۔ البتہ جتنے جادوگر کے ذریعہ سے معلوم کروا کر اس عورت کو جن کا اڑایا کوئی کام نہ تھا، ان کے ذریعہ سے مراد ہو جاتا ہے۔

اس قرعہ والے کے جس نے قرعہ کے ذریعہ معلوم کر کے بتایا کہ اس عورت پر جو جادو کا اثر ہے، وہ لاکھ قرعہ مارنے والا شخص کوئی خاص، وہ قمیص کے ٹخن میں نہیں ہے۔ قرعہ اس طریقہ سے ڈالا گیا کہ اس خاص شخص نے ایک کمری باندنی پہنائی اور ٹوکوں کے نام الگ الگ پرچیوں پر لکھے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے ربیعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو یاد دلایا اور اس باندنی پر چار بڑے فرشتوں کے نام لکھے۔

اور اس باندنی کو ایک طرف سے اس خاص نے اور دوسری طرف سے ایک دوسرے شخص نے شہادت نامی انگلی کے اگلے حصہ سے باندنی کے کناروں سے باندنی کو اٹھایا اور وہ چاروں باندنی میں ڈال دیں اور سورہ تین شریف کو چار بار جب سورہ تین کے پہلے ٹکڑے پر پہنچے تو باندنی محو می اور سورہ تین کو چار بار سورہ فاتحہ اور بسم اللہ اور قلن سورہ تین کو پڑھا اور یہ الفاظ پڑھے

”یہی بحر مت سفینان این دؤد عقبہ الملاح ساحر با مجرم“

حاضر شود“

تو باندنی محو می ر دو بار دس بار چاروں ٹکڑے اور پھر الگ الگ چاروں ٹکڑوں میں اور چاروں پر باندنی محو می، جبکہ وہی ٹکڑے یا پتے تھے جن کے نام پر باندنی چرائی گئی، دو ٹکڑوں کو جادو کر کر دیا گیا۔

اس سسٹم کے اندر چند چیزیں ہیں جن میں سے ہر ایک کا جواب مطلوب ہے:

- ۱۔ قرعہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات پر جو جادوگر کو معلوم کرنے کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ اصل حقیقت قرآن احادیث میں کیا ہے؟ اس بات کی ضرورت سے قرعہ جائز ہے یا نہیں؟
- ۲۔ جب یہ قرعہ جائز ہے تو اس قرعہ کی وجہ سے یہ دونوں کو جادو کر کر دینے جائز ہیں یا نہیں؟ جبکہ وہی دیکھنے کے لوگوں کے پاس کوئی شرعی وجہ ہو جو انہیں سے سب قرعہ کی وجہ سے ان دونوں آدمیوں کو ساحر و مجرم قرار دے جا رہا ہے؟

۳۔ اگر اس باندنی کے پھرنے سے ان دو آدمیوں کا کام آجائے لیکن وہ اس قرعہ کے کوئی ثبوت و حجت یا دلائل کے پاس ان کے جرم کا نہیں ہے، حالانکہ یہ انوں فریق شخصہ میں قسم و حلف کے لئے تیار

میں قسم اس طریقہ سے اٹھاتے ہیں کہ ”ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں“ اور قسم دوبارہ اس طرح سے کھاتے ہیں کہ ”اگر ہم نے اس عہد پر جادو کیا ہو تو خدا نے پالہ ہم پر غضب نازل کرے۔“

ایسی صورت میں اس قسم کا اعتبار ہو گا یا اس حلف اور قسم کا؟ کیونکہ شرعی کوادان کے جادو کرنے کا کوئی کمی کے پاس موجود نہیں ہے۔

مجرم جو قرار دے سکے ہیں، دو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیات باطنی پھیرتے ہوئے پڑھی گئی ہے، ان پر ہمارے یقین ہے، لیکن، کیونکہ اس قسم والے مولوی سے کچھ غلط باطنی پھر گئی ہو، ہم نے جادو نہیں کیا، ہم خدا کے مجرم، ہوں گے اگر ہم نے جادو کیا۔

۴۔۔۔ اگر یہ عمل قرعہ اندازی کا مذہبی ہوئی بات پر ناجائز ہے، لہذا قطعاً قرآن وحدیث سے بھی اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، وقرعہ ڈالنے والا کہتا ہے: ”اگر مفتیان کرام حدیث وقرآن کریم سے ناجائز قرار دیں تو اس گناہ کی وجہ سے توبہ واستغفار کرنے کے لئے تیار ہوں، اور جو برادری کے لوگ میرے اس دھوکے میں آ گئے ان سے بھی معافی کا طلبکار ہوں۔“ اب اس حامل پر کوئی خاص مقرر سزا شریعت کی ہے یا توبہ واستغفار کرے؟ بعد کوہنایت سے معافی کے بعد بری قرار دیا جائے گا، کیونکہ اس حامل نے بھی دوسرے عامل کی اجازت سے یہ عمل کیا تھا۔

۵۔ جن لوگوں کے سامنے یہ عمل کی مثالیں تھیں انہوں نے یہ عہد نیا تھا کہ اگر اس بڑی پرکشی کا نام آئے تو ہم اس کے مطابق مجرم کو سزا دیں گے، حالانکہ یہ مسئلہ معلوم نہیں ہے کہ اس کے علاوہ شرعی طور سے حلف و قسم پر کوئی طریقہ بری ہونے کا ہے یا نہیں؟ قرعہ قرار نہ دیا جائے تو توہم یعنی پھانت، لے فتویٰ کے جواب تک کوئی سزا نہیں دی، تو کیا یہ پھانت اس عہد کی وجہ سے کھینکا رہو گی یا نہیں، جبکہ مسئلہ سے بے خبر ہے؟

۶۔ قرعہ یا استخارہ مذہبی ہوئی بات پر ڈالا جائے یا سند والی بات پر قرعہ جائز ہے، یا استخارہ جائز ہے؟

۷۔ اگر اس طرح قرعہ ذال شریعت میں جائز ہے تو مجرمان کو اس قرعہ پر مجرم ہی قرار دیا جائے گا، قسم پر بری کیا جائے گا ”الفسب علی السدعی والبعین علی من نکم“ پر عمل ہوگا؟

۸۔ اس طرح پر چریاں ڈال کر باطنی چلانے کا جائز ہے، حال توبہ کرے تو قابل معافی ہے یا نہیں؟

المیزان کے لئے ہے (۱۱)۔

۲۔ ماں صاحب نے جو صورت اختیار کی ہے اس کی وجہ سے کہ ان دونوں شخصوں کو باہر کا مجرم قرار دینا چاہئے نہیں (۲)۔

۳۔ جب وہ دونوں آدمی انکار کرتے ہیں اور قہر جاتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کا استہزاء کیا جائے۔

۴۔ قرآن شریف میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ ماں صاحبہ لازم ہے کہ باشرقی نہیں کے شخص اپنے کسی عمل پر متکبر کرتے ہوئے کسی مجرم قرار دیں (۳)۔ اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ وہ آپ (علیہ السلام) پر نہیں اور جس کو

۱۔ الفسفة فی شرح جامع نصب شافعہ فی مکرر معین۔ وسیفہ طبع الشریکاء کو بھٹیہ الاسلامیہ مسجد علی وجہ الجہد میں۔ رد المحتار۔ کتاب الفسفة ۲۳۰۶۔ معید۔

۲۔ اکل واحد من الشریکاء یصبح عد القسمة مالکاً نصحتہ بالاستقلال۔ ولا یفی لاحدہم عیلة فی حصۃ الآخر۔ شرح المحدثہ للشیخ۔ رستم ناز الدیاسی۔ الفہم الدینی من فی احکام القسمة۔ رقم المجلد ۱۱۶۴۔ ۱۶۳۰۔ مکتبہ حیدرہ۔

۳۔ وہ الامیر کلایہ تسمی کھانہ وفد کذبہ کلیمہ الشریح۔ وہی عن تصدیقہ وایانہم واللہ اعلم۔ شرح القوی علی اصحاح العلم۔ کتاب اعلامہ اب جبریم الکھنہ وایان الکھان۔ ۲۳۰۱۲۔ قدیمی۔

۴۔ قال لہ تعالیٰ یا ایہ الناس امرا احسن اکثر من الطین بعض الخلق نوحہ (سورۃ الاحقرات ۱۲)۔

فقال اعلامہ لألوسی رحمہ اللہ تعالیٰ تحب لہ تعالیٰ یا ایہ الناس امرا احسن۔ کثیراً من

الناس۔ انہ تبارک و تعالیٰ۔ واصل اسے کہ ان میں سے کون سے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے شکریہ ادا کرتے ہیں

اس حدیث میں کئی فضائل سنیں معلوم ہوئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ کائنات میں انسان

السماعیہ۔ وہ ہے جو کائنات میں لافانہ میں سے تعلیمات کا لوازمات تلافیہ بغیر دلیل قطعی۔ و حسن

انسان اللہ عزوجل۔ وہ ہے جو کائنات میں لافانہ میں سے تعلیمات کا لوازمات تلافیہ بغیر دلیل قطعی۔ و حسن

انسان اللہ عزوجل۔ وہ ہے جو کائنات میں لافانہ میں سے تعلیمات کا لوازمات تلافیہ بغیر دلیل قطعی۔ و حسن

انسان اللہ عزوجل۔ وہ ہے جو کائنات میں لافانہ میں سے تعلیمات کا لوازمات تلافیہ بغیر دلیل قطعی۔ و حسن

انسان اللہ عزوجل۔ وہ ہے جو کائنات میں لافانہ میں سے تعلیمات کا لوازمات تلافیہ بغیر دلیل قطعی۔ و حسن

آرمیوب وپہرہ مرقہ دیو ہے ن سے صائی بالک لیس (۱) اور میکان آہوا کے کتاہد وایہ نہیں کریر کے۔
سب تک جو کچھ کوا ملائی ہی بہ سے یا توان کو معاف کر یا پائے ان کو زمانہ بھی کے۔

۵۔ یہ مہر بھی خدا کی اور آدائی کی بہ سے کیا گیا۔ سب قہر بہت شقی کس سے آواں ہے بہت
آہوا کے کی بنا پر کوا قہر۔ کوا سب سے پانچ کوا نہیں (۲) اگر کوا کے قہر صائی قہر آہ سزا ہے کوا بہ
سے قہر کا کوا نہ کریر جس جس کے قہر کوا قہر کا۔ دیر دس فریوں دشمنوں (۱) وقت کوا کوا کریر کیا کوا
پر کوا کریر (۲) سب سے سب سے (۳) کوا قہر کوا کریر اور کوا کوا قہر کوا کریر (۴)۔

۱۔ "ابن لہاد ای التوبة، ثلاثة اركان: الإقلاع، والام على فعل تلك المعصية، والعزم على أن لا يعود
إليها أبداً فإن كانت المعصية محل آدمي فلهذا ركيز يجمع وهو التمسك من صاحب ذلك الحق" (شرح
المزوي على الصحيح لمسلم، كتاب التوبة، ۳۵-۳۶، قديمي)

(۲) "عمل من قطعك وأحسن الي من ساء إليك" الفيلس لقد بر شرح المجموع الصغير رقم الحديث
۳۵۰۳، ۳۵۱۱، مكتبة نوز، قديمي، دار وادع،

(۳) "قال ابن عباسي في كفاية المتكلمين في معرفة من أوسط ما يقعون عليه، أو كونه، أو
حزبه، أو قومه، فمن له بعد قلب ثلاثة أركان: الإقلاع، والام على فعل تلك المعصية، والعزم على أن لا يعود
إليها أبداً فإن كانت المعصية محل آدمي فلهذا ركيز يجمع وهو التمسك من صاحب ذلك الحق" (شرح المزوي على الصحيح لمسلم، كتاب التوبة، ۳۵-۳۶، قديمي)

قال لا توبس رجعة الله في كذا، فلهذا ركيز يجمع وهو التمسك من صاحب ذلك الحق، (شرح المزوي على الصحيح لمسلم، كتاب التوبة، ۳۵-۳۶، قديمي)

(۴) "عن الحديث من سورة قال: دعيت على عبد الله أعود وهو عريض، فدخلنا بحدِيثين حديثاً عن
عنه، وحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "لقد أنشد فرادوساً عبد الله من رجل في أوج دوزن مهيكل، معه راحلة عليها حذوء، وشراة،
فقال: لا توبس رجعة الله في كذا، فلهذا ركيز يجمع وهو التمسك من صاحب ذلك الحق، (شرح المزوي على الصحيح لمسلم، كتاب التوبة، ۳۵-۳۶، قديمي)

قال الإمام المزوي: رحمه الله تعالى، أو توفوا عني ن التوبة من جميع المعاصي وأحبها
وأحبها على التوبة لا رجعة، (شرح المزوي على الصحيح لمسلم، كتاب التوبة، ۳۵-۳۶، قديمي)

۶۔... استخارہ بھی آنکھوں بات کے لئے ہوتا ہے، قری بھی آنکھوں بات کے لئے ہوتا ہے، دونوں جائز ہیں، عامل صاحب نے جو محل کیا ہے وہ مذکور ہے، استخارہ ہے، استخارہ کی تفسیر آئی ہے، اور اذہ شریف وغیرہ میں مذکور ہے (۱)۔

۷۔... قری بھی نہیں ہے، نہ شرعی حجت ہے، اس سے کسی کو مجرم قرار نہیں دیا جاسکتا ہے، اور دونوں شخص ایسی صورت میں بری ہیں (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۳/۳/۹۳ھ۔
جادو، گڈو، وغیرہ غیر مسلم سے لیتا

سوال ۱۵۹۸: مسلمان مرد و عورت کا جادو کرنا کرنا، کافروں سے گڈے، اتویہ منتر کرنا کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جادو کرنا اور کراہت حرام ہے، اگر اس میں کوئی شی خبیثہ، اسلیم کے خلاف ہو تو کفر ہے۔ اور جو: سے منتر اور گڈا اور اتویہ وغیرہ نہیں لیتا چاہئے کہ اس میں بد اوقات شرک کی باتیں ہوتی ہیں۔ اس کا تعلیم اور اس پر اعتقاد کفر ہے:

”هٰذَا كَانَ فِي ذَلِك (أَيِ السَّحْرِ) بِذِمَّتِهِ فِي شَرْطِ الْإِنْبَاءِ، فَهُوَ كُفْرٌ وَلَا فَلَ“

(۱) ”عن محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ سمع جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستحارة کما یعلمنا السورة من القرآن، یقول لنا: ”إِنَّمَا هُوَ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ“ فإِذَا رَجَعَ رَجَعْتَ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ وَلَيْسَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعِیْزُ بِكَ بِعَلَمِكَ وَبِسُطُوْرِكَ بِقُوَّتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ لَطْفِكَ الْعَظِیْمِ، لِإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ رَأَتْ عَلَامَ الْغُیُوبِ، الْخ“۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوة، باب الاستحارة: ۴۱۵/۱، دار الحدیث ملتان)

(۲) ”رَفَعَهُ الْأَعْرَبُ كُلُّهَا تَسْمِیَ کِبَاقَةً، وَقَدْ أَكْذَبَهُمْ كُلُّهُمْ الشَّرْحُ، وَنَهَى عَنْ تَعْلِیْقِهِمْ وَتَمَالِیْهِمْ. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ“۔ (شرح الترمذی علی الصحیح لمسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکِبَاقَةِ وَتَمَالِیْهِ الْکُفَّانِ: ۲۳۲/۲، قدسی)

الفصل الثانی فی العوذۃ

(تعوید کا بیان)

کیا تعوید میں اثر ہے؟

سوال [۵۵۹]: کیا عامل کے جائز عمل یعنی تعوید وغیرہ کے استعمال سے اپنے ضرر اور مفید مقام

کی تکمیل ہو جائے، پھر اعتقاد رکھ جائز ہے یا مستنون طریقہ اور حاکم سے مقتصد کی تکمیل کا آرزو مند رہنا شرعاً درست ہے؟

الجواب بحامد، ومصلیاً:

حقیقی نفع و ضرر تو اللہ تعالیٰ کے قبضہ و تقدیر میں ہے، مگر جس طرح نرا و دوا میں اللہ تعالیٰ نے اثر رکھا ہے، اسی طرح تعویذات میں بھی اثر رکھا ہے لیکن کسی چیز کو خداوند تعالیٰ کی طرح نفع و ضرر رکھ، کہہ تصور کر لینا جائز نہیں (۱)۔ قتل و دغا، پراختہ و دکر لینا بھی مقام ہے جس کو نصیب ہو جائے۔ فقط واللہ اعلم۔

حرر و اجود محمد غنی عزم دار العلوم، یوم بدھ ۲۹/۸/۸۸ھ۔

ایضاً ابھیج: بدھ نکلہ، المرین غنی عزم دار العلوم، یوم بدھ ۲۸/۸/۸۸ھ۔

(۱) "عن عوف بن مالک الأشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان یولی فی الجاهلیۃ، قلنا: ما دیر لک اللہ: کیف تری فی ذلک۔ فقال: "نحضر اعلیٰ و قاکم، لایأس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک"۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الطب والرقی، الفصل الأول، قبل الفصل الثانی، ص: ۳۸۸، قلمی،

"ان الرقی بکسرہ متھا ماکان بغیر اللسان العربی، وبقیر أسماء اللہ تعالیٰ وصفاته و کلامہ فی کتبہ المنزلة، "لا یأس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک"۔ آی کتبہ، "مہر فکة المفتیح، کتاب الطب والرقی، الفصل الأول، رقم الحدیث ۳۵۴۶، ۳۵۴۷، ۳۵۴۸، ۳۵۴۹، ۳۵۵۰، ۳۵۵۱، ۳۵۵۲، ۳۵۵۳، ۳۵۵۴، ۳۵۵۵، ۳۵۵۶، ۳۵۵۷، ۳۵۵۸، ۳۵۵۹، ۳۵۶۰، ۳۵۶۱، ۳۵۶۲، ۳۵۶۳، ۳۵۶۴، ۳۵۶۵، ۳۵۶۶، ۳۵۶۷، ۳۵۶۸، ۳۵۶۹، ۳۵۷۰، ۳۵۷۱، ۳۵۷۲، ۳۵۷۳، ۳۵۷۴، ۳۵۷۵، ۳۵۷۶، ۳۵۷۷، ۳۵۷۸، ۳۵۷۹، ۳۵۸۰، ۳۵۸۱، ۳۵۸۲، ۳۵۸۳، ۳۵۸۴، ۳۵۸۵، ۳۵۸۶، ۳۵۸۷، ۳۵۸۸، ۳۵۸۹، ۳۵۹۰، ۳۵۹۱، ۳۵۹۲، ۳۵۹۳، ۳۵۹۴، ۳۵۹۵، ۳۵۹۶، ۳۵۹۷، ۳۵۹۸، ۳۵۹۹، ۳۶۰۰، ۳۶۰۱، ۳۶۰۲، ۳۶۰۳، ۳۶۰۴، ۳۶۰۵، ۳۶۰۶، ۳۶۰۷، ۳۶۰۸، ۳۶۰۹، ۳۶۱۰، ۳۶۱۱، ۳۶۱۲، ۳۶۱۳، ۳۶۱۴، ۳۶۱۵، ۳۶۱۶، ۳۶۱۷، ۳۶۱۸، ۳۶۱۹، ۳۶۲۰، ۳۶۲۱، ۳۶۲۲، ۳۶۲۳، ۳۶۲۴، ۳۶۲۵، ۳۶۲۶، ۳۶۲۷، ۳۶۲۸، ۳۶۲۹، ۳۶۳۰، ۳۶۳۱، ۳۶۳۲، ۳۶۳۳، ۳۶۳۴، ۳۶۳۵، ۳۶۳۶، ۳۶۳۷، ۳۶۳۸، ۳۶۳۹، ۳۶۴۰، ۳۶۴۱، ۳۶۴۲، ۳۶۴۳، ۳۶۴۴، ۳۶۴۵، ۳۶۴۶، ۳۶۴۷، ۳۶۴۸، ۳۶۴۹، ۳۶۵۰، ۳۶۵۱، ۳۶۵۲، ۳۶۵۳، ۳۶۵۴، ۳۶۵۵، ۳۶۵۶، ۳۶۵۷، ۳۶۵۸، ۳۶۵۹، ۳۶۶۰، ۳۶۶۱، ۳۶۶۲، ۳۶۶۳، ۳۶۶۴، ۳۶۶۵، ۳۶۶۶، ۳۶۶۷، ۳۶۶۸، ۳۶۶۹، ۳۶۷۰، ۳۶۷۱، ۳۶۷۲، ۳۶۷۳، ۳۶۷۴، ۳۶۷۵، ۳۶۷۶، ۳۶۷۷، ۳۶۷۸، ۳۶۷۹، ۳۶۸۰، ۳۶۸۱، ۳۶۸۲، ۳۶۸۳، ۳۶۸۴، ۳۶۸۵، ۳۶۸۶، ۳۶۸۷، ۳۶۸۸، ۳۶۸۹، ۳۶۹۰، ۳۶۹۱، ۳۶۹۲، ۳۶۹۳، ۳۶۹۴، ۳۶۹۵، ۳۶۹۶، ۳۶۹۷، ۳۶۹۸، ۳۶۹۹، ۳۷۰۰، ۳۷۰۱، ۳۷۰۲، ۳۷۰۳، ۳۷۰۴، ۳۷۰۵، ۳۷۰۶، ۳۷۰۷، ۳۷۰۸، ۳۷۰۹، ۳۷۱۰، ۳۷۱۱، ۳۷۱۲، ۳۷۱۳، ۳۷۱۴، ۳۷۱۵، ۳۷۱۶، ۳۷۱۷، ۳۷۱۸، ۳۷۱۹، ۳۷۲۰، ۳۷۲۱، ۳۷۲۲، ۳۷۲۳، ۳۷۲۴، ۳۷۲۵، ۳۷۲۶، ۳۷۲۷، ۳۷۲۸، ۳۷۲۹، ۳۷۳۰، ۳۷۳۱، ۳۷۳۲، ۳۷۳۳، ۳۷۳۴، ۳۷۳۵، ۳۷۳۶، ۳۷۳۷، ۳۷۳۸، ۳۷۳۹، ۳۷۴۰، ۳۷۴۱، ۳۷۴۲، ۳۷۴۳، ۳۷۴۴، ۳۷۴۵، ۳۷۴۶، ۳۷۴۷، ۳۷۴۸، ۳۷۴۹، ۳۷۵۰، ۳۷۵۱، ۳۷۵۲، ۳۷۵۳، ۳۷۵۴، ۳۷۵۵، ۳۷۵۶، ۳۷۵۷، ۳۷۵۸، ۳۷۵۹، ۳۷۶۰، ۳۷۶۱، ۳۷۶۲، ۳۷۶۳، ۳۷۶۴، ۳۷۶۵، ۳۷۶۶، ۳۷۶۷، ۳۷۶۸، ۳۷۶۹، ۳۷۷۰، ۳۷۷۱، ۳۷۷۲، ۳۷۷۳، ۳۷۷۴، ۳۷۷۵، ۳۷۷۶، ۳۷۷۷، ۳۷۷۸، ۳۷۷۹، ۳۷۸۰، ۳۷۸۱، ۳۷۸۲، ۳۷۸۳، ۳۷۸۴، ۳۷۸۵، ۳۷۸۶، ۳۷۸۷، ۳۷۸۸، ۳۷۸۹، ۳۷۹۰، ۳۷۹۱، ۳۷۹۲، ۳۷۹۳، ۳۷۹۴، ۳۷۹۵، ۳۷۹۶، ۳۷۹۷، ۳۷۹۸، ۳۷۹۹، ۳۸۰۰، ۳۸۰۱، ۳۸۰۲، ۳۸۰۳، ۳۸۰۴، ۳۸۰۵، ۳۸۰۶، ۳۸۰۷، ۳۸۰۸، ۳۸۰۹، ۳۸۱۰، ۳۸۱۱، ۳۸۱۲، ۳۸۱۳، ۳۸۱۴، ۳۸۱۵، ۳۸۱۶، ۳۸۱۷، ۳۸۱۸، ۳۸۱۹، ۳۸۲۰، ۳۸۲۱، ۳۸۲۲، ۳۸۲۳، ۳۸۲۴، ۳۸۲۵، ۳۸۲۶، ۳۸۲۷، ۳۸۲۸، ۳۸۲۹، ۳۸۳۰، ۳۸۳۱، ۳۸۳۲، ۳۸۳۳، ۳۸۳۴، ۳۸۳۵، ۳۸۳۶، ۳۸۳۷، ۳۸۳۸، ۳۸۳۹، ۳۸۴۰، ۳۸۴۱، ۳۸۴۲، ۳۸۴۳، ۳۸۴۴، ۳۸۴۵، ۳۸۴۶، ۳۸۴۷، ۳۸۴۸، ۳۸۴۹، ۳۸۵۰، ۳۸۵۱، ۳۸۵۲، ۳۸۵۳، ۳۸۵۴، ۳۸۵۵، ۳۸۵۶، ۳۸۵۷، ۳۸۵۸، ۳۸۵۹، ۳۸۶۰، ۳۸۶۱، ۳۸۶۲، ۳۸۶۳، ۳۸۶۴، ۳۸۶۵، ۳۸۶۶، ۳۸۶۷، ۳۸۶۸، ۳۸۶۹، ۳۸۷۰، ۳۸۷۱، ۳۸۷۲، ۳۸۷۳، ۳۸۷۴، ۳۸۷۵، ۳۸۷۶، ۳۸۷۷، ۳۸۷۸، ۳۸۷۹، ۳۸۸۰، ۳۸۸۱، ۳۸۸۲، ۳۸۸۳، ۳۸۸۴، ۳۸۸۵، ۳۸۸۶، ۳۸۸۷، ۳۸۸۸، ۳۸۸۹، ۳۸۹۰، ۳۸۹۱، ۳۸۹۲، ۳۸۹۳، ۳۸۹۴، ۳۸۹۵، ۳۸۹۶، ۳۸۹۷، ۳۸۹۸، ۳۸۹۹، ۳۹۰۰، ۳۹۰۱، ۳۹۰۲، ۳۹۰۳، ۳۹۰۴، ۳۹۰۵، ۳۹۰۶، ۳۹۰۷، ۳۹۰۸، ۳۹۰۹، ۳۹۱۰، ۳۹۱۱، ۳۹۱۲، ۳۹۱۳، ۳۹۱۴، ۳۹۱۵، ۳۹۱۶، ۳۹۱۷، ۳۹۱۸، ۳۹۱۹، ۳۹۲۰، ۳۹۲۱، ۳۹۲۲، ۳۹۲۳، ۳۹۲۴، ۳۹۲۵، ۳۹۲۶، ۳۹۲۷، ۳۹۲۸، ۳۹۲۹، ۳۹۳۰، ۳۹۳۱، ۳۹۳۲، ۳۹۳۳، ۳۹۳۴، ۳۹۳۵، ۳۹۳۶، ۳۹۳۷، ۳۹۳۸، ۳۹۳۹، ۳۹۴۰، ۳۹۴۱، ۳۹۴۲، ۳۹۴۳، ۳۹۴۴، ۳۹۴۵، ۳۹۴۶، ۳۹۴۷، ۳۹۴۸، ۳۹۴۹، ۳۹۵۰، ۳۹۵۱، ۳۹۵۲، ۳۹۵۳، ۳۹۵۴، ۳۹۵۵، ۳۹۵۶، ۳۹۵۷، ۳۹۵۸، ۳۹۵۹، ۳۹۶۰، ۳۹۶۱، ۳۹۶۲، ۳۹۶۳، ۳۹۶۴، ۳۹۶۵، ۳۹۶۶، ۳۹۶۷، ۳۹۶۸، ۳۹۶۹، ۳۹۷۰، ۳۹۷۱، ۳۹۷۲، ۳۹۷۳، ۳۹۷۴، ۳۹۷۵، ۳۹۷۶، ۳۹۷۷، ۳۹۷۸، ۳۹۷۹، ۳۹۸۰، ۳۹۸۱، ۳۹۸۲، ۳۹۸۳، ۳۹۸۴، ۳۹۸۵، ۳۹۸۶، ۳۹۸۷، ۳۹۸۸، ۳۹۸۹، ۳۹۹۰، ۳۹۹۱، ۳۹۹۲، ۳۹۹۳، ۳۹۹۴، ۳۹۹۵، ۳۹۹۶، ۳۹۹۷، ۳۹۹۸، ۳۹۹۹، ۴۰۰۰، ۴۰۰۱، ۴۰۰۲، ۴۰۰۳، ۴۰۰۴، ۴۰۰۵، ۴۰۰۶، ۴۰۰۷، ۴۰۰۸، ۴۰۰۹، ۴۰۱۰، ۴۰۱۱، ۴۰۱۲، ۴۰۱۳، ۴۰۱۴، ۴۰۱۵، ۴۰۱۶، ۴۰۱۷، ۴۰۱۸، ۴۰۱۹، ۴۰۲۰، ۴۰۲۱، ۴۰۲۲، ۴۰۲۳، ۴۰۲۴، ۴۰۲۵، ۴۰۲۶، ۴۰۲۷، ۴۰۲۸، ۴۰۲۹، ۴۰۳۰، ۴۰۳۱، ۴۰۳۲، ۴۰۳۳، ۴۰۳۴، ۴۰۳۵، ۴۰۳۶، ۴۰۳۷، ۴۰۳۸، ۴۰۳۹، ۴۰۴۰، ۴۰۴۱، ۴۰۴۲، ۴۰۴۳، ۴۰۴۴، ۴۰۴۵، ۴۰۴۶، ۴۰۴۷، ۴۰۴۸، ۴۰۴۹، ۴۰۵۰، ۴۰۵۱، ۴۰۵۲، ۴۰۵۳، ۴۰۵۴، ۴۰۵۵، ۴۰۵۶، ۴۰۵۷، ۴۰۵۸، ۴۰۵۹، ۴۰۶۰، ۴۰۶۱، ۴۰۶۲، ۴۰۶۳، ۴۰۶۴، ۴۰۶۵، ۴۰۶۶، ۴۰۶۷، ۴۰۶۸، ۴۰۶۹، ۴۰۷۰، ۴۰۷۱، ۴۰۷۲، ۴۰۷۳، ۴۰۷۴، ۴۰۷۵، ۴۰۷۶، ۴۰۷۷، ۴۰۷۸، ۴۰۷۹، ۴۰۸۰، ۴۰۸۱، ۴۰۸۲، ۴۰۸۳، ۴۰۸۴، ۴۰۸۵، ۴۰۸۶، ۴۰۸۷، ۴۰۸۸، ۴۰۸۹، ۴۰۹۰، ۴۰۹۱، ۴۰۹۲، ۴۰۹۳، ۴۰۹۴، ۴۰۹۵، ۴۰۹۶، ۴۰۹۷، ۴۰۹۸، ۴۰۹۹، ۴۱۰۰، ۴۱۰۱، ۴۱۰۲، ۴۱۰۳، ۴۱۰۴، ۴۱۰۵، ۴۱۰۶، ۴۱۰۷، ۴۱۰۸، ۴۱۰۹، ۴۱۱۰، ۴۱۱۱، ۴۱۱۲، ۴۱۱۳، ۴۱۱۴، ۴۱۱۵، ۴۱۱۶، ۴۱۱۷، ۴۱۱۸، ۴۱۱۹، ۴۱۲۰، ۴۱۲۱، ۴۱۲۲، ۴۱۲۳، ۴۱۲۴، ۴۱۲۵، ۴۱۲۶، ۴۱۲۷، ۴۱۲۸، ۴۱۲۹، ۴۱۳۰، ۴۱۳۱، ۴۱۳۲، ۴۱۳۳، ۴۱۳۴، ۴۱۳۵، ۴۱۳۶، ۴۱۳۷، ۴۱۳۸، ۴۱۳۹، ۴۱۴۰، ۴۱۴۱، ۴۱۴۲، ۴۱۴۳، ۴۱۴۴، ۴۱۴۵، ۴۱۴۶، ۴۱۴۷، ۴۱۴۸، ۴۱۴۹، ۴۱۵۰، ۴۱۵۱، ۴۱۵۲، ۴۱۵۳، ۴۱۵۴، ۴۱۵۵، ۴۱۵۶، ۴۱۵۷، ۴۱۵۸، ۴۱۵۹، ۴۱۶۰، ۴۱۶۱، ۴۱۶۲، ۴۱۶۳، ۴۱۶۴، ۴۱۶۵، ۴۱۶۶، ۴۱۶۷، ۴۱۶۸، ۴۱۶۹، ۴۱۷۰، ۴۱۷۱، ۴۱۷۲، ۴۱۷۳، ۴۱۷۴، ۴۱۷۵، ۴۱۷۶، ۴۱۷۷، ۴۱۷۸، ۴۱۷۹، ۴۱۸۰، ۴۱۸۱، ۴۱۸۲، ۴۱۸۳، ۴۱۸۴، ۴۱۸۵، ۴۱۸۶، ۴۱۸۷، ۴۱۸۸، ۴۱۸۹، ۴۱۹۰، ۴۱۹۱، ۴۱۹۲، ۴۱۹۳، ۴۱۹۴، ۴۱۹۵، ۴۱۹۶، ۴۱۹۷، ۴۱۹۸، ۴۱۹۹، ۴۲۰۰، ۴۲۰۱، ۴۲۰۲، ۴۲۰۳، ۴۲۰۴، ۴۲۰۵، ۴۲۰۶، ۴۲۰۷، ۴۲۰۸، ۴۲۰۹، ۴۲۱۰، ۴۲۱۱، ۴۲۱۲، ۴۲۱۳، ۴۲۱۴، ۴۲۱۵، ۴۲۱۶، ۴۲۱۷، ۴۲۱۸، ۴۲۱۹، ۴۲۲۰، ۴۲۲۱، ۴۲۲۲، ۴۲۲۳، ۴۲۲۴، ۴۲۲۵، ۴۲۲۶، ۴۲۲۷، ۴۲۲۸، ۴۲۲۹، ۴۲۳۰، ۴۲۳۱، ۴۲۳۲، ۴۲۳۳، ۴۲۳۴، ۴۲۳۵، ۴۲۳۶، ۴۲۳۷، ۴۲۳۸، ۴۲۳۹، ۴۲۴۰، ۴۲۴۱، ۴۲۴۲، ۴۲۴۳، ۴۲۴۴، ۴۲۴۵، ۴۲۴۶، ۴۲۴۷، ۴۲۴۸، ۴۲۴۹، ۴۲۵۰، ۴۲۵۱، ۴۲۵۲، ۴۲۵۳، ۴۲۵۴، ۴۲۵۵، ۴۲۵۶، ۴۲۵۷، ۴۲۵۸، ۴۲۵۹، ۴۲۶۰، ۴۲۶۱، ۴۲۶۲، ۴۲۶۳، ۴۲۶۴، ۴۲۶۵، ۴۲۶۶، ۴۲۶۷، ۴۲۶۸، ۴۲۶۹، ۴۲۷۰، ۴۲۷۱، ۴۲۷۲، ۴۲۷۳، ۴۲۷۴، ۴۲۷۵، ۴۲۷۶، ۴۲۷۷، ۴۲۷۸، ۴۲۷۹، ۴۲۸۰، ۴۲۸۱، ۴۲۸۲، ۴۲۸۳، ۴۲۸۴، ۴۲۸۵، ۴۲۸۶، ۴۲۸۷، ۴۲۸۸، ۴۲۸۹، ۴۲۹۰، ۴۲۹۱، ۴۲۹۲، ۴۲۹۳، ۴۲۹۴، ۴۲۹۵، ۴۲۹۶، ۴۲۹۷، ۴۲۹۸، ۴۲۹۹، ۴۳۰۰، ۴۳۰۱، ۴۳۰۲، ۴۳۰۳، ۴۳۰۴، ۴۳۰۵، ۴۳۰۶، ۴۳۰۷، ۴۳۰۸، ۴۳۰۹، ۴۳۱۰، ۴۳۱۱، ۴۳۱۲، ۴۳۱۳، ۴۳۱۴، ۴۳۱۵، ۴۳۱۶، ۴۳۱۷، ۴۳۱۸، ۴۳۱۹، ۴۳۲۰، ۴۳۲۱، ۴۳۲۲، ۴۳۲۳، ۴۳۲۴، ۴۳۲۵، ۴۳۲۶، ۴۳۲۷، ۴۳۲۸، ۴۳۲۹، ۴۳۳۰، ۴۳۳۱، ۴۳۳۲، ۴۳۳۳، ۴۳۳۴، ۴۳۳۵، ۴۳۳۶، ۴۳۳۷، ۴۳۳۸، ۴۳۳۹، ۴۳۴۰، ۴۳۴۱، ۴۳۴۲، ۴۳۴۳، ۴۳۴۴، ۴۳۴۵، ۴۳۴۶، ۴۳۴۷، ۴۳۴۸، ۴۳۴۹، ۴۳۵۰، ۴۳۵۱، ۴۳۵۲، ۴۳۵۳، ۴۳۵۴، ۴۳۵۵، ۴۳۵۶، ۴۳۵۷، ۴۳۵۸، ۴۳۵۹، ۴۳۶۰، ۴۳۶۱، ۴۳۶۲، ۴۳۶۳، ۴۳۶۴، ۴۳۶۵، ۴۳۶۶، ۴۳۶۷، ۴۳۶۸، ۴۳۶۹، ۴۳۷۰، ۴۳۷۱، ۴۳۷۲، ۴۳۷۳، ۴۳۷۴، ۴۳۷۵، ۴۳۷۶، ۴۳۷۷، ۴۳۷۸، ۴۳۷۹، ۴۳۸۰، ۴۳۸۱، ۴۳۸۲، ۴۳۸۳، ۴۳۸۴، ۴۳۸۵، ۴۳۸۶، ۴۳۸۷، ۴۳۸۸، ۴۳۸۹، ۴۳۹۰، ۴۳۹۱، ۴۳۹۲، ۴۳۹۳، ۴۳۹۴، ۴۳۹۵، ۴۳۹۶، ۴۳۹۷، ۴۳۹۸، ۴۳۹۹، ۴۴۰۰، ۴۴۰۱، ۴۴۰۲، ۴۴۰۳، ۴۴۰۴، ۴۴۰۵، ۴۴۰۶، ۴۴۰۷، ۴۴۰۸، ۴۴۰۹، ۴۴۱۰، ۴۴۱۱، ۴۴۱۲، ۴۴۱۳، ۴۴۱۴، ۴۴۱۵، ۴۴۱۶، ۴۴۱۷، ۴۴۱۸، ۴۴۱۹، ۴۴۲۰، ۴۴۲۱، ۴۴۲۲، ۴۴۲۳، ۴۴۲۴، ۴۴۲۵، ۴۴۲۶، ۴۴۲۷، ۴۴۲۸، ۴۴۲۹، ۴۴۳۰، ۴۴۳۱، ۴۴۳۲، ۴۴۳۳، ۴۴۳۴، ۴۴۳۵، ۴۴۳۶، ۴۴۳۷، ۴۴۳۸، ۴۴۳۹، ۴۴۴۰، ۴۴۴۱، ۴۴۴۲، ۴۴۴۳، ۴۴۴۴، ۴۴۴۵، ۴۴۴۶، ۴۴۴۷، ۴۴۴۸، ۴۴۴۹، ۴۴۵۰، ۴۴۵۱، ۴۴۵۲، ۴۴۵۳، ۴۴۵۴، ۴۴۵۵، ۴۴۵۶، ۴۴۵۷، ۴۴۵۸، ۴۴۵۹، ۴۴۶۰، ۴۴۶۱، ۴۴۶۲، ۴۴۶۳، ۴۴۶۴، ۴۴۶۵، ۴۴۶۶، ۴۴۶۷، ۴۴۶۸، ۴۴۶۹، ۴۴۷۰، ۴۴۷۱، ۴۴۷۲، ۴۴۷۳، ۴۴۷۴، ۴۴۷۵، ۴۴۷۶، ۴۴۷۷، ۴۴۷۸، ۴۴۷۹، ۴۴۸۰، ۴۴۸۱، ۴۴۸۲، ۴۴۸۳، ۴۴۸۴، ۴۴۸۵، ۴۴۸۶، ۴۴۸۷، ۴۴۸۸، ۴۴۸۹، ۴۴۹۰، ۴۴۹۱، ۴۴۹۲، ۴۴۹۳، ۴۴۹۴، ۴۴۹۵، ۴۴۹۶، ۴۴۹۷، ۴۴۹۸، ۴۴۹۹، ۴۵۰۰، ۴۵۰۱، ۴۵۰۲، ۴۵۰۳، ۴۵۰۴، ۴۵۰۵، ۴۵۰۶، ۴۵۰۷، ۴۵۰۸، ۴۵۰۹، ۴۵۱۰، ۴۵۱۱، ۴۵۱۲، ۴۵۱۳، ۴۵۱۴، ۴۵۱۵، ۴۵۱۶، ۴۵۱۷، ۴۵۱۸، ۴۵۱۹، ۴۵۲۰، ۴۵۲۱، ۴۵۲۲، ۴۵۲۳، ۴۵۲۴، ۴۵۲۵، ۴۵۲۶، ۴۵۲۷، ۴۵۲۸، ۴۵۲۹، ۴۵۳۰، ۴۵۳۱، ۴۵۳۲، ۴۵۳۳، ۴۵۳۴، ۴۵۳۵، ۴۵۳۶، ۴۵۳۷، ۴۵۳۸، ۴۵۳۹، ۴۵۴۰، ۴۵۴۱، ۴۵۴۲، ۴۵۴۳، ۴۵۴۴، ۴۵۴۵، ۴۵۴۶، ۴۵۴۷، ۴۵۴۸، ۴۵۴۹، ۴۵۵۰، ۴۵۵۱، ۴۵۵۲، ۴۵۵۳، ۴۵۵۴، ۴۵۵۵، ۴۵۵۶، ۴۵۵۷، ۴۵۵۸، ۴۵۵۹، ۴۵۶۰، ۴۵۶۱، ۴۵۶۲، ۴۵۶۳، ۴۵۶۴، ۴۵۶۵، ۴۵۶۶، ۴۵۶۷، ۴۵۶۸، ۴۵۶۹، ۴۵۷۰، ۴۵۷۱، ۴۵۷۲، ۴۵۷۳، ۴۵۷۴، ۴۵۷۵، ۴۵۷۶، ۴۵۷۷، ۴۵۷۸، ۴۵۷۹، ۴۵۸۰، ۴۵۸۱، ۴۵۸۲، ۴۵۸۳، ۴۵۸۴، ۴۵۸۵، ۴۵۸۶، ۴۵۸۷، ۴۵۸۸، ۴۵۸۹، ۴۵۹۰، ۴۵۹۱، ۴۵۹۲، ۴۵۹۳، ۴۵۹۴، ۴۵۹۵، ۴۵۹۶، ۴۵۹۷، ۴۵۹۸، ۴۵۹۹، ۴۶۰۰، ۴۶۰۱، ۴۶۰۲، ۴۶۰۳، ۴۶۰۴، ۴۶۰۵، ۴۶۰۶، ۴۶۰۷، ۴۶۰۸، ۴۶۰۹، ۴۶۱۰، ۴۶۱۱، ۴۶۱۲، ۴۶۱۳، ۴۶۱۴، ۴۶۱۵، ۴۶۱۶، ۴۶۱۷، ۴۶۱۸، ۴۶۱۹، ۴۶۲۰، ۴۶۲۱، ۴۶۲۲، ۴۶۲۳، ۴۶۲۴، ۴۶۲۵، ۴۶۲۶، ۴۶۲۷، ۴۶۲۸، ۴۶۲۹، ۴۶۳۰، ۴۶۳۱، ۴۶۳۲، ۴۶۳۳، ۴۶۳۴، ۴۶۳۵، ۴۶۳۶، ۴۶۳۷، ۴۶۳۸، ۴۶۳۹، ۴۶۴۰، ۴۶۴۱، ۴۶۴۲، ۴۶۴۳، ۴۶۴۴، ۴۶۴۵، ۴۶۴۶، ۴۶۴۷، ۴۶۴۸، ۴۶۴۹، ۴۶۵۰، ۴۶۵۱، ۴۶۵۲، ۴۶۵۳، ۴۶۵۴، ۴۶۵۵، ۴۶۵۶، ۴۶۵۷، ۴۶۵۸، ۴۶۵۹، ۴۶۶۰، ۴۶۶۱، ۴۶۶۲، ۴۶۶۳، ۴۶۶۴، ۴۶۶۵، ۴۶۶۶، ۴۶۶۷، ۴۶۶۸، ۴۶۶۹، ۴۶۷۰، ۴۶۷۱، ۴۶۷۲، ۴۶۷۳، ۴۶۷۴، ۴۶۷۵، ۴۶۷۶، ۴۶۷۷، ۴۶۷۸، ۴۶۷۹، ۴

وہی مسئلہ میں حکومت سے تعاون کرنے کی ضرورت ہے۔ خود بھی ہوشیار رہیں۔ مائل نہ رہیں۔ جو شخص جان، مال، اولاد و عورت کی حفاظت کرتا ہو مایار جائے وہ شہید ہے (۱)۔ جائز تعویذات کے ذریعہ سے اگر حفاظت ہو سکتی ہو شرعاً اجازت ہے (۲)۔ لفظ اللہ تعالیٰ اعظم۔

حررہ العبد المذنب مفتی عبدالرزاق العلوم، یو۔ پی۔ ۶، ۳۱/۸/۹۸ء۔

الجواب: بھائی! بندہ محمد نظام الدین مفتی عبدالرزاق العلوم، یو۔ پی۔ ۶، ۳۱/۸/۹۸ء۔

تعویذ و گندے کے لئے ماعمر سے مکمل جہول

سوال ۱۹۰۵: اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو تعویذ گندے کرتے کو اپنا پیشہ بنالے اور غیر مسلم کو

۱۔ العداد بنفذ“ (رد المحتار، کتاب القضاء، ۳۵۳/۵، سعید)

”وأما شرائط جواز إقامتها، فمنها ما يعمى الحدود كلها، ومنها ما يخص البعض دون البعض“.

”أما الذي يعمى الحدود كلها، فهو الإمامة، وهو أن يكون المقيم للححد هو الإمام أو من ولاة الامام، وهذا عسلا“۔ (بدر النور المستطاع، کتاب الحدود، فصل فی شرائط جواز إقامتها: ۳۵۰/۹، دار الكتب العلمية بیروت)

۴: ”عن سعيد بن زید رضي الله تعالى عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول: ”من قتل ذنوب ماله فهو شهيد، ومن قتل ذنوب دينه فهو شهيد، ومن قتل ذنوب دمه فهو شهيد، ومن قتل ذنوب أهله فهو شهيد“ (سنن الترمذی، أبواب المديجات، باب ما جاء فیمن قتل ذنوب ماله فهو شهيد، ۲۶۴:۱، سعید)

وگذا فی سنن النسائی، کتاب المجازاة ونحوہم الدم، باب من قتل ذنوب دینه فهو شهيد: ۲۴۰:۳، قدیمی

۵: ”عن أبي داود: کتاب النساء، باب فی قتال الفصوص: ۳۸۲/۴، مکتبہ رحمانیہ

”ومن اس ما جاء، کتاب الحدود، باب من قتل ذنوب ماله فهو شهيد: ۱۸۵/۲، قدیمی

”ودخل فيه المقتول مدافعاً عن نفسه أو ماله أو المسلمين أو أهل اللمه، فإنه شهيد“.

رد المحتار، باب المشہد، ۴۳۹/۲، سعید

وگذا فی البحر الرائق، باب المشہد، ۴۳۵/۲، رشیدیہ

(۳) کیونکہ جائز اور نہ لے کر تعویذ نہ شرعاً اجازت ہے، بل غیر مسلم کو اپنی نفسانی حفاظت کے لیے

بھی تعویذ قرآنی آیات سے لکھ کر دے۔ وہ ان سے اجرت بھی لے لے، نیز ماحرم عورتوں سے بچاؤ کی بات
 لے جسے جتنی کہ تاخر ہو وہاں کو مار دیت کرتا: وہاں کہتے ہیں کہ لکھنے والے کو تعویذ لکھنے کی اجازت دی ہے یا
 ان کے خلاف لکھا جاتا ہے، کیا اس شخص کا یہ فعل شریعت سے خلاف نہیں ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

تعویذ میں قرآنی آیات یا احادیث کی رہائش، ان کے تعداد کم از کم تین سے دینا درست
 ہے (۱)۔ جس طرح پیش پر باوجود تاخر مکررے مرض کی تکفیر کرنا درست ہے، اسی طرح اگر ضرورت پیش
 آئے تو نہ ہاں یا نہ ہاں کرنا بھی درست ہے (۲)۔ تعویذات پر برت بھانگی درست ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ جتنی

۱۱۔ وعن انس رضي الله تعالى عنه قال: "أرخص رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لي الرقية من
 العين، والحجفة، والسنة"

"وكان صلى الله تعالى عليه وسلم قد بھی عن الرقية شعاعی أن يكون فيها من الألفاظ
 المعاهلة، فأنهى الناس عن الرقية (المراء: الرقية هـ مبروراً من الدعاء وأمانت القرآن نطق
 الشفاء) منها ماورد من حديث مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجه عن أبي سعيد رضي الله تعالى عنه
 مرفوعاً: "بسم الله أرقيك من كل شيء يؤذيك، ومن شر كل نفس أو عني حبيب الله يطغيك، سبوح
 لله أرقيك" (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الطب و الرقی، الفصل الأول، رقم الحديث: ۳۵۴۱)
 ۱۲۔ ۳۰، وشيخه:

"أبى لكوا العود إذا كانت بعير نسان العرب، ولا يدرى ما هو، ولعله يفسله سحر أو كفر
 وبغير ذلك وأما ما كان من انفس أو أوتى من العورات فلا بأس به" (رد المحتار، کتاب
 اعطرو الإباحة، فصل في اللبس: ۱۳۱۶، عله)

(۳) "والأصل أن لا يجوز نظري، مرفوعاً له من خوف الفتنة، ولهذا قال عليه ههنا وسلاماً: "انظر، مستور،
 لئلا يظن لطلب إلى موضع مريضها، قد" (وہی خطر انصیب بلی موضع مری میں ضرورتاً، مریخص لہم احیاناً
 لحوق الناس ودلاً لحاجتهم، فاستظر كطرف الحن، وعلافة وكب ينظر إلى موضع الاحتضان للعرض، لأنه ملاقة،
 وبمعنی للصب أو يعلم المرأة أن تمکن، لأن نظراً محض الخوف، وإن لم یمكن، ستر کل عورتھا مری
 موضع المرض، ثم یظن بعض بعضاً عن غیر ذلک الموضع، استماعاً، لأن مانت للضرورة فغیر بقدر
 ضرورتاً" (جیس الحظن: ۳۹، ۴۰، کتاب النکاح، فصل فی نظار واللبس، ذریک العلویہ مروت)

ہے۔ اکتھ اور ماہ، روزانہ کے کتاوہ نہیں (۱)؛ نہ اس کے ساتھ قتالی نہیں ہا، نہیں۔ (۲)۔ پچھلے ایام کو باک و

طَبِيبًا فَشَفَّاهُ بِدَعَائِهِ ثُمَّ كَوَّنَهُ خَلْقًا

فأولها: طبعها في مصر على يد عملي الذي لا يملك إلا أن يقول: إنكم لم تفتح
لسيوطي كتاب نصفه لكثرة ما ذكره من راسخات الباطنية، فأنه قد ذكر في

[illegible]

فمنى هذا الخلل به يسمى الاستعانة فى كل عام بمساعدة يأتى لجنة إلى الإصغاء إليه
وإذا لم يجد فى هذا خبر فليأتى فى هذه على الله تعالى عيه من لى إلى الإصغاء إليه
أحق الظاهر من هذا أن الفكر بات

١٠- "نحن مسلمون ونحسب الله تعالى غيبه، نحن لننير قلبنا الذي نؤمن عليه وبالله وال "لأننا نحن المسلمين،
قبل أن نطلب أن نحرق من أجله، كما يحرق في الله " للحدث. وبذلك في التسامح " ١٩٠- "أنا، البطريركي
المسيحي في العمل لتأتي. وليس

”إلى شخص“ في كيهو ورومانه بحري“ ان يصرى ”من الإنسان“ أى فيه. وقد أخذت بحري“ ان“ من“ على نفس معنى السكك“ أى تنكس“ الإنسان فى حركته“ بحري“ المدفوع“ أى فى جميع عرجه“ قد بران كيهو ورومانه فى الإنسان بحرين منه لى“ أى وقد جميع عيشه“ غير كيهو غير سكره“ أى“ لاس“ واصلاته بمعناه ناعا وتعرفه فيه نصر“ كمالا واسطة نفسه الأمارة بالسوء لسانى فى العاشم لانه“ وفي“ قد انحقته. فإن الشبصر أجده لضعفه كثره“ بالمداد لفة نعانى على كمال النصر فى السكك“ مرقاة الملعانج. ٢٥٠٠ + ٢٥٠٠. كذب الإنسان باب الوهمه. انقيا. أوّل. مبدع

أخيه حاتم بن عيسى بن علي بن عبد الله بن محمد بن أبي بكر بن عبد الله بن عباس بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان.

بھی نہ کیا جائے۔ اس سے مسلم خور کو مذہبی پیرو اور توحید کا موجد بننے کی جگہ ختم کر دیا جائے۔

غیر مسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی بھائی کی عزت کی ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس نور پر درگاہ ہے (۲)۔ فقہا نے یہاں انجاس سے قطعاً منع فرمایا۔

حررہ المیر تقی محمد رفیع ص ۱۸۱ ج ۱۔

مورثوں کو عاقل سے تعویذ دینا اور کافروں سے بھاری پھونک کرانا

مسعودی (۱۰۰) ۱۰۰۰ء کیا عورتوں کو بے ایمان بنانے کے واسطے یہ بھاری پھونک کرانا

۱۰۰۰ء سے پہلے

الجواب جلد ۱۰ و مصلحہ

نہجۃ السیاسة ۱۰۰۰ء (۱۰۰) جہان نے پانی پانی سے کئی باتیں پڑھیں تو یہ خطرات
 ہے (۱۰۰) تعویذ وغیرہ کی شہادت اور قیامت سے پہلے تو یہ کسی محرم و اہل بدعتی و غیرہ کے پاس نہ لے جائیں۔ فقط
 ۱۰۰۰ء

ترجمہ الحدیث و التفسیر ۱۰۰۰ء (۱۰۰) جہان نے پانی پانی سے کئی باتیں پڑھیں تو یہ خطرات

۱۰۰۰ء سے پہلے ۱۰۰۰ء (۱۰۰) جہان نے پانی پانی سے کئی باتیں پڑھیں تو یہ خطرات

۱۰۰۰ء کان فیہ سطر ماسماوت قدس علیہ وسلم اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم اللہ قدس
 "وہاں بزرگ آیا" ۱۰۰۰ء کان فیہ سطر ماسماوت قدس علیہ وسلم اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم اللہ قدس
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۰۰۰ء صحیح البخاری، کتاب الاخرۃ، باب ما یغنی فی الوضوء عنی احیاء العرب
 بفتح الکتاب ۱۰۰۰ء (۱۰۰) قدس

۱۰۰۰ء عن "اسرارہ" اللہ تعالیٰ قدس کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۰۰۰ء (۱۰۰) قدس
 ۱۰۰۰ء فی "الانفس" الخلوہ والاخفیۃ جہاد" اللہ تعالیٰ مع رواد السحر، کتاب لغوہ والاخفیۃ
 فصل فی الغر والسر ۱۰۰۰ء (۱۰۰) قدس

۱۰۰۰ء فی "الانفس" الخلوہ والاخفیۃ جہاد" اللہ تعالیٰ مع رواد السحر، کتاب لغوہ والاخفیۃ
 فصل فی الغر والسر ۱۰۰۰ء (۱۰۰) قدس

۱۰۰۰ء "والخلوہ والاخفیۃ بکرہ تحریراً" ۱۰۰۰ء (۱۰۰) قدس اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ قدس
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۰۰۰ء (۱۰۰) قدس

۱۰۰۰ء عن "اسرارہ" اللہ تعالیٰ قدس کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۰۰۰ء (۱۰۰) قدس
 فی "الانفس" الخلوہ والاخفیۃ جہاد" اللہ تعالیٰ مع رواد السحر، کتاب لغوہ والاخفیۃ
 فصل فی الغر والسر ۱۰۰۰ء (۱۰۰) قدس

الفصل الثالث في العمليات والوظائف والأوراد

(عملیات اور انتخاب کے بیان)

فصلیات سے متعلق چند ضروری سوالات

۱۰۔ [۹۶۰] یہ عورتیں ایمانی، انھیں جس کے بھی ذریعہ میں خیر ہو وہ اس کے لئے

لئے ہائی جس کا پتہ ہے کہ وہ ان کے لئے قبولیت کی معاوضہ پتہ دار کے لئے ہے؟

۲۔ تعلیماتِ انہوش دینا، ایسی نئی نئی کتب و رسائل سے استوار کرنا جو ہے؟

۳۔ کیا ضرورت ہے کہ عورت بھی کھجور کو پکا کر کھائے؟ قریم کے کہنے سے ملتا ہے کہ اگر عورت بھی کھائے

میں باغی ہوئے۔ ”میرزا کے اصرار پر تھوڑے دنوں کے بعد میرزا نے اپنی پامائیت سے ہٹ کر اپنے عزیزوں کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔ میرزا نے اپنے عزیزوں کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔ میرزا نے اپنے عزیزوں کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا۔

۸۔ تعلیمات سے پیشہ استادائیں کو جامع اور جامعہ انیسویں صدی کا عالم باک نہ بنایا جائے۔ یہ ہے کہ ان کے پاس وہ علم و تجربہ ہو

عربوں کے دل میں کیا غیر اطمینان پیدا ہو گیا ہے؟

۵۔ کہا عنایت سے بلائے احمد، اللہ امر بن (تذلل) مہم بنی مطرقت میں نجات یہ کر ہے؟

النجرات حذقاً ومعلماً:

۱۔ اس قسم کا معاملہ نہ تو انھیں واقف ہوا اور نہ ہی ہر پتہ پر طائف کر کے قیودات کے نکلنے پر۔

«عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسْحَبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ تَوَضَّأَ بِمِائَةِ مَرَّةٍ أَوْ بِأَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ»

سأرجو، فليس من الجواب فاستخار الله، وأمر أن يصبر هو، فإن الله يبعد ذلك العنى. ففهم له

سُكِّنَ لَهُ فِي الْقَبْرِ لِقَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَزَلْ يُرَى فِي رُؤْيَاكُمْ لَعَلَّ نِيَكُوهُ عِدَّةَ أَشْهُبِهِ مِنْ

[illegible]

وَمَا يَكُنْ لَكُمْ فِيهِ جُنَاحٌ أَلَّا تَقْرَأُوا فِيهِ إِذَا طَلَّ الْفَجْرُ

نہ نہ نانت کہ نکتہ نچا: اعلیٰ بات ہے۔

۲۔ چاکر سناٹ۔ ٹھوپ کے سٹھ پیسے دلے مرض کے لئے ہے۔ تعویذات و توش کا استعمال کرنا جائز ہے (۱)۔

۳۔ آیت دے نکتہ ہے (۲) مگر تعویذات نوہوم بامر کے ایسے طریقے پر استعمال کر سکتے ہیں جنہوں کا کہ نہ ہو (۳)۔ اہل کے ذریعہ بھی توش دینا درست ہے۔ اعداد آیت نے یا اسمائے الہیہ کے ہوں۔ جس عبارت کا مضمون معلوم نہیں اس کا استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے خواہ کئی زبان کے ہوں (۴)۔

۴۔ جنات و شیاطین کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے جو ترغیبات و ترادوست ہے (۵)۔ جن کے ذریعہ

النساء۔ فادراہ فقر اعلیہ باق الکتاب۔ وبعث۔ حتی برہ کا نفا انشط من عقاب فار قام جعلہم الذی
مستحوہ عہ۔ فذلوا القسم۔ فعال الذی وفا لانظلموا حتی یاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
فستأمرہ۔ ففعلوا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ فذکر وفاء۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم۔ "من ابس علیہم ابسارفہ" احسنہ۔ واصر یوئی معکم جہم۔ "بسن ابی ذر" کتاب
الاحراق باب فی کسب الاطیاء۔ ۲۵۰۲۔ امدادیہ ملتان

۱۔ "ان الامور مستعاضہا"۔ بالاضیاء والمغائر۔ الفی الاول۔ القواعد الکلیف۔ القاعدة الدنیہ۔ ص۔ ۳۱۔
قدیمی

۲۔ "واما ساکن من الامات القرانیہ والاسماء والصفات الرمائیہ والمغائر والمعاذیر السویہ۔ فلا یاس۔
من یستحب۔ سواء کان تعویذاً اَوْ رقیۃً اَوْ شفاءً"۔ مرقاة المفاتیح۔ کتاب الطب والرقی۔ الفصل الخانی۔
رقم الحدیث ۳۵۵۳۔ ۳۱۱۸۔ وشیدہ

(۳)۔ وقال اللہ تعالیٰ "ولا یصلہ الا المصہرون بہ"۔ سورۃ الرافعة۔ ۹۔

"والاساس بشعیل التعویذ۔ ولکن یزعمہ عند الفلانی والقرن۔ کذا فی الفرائد"۔ الفتاویٰ
العالمگیریہ۔ کتاب المکروہیہ۔ الباب الثامن عشر فی الشفاوی۔ ۳۵۶۵۔ وشیدہ

(۴)۔ "واما علی لغة فہرسة ونحوہا۔ فیمتنع لاحتمال السک ہیما"۔ مرقاة المفاتیح۔ کتاب الطب
والرقی۔ ۳۴۱۵۔ وشیدہ

او کذا فی رد المحتار۔ ۴۳۶/۲۔ معید

(۵)۔ راجع رقم الحاشیہ۔ ۲۔

وہ مردان کو ضرر پہونچانے کے لئے عملیات کرنے درست نہیں۔ ان میں اعراس کی ہیں، عملیات سے کسی کو کھنکھارنا یا قلعہ کرنے درست نہیں (۱)۔

۵۔ اگر اعداء اللہ کے شر سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہو تو یہ عملیات کے ذریعہ مقصد بقدر نظام کرنے درست ہے (۲)۔ فقہ امامہ تعالیٰ اعظم۔

حریر العبد محمود غفرلہ، العلوم، لاہور، ۱۹۵۱ء۔

قرآن شریف کے ذریعہ چور کا نام نہ لکھنا

سوال ۱۰۰۔ قرآن شریف کے ذریعہ پیش، پھر کسی شخص کو بکرم اور قیمتی طور پر چور ہونا کہنا ہے؟

الجواب حامداً ومصلياً:

ناجائز ہے "لا سجدہ خالی من استغفار"۔ شرح فقہ اکبر، ص: ۱۸۳ (۳)۔ فقہ امامہ سبحان

تعالیٰ اعظم۔

حریر العبد محمود غفرلہ، فقہ احمدی، ضمن مفتی مدرس نظامیہ مبارکپور۔

والجواب صحیح، سید احمد غزالی، مفتی مدرسہ جانا، صحیح عبد الحنفیہ مدرسہ مدنی برصغیر، ۱۳۵۹ھ۔

(۱)۔ چیتوئی شمس الدین کے بقول: ہے

(۱) اعداء اللہ وی، تعویذات واعدال، ۹۹/۴، مکتبہ دار العلوم کراچی۔

(۲)۔ جائز عملیات سے مراد یہ ہے کہ کسی میں القاء کرے جو اسے تباہی و تخریب دے استہدائی شیعہ

(۳)۔ (شرح الفقہ الاکبر، ص: ۴۶)۔ محدث (یاسر) من رحمة اللہ حکیم، قدیمی

رو کذا فی بیع الشقی ولساقی، ۱/۳، من مجموعہ رسائل المدکوئی، إدارة القرآن کراچی۔

"فان لشر رکنی وحمہ اللہ تعالیٰ" وبعوہ مذالرحل الی شی من القرآن او کتب العلم، الخی۔

وفی: اطلاق الحرمة وفضیة من الارواحہ عدمها اذا لم یفصد بذلك ما یافی تعضمه۔ والاولی ان لا

یسبہ مردہ ولا یتخطاہ ولا یرمہ بالارضی بالوضع ولا یمجدہ مدعو الذک، جل نولیں مکرہ الاخر قم

بعد"۔ انصاری السجدتہ لایس حجر المسکی، مطلب فی آتہ یکدیغہ الثال من المصنف،

ص: ۳۰، قدیمی۔

آیت قرآنی کے ذریعہ چور کا کام نکالنا

سوال ۱۰۱۰۸۔ ایک شخص برابر قرآن کے ذریعہ چوروں کا کام نکالنے اور نکل جانے کو صحیح مانا ضروری قرار دیتا ہے۔ اور ان کے کام نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن کو ایک تائے یا ری میں باندھ کر لوہے کی کیل کے چھ میں لٹکا کر اس کیل کو دو شخص کیل کے دونوں سروں کو ایک ایک شہادت کی انگلی پر اٹھا لیتے ہیں اور اٹھانے کی حالت میں قرآن کیل کے چھ میں لٹکا رہتا ہے۔ اب نام نکالنے والے کا کہنا ہوتا ہے کہ جب اصل چور کا کام پڑے پڑے لٹکا ہوا قرآن میں ڈالا جائے گا تو قرآن گھومنے وچکر لگانے لگے گا، بس مجھے نیچے کہ چور اصل یہی ہے جس کے کام پڑے گھوم گیا۔ جناب وہ اسے دریافت ہے کہ یہ آیات قرآن ہے یا نہیں؟ کیا ایسا کرتے جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

یہ عزت قرآن کریم کے احترام کے خلاف ہے، بے ادبی ہے اور آیات کو استہزاء (۱) اور کسی کا نام نکل بھی آنے تو یہ شرعی محبت نہیں، اس کے ذریعہ اس کو چور قرار دینا جائز نہیں۔ اس پیش کو ترک کرنا اور توبہ کرنا لازم ہے، اس سے عقائد بھی فاسد ہوتے ہیں، بہتان کا بھی دروازہ کھلتا ہے، بدگمانی بھی پھیلتی ہے (۲)۔ فقہاء اللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد وغفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

الخواجہ محمد بن محمد انعام علیہ السلام۔

(۱) تقدم نحرجه تحت المسئلة المتقدمة انفاً

(۲) بدگمانی سے مراد یہ شریف میں مروت آئی ہے لہذا ایسا کام کرنے سے بھی بچنا ضروری ہے جس سے لوگ بدگمان کریں: قاتل الخقیقہ رحمہ اللہ تعالیٰ: لا یبھی للرجل ان یرض نفسه للہیم ولا یجالس فعل اللہیم ولا یمسح علیہم، فانه یفسد منہما ... وروی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه قال: "من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یلقن مولف اللہیم" (بستان العارفین، الباب الرابع والستون فی اللہیم عن النحر عن اللہیم، ص: ۵۳، وشیدہ)

"وذكر عن لقمان الحكيم انه قال لابنه: يا بني! من يصحب صاحب السؤلوم يسلم، ومن يدخل

مدخل السؤلوم، يهلك، رتبہ الغافلین، باب حفظ اللسان، ص: ۱۱۵، وشیدہ)

جس نے وہی بغیر ایمان کے بھی نفرتی جماعتوں میں ملوث ہو کر بزرگ و مقبول پارکامہ لکھی ہو سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ العبد المذنب نور محمد نورانی

حاضرات نگاہات

سوال (۹۱۳): ہمارے علاقہ میں رواج ہے کہ عامل لوگ بچوں کے فتن میں مبتلا کر کے مکمل یعنی جن سے جو چاہے سوال کرتے ہیں اور اس کا جواب منہ کی دینا ہے۔ تو شرعاً یہ فعل جائز ہے یا نہیں؟ جہت کو قید کر کے کیا ہے؟

الجواب حامداً وحسباً:

اگر حاضرات (۱) میں کلمات کفریہ و شرکیہ نہ ہوں نہ استہزاء میں غیر اللہ ہو، تو درست ہے اور نہ نہیں (۲) لیکن حاضرات میں نظر آنے والی چیز یقینی نہیں۔ دوق، بعض اکابر کا خیال ہے کہ وہ صرف دیکھتے والے اور عامل کے تجسس کا اثر ہوتا ہے، اس لئے اس کی وجہ سے کوئی قطعی حکم نافذ نہ رہا، یا کسی پر کوئی الزام قائم نہ کرنا درست

= "عن ابی موسیٰ الاشعری وحسبہ اللہ تعالیٰ علیہ قال: قلت لعمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ: ان لی کتاباً نصرانیاً فقال: مالک؟ قال: لا، فقلت حیة؟ اما سمعت ہذا الآیۃ؟ قلت: لا، فہد ولی کتابہ، فقال: لا اکرمہم، اذ اہانتہم اللہ، ولا اعزہم، اذ ادلہم اللہ، ولا اولیہم، اذ ابعدهم اللہ، وتفسیر عراب القرآن وروایات القرآن علی ہامس لعمرو الطبری ۶۰: ۶۱، ذوال المعرفۃ بیروت

(۱) "حاضرات بیوت پر نہ کوئی جمع کر کے ان سے پوشیدہ حال معلوم کرے"۔ ضروری اللغات، ص ۵۶۱، فیروز سنز لاہور

(۲) "ولایأس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک، ای، الکفر"۔ مرقۃ المفاتیح، کتاب الطب والرقی، الفصل الاول، روضہ المحدث، ۱۳۵۳ھ، ۸، ۳۰۳، رشیدیہ

"وکیفہا اسم مسموع وشیطان اور کتبہ کفر اور غیرہا مسموع وشیطان، ومعنا عالمہ عرف

معناہا"۔ مرقۃ المفاتیح، کتاب الطب والرقی، الفصل الثانی، ۱۳۱۸/۸، رشیدیہ

کرنا عطا ہے، ان کو برے نہ دفر دیکھا اور نہ دیکھتے اس طرف توجہ نہ کی۔ بیشک اللہ تعالیٰ اطہر
خدا و عہد محمود و غفرانہ اور المعلوم و عہد۔

پہا آپ حج بندہ کلام الدین شکی منہ و دارا و ہومہ و عہد۔

ہیما، پھوٹک سے سانپ کے کاٹنے کا علاج

سوال ۱۔ (۱۹۶۱) : بکاس میں سانپ کڑتے سے ہوتے ہیں، اکثر کاٹ بھی لیتے ہیں۔ دقت پر
علاج کرنے والوں کی مسلمان نہیں ملتا تو ہندوؤں سے مدد مانگتے ہیں۔ وہ لوگ ہمارے پھوٹک سے علاج کرتے
ہیں۔ تو ہندو سے ہمارے پھوٹک کرا کر لیا ہے؟

۲۔ بعض دفعہ یہ لوگ ہاتھ جڑتے۔ جہ ہیں اور پتہ نکالنے میں سزا ہر اتار کیا جاتی ہے۔ ایذا اس پر
وہ کیا کرکھتا ہے؟

۳۔ اگر آپ کے پاس اس کا کوئی علاج ہے تو برادر مرحوم فرما۔ میں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱۔ اگر یہ متعین ہے کہ وہ اس بیمار پھوٹک میں ٹھیکہ کرات پڑتے ہیں تو ان سے بیمار پھوٹک نہ
باز نہیں (۱)۔ اگر مجلس اہل دین و قمریہ ہے (۲)۔

۲۔ یہ ایک تجربہ کی چیز ہے جس کو کچھ ہو کاتا ہے کہ کوئی شرعی احتیاط چیز نہیں جس سے ایمان کا
خطرہ ہو۔ یا ایسا ہی ہے جیسے کہ ہمیں اس اعراض سے بچنا کچھ لیتے ہیں، یہ اطمینان ہے۔ سے بخار اور اس کی قسم معلوم
کر لیتے ہیں۔

۱۔ "زبدہ لطیفہ اسم صمد اور شیطاں اور قلعه کفر اور عہد حامد لاجور مشرعا، ومنها مالم یعرف مصباح"
(مرقاۃ المفاتیح، کذاب الطب والرقی، الفصل الثانی، (رقبہ الحدیث: ۳۵۵۲) ۳۰۸۹، (مندیہ)

۲۔ (۱) "دعا تکرار العوذہ، دعا کاست بخر سان یعرب ولا یدری ما ہو، ولعلہ یہ حلہ محراً و کفر او غیر
ذلک" (رد المحتار، کتاب الحظر و الاباحہ، فصل فی اللس، ۴۰۳، ۴۰۴، معبد)

۳۔ (۱) "کدہ فی مسکنہ فتح المسبب، کتاب النطب، کتاب الطب والعیصی والرقی: ۳۹۵، ۴۰۳، مکتبہ
دارالعلوم، کراچی"

سفل جمل کے ذریعے سے نکاح نہیں بنانا

مسئلہ (۱۰۱۵): ایک شخص خاتمہ ہے اور بظاہر ترقی پر مبنی نظر بھی ہے، مگر اس مسجد بھی ہے، مگر وہ اس سفل جمل کے ذریعے سے نکاح نہیں بنا سکتا ہے۔ اس کے پاس اگر کوئی شخص اس کو نکاح میں کر چاہتا ہے اور خوشامد کرتا ہے تو خاتم صاحب اس کو نکاح میں لے سکتا ہے۔ اور یہ صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس کو نکاح میں لے کر آئے تو اسے اس شخص کے لئے یہ چھاپا کرے اور خود یہ اپنے نکاح کے لئے دین کو نکالتے ہیں۔ قرآن شریف میں سے تلائے لائے نام کا مفید دیکھا ہے۔ اور اسے اس شخص سے نکاح لانا جائز ہے یا نہیں؟ آپ جو شریعت کا مسند ہوں، وہ اضافہ صاف تحریر کیجئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس مسئلہ کا یہ طریقہ خلاف اختلاف شریف ہے، البتہ آؤں بھی ترامیم ہے (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مدرسہ اہل تشیع، دارالعلوم دیوبند۔
نچوہ صاحب، مدرسہ الکامانہ میں غرضی، دارالعلوم دیوبند۔

= کتاب المسئلۃ ولا یکرہ منہا ما کان علی خلاف ذلک کثرتہ بالقرآن والحدود واللہ تعالیٰ

لاحدیث بالشرعی ما لم یکن فیہ شرک لہ کفر۔ (ام فاد المصالح، کتاب الطب وامرقی، الفصل

الاول، رقم الحديث ۲۵۹، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹،

پیش ہوتا مناسب نہیں، جسے اللہ خدمت خلق کا مقام بلند ہے۔ فقہ واللہ اعلم۔

حرر العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۱۱/۱۳۹۲ھ۔

عمل برائے گمشدہ

سوال (۱۵۲۱): ہم شہہ چیز کے لئے کوئی عمل نہاد کر تم تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

دو رات تہجدی میں صلوة الحاجۃ کی نیت سے پڑھ کر روزہ و شریف سات دفعہ سورہ القدر سورہ نمبر ۳۱ کی آیت ”یا ایہا الذی نزلت“ سے ”یا خیر“ تک ۱۹۹ دفعہ ”یا خیر“ ۱۱۹۹ دفعہ پھر روزہ و شریف ۱۷ دفعہ پڑھ کر دعا کی جائے کہ: اے خدا! پاک! میں گنہگار ہوں، تُو غفار ہے، میں عاجز ہوں تُو قادر ہے، میں نادان ہوں تُو دانا ہے، میں ضعیف ہوں تُو قوی ہے، میں حقہ حق ہوں تُو حق ہے، فلاں چیز بلا استحقاق کے تُو نے ہی عطا فرمائی اور سب کچھ تیرا ہی دیا ہوا ہے، ”چیز“ جو کوئی حالانکہ اس کی حاجت بھی تیری ہی چیز کی ہوئی ہے، وہ چیز و امس عطا فرمائے، مجھے محروم نہ فرما۔ فقہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرر العبد محمود غفرلہ ۱۳/۹/۱۳۹۵ھ۔

کشتہ ارواح کا عمل

سوال (۱۵۲۲): عمر کا بیان ہے کہ ایک عمل یا دھنیا سیسا ہے کہ جس کے پڑھنے سے آسمان

وزمین، جنت و دوزخ، لوح و قلم کا حال معلوم ہو جاتا ہے اور قبر کے حالات اور روحوں سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

مجھے معلوم نہیں۔ فقہ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حرر العبد محمود غفرلہ۔

شادی ہونے کے لئے عمل

سوال (۱۵۲۳): حنیف نان کالاکا معین خان ہے جو اس وقت بالٹ ہے لیکن ایک آنکھ خراب

ہونے کی وجہ سے اس کی شادی نہیں ہوتی ہے۔ آپ دعا کیجئے اور ایک تعویذ لکھ دیجئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

معیّن کو بتادیں کہ وہ بعد عشا رتباتی میں دو رکعت نماز کا دست پڑھا کر ”یا بدیع العجائب والنجیر
یا بدیع“ ۱۰۱/ دفعہ اول و آخر درود شریف کے بعد پڑھ کر جاب کیا کریں۔ حق تعالیٰ کا میاب فرمائے۔ فقط
واللہ اعلم۔

حرر العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹۶/۵/۲۹ھ۔

وسعت رزق کا عمل

سوالی [۹۶۲۳]: احقر کا ذریعہ معاش کا تنگاری ہے اور کچھ مقروض بھی ہے اس لئے دعا کریں
اور وسعت رزق کے لئے کوئی عمل کریں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

نہر کی سنت اور فجر کے درمیان سبحان اللہ وبحمدہ، وسبحان اللہ العظیم وبحمدہ،
استغفر اللہ سو بار، اول اور آخر درود شریف کیا و باز روزانہ پڑھا کریں۔ فقط واللہ اعلم۔
حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹۶/۵/۸ھ۔

وسعت معیشت کا علاج

سوالی [۱۱۲۵]: معیشت کے لئے اگر کوئی تدبیر یا عمل ہو تو تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

نہر کی سنت اور قرض کے درمیان سورہ الحمد شریف مع مسم اللہ ۳۱ بار اول و آخر درود شریف
۱۱/ بار پابندی سے پڑھیں، حق تعالیٰ طلال مدنی برکت والی دعا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹۶/۵/۸ھ۔

دست غیب کا عمل

سوالی [۹۶۲۶]: دست غیب کا عمل کتنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

دستِ قہر کا جو عمل آج کل رائج ہے وہ جنات کے ذریعہ ہو رہی ہے، لہذا ناجائز ہے (۱)۔ فقط واللہ
سبحان تعالیٰ العلیہ
حررہ لعلیہ عمو، نقوی۔

یا جبرائیل بحق یا وہاب کا وظیفہ

سوال (۹۱۲۷): "یا جبرائیل بحق یا وہاب" اس ضریح سے پڑھنا کیسا ہے؟

"قل هو اللہ أحد" یا جبرائیل کا وظیفہ

سوال (۹۱۲۸): "قل هو اللہ أحد" یا جبرائیل "ہر آیت کے ساتھ نوکلی کا نام لے کر
پڑھ کر لینا ہے، جائز ہے یا ناجائز؟

(۱) قال اللہ تعالیٰ: (وَابْدِئْ بِالَّذِينَ آمَنُوا لَا مَلَائِكَةَ أَمْوَالِكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْمَاطِلِ، لَا أَنْ تَكُونَ نَجَارَةً مِنْ مَرْتَضٍ
مَعَكُمْ) (سورة النساء: ۱۳۹)

"عن عمرو بن بکر بن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال
"لا یحل لامرئ من مال أخیه شیء إلا سخطت نفس من"۔ (شرح معانی الآثار للإمام الصحاوی رحمہ اللہ
تعالیٰ، کتاب النکاح، باب لمحل یسر بالاحتیاط إلہ أن یأکل منه أم لا" ۳/۴۵۰، قدیمی)

"دستِ قہر میں یہ دعا ہے کہ داتا گرامیہ سے ہوجاتے ہیں بعض مل سکتی رہی رہے کسی کو ذریعہ نہ پکارتے،
وہ جہاں بھی ہوں، اس سے اٹھاتے ہیں، اور بعض مل میں داتا گرامیہ اس کی کھولتے، کہہ جائے، کمال آتے ہیں اسواں کی تا
ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص جس کا نام کے لئے آدمیوں کو کہے کہ پڑھ کر کے لکھو، وگرنہ اس نے کسی کام جتات
کے لئے اور پڑھ کر لے لیا ہوا ہو کہ کسی کو انکار ہو جاتا ہے اور قریب غیب ہو کہ ممکن ہے کہ وہ جس اپنے پاس سے لے گئے ہوں تو
پڑھ کر کہاں ہوئی؟

سوال (۹۱۲۸) سے اوپر سے اختلاف کی گئی ہو سکتی ہے۔ اور لکھا کہ اس سے: میری قہر علیہ السلام ہے کہ قہر
کے لئے آتے، اور اس کا کارکنوں میں دیتے، بعض میں کہتے ہیں کہ اس سے قہر دیکھ کر کہ ان کا نام لکھو، اس کے خود
گرام ہے، اس قہر کے قہر جتات کا جائز ہو، بھی لکھ میں "کہ" (۱) تعلیمات، شریعت، اور اس کے شرک، انعام، دست
غیب اور جتات سے چپے یا کوئی اور چیز لکھنے کا قہر، میں ۲۰۱۱/۲۰۱۲ء، داتا گرامیہ کی کتاب (۱)

جوانی میں غلیظہ کرنا

سوال [۱۶۴]: میں نے کہا ہے کہ اپنے اوپر غلیظہ کرنا استعمال کرنا کی عمر میں نہ کیا جائے، کیونکہ بھٹکنے کا خوف ہے۔ یہ بات کہاں تک درست ہے؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

غلیظہ (تسخیر وغیرہ) سے پرہیز کیا جائے، جو اعمال سائلہ احادیث سے ثابت ہیں، ان کو اختیار کرنے میں خطر نہیں اور وہ باعث خیر و برکت بھی ہیں اور موجب اجر و ثواب بھی ہیں (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ العبد المذنب غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۱/۸۹ھ۔

الجواب صحیح: مجدد محمد تقی عثمانی غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۱/۸۹ھ۔

لکھے ہوئے پانی کی مصرت اور اس کی حالت

سوال [۱۶۵]: اگر پانی پر مٹی (جو برتن وغیرہ میں مٹاؤ) لگو جاوے اور اس کے پینے سے کما کھٹے ہو تو اور پانی لے کر اس کو چاقو سے تین و رکات کر چٹا جائے یا نہیں؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ ایک نو نکتہ ہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں، مگر اعتقاد ہو کہ چاقو سے کات کر پانی پینے سے کما ٹھیک ہو جائے گا تو چونکہ یہ شرعاً کوئی ملاق ہے نہ طہار۔ لہذا جوئے پانی کو نہ شریعت نے مسموم بتایا، نہ طہار نے، لہذا اس سے احتراز جائے۔ اگر یہ اعتقاد نہ ہو تو یہ ایک فعل منہی ہے اور دوسروں کے حق میں مفید عقیدہ، اس لئے اس سے احتیاط ضروری ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے پانی کے احترام کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہا ہوگا کہ پانی کو لکھنا نہیں چاہئے اور اس میں ایک مصرت بھی تجویز کر دینی کہ کلام لکھے گا، کیونکہ بلا مصرت ہوتا ہے

۱۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿لَوْلَا يُفْقَهُونَ الْفَقْرَ الَّذِي جَاءَ بِالْعِلْمِ وَلَا يُفْقَهُونَ الْفَقْرَ الَّذِي جَاءَ بِالْعِلْمِ﴾ (سورۃ النحل: ۲۸)

(۱) استاد نماز کے بعد اذان اور اقامت کے بعد، تہجد کے بعد، کوئی انجام دینے کے وقت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جودہ لے کر شور و غارت ہیں، ان کا احترام کرنا چاہئے۔ اللہ اعلم بالصواب۔

کرائے ماہانہ تعاقب ان کے اہتمام کے برکت سے عذیبہ قہم سے حفاظت رہے کی۔ فقط والتوا تعاقب بنعم۔

ترجمہ و امیر شہزادہ مظہر، ارا معلومہ و لا یشہدہ ۹۱۲ھ ۹۱۳ھ۔

ایضاً سید شہزادہ محمد ام العزیز شفی عہدہ ارا معلومہ و لا یشہدہ ۹۱۲ھ ۹۱۳ھ۔

مکتبہ مکتبہ مکتبہ مکتبہ

www.ahlehaq.org

- مجلس اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کائناتوں میں دہر کن صلوة، اعلان الیوم واللیل۔ باب مایفول فی دہر

صلوة الصبح، رقم الحدیث ۱۰۱۱، مکتبہ الطبع کراچی۔

۱۰۱۱: کتاب فی ستر السحابی، کتاب الضیوة، باب التعلیق فی دہر الصدود ۹۸۱، قدیمی۔

۱۰۱۱: مع رفیع الحاشیہ الأولى غنی من الصفحة (مستعمدة)

پیش اور وراثت کو کمانا

۱۔ [۱۳۵]۔ بھلے وارث ویرانیہ بھلے وارث کو پیش روئے وراثت
 میں نہ آتا ہے کہ اگر کسی اپنے لئے وارثوں میں سے کسی کا یا علم ہے جو غریب و بے روزگار
 انجام میں حاکم اور مفسدین

دب خور و تیرت و توفت باغریہ و راجہ و تیرت لکھ جائے پڑا تو اس سے منعت و راجہ عت مال ہے۔
 بخاریا وراثت میں آتا ہے (۱) اس کو حق ہے۔ راجہ ہے۔ اور بوقت عت وراثت میں تمام کچھ نہیں۔ راجہ
 وراثت و غیر وراثت میں عت وراثت کے لئے کیا ہیں لکھتے ہیں

میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔
 میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔
 میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔
 میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔
 میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔
 میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔
 میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔
 میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔

۱۔ [۱۳۵]۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔
 میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔
 میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔
 میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔
 میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔
 میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔
 میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔
 میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔ میرا لکھا۔

قال ابن حجر رحمه الله تعالى في فتح الباري والمسمى فيه انه يشرح ما ذكره في فتح الباري
 المحقق، سرکه الشیخ رعدی هذا لیس فی کس حافیہ و غیر ذلک من الاماکن و غیر ذلک من الاماکن
 کتاب الاموال، کتب من الکتاب فی البیرو من بولہ ۱۳۵۰، قدیمی

تعلیم پر: پیرائے خاندان کی خدمت

مسئلہ ۱۵۱۰ | مسلمان کے خلاف پروپیگنڈا، توہم و خرافات اور ایسے مسلمانوں کے بے جا ہتھی سسکانے
جس میں کوئی ضرورت نہ ہو، اور یہ پروپیگنڈا کرنے والے اپنے گوشہ پرست گمراہ مذہب پرستی اور بیوقوفانہ فرائض
جس میں ان کے دل کی کوئی بات نہ ہو، اور یہ توہم و خرافات اور ایسے مسلمانوں کے بے جا ہتھی سسکانے
کے بارے میں جو آپ نے لکھا ہے اس میں اس طرح کی غلط فہمیاں اور بیوقوفانہ فرائض اور بیوقوفانہ فرائض
لحم احب حمامہ، أو مصلیاً۔

یہ سچا ایسا رازِ محرم ہے (۱) کہ جس پر سب یہ کہتے ہیں کہ وہ ایک عظیم ہونے پر تیار ہے۔

بدر في عائلة امراء - اوفياء المحتاج - نعتهم الخلق الشرفي الثاني ١٩٤٩. اقليم الحبيبة

[illegible]

هذا العمل، مؤتمراً لندوة في كندا، إخوان الأطباء، جمعية الاسعاف

الحسن بن علي بن موسى الرضا عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من نسيه لغفوه،
 لم يجر منه"، معكوف، ثم بعد ذلك، كتاب شعاع، ففتل الثاني، هو رقم ٢٠، فادرس:

[illegible]

١٠٠ "عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "جزئ المسلم من عني السهم خمس: في الصلاة، وفي عبادة الصبر، وفي إطعام المحتاج، وفي اجابة الدعوة، وفي شيعت القاطن".

مسند علي بن الحسين في مناقب أمير المؤمنين (عليه السلام) كتاب الصلاة، باب عبادة الصبر، ونوادر الصبر، نفس الأول، ج ١، ص ١٣٣.

أخبرني الشيخ عن أبي بصير قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول لا يدخل الجنة أحد من بني آدم حتى يلقاهن أربعين امرأة صالحات فليقبلن منه ولينكحهن ثم يلقاهن أربعون امرأة فليقبلن منه ولينكحهن ثم يلقاهن أربعون امرأة فليقبلن منه ولينكحهن ثم يلقاهن أربعون امرأة فليقبلن منه ولينكحهن

روزی کا نذر کا گناہ

سوال [۹۹۳]: جو جو روزے میں کاندھ کی افراط سے راتھردی کی بھی بہت نفرت ہے، اس میں اردو اخبارات جس میں مزید اضافہ دیتے اور ترجمہ قرآن پک نہی ہوتا ہے۔ یہ ناشکی زوجہ اور فقہ عربی قواعد وغیرہ کے اوراق ہوتے ہیں۔ ان کا نصف کیا ہے؟ آئیے کل کتابیں کن بات کے واسطے یہ روئی فرمادے اور وہاں داخل کر صاف ہو کر کتابت کے کام میں آجاتی ہے، ہر انسان کی ضرورت کے کام کتابے اور روئی کی فروختی میں مسکن کوئی بھی ہے۔ چونکہ انفرادہ پر نہیں اور اردو سب خانہ مسکن آدمیوں کے ہیں اور اس میں ان کا کافی نقصان بھی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

امروہ ان اوراق کی بجائے بی نقس آتے، اجاست میں استغنی نہیں کرتے (۱)، ان کو دھو کر تہ پاتے ہیں تو ان کے تم کو فروخت کر: شرعاً درست ہے (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ العبد محمد وغفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۵/۵/۱۳۹۰ھ
الجواب صحیح: بحدوث نظام الدین علی بن عبدہ دارالعلوم دیوبند، ۱۵/۵/۱۳۹۰ھ

عن جابر رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "انفقوا لمصاييح عند الوفاق، فان العريضة وما احقرت القليلة، فاحرقن نعل الیهب" (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاطعمه، باب تعطية الاواني وغيرها، لبول كتاب الملباس، ص ۳۷۳، قدسی)
(ومسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند حامد بن عبد الله رضى الله تعالى عنه ۳۷۸۴، رقم الحديث: ۷۸۵۱۰، دار احیاء التراث العربی بیروت)

(۱) "امروہ اوراق بی نقس کے ہوتے ہیں، وہ اگر چہ تالی اور صاف ہوں تب بھی ان کا تمہم نہ چاہیے
"اگر کھد ورق المسکنة تصانید و تقاریر، ولہ جرم ایضاً، لکن نہ آتہ لکندہ العلم، ولہ عللہ فی الذم خانیة، فان تعظیمہ من آداب الذہب، و عفاۃ لحرمة بالمکرم مطلقاً، وإذا كانت الغلة فی الایض کونه الیٰ المسکنة کما ذکرنا، ویرجہا عہد الذکر اذ عجا لا یصلح لہا، اذا کان فاعلاً لتنجاسة غیر منظوم
کتابا قسماً،" (رد المحتار، کتاب الطہارة، فصل فی الاستحشاء: ۳۱۲، سعد)

(۲) "قرولہ لا یاس نکواغہ اخزار، ای بحطب غلاف مصحف ونحوہ و لظاہر ان المراد بالاحزار

تعلیم کی غرض سے بچوں سے نعت پڑھوانا

سوانح [۱۹۶۰]: تعلیم کی نوبت سے جمعے کے بچوں کو صبح کے وقت نعت حضور پر نور پڑھوانا جاتا ہے تاکہ بچوں و شوق ہو اور وہ اس سے نفع حاصل کر سکیں۔ یہ طریقہ درست ہے یا نہیں؟
الجواب: حامداً و مصلياً:

حضرت نیر اکرم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ و سلم پر منوۃ و سلام مستقل قربت و سعادت ہے (۱)، بچے اور بڑے سب ہی پڑھا کریں اگر ادب و احترام کا تقاضا یہ ہے کہ ہر ایک چھ اگاتہ نمائی میں بیٹھ کر پڑھے، آواز ملا کر جس میں گائے اور قرأت کا طرز پیدا ہو جائے نہ پڑھیں، نعت کا بھی میں حال ہے، ترانے کے طور پر پڑھنے سے اس میں بوجھ و ثبات پیدا ہو جاتی ہے، اس سے پوری احتیاط چاہئے (۲)۔ حفظ و اللہ تعالیٰ علیہ و سلم حرر و العبد المحمّد و خیر، ارطالیم، یونین، ۱۹۵۸ء۔

۸۔ استوار بیچ: "رد المحتار: کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع: ۳۸۶/۶، معید

وقال العلامة النواعی رحمہ اللہ تعالیٰ بخت قوله "الظاهر" إنه أشار بقوله إلى أن تصحيح الانتفاع بالمخالصة تصحيح لحواجز بيعها، يشهد" (تقریرات الراعی علی حاشیہ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع: ۳۸۶/۶، معید)
(۱) "علیٰ ابن السمین: عند جماعة منهم أبو الماس المرد وأبو مکر بن العربی أن نفع الصلوة غیر عائد له صلى الله تعالى علیه وسلم بل للمصلي فقط، وكذا قال القوسی فی شرح ومطالع: إن المقصود بها التقرب إلى الله تعالى لا كسائر الأدعية التي بعدها بها مع المدعو له، وهذا ذهب القسبر، والغمر طس إلى أن السمع ليسا، وعنى كل من القولين في معنى عادة بتقرب بها إلى الله"،
رد المحتار، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، مطلب: هل نفع الصلوة عائد للمصلي أم له وللمصلي عنه ۱۹۶۱، معید

(۲) "نعم إذا قيل ذلك على الملاهي المنع، وإن كان مواعظ وحكما للآلات نفسها لا لذلك، ليعني، وفي الملطی: "عن النبي صلى الله تعالى علیه وسلم أنه كره رفع الأصوات عند قراءة القرآن والمباركة والنزوح والنداء كسر، فما ظنك به عند الدعاء الذي يسبوه وجدوا ومحبة، فإنه مكروه لا أصل له في المصنوع" (رد المحتار، کتاب الحظر والإباحة: ۳۸۶/۶، معید)

آرٹھکیم الصوت

سوالی ۱۹۶۲: ایک مجلس نے ایک ایسا آواز بچا دیا ہے کہ بڑے بڑے مجمع میں (قرآن خواہ، واعظ، مقرر) کی آواز تمام مجمع کے حاضرین کو اس آواز کے ذریعے سے جا بگٹھ اور غریبی قاری صاحب، واعظ مقرر صاحب کی آواز پہنچ جائے اور کوئی فرد واحد اس پیشہ مجمع میں غسرات کاٹنے کے فیض سے محروم نہ رہ سکے۔
اس وقت مطلب یہ ام ہے کہ ایسے آواز کا استعمال ضرورت نہ کوئے وقت میں جائز ہے یا نہیں؟ آواز کے جواز و عدم جواز کی اصل کتب شریعہ سے کوئی پائیے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

جس جگہ شخص (۱) آواز کا یہ منہ یا مقصود ہو اور اس میں صرف حاضرین کو خطاب ہی ہو اور کوئی عبادت اس کے علاوہ نہ ہو، پس اس آواز کا بھی استعمال جائز ہے کہ اصل مقصود کے حصول کا معین ہے، جب اصل مقصود مباح ہے تو اس کا وہ معین کہ جس کی ضرورت پر کوئی دلیل نہ ہو وہ بھی مباح ہوتا ہے، اور بعد الا۔ معنی علی الحد۔ معنی ملائسم غلبہ النفع والحد۔ ویت (۱)۔ لفظاً ولفظاً جائز تعالیٰ (۲)۔
حرر بالحدیث محمود وکتبہ فی حقاہدہ، معین مفتی مدرس نظام العلوم، سہ ماہیہ ۱۳۹۹ھ/۵۸ھ۔
الجواب صحیح، سعید احمد فخر، مدرسہ دارالحدیث، ص ۶۰، لطیف، ۹/ ابتدائی الاولیٰ، ۵۹ھ۔

(۱) "الضرورات نسیح المحظورات، الضرورات تقدر بقدرها" فقہ عبد اللہ، ردھم الفاعلہ: ۱۷۰۔
۱۰۲، ص ۵۹، الصدف بلسرز کراچی،

"۱۱" کے پیچھے (دوسری صف میں جو پہلی کلمہ لکھا ہوا ہے) میں کہہ دو، اسے تحریرات نئے، میں تاکہ لوگوں کو، تحریرات نہ کہ دیگر تحریرات کو، (جو پہلے کے میں آسانی ہو، ان سے ماننے اور ڈیکھ کر کو پڑے تو جائز ہے جس سے صرف تحریرات کو نہیں پہنچ جائیں اور ان کا صحیح طور پر آواز دیا جائے، اس میں قرأت اور آواز کا ذکر کے ذریعے سے نہ پہنچائی جائے، غار کے بعد امام کو آواز دیکھ کر کے ماننے کے لئے، (۲) خطبہ چارہ اس وقت چلائے گا، (۳) کفایت المفتی، کتاب المحظورات والإباحہ، ۳۲۰، باب رابع، (۴) ۱۹۶۹، ۲۰۹، دار الاماعت کراچی،

۵۰ یا گفتار کے لئے، (۵) ۱۹۶۹، (۶) ۱۹۶۹، (۷) ۱۹۶۹، (۸) ۱۹۶۹، (۹) ۱۹۶۹، (۱۰) ۱۹۶۹، (۱۱) ۱۹۶۹، (۱۲) ۱۹۶۹، (۱۳) ۱۹۶۹، (۱۴) ۱۹۶۹، (۱۵) ۱۹۶۹، (۱۶) ۱۹۶۹، (۱۷) ۱۹۶۹، (۱۸) ۱۹۶۹، (۱۹) ۱۹۶۹، (۲۰) ۱۹۶۹، (۲۱) ۱۹۶۹، (۲۲) ۱۹۶۹، (۲۳) ۱۹۶۹، (۲۴) ۱۹۶۹، (۲۵) ۱۹۶۹، (۲۶) ۱۹۶۹، (۲۷) ۱۹۶۹، (۲۸) ۱۹۶۹، (۲۹) ۱۹۶۹، (۳۰) ۱۹۶۹، (۳۱) ۱۹۶۹، (۳۲) ۱۹۶۹، (۳۳) ۱۹۶۹، (۳۴) ۱۹۶۹، (۳۵) ۱۹۶۹، (۳۶) ۱۹۶۹، (۳۷) ۱۹۶۹، (۳۸) ۱۹۶۹، (۳۹) ۱۹۶۹، (۴۰) ۱۹۶۹، (۴۱) ۱۹۶۹، (۴۲) ۱۹۶۹، (۴۳) ۱۹۶۹، (۴۴) ۱۹۶۹، (۴۵) ۱۹۶۹، (۴۶) ۱۹۶۹، (۴۷) ۱۹۶۹، (۴۸) ۱۹۶۹، (۴۹) ۱۹۶۹، (۵۰) ۱۹۶۹، (۵۱) ۱۹۶۹، (۵۲) ۱۹۶۹، (۵۳) ۱۹۶۹، (۵۴) ۱۹۶۹، (۵۵) ۱۹۶۹، (۵۶) ۱۹۶۹، (۵۷) ۱۹۶۹، (۵۸) ۱۹۶۹، (۵۹) ۱۹۶۹، (۶۰) ۱۹۶۹، (۶۱) ۱۹۶۹، (۶۲) ۱۹۶۹، (۶۳) ۱۹۶۹، (۶۴) ۱۹۶۹، (۶۵) ۱۹۶۹، (۶۶) ۱۹۶۹، (۶۷) ۱۹۶۹، (۶۸) ۱۹۶۹، (۶۹) ۱۹۶۹، (۷۰) ۱۹۶۹، (۷۱) ۱۹۶۹، (۷۲) ۱۹۶۹، (۷۳) ۱۹۶۹، (۷۴) ۱۹۶۹، (۷۵) ۱۹۶۹، (۷۶) ۱۹۶۹، (۷۷) ۱۹۶۹، (۷۸) ۱۹۶۹، (۷۹) ۱۹۶۹، (۸۰) ۱۹۶۹، (۸۱) ۱۹۶۹، (۸۲) ۱۹۶۹، (۸۳) ۱۹۶۹، (۸۴) ۱۹۶۹، (۸۵) ۱۹۶۹، (۸۶) ۱۹۶۹، (۸۷) ۱۹۶۹، (۸۸) ۱۹۶۹، (۸۹) ۱۹۶۹، (۹۰) ۱۹۶۹، (۹۱) ۱۹۶۹، (۹۲) ۱۹۶۹، (۹۳) ۱۹۶۹، (۹۴) ۱۹۶۹، (۹۵) ۱۹۶۹، (۹۶) ۱۹۶۹، (۹۷) ۱۹۶۹، (۹۸) ۱۹۶۹، (۹۹) ۱۹۶۹، (۱۰۰) ۱۹۶۹، (۱۰۱) ۱۹۶۹، (۱۰۲) ۱۹۶۹، (۱۰۳) ۱۹۶۹، (۱۰۴) ۱۹۶۹، (۱۰۵) ۱۹۶۹، (۱۰۶) ۱۹۶۹، (۱۰۷) ۱۹۶۹، (۱۰۸) ۱۹۶۹، (۱۰۹) ۱۹۶۹، (۱۱۰) ۱۹۶۹، (۱۱۱) ۱۹۶۹، (۱۱۲) ۱۹۶۹، (۱۱۳) ۱۹۶۹، (۱۱۴) ۱۹۶۹، (۱۱۵) ۱۹۶۹، (۱۱۶) ۱۹۶۹، (۱۱۷) ۱۹۶۹، (۱۱۸) ۱۹۶۹، (۱۱۹) ۱۹۶۹، (۱۲۰) ۱۹۶۹، (۱۲۱) ۱۹۶۹، (۱۲۲) ۱۹۶۹، (۱۲۳) ۱۹۶۹، (۱۲۴) ۱۹۶۹، (۱۲۵) ۱۹۶۹، (۱۲۶) ۱۹۶۹، (۱۲۷) ۱۹۶۹، (۱۲۸) ۱۹۶۹، (۱۲۹) ۱۹۶۹، (۱۳۰) ۱۹۶۹، (۱۳۱) ۱۹۶۹، (۱۳۲) ۱۹۶۹، (۱۳۳) ۱۹۶۹، (۱۳۴) ۱۹۶۹، (۱۳۵) ۱۹۶۹، (۱۳۶) ۱۹۶۹، (۱۳۷) ۱۹۶۹، (۱۳۸) ۱۹۶۹، (۱۳۹) ۱۹۶۹، (۱۴۰) ۱۹۶۹، (۱۴۱) ۱۹۶۹، (۱۴۲) ۱۹۶۹، (۱۴۳) ۱۹۶۹، (۱۴۴) ۱۹۶۹، (۱۴۵) ۱۹۶۹، (۱۴۶) ۱۹۶۹، (۱۴۷) ۱۹۶۹، (۱۴۸) ۱۹۶۹، (۱۴۹) ۱۹۶۹، (۱۵۰) ۱۹۶۹، (۱۵۱) ۱۹۶۹، (۱۵۲) ۱۹۶۹، (۱۵۳) ۱۹۶۹، (۱۵۴) ۱۹۶۹، (۱۵۵) ۱۹۶۹، (۱۵۶) ۱۹۶۹، (۱۵۷) ۱۹۶۹، (۱۵۸) ۱۹۶۹، (۱۵۹) ۱۹۶۹، (۱۶۰) ۱۹۶۹، (۱۶۱) ۱۹۶۹، (۱۶۲) ۱۹۶۹، (۱۶۳) ۱۹۶۹، (۱۶۴) ۱۹۶۹، (۱۶۵) ۱۹۶۹، (۱۶۶) ۱۹۶۹، (۱۶۷) ۱۹۶۹، (۱۶۸) ۱۹۶۹، (۱۶۹) ۱۹۶۹، (۱۷۰) ۱۹۶۹، (۱۷۱) ۱۹۶۹، (۱۷۲) ۱۹۶۹، (۱۷۳) ۱۹۶۹، (۱۷۴) ۱۹۶۹، (۱۷۵) ۱۹۶۹، (۱۷۶) ۱۹۶۹، (۱۷۷) ۱۹۶۹، (۱۷۸) ۱۹۶۹، (۱۷۹) ۱۹۶۹، (۱۸۰) ۱۹۶۹، (۱۸۱) ۱۹۶۹، (۱۸۲) ۱۹۶۹، (۱۸۳) ۱۹۶۹، (۱۸۴) ۱۹۶۹، (۱۸۵) ۱۹۶۹، (۱۸۶) ۱۹۶۹، (۱۸۷) ۱۹۶۹، (۱۸۸) ۱۹۶۹، (۱۸۹) ۱۹۶۹، (۱۹۰) ۱۹۶۹، (۱۹۱) ۱۹۶۹، (۱۹۲) ۱۹۶۹، (۱۹۳) ۱۹۶۹، (۱۹۴) ۱۹۶۹، (۱۹۵) ۱۹۶۹، (۱۹۶) ۱۹۶۹، (۱۹۷) ۱۹۶۹، (۱۹۸) ۱۹۶۹، (۱۹۹) ۱۹۶۹، (۲۰۰) ۱۹۶۹، (۲۰۱) ۱۹۶۹، (۲۰۲) ۱۹۶۹، (۲۰۳) ۱۹۶۹، (۲۰۴) ۱۹۶۹، (۲۰۵) ۱۹۶۹، (۲۰۶) ۱۹۶۹، (۲۰۷) ۱۹۶۹، (۲۰۸) ۱۹۶۹، (۲۰۹) ۱۹۶۹، (۲۱۰) ۱۹۶۹، (۲۱۱) ۱۹۶۹، (۲۱۲) ۱۹۶۹، (۲۱۳) ۱۹۶۹، (۲۱۴) ۱۹۶۹، (۲۱۵) ۱۹۶۹، (۲۱۶) ۱۹۶۹، (۲۱۷) ۱۹۶۹، (۲۱۸) ۱۹۶۹، (۲۱۹) ۱۹۶۹، (۲۲۰) ۱۹۶۹، (۲۲۱) ۱۹۶۹، (۲۲۲) ۱۹۶۹، (۲۲۳) ۱۹۶۹، (۲۲۴) ۱۹۶۹، (۲۲۵) ۱۹۶۹، (۲۲۶) ۱۹۶۹، (۲۲۷) ۱۹۶۹، (۲۲۸) ۱۹۶۹، (۲۲۹) ۱۹۶۹، (۲۳۰) ۱۹۶۹، (۲۳۱) ۱۹۶۹، (۲۳۲) ۱۹۶۹، (۲۳۳) ۱۹۶۹، (۲۳۴) ۱۹۶۹، (۲۳۵) ۱۹۶۹، (۲۳۶) ۱۹۶۹، (۲۳۷) ۱۹۶۹، (۲۳۸) ۱۹۶۹، (۲۳۹) ۱۹۶۹، (۲۴۰) ۱۹۶۹، (۲۴۱) ۱۹۶۹، (۲۴۲) ۱۹۶۹، (۲۴۳) ۱۹۶۹، (۲۴۴) ۱۹۶۹، (۲۴۵) ۱۹۶۹، (۲۴۶) ۱۹۶۹، (۲۴۷) ۱۹۶۹، (۲۴۸) ۱۹۶۹، (۲۴۹) ۱۹۶۹، (۲۵۰) ۱۹۶۹، (۲۵۱) ۱۹۶۹، (۲۵۲) ۱۹۶۹، (۲۵۳) ۱۹۶۹، (۲۵۴) ۱۹۶۹، (۲۵۵) ۱۹۶۹، (۲۵۶) ۱۹۶۹، (۲۵۷) ۱۹۶۹، (۲۵۸) ۱۹۶۹، (۲۵۹) ۱۹۶۹، (۲۶۰) ۱۹۶۹، (۲۶۱) ۱۹۶۹، (۲۶۲) ۱۹۶۹، (۲۶۳) ۱۹۶۹، (۲۶۴) ۱۹۶۹، (۲۶۵) ۱۹۶۹، (۲۶۶) ۱۹۶۹، (۲۶۷) ۱۹۶۹، (۲۶۸) ۱۹۶۹، (۲۶۹) ۱۹۶۹، (۲۷۰) ۱۹۶۹، (۲۷۱) ۱۹۶۹، (۲۷۲) ۱۹۶۹، (۲۷۳) ۱۹۶۹، (۲۷۴) ۱۹۶۹، (۲۷۵) ۱۹۶۹، (۲۷۶) ۱۹۶۹، (۲۷۷) ۱۹۶۹، (۲۷۸) ۱۹۶۹، (۲۷۹) ۱۹۶۹، (۲۸۰) ۱۹۶۹، (۲۸۱) ۱۹۶۹، (۲۸۲) ۱۹۶۹، (۲۸۳) ۱۹۶۹، (۲۸۴) ۱۹۶۹، (۲۸۵) ۱۹۶۹، (۲۸۶) ۱۹۶۹، (۲۸۷) ۱۹۶۹، (۲۸۸) ۱۹۶۹، (۲۸۹) ۱۹۶۹، (۲۹۰) ۱۹۶۹، (۲۹۱) ۱۹۶۹، (۲۹۲) ۱۹۶۹، (۲۹۳) ۱۹۶۹، (۲۹۴) ۱۹۶۹، (۲۹۵) ۱۹۶۹، (۲۹۶) ۱۹۶۹، (۲۹۷) ۱۹۶۹، (۲۹۸) ۱۹۶۹، (۲۹۹) ۱۹۶۹، (۳۰۰) ۱۹۶۹، (۳۰۱) ۱۹۶۹، (۳۰۲) ۱۹۶۹، (۳۰۳) ۱۹۶۹، (۳۰۴) ۱۹۶۹، (۳۰۵) ۱۹۶۹، (۳۰۶) ۱۹۶۹، (۳۰۷) ۱۹۶۹، (۳۰۸) ۱۹۶۹، (۳۰۹) ۱۹۶۹، (۳۱۰) ۱۹۶۹، (۳۱۱) ۱۹۶۹، (۳۱۲) ۱۹۶۹، (۳۱۳) ۱۹۶۹، (۳۱۴) ۱۹۶۹، (۳۱۵) ۱۹۶۹، (۳۱۶) ۱۹۶۹، (۳۱۷) ۱۹۶۹، (۳۱۸) ۱۹۶۹، (۳۱۹) ۱۹۶۹، (۳۲۰) ۱۹۶۹، (۳۲۱) ۱۹۶۹، (۳۲۲) ۱۹۶۹، (۳۲۳) ۱۹۶۹، (۳۲۴) ۱۹۶۹، (۳۲۵) ۱۹۶۹، (۳۲۶) ۱۹۶۹، (۳۲۷) ۱۹۶۹، (۳۲۸) ۱۹۶۹، (۳۲۹) ۱۹۶۹، (۳۳۰) ۱۹۶۹، (۳۳۱) ۱۹۶۹، (۳۳۲) ۱۹۶۹، (۳۳۳) ۱۹۶۹، (۳۳۴) ۱۹۶۹، (۳۳۵) ۱۹۶۹، (۳۳۶) ۱۹۶۹، (۳۳۷) ۱۹۶۹، (۳۳۸) ۱۹۶۹، (۳۳۹) ۱۹۶۹، (۳۴۰) ۱۹۶۹، (۳۴۱) ۱۹۶۹، (۳۴۲) ۱۹۶۹، (۳۴۳) ۱۹۶۹، (۳۴۴) ۱۹۶۹، (۳۴۵) ۱۹۶۹، (۳۴۶) ۱۹۶۹، (۳۴۷) ۱۹۶۹، (۳۴۸) ۱۹۶۹، (۳۴۹) ۱۹۶۹، (۳۵۰) ۱۹۶۹، (۳۵۱) ۱۹۶۹، (۳۵۲) ۱۹۶۹، (۳۵۳) ۱۹۶۹، (۳۵۴) ۱۹۶۹، (۳۵۵) ۱۹۶۹، (۳۵۶) ۱۹۶۹، (۳۵۷) ۱۹۶۹، (۳۵۸) ۱۹۶۹، (۳۵۹) ۱۹۶۹، (۳۶۰) ۱۹۶۹، (۳۶۱) ۱۹۶۹، (۳۶۲) ۱۹۶۹، (۳۶۳) ۱۹۶۹، (۳۶۴) ۱۹۶۹، (۳۶۵) ۱۹۶۹، (۳۶۶) ۱۹۶۹، (۳۶۷) ۱۹۶۹، (۳۶۸) ۱۹۶۹، (۳۶۹) ۱۹۶۹، (۳۷۰) ۱۹۶۹، (۳۷۱) ۱۹۶۹، (۳۷۲) ۱۹۶۹، (۳۷۳) ۱۹۶۹، (۳۷۴) ۱۹۶۹، (۳۷۵) ۱۹۶۹، (۳۷۶) ۱۹۶۹، (۳۷۷) ۱۹۶۹، (۳۷۸) ۱۹۶۹، (۳۷۹) ۱۹۶۹، (۳۸۰) ۱۹۶۹، (۳۸۱) ۱۹۶۹، (۳۸۲) ۱۹۶۹، (۳۸۳) ۱۹۶۹، (۳۸۴) ۱۹۶۹، (۳۸۵) ۱۹۶۹، (۳۸۶) ۱۹۶۹، (۳۸۷) ۱۹۶۹، (۳۸۸) ۱۹۶۹، (۳۸۹) ۱۹۶۹، (۳۹۰) ۱۹۶۹، (۳۹۱) ۱۹۶۹، (۳۹۲) ۱۹۶۹، (۳۹۳) ۱۹۶۹، (۳۹۴) ۱۹۶۹، (۳۹۵) ۱۹۶۹، (۳۹۶) ۱۹۶۹، (۳۹۷) ۱۹۶۹، (۳۹۸) ۱۹۶۹، (۳۹۹) ۱۹۶۹، (۴۰۰) ۱۹۶۹، (۴۰۱) ۱۹۶۹، (۴۰۲) ۱۹۶۹، (۴۰۳) ۱۹۶۹، (۴۰۴) ۱۹۶۹، (۴۰۵) ۱۹۶۹، (۴۰۶) ۱۹۶۹، (۴۰۷) ۱۹۶۹، (۴۰۸) ۱۹۶۹، (۴۰۹) ۱۹۶۹، (۴۱۰) ۱۹۶۹، (۴۱۱) ۱۹۶۹، (۴۱۲) ۱۹۶۹، (۴۱۳) ۱۹۶۹، (۴۱۴) ۱۹۶۹، (۴۱۵) ۱۹۶۹، (۴۱۶) ۱۹۶۹، (۴۱۷) ۱۹۶۹، (۴۱۸) ۱۹۶۹، (۴۱۹) ۱۹۶۹، (۴۲۰) ۱۹۶۹، (۴۲۱) ۱۹۶۹، (۴۲۲) ۱۹۶۹، (۴۲۳) ۱۹۶۹، (۴۲۴) ۱۹۶۹، (۴۲۵) ۱۹۶۹، (۴۲۶) ۱۹۶۹، (۴۲۷) ۱۹۶۹، (۴۲۸) ۱۹۶۹، (۴۲۹) ۱۹۶۹، (۴۳۰) ۱۹۶۹، (۴۳۱) ۱۹۶۹، (۴۳۲) ۱۹۶۹، (۴۳۳) ۱۹۶۹، (۴۳۴) ۱۹۶۹، (۴۳۵) ۱۹۶۹، (۴۳۶) ۱۹۶۹، (۴۳۷) ۱۹۶۹، (۴۳۸) ۱۹۶۹، (۴۳۹) ۱۹۶۹، (۴۴۰) ۱۹۶۹، (۴۴۱) ۱۹۶۹، (۴۴۲) ۱۹۶۹، (۴۴۳) ۱۹۶۹، (۴۴۴) ۱۹۶۹، (۴۴۵) ۱۹۶۹، (۴۴۶) ۱۹۶۹، (۴۴۷) ۱۹۶۹، (۴۴۸) ۱۹۶۹، (۴۴۹) ۱۹۶۹، (۴۵۰) ۱۹۶۹، (۴۵۱) ۱۹۶۹، (۴۵۲) ۱۹۶۹، (۴۵۳) ۱۹۶۹، (۴۵۴) ۱۹۶۹، (۴۵۵) ۱۹۶۹، (۴۵۶) ۱۹۶۹، (۴۵۷) ۱۹۶۹، (۴۵۸) ۱۹۶۹، (۴۵۹) ۱۹۶۹، (۴۶۰) ۱۹۶۹، (۴۶۱) ۱۹۶۹، (۴۶۲) ۱۹۶۹، (۴۶۳) ۱۹۶۹، (۴۶۴) ۱۹۶۹، (۴۶۵) ۱۹۶۹، (۴۶۶) ۱۹۶۹، (۴۶۷) ۱۹۶۹، (۴۶۸) ۱۹۶۹، (۴۶۹) ۱۹۶۹، (۴۷۰) ۱۹۶۹، (۴۷۱) ۱۹۶۹، (۴۷۲) ۱۹۶۹، (۴۷۳) ۱۹۶۹، (۴۷۴) ۱۹۶۹، (۴۷۵) ۱۹۶۹، (۴۷۶) ۱۹۶۹، (۴۷۷) ۱۹۶۹، (۴۷۸) ۱۹۶۹، (۴۷۹) ۱۹۶۹، (۴۸۰) ۱۹۶۹، (۴۸۱) ۱۹۶۹، (۴۸۲) ۱۹۶۹، (۴۸۳) ۱۹۶۹، (۴۸۴) ۱۹۶۹، (۴۸۵) ۱۹۶۹، (۴۸۶) ۱۹۶۹، (۴۸۷) ۱۹۶۹، (۴۸۸) ۱۹۶۹، (۴۸۹) ۱۹۶۹، (۴۹۰) ۱۹۶۹، (۴۹۱) ۱۹۶۹، (۴۹۲) ۱۹۶۹، (۴۹۳) ۱۹۶۹، (۴۹۴) ۱۹۶۹، (۴۹۵) ۱۹۶۹، (۴۹۶) ۱۹۶۹، (۴۹۷) ۱۹۶۹، (۴۹۸) ۱۹۶۹، (۴۹۹) ۱۹۶۹، (۵۰۰) ۱۹۶۹، (۵۰۱) ۱۹۶۹، (۵۰۲) ۱۹۶۹، (۵۰۳) ۱۹۶۹، (۵۰۴) ۱۹۶۹، (۵۰۵) ۱۹۶۹، (۵۰۶) ۱۹۶۹، (۵۰۷) ۱۹۶۹، (۵۰۸) ۱۹۶۹، (۵۰۹) ۱۹۶۹، (۵۱۰) ۱۹۶۹، (۵۱۱) ۱۹۶۹، (۵۱۲) ۱۹۶۹، (۵۱۳) ۱۹۶۹، (۵۱۴) ۱۹۶۹، (۵۱۵) ۱۹۶۹، (۵۱۶) ۱۹۶۹، (۵۱۷) ۱۹۶۹، (۵۱۸) ۱۹۶۹، (۵۱۹) ۱۹۶۹، (۵۲۰) ۱۹۶۹، (۵۲۱) ۱۹۶۹، (۵۲۲) ۱۹۶۹، (۵۲۳) ۱۹۶۹، (۵۲۴) ۱۹۶۹، (۵۲۵) ۱۹۶۹، (۵۲۶) ۱۹۶۹، (۵۲۷) ۱۹۶۹، (۵۲۸) ۱۹۶۹، (۵۲۹) ۱۹۶۹، (۵۳۰) ۱۹۶۹، (۵۳۱) ۱۹۶۹، (۵۳۲) ۱۹۶۹، (۵۳۳) ۱۹۶۹، (۵۳۴) ۱۹۶۹، (۵۳۵) ۱۹۶۹، (۵۳۶) ۱۹۶۹، (۵۳۷) ۱۹۶۹، (۵۳۸) ۱۹۶۹، (۵۳۹) ۱۹۶۹، (۵۴۰) ۱۹۶۹، (۵۴۱) ۱۹۶۹، (۵۴۲) ۱۹۶۹، (۵۴۳) ۱۹۶۹، (۵۴۴) ۱۹۶۹، (۵۴۵) ۱۹۶۹، (۵۴۶) ۱۹۶۹، (۵۴۷) ۱۹۶۹، (۵۴۸) ۱۹۶۹، (۵۴۹) ۱۹۶۹، (۵۵۰) ۱۹۶۹، (۵۵۱) ۱۹۶۹، (۵۵۲) ۱۹۶۹، (۵۵۳) ۱۹۶۹، (۵۵۴) ۱۹۶۹، (۵۵۵) ۱۹۶۹، (۵۵۶) ۱۹۶۹، (۵۵۷) ۱۹۶۹، (۵۵۸) ۱۹۶۹، (۵۵۹) ۱۹۶۹، (۵۶۰) ۱۹۶۹، (۵۶۱) ۱۹۶۹، (۵۶۲) ۱۹۶۹، (۵۶۳) ۱۹۶۹، (۵۶۴) ۱۹۶۹، (۵۶۵) ۱۹۶۹، (۵۶۶) ۱۹۶۹، (۵۶۷) ۱۹۶۹، (۵۶۸) ۱۹۶۹، (۵۶۹) ۱۹۶۹، (۵۷۰) ۱۹۶۹، (۵۷۱) ۱۹۶۹، (۵۷۲) ۱۹۶۹، (۵۷۳) ۱۹۶۹، (۵۷۴) ۱۹۶۹، (۵۷۵) ۱۹۶۹، (۵۷۶) ۱۹۶۹، (۵۷۷) ۱۹۶۹، (۵۷۸) ۱۹۶۹، (۵۷۹) ۱۹۶۹، (۵۸۰) ۱۹۶۹، (۵۸۱) ۱۹۶۹، (۵۸۲) ۱۹۶۹، (۵۸۳) ۱۹۶۹، (۵۸۴) ۱۹۶۹، (۵۸۵) ۱۹۶۹، (۵۸۶) ۱۹۶۹، (۵۸۷) ۱۹۶۹، (۵۸۸) ۱۹۶۹، (۵۸۹) ۱۹۶۹، (۵۹۰) ۱۹۶۹، (۵۹۱) ۱۹۶۹، (۵۹۲) ۱۹۶۹، (۵۹۳) ۱۹۶۹، (۵۹۴) ۱۹۶۹، (۵۹۵) ۱۹۶۹، (۵۹۶) ۱۹۶۹، (۵۹۷) ۱۹۶۹، (۵۹۸) ۱۹۶۹، (۵۹۹) ۱۹۶۹، (۶۰۰) ۱۹۶۹، (۶۰۱) ۱۹۶۹، (۶۰۲) ۱۹۶۹، (۶۰۳) ۱۹۶۹، (۶۰۴) ۱۹۶۹، (۶۰۵) ۱۹۶۹، (۶۰۶) ۱۹۶۹، (۶۰۷) ۱۹۶۹، (۶۰۸) ۱۹۶۹، (۶۰۹) ۱۹۶۹، (۶۱۰) ۱۹۶۹، (۶۱۱) ۱۹۶۹، (۶۱۲) ۱۹۶۹، (۶۱۳) ۱۹۶۹، (۶۱۴) ۱۹۶۹، (۶۱۵) ۱۹۶۹، (۶۱۶) ۱۹۶۹، (۶۱۷) ۱۹۶۹، (۶۱۸) ۱۹۶۹، (۶۱۹) ۱۹۶۹، (۶۲۰) ۱۹۶۹، (۶۲۱) ۱۹۶۹، (۶۲۲) ۱۹۶۹، (۶۲۳) ۱۹۶۹، (۶۲۴) ۱۹۶۹، (۶۲۵) ۱۹۶۹، (۶۲۶) ۱۹۶۹، (۶۲۷) ۱۹۶۹، (۶۲۸) ۱۹۶۹، (۶۲۹) ۱۹۶۹، (۶۳۰) ۱۹۶۹، (۶۳۱) ۱۹۶۹، (۶۳۲) ۱۹۶۹، (۶۳۳) ۱۹۶۹، (۶۳۴) ۱۹۶۹، (۶۳۵) ۱۹۶۹، (۶۳۶) ۱۹۶۹، (۶۳۷) ۱۹۶۹، (۶۳۸) ۱۹۶۹، (۶۳۹) ۱۹۶۹، (۶۴۰) ۱۹۶۹

کیزے ٹوڑوں کی پیرائش

سوال ۱۲۶۶: جس طریقے سے انسان کی پیرائش کے پہلے اس میں روح کا فرشتہ روح و ملی دین ہے۔ اسی طریقے سے کیا آیت سے نکڑے، بیوقوف، یا کسی طریقے کے جائز اور کیا ان میں بھی روح و ملی جاتی ہے یا یونہی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے تاج میں ہو جاتے ہیں، مجھ سے ہو جاتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

کیزے نکڑے بھی سب باذن خداوندی پیدا ہوتے ہیں، خود بخود پیدا نہیں ہوتے (۱)۔ تفصیلی کیفیت یہ نقش کی معلوم نہیں۔ فقط واللہ اعلم۔

حرر وادیہ محمد رفیع خضر، دارالعلوم دیوبند، ۲۷/۵/۱۴۰۳ھ

غلامی کو تاپہ بند کرنا

سوال ۱۲۶۷: اگر کوئی شخص اس قسم کے دستور غلامی "کو تاپہ بند کرنا ہو اور اس پر تاپہ بند یونہی کا اظہار کرتا ہو تو وہ مسلمان باقی رہ جائے گا یا کافر ہو جائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ تاپہ بند یہ کی؟ عمل حقیقت کے یہ معلوم ہونے کی بدولت ہے، مجبور کرنا غیر اقدام آج کل تاپہ بند کرتی

والا حقيقة الاحتصار لا تجب بكونها في الصلوة أما الحكمة في النهي عن الحصر فليقل لأن يلبس أبسط معصراً، قيل لأن النهي ذكر من فعله، فنهي عنه كراهة للنهية بهم، رعدة الفارسي، باب الحصر في الصلوة: ۳۹۷، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲

تین دورہ حقیقت سے واقف نہیں، اب بچائے اس کے۔ ایسے شخص کے لئے کوئی سخت قسم حاصل کریں، آپ اس
 نوعیت سے سمجھیں کہ، (۱) اگر اقوام کا تاج چھوڑ کر اسلام کا تاج کرے۔ (۲) فقط واللہ اعلم۔
 حررہ العبد المذنب، دارالعلوم، یو۔ پی۔

دوسرے کی دیوار پر اپنے مکان کی بنیاد رکھنا

سوال [۹۰۳۸]: زمین کی دیوار جس سے نیچے سے پانی زید کے مکان کا ٹکڑا کھتا ہے، وہوں مکانوں
 میں حد فاصل تھی، ان پر غریب نے اپنے مکان کی بنیاد رکھی ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟ فقیر اذکرہ۔
 الجواب: حامداً و مؤصلاً:

اگر دیوار زمین کی ملک ہے تو زمین کی دیوار پر کھڑے مکان کی بنیاد رکھنا بغیر زمین کے تاج کے ناجائز
 ہے۔ (۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد المذنب، مفتی محمد رفیع صاحب، دارالعلوم، مبارک پور۔

الجواب: سید احمد خضر، مفتی محمد رفیع صاحب، دارالعلوم، مبارک پور، ۱۸/ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ۔

۱: "رحس منافع المبرور في شرح احاديث العقن أن نوردها مقابلة وحيدة بحث فيها عن حفيظة
 الفوق ومكانة في الإسلام، فإنه قد كثر الشعب على المسلمين من قبل اصحاب الغرب ومقلد بهم في
 ابداع الفوق، وقد رعب الناس في هذا الزمان وصمة على جبين الدين، ولما انشبه جند الإسلام، ولا
 حول ولا قوة الا بالله العظيم. اهـ" (تكملة فتح السليم: كتاب العقن، الفوق في الإسلام).

۲: ۲۶۳، مکتبہ دارالعلوم، کراچی۔

۳: "لا يجوز لأحد أن يتصرف في منك غير بلائها" (شرح المجلة، المقالة الأولى) (رقم العادة
 ۹۶، ص: ۹۱، مکتبہ حنفیہ کوئٹہ)

"وكد لو كان مسيل ماء، سطحه إلى دار رجل وقه فيها مزارب قديم، فليس لصاحب الدار مع
 عن مسيل الماء، اهـ" (الفتاوى العالمگیریہ، کتاب تشرب، الباب الثاني في بيع الشرب وما يتصل
 به، ۳۱۲/۵، وقديمہ)

۴: "وكد في جميع الأقطار شرح منقبي الأقطار، کتاب حياء المراث، فصل في الشرب، ۲۴۰/۴،
 التكملة الفخریہ)

”خدا اور رسول کو منظور ہو تو“ کہنا کیسا ہے؟

سوال (۱۹۶۵): ”شرعیہ کام خدا اور اس کے رسول کو منظور نہ ہونے اور توہین و کفر ایسا کہن

کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

شرک ہے (۱)۔ فقد والله یخافونہ۔ علم۔

حدیث ۱۰۰۰ محمودیہ مشکوٰۃ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما، در منظر علوم بہار پنجرہ، ۸، ص ۶۸۔

الجواب صحیح، سعید احمد نقول، مفتی در منظر علوم بہار پنجرہ، ۸، ص ۶۸۔

جشن بخاری شریف

سوال (۱۹۶۶): ”مجموعہ روح کے مطابق جشن بخاری شریف منایا جاتا ہے، ہر طالب علم سے

پالیس روپے لیتے ہیں، بعض طلبہ تو ایسے بھی ہیں جو ناشدہ وغیرہ بھی نہیں کرتے ہیں، تقریباً تین سال سے یہ جشن منایا جا رہا ہے۔ نیز روپے ناکم انجمن یا عالم رقم کو نہ دینے کی وجہ سے انجمن کے کچھ افراد کہتے ہیں کہ تمہارا نام انجمن سے خارج کر دوں گا۔ ان وجوہات کے پیش نظر لڑائے خائف ہو کر روپے دوا کرتے ہیں، ورنہ وہ بیوں سے تمام انجمن والے برائی پلاؤ وغیرہ فحش کرتے ہیں۔ کیا یہ فعل شرعاً درست ہے اور نہ دے کہ در حکم اللہ تعالیٰ کا اس پر عمل ہوا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

کسی نیک کام کی توثیق ہو تو اس پر بطور شکر کے اگر احباب، اقرار کو تہہ بخل دیا جائے تو ناچ توڑکس، مشہور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سورۃ بقرہ یاد کر لی تو ایک ایت ذکر کر کے اعتراف فرمایا،

- انکھف (۲۳): ۵، ۲۴۹، (ذاریہ، انوار العروسی، بیروت)

(۱) قال اللہ تعالیٰ: (وَمَا كَانَ لَنَیْ شُرَکَآءُکَ مِنْ شَیْءٍ) (سورۃ یوسف: ۳۸)

”عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رجل: یا رسول اللہ! انی لکبر عندک، قال: ”ان تدعوہ مذہباً و هو خلیفک“ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب التزیین، باب التکابر، الفصل الاول، ص: ۱۶، قدیمی)

امرد سے خط و کتابت

سوال [۱۶۶]: امرد سے خط و کتابت کرنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً و مصلحاً:

ضرورت ہو تو درست ہے، بخلاف تو پر میر کیا جائے (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ العبد محمد وغفر لہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۴۲۳ھ/۵/۹۔

امرد کو کن کن سے احتراز کرنا چاہیے؟

سوال [۱۶۷]: امرد کو کن کن بلاگوں سے احتراز کرنا چاہیے، مثلاً: ناموں، چچا و میرہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ممانعت یا عدم ممانعت کا حکم اشخاص و افراد کے اعتبار سے، تو کیا حکم سب کے فتنے میں برابر ہوگا، یعنی تعلیم کا تعلق ثبوت پیدا ہونے والے، یا نہ ہونے والے ہے، یا امرد کی ذات سے ہے کہ وہ مشغی ہے یا اگر حکم قطع مشغی سے ملتا ہے یا جائے تو ظاہر ہے اس کے لئے ہر وقت ہر لمحہ برابر ہوگا۔

«الْفَسَقَةُ يَفْضُلُهُ عَلَى الْأَمْرِ: عَالِي لَعْدَارٍ وَأَنْ أَبْدَلَهُ مِنْ حِينَ يُلَوِّغُهُ سَبَأً تَنْتَهِيهِ السَّاءُ وَالْعَمْرُ لَا مِنْ كَوْنِهِ صَبِيحًا أَوْ يَكُونُ حَبِيبًا بِحَسَبِ طَبْعِ النَّاسِ وَلَوْ كَانَ أَسْوَدَ: لِأَنَّ الْخَسَنَ يَخْتَلِفُ بِإِخْتِلَافِ الطَّبْعِ». (رد المحتار، کتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، مطلب فی النظر الی وجہ الأمر؛ ۱ منہ ۳، سعید)

(۱) «فعل النظر موطأ عدم خشية الشهوة» (رد المحتار، ۱)۔ قال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ: «قال ابن القفطان: "أجمعوا على أنه يحرم النظر إلى غير العائش بقصد اللذة بالنظر، وتنبع البصر بمحاسنه، وأجمعوا على جوازها بغیر قصد اللذة، والناظر مع ذلك آمن الفتنه" (رد المحتار، کتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ۱ منہ ۳، سعید)

روکذا فی حاشیة المحقق علی الدر المختار، کتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ۱ منہ ۳، سعید

(روکذا فی النہر المانی، کتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ۱ منہ ۳، سعید)

کتاب الرهن (گروہی دیکھنے کا بیان)

توسیع مدت رہن پر معاہدہ لینا

س۔ ن۔ ۱۰۰۰: رہنے کے لیے ایک مکان کمرے یا کسی باقیہ مٹاؤ میں سو رہے پر وہاں کے لئے رہن رکھ دیا اور پھر رہن کی تاریخ مقرر کر کے اس تاریخ پر پھر کر دیا اگر تعین وقت پر نہ رہے رکاوٹ رہن نامہ پیش نہ کر سکو ہوگا۔ جب مدت میں تقویٰ ہوئے علی گڑھ نے مریضوں کو رہنے کے لئے رہن کی تاریخ میں اضافہ کر لیا۔ اور جب مزید توسیع کر رہا ہوئے مٹی یا پھر مٹی اور رہا رہنے کے لئے کر چکا رہا۔ یہ گروہی کہ "اگر میں ۱۹۶۳ء تک رہن نہ کروں تو میری بی بی کا لہ جائے گا" ۶۳ء شروع ہو گیا۔ اب یہ رہن چاہتا ہے کہ مکان بھر سے رہن لے لے۔ تو شرمناک تو رہن ہو عمل سے نہیں؟

الحوائج حاضراً و مقبلاً:

قریب رہن کی تاریخ گزری ہے پھر نامہ تصور کرنے کی عمر کا شرمناک نہیں (۱) مزید قرض و بکن کر کے وہاں امور رہن رہن لے لے گا (۲) رہنے کے اس مدت رہن میں وہاں سے نکلنا خاص

۱: "تسبیح یسعیٰ بایجاب و قبول" و شرح المحللہ للشیخ و سنہ ۱۰۵۰ ص ۵۵، و رقم الشافعی ۱۰۶۰،

مکنہ حقیقہ کو نہ:

(۲) "و قد صلب دینہ امر باحضر الرهن فاذا حضره امر الرهن بنظم کل دینہ اولاً ثم امر البیتین

بنظم الرهن: مفتی الایحی مع مجمع الانبیر ۱۰۴۷ ص ۳۰ کتاب الرهن عفا یہ کو نہ:

"و امر البیتین باحضار دینہ، و امر الرهن فاذا دینہ اولاً" و البحر الرق ۳۳ ص ۸۹۔ کتب

الرهن، و شبہہ:

"و لا یطلب العربی دینہ، یؤمر باحضار الرهن: لان فصر الرهن قبض استیعاف، فلا یجوز ان -

”اور وہ نہ دیکھتا“ جیسا کہ ”الاشداء و النظار“ میں مذکور ہے (۱) اور عرف امارت میں
مذکور بات کفر ہے جیسا کہ ”المن مرتبہ“ میں لکھا ہے کہ اپنی عزت دینا ہے تو اس کو بھی عرف اور
عارف پر قیاس کرنا چاہئے۔

دوسرے یہ کہ فقہ کا یہ دعویٰ اقاہر ہے کہ عظم اور معالمت میں معافی کا اعتبار
ہے نہ لحاظ کا (۲)۔

اس واسطے فقیر لوگ یہ باعوض کو حق کے تخم میں شمار کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا
خبرارت سے واضح ہے کہ جس بات کو جائز سمجھا جا رہا ہے وہ جائز ہے (۳)۔
میرینا قربان کرنا سپرد و سورتوں کا قلم بیان فرما نہیں تاکہ ممکن رہے جوہر

(۱) الاشداء و النظار، المجلد الاول، القاعدة السادسة، ص ۹۳۰، (مصحف)

(۲) المعبرۃ فی الحقوق للبصائر و النظار، لا لافظاظ و التسلی، (مجلد الفقه، ص ۹۰۰، (مجلد الفقه)

(۳) الصدق بنسری

(۳) مستثنیٰ سے قانونی مزاجی (۱) کی عبارت زیادہ بہت اظہار سے نقل کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ۱۲ ہجری کے بارے
میں کتب میں فرق ہے، جو حال دونوں کا ملکہ ایک جیسا ہے لہذا قانونی مزاجی کی خبر امارت اس طرح ہے۔

”نہیں فقیر کے نزدیک حقیقت یہ ہے کہ ایسی صورتوں میں موافق، مان و دولت کے لفظ یہ ہے مرد و دولت سمجھتا
چاہیے، لیکن ایسی صورتوں میں مقصود یہ ہے کہ ان کی امارت، دولت ہے کہ مرتبہ میں مرتبہ سے لے کر ان کے وہاں
”سائنس نے جو بالی شاعر تھے وہ دفع ایسی زمین مریدانہ کا اور بھی درختوں کا ہے، یا تو اس سے مراد چوٹی کہ وہ اس سائنس
دانش سے یہ امارت، عاقبت ہے کہ ایسی شاعر تھے زمین مریدانہ کے معانی اور درختوں کے چھل سے فائدہ اٹھاتے، اور دوسرے
نئے نئے ہیں یہ کہ اصول فقہ میں ثابت ہے کہ العاقۃ فقہہ ثانیہ مات غم“ نے وہی ہے، ایسی ہی کتاب انشاء و انشاء میں سورہ
ہے اور انشاء و انشاء سے یہ کہ ایسی امر ورنہ ہے کہ وہاں مریدانہ کے معانی مرتبہ کے لئے بیان ہیں تو اس
مذہب میں جی کہ وہاں، کے واقعہ یہاں سمجھنا چاہئے، اور دوسری یہ ہے کہ یہ جو سوال فقہ میں ہے کہ ”العصرۃ
فی الحقوق تستعنی لا لفظا“ ملحق موافقت میں جو مانا استعمال ہوں تو ان معاملات میں ان الفاظ سے جو اس مقصود سے
کرت و احسن کا قہر ہوگا، نہ کہ الفاظ کی جو وہ لفظانہ ہوگا، ایسی دیکھو یہ کہ وہاں میں فی الواقع کتب کا علم
ہے (۲) (۱) قانونی مزاجی مریدانہ میں انسانی زمین کی ایک صورت، ص ۵۲۹-۵۳۰، (مجلد ۱)

$$- \left(\frac{1}{2} \frac{d^2 \phi}{d\tau^2} + \frac{1}{2} \frac{d\phi}{d\tau} \right) = - \frac{1}{2} \frac{d^2 \phi}{d\tau^2} + \frac{1}{2} \frac{d\phi}{d\tau}.$$

انجیل اب جامعہ و مفسر:

[illegible]

مساحت ہوائی فضا میں اعلیٰ طرف سے لے کر۔ سرحد عہدہائی حد جب تک کہ کسی نے اس مسئلہ پر مستقل ایک
مرسالہ تصدیق نہ دیا ہے۔ اس کا نام نصف نصف (۱۳۰) ہے۔ فقط ہوائی فضا کی طرف۔
تورہ۔ ہر طرف نصف نصف اعلیٰ حد سے اعلیٰ حد تک۔ ہر طرف اعلیٰ حد سے لے کر۔

اشتیاق از مکتب

سوال نمبر ۱۹ :- ذیل کے محرم کیلئے جو پہلے کوئی بھی اس میں نہ تھا اس سے کئی سال قبل بنائے گئے ہیں۔ وہ کون سے محرم ہیں؟

الْحُجُبُ أَبُ حَاضِرٍ وَتَقْسِيمُ:

تھکا۔ یہ ایف بی اے اور ایف بی اے میں شامل ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک مخصوص اور مستند (۴)۔

۱۰۰: انهم به ۱۹۰. کتاب الفرس، فک، ص ۱۰۰، علیہ من.

۱. *Journal of the American Medical Association*, 1964, 194: 1000-1001.

٣٠٠. صحبه عن ابن أبي عمير، قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: «الطعام الطيب في البطن الطيب».

الفرائد، کراچی

³ الأجلان: بفتح الهمزة، معجمة، مصدر: أجدد، أجدد الشيء: أجدده، أجدد له: أجدد له، أجدد له: أجدد له، أجدد له: أجدد له.

اس کے ساتھ ہی طے کرنا کہ میں روپے لگانا ہی ایک ہزار روپے سے لیا جائے گا تو یہ اجارہ ہوگا ایک عقدریس ۱۱ معا طے کرنا (ایک دین، دو سو چارہ، شربہ، دست نہیں) (۱)۔ یہ نوچا پیسے کہ اس معا طے کو فتح کر دے، پھر فرض

سوفی ذمہ کاملاً، فیقی لہ المقعۃ فضلا، فیکون ربا، وھذا امر عظیم، (الذکر المختار: ۳۹۲/۶)۔

کتاب الزہن - سعید

”وقد انجز کثیر من عملا، عصر ما من سقنا یتظاهر عبارات الفقہاء، نہ يجوز الانساع للسرہی بالذہن، فافقو بہ مطلقاً من دون ان یقرقوا میں المشروط و غیر ۱۰۰ من دون ان یأملوا فی ان المعروف کالمشروط، فصول واعلم، وقد التزمنا من مدۃ مدیدۃ فی کلمات شملت من الانساع بالاذن، أجبۃ الکراۃ، لعلی منهم ان الاذن عندہم یکون مشروطاً حقیقۃً أو عرفاً، والاذن المجرود عن شرط الانساع الحقیقی والعرفی تاذر قطعاً، (مجموعۃ رسائل لکوی، الفلک الملحون فی الانساع بالمعروف: ۱۲۳/۱، اذکار القرآن کراچی)

(و کذا فی الفتاویٰ الکاملیۃ، ص: ۴۳۰، کتاب الزہن، حقائقہ پشاور)

(و کذا فی حاشیۃ الطحطاوی، علی الذکر المختار: ۳۳۴/۳، کتاب الزہن، (در معرفۃ بیروت)

(و کذا فی شرح المجلد لخالید الاناسی: ۱۳۹/۳، (۱۴۰۰)، (زعمامہ اذکار: ۷۷۰)، حقائقہ پشاور)

(۱) ”عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود عن أبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال، نبی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ہفتین فی منقۃ، (اعلاء السنن: ۳۰۱/۳، کتاب البیوع، باب النہی عن بعثن فی بیعۃ، اذکار القرآن کراچی)

لہذا الزعمہ دین کے بعد عقد اجارہ نہیں دینا چاہئے، لیکن اس صورت میں دین کا معاملہ ہی نہیں رہتا

”اما الاجارۃ فالمتاجر ان کان ہو المرہن، فہو باطلۃ وإن کان ہو المرہن وحده

القبض للإجارۃ بطل المرہن، والاخرۃ للمرہن“ (ذکر المختار: ۱۱۶/۱، کتاب الزہن، سعید)

”و کذلک لمراسجہ المرہن، صحت الإجارۃ وبطل المرہن إذا جدد القبض للإجارۃ“

(الفتاویٰ العالمیہ کبریٰ: ۵۶۵/۵، الباب الثامن فی تصرف المرہن، ورضیہ)

سوال۔ ”ایمہ شخص نے دوسرے شخص کے پاس اپنی زمین مورہ پے کے مافی گروں رنگی اس شرط پر کہ میں اس

کے بعد ہمراہ پیر کے نزدیک اس زمین کو لے گا، اس درمیان مدت میں جو کچھ پیدا ہو گا وہ اس شخص کے لئے ہے، تو یہ حق میں لائے اور

ما لکد حق، اور نہ ہے۔“

جواب۔ ”ذاتی یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں، لہذا زمین میں جو زمین کو قطع فی حق میں لائے ہو، اس کا حق میں =

کا معاملہ مستطاف انیل جگر کے ساتھ رہت و زمین کو چھ اگان کر آیا۔ پرے لے اور اس کا معاملہ چھ اگان نہیں رو پے
 طے کرے اور یہ بھی ہے کہ عمر اس قرض کو ضبط دار اور کر دیا کرتے مثلاً: میں معامہ رو پے کی قسط تجو یہ کرتی
 جائے عمر جب قسط او آئے وہ یہ فاسے جسوں کرتے کر آیا زمین گان میں عمر کو رو پے کرے تو اس طرح یہ
 معامہ درست ہوگا زمین اس صورت میں زمین نہیں ہوگی اصراف نہ آیا۔ پر ہوگی (۱) فقط واخذ ضمانت علی العظمیٰ
 حرر والہدیہ محمود فقیر۔

انتخابات عالم بھارت

سوال ۱۰ :- روپیہ قرض دیکر زمین رختی رکھ کر استفادہ کرنا اور مکان کو رہائش گاہ بنانا اور اس سے کچھ اجارے کرتے رہنا یہ جائز ہے یا نہیں؟

۱۔ بعض لوگوں کی عادت یہ ہے کہ روپیہ قرض دے کر پھر اس قرض کو گھر میں بستی کرنے کے لئے لے لیں۔

۲۔ زمین کے بدلے میں عیسائیوں کے لئے خواتین میں توجہ پیدا کرنا اور عیسائیوں کو - یہ کہہ رہے؟

۳۔ بعض لوگ رختی رکھ کر استفادہ کرنے کی بجائے تھوہہ و عالت اور پیسے سے کٹا لیتے ہیں۔

یہ سب مانے؟

الجبوب حمامة أو مصليا:

۱۔ یہ سورت چاروں نمازوں میں (۲)

۲۔ ۱۰۵۔ اذن لدا ائرجی حساب سے قرض میں محسوب کرئیں تو درست ہے اور نہ میں الجئی نقد
موسوں کرتے وقت جو نرخ ہوا اس نرخ سے قیمت لیا کر یہ سمجھیں کہ قرض ہم نے اپنے قرض میں سے اترے موسوں
کر لیا (۱)۔

۳۔ ایسی زمین جو کچھ سالانہ گرایہ فی کس ادا کرتے ہوتے ہیں، انسانی مقدار وصول کردہ روپیہ سے
کٹے دیں تو یہ زیادہ (۲)۔ اذکارہ فی النہی والحر۔
حرر واعدتہ وشرک ۱۱۱، اعلام، پریس، لاہور ۱۳۸۹ھ۔

۴۔ "وفد العسر كنسر من عصبه عسر ما من سقا مظاهر عبارات الفقهاء انه يحوز الانفع
للمرئنه بالاذن، فانما به مطلقاً من دون ان يعر قوايس الجسروط و غيره، ومن دون ان يمانوا هي ان
المعروفه كالشروط فخطوط واجلوا، وقد التزم ان من مدة جديدة اسي كلما سلت من الامتاع
بالاذن، حيث اشكر امة، لعلمي منهم ان الاذن عندهم يحوز مسروطاً حقيقياً او عرفاً، والاذن المعهود
على شوب الاشراف الحقيقى والتعريف نادر كقضاء: مجموعة مسائل المكوى، المللك المشجوب فى
الانفعاع بالمعروف ۱۴: ۱۰، اذرة القرآن كراچى،

او كذا فى الفتاوى العالمية ص: ۲۳، كتاب الرهن، حقايقه يشاور،

او كذا فى حاشية المحقق على اسرار المختار ۲۳: ۶۰۷، كتاب الرهن، دار المعرفه بيروت،

او كذا فى شرح لمجلة لخامد الاناسى ۱۹۶: ۱۹۷، ووفى الجديدة: ۵۰، حقايقه يشاور،

۱۔ "قال المحمدي فى شرح الكسر نقلاً عن اعلامه العقداى عن جمد الاشراف عن شرح القدورى
الاخطب: ان عدم جواز الاخذ من خلاف المحس كان هي زمانهم لخطا عنهم فى الحقوق، والقوى
اليوم على جواز الاخذ عند الفسدة من ابنى مال كان" ارد المختار، كتاب المحرر ۵۱: ۶، سعيد:

(۲) يدان ۵۰ سالہ کسی ملک یا عمارت کا ذکر کر کے کہنے والا جو کہ گرایہ از کس سے مقروض ہے اس کا گرایہ اپنے قرض میں محسوب
کر لیتا ہے

"واما الاجرة، فالمستاجر ان كان هو المراه، ففيه ما طفق وان كان هو المرعين وجدد

الخص لاجرة مظل المراه، والاخرة للرهين" ارد المختار ۵۱: ۱، كتاب الرهن بعد:

او كذا فى الفتوى العالمية ۳۶۵: ۵، كتاب الدس على تصرف الرهن، رشيدية:

کھیت کار بن

سوال [۱۶۷]: ۱۔ خریدنے اپنا کھیت بن رکھا اس شرط سے کہ میں جتنی مالگندہ اری زمیندار کو ادا کرتا ہوں اس قدر زمین ادا کر دیا کرے، یا سارے میں اس قدر کٹ جایا کرے گا، یعنی زمین کو زمین ادا کر دیا کرے۔ جب پٹانے کے لئے روپے ہو جائیں تو پٹانے کی صورت میں بقیہ روپیہ ادا کر لے (۱)۔ اور مالگندہ اری لے لینے کی صورت میں سب روپیہ ادا کر کے اپنا کھیت واپس لے لے۔ تو کیا صورت نہ کر دیا جائے ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو کیوں؟ جو بھی صورت ہو مل موحوالہ تحریر فرماؤ۔

۲۔ اگر کوئی صورت جواز کی ہو تو اس کو ضرور تحریر فرمائیں۔

نیم الدین ہتوی فرمے۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

۱۔ یہ معلوم نہیں کہ اس کھیت کی پیداوار کس کے پاس رہے گی، زمین کے پاس زمین کے، اگر زمین کے پاس رہے گی تو ناجائز ہے، "لأن کل فرس جر منقطعاً فهو ربا" (۲)۔

۲۔ جواز کی صورت یہ ہے کہ مالگندہ اری حسب دستور زمین کے دوسرے اور پیداوار جو کچھ ہو وہ

- "والأصل أن كل ما يطلبه الإنسان بالحبس والجلالة، يكون الأمر بأدائه شيئاً للرجوع من غير اشتراط العوضان، وما لا فلا، إلا إذا شرط التضامن". (رد المحتار: ۲۴۷، کتاب الہیۃ، باب الرجوع لى الہیۃ، معید)

"وكل ما وجب على أحدهما فإذا الآخر، كان متبرعاً، إلا أن يأمروا القاضي به، ويجعله ديناً على الآخر". (رد المحتار: ۳۸۶/۱، کتاب الرحمن، معید)

(۱) "ما: وصول کرتا، آپ اپنی کھیت، چھت، زمین ادا کرتا، لین دین کرتا"۔ (فیروز الخلفاء، ص: ۷۲، فیروز سنہ لاہور)

(۲) (فیوض القلندر ۴/۹)، (رقم الحديث: ۶۳۳۶)۔ مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز (ریاض)
 "كل فرس جر منقطعاً فهو ربا" (اعلاء السنن ۳/۸۱، ۴/۹۵، إدارة القوآن کواچی)
 "كل فرس جر قطعاً حرام"۔ (المتر المختار مع رد المحتار: ۱۶۲/۵، معید)

(و کذا فی الہدایۃ، کتاب الزکوة، فیل مسائل خلوقة: ۳/۱۴، مکتبہ شرکت علمية ملتان)

مترجم: بے پاس کھنڈہ رکھے، بچہ راسخ تلاش کر کے اور کھیت پیرا، درختوں سے پھول کر لے (۱)؛ یہ مرتبین اس نوعیت کو بطور اجازت دیتے ہیں۔ لے، اجرت سے شغلی لہانہ لے اور یہ داجارہ چوری دوسرے پر کھیت واپس کرے۔ (۲)۔ فقہ اللہ سبحانہ تعالیٰ مغرب۔

ترجمہ: اعبہ کھنڈہ، شغلی مثلاً اللہ من مہین مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور۔

صحیح: یہ: لطیف: مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور۔

ترجمہ: زمین درختن پر رہنے کی صورت

سوال ۱۵۱: ایک شخص اپنی زمین کسی کے پاس باعوث سورہ پیر یا سورہ پیر پیر کھتا ہے اس شرط پر کہ میں زمین تیار ہے، قبضہ میں دیتے ہوں اور جو کچھ پیر وار ہوگی، تم کھاؤ پیرا، اور سوائے جو کچھ پیرا وار ہوگی اس کے عوض دینا، یہ سوائے سوائے پیر وار سورہ پیر میں ٹنڈے، پیر سائے، پیرا لینا، گویا اس نقد روپیہ نہیں دوں گا، گویا میں اس کو جس نے زمین تم کو دی تھی، اس کے بعد زمین میری ہوگی، خود اس زمین میں کچھ پیرا سوائے دینا، میں اس کو نہیں دے گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی شخص میں پیرا پیرا، خود اس کو زمین میری ہو جائے گی۔ کہ قسم کا زمین دین کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۱) "الترائد المدی بنو مد۔ المبرھون: قولہ الدابة والتمر والفس والصور والواو والواو یکن للمراعی۔ الترائد من ملکک غیر أنه یکون مرهوناً مع الاصل"؛ شرح المعجزة مسلم وستم بار، ص ۴۳۳۔ (۲) (المادة ۵) مد۔ مکتبہ حنفیہ کوئٹہ

دو کذا فی رد المحتار: ۵۶۱/۶۔ کتاب الزہد، الفصل فی مسائل متفرقة سعید

دو کذا فی مجمع الفتاویٰ: ۳۰۲/۶۔ کتاب الزہد، الفصل من غصیر: اعتبارہ کوئٹہ

(۲) "اما لا جازد للمساخر ان کان هو الزہد، فہی باطلہ وان کان هو المرہون وحده الغرض

لا جازد" بطل الزہد، ولا جازد للمرہون: رد المحتار: ۵۱۱/۶۔ کتاب الزہد، سعید

دو کذا فی الفتاویٰ العالمیہ: ۳۶۵/۵۔ کتاب الزہد فی تصرف الزہد، رشیدیہ

اسی صورت میں فقہ ہمارے کجی دیکھ کر رحمہ اللہ، غلط ہو جائے گا۔

زمین اور اچارہ

سیدال (۱۹۷۹) : زید نے بکر کے پاس چند زمین دی تھی اس شرط پر کہ زمین کا لگان بکرے کا اور اس زمین کے علاوہ چھ مہینے اور مزید بکرے کو دینا ہے اور اس زمین کا نصف نقد بکرے لیتا ہے اور نصف نقد زید لیتا ہے۔ اب زید بکرے سے زمین واپس لینا چاہے تو وہ کس شرط پر اور کس طرح لے سکتا ہے؟

مسئلہ نمبر ۲ کے بارے میں جس طرح آپ حضرات کو زحمت دی تھی قحی، اسی طرح ایک دوسرے مفتی صاحب سے بھی جواب منگایا گیا تھا اب چند دفعوں میں بظاہر تعارض ہے، جو ہمارے لئے موجب تشویش ہے۔ اس لئے براہ کراہ تشویش کا ازالہ فرمایا کریں۔

الجواب: من جانب مدرسه شمس العلوم

”صورت مسئلہ میں ایسا معاملہ کرنا شرعاً حرام ہے۔ مسلمانوں کو سوا کا لین دین کرنا اور سوا سے معاملات سے مطلقاً احتراز کرنا لازم ہے۔ جو صورت سوال میں درج ہے، یہ بھی سودی معاملہ ہے، مگر زمین جو نفع زمین مریوں سے اخذ رہے ہیں اور سب کو اپنے تصرف میں دار ہے جس وہ بھی سود ہے، کیونکہ شریعت کا قاعدہ مقرر ہے کہ وہ قرض جس سے نفع حاصل کیا جائے، اسقوله علیہ السلام: ”بکی قرض جز نفعاً، فبیور بہ“ (۱)۔

عام طور پر لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب وہ قرض دیتے ہیں تو اس سے نفع حاصل کرنا چاہتے ہیں، یہاں تک کہ اگر نفع کی امید ہو تو قرض نہیں دیں گے، یہ امر منقول ہے:

”والعالم من الأموال الناس إنما يريدون عدم الدفع الإخفاق، ولو لاء نھا إعشاء الدائم، وهذا بمنزلة الشرح؛ لأن المعروف كالشروط، وهو مما یعین المص إلى آخره، کذا فی التوضیحات“ (۲)۔

سرکاری معمول (الکاتب) بذمہ دایم ہوتا ہے، مگر زمین سے یہ شرط کرنا کہ مرقم

(۱) فیہم الفقہاء، اربع الحدیث (۲۳۲۹) ۲۳۲۸، مکتبہ نور مصطفیٰ، لبنان (باض)

(۲) حاشیۃ الطحطاوی علی المرقم المختار، ۳۳۳/۲، مکتب الزہد، دار المعرفۃ بیروت

الحجاب حماماً، أو مصلياً؛

من دار العلوم دیوبند:

یہاں کے فقہ میں بھی رہن نے فقہ احمدی کو ترجیح دیا ہے (اس لئے کہ وہ سچ ہے) (۱)۔ جب
پر: ۵۵۵-۵۵۶ کے درمیان کا حوالہ دیا (۲)، پہلے فقہ شافعی کو ترجیح دیا، جب رہن نے خبر کروا دیا تو

۱. "والسلف للثلاثين الانتفاع بالزهد ولا يجوز له ولا يجوز له ان يلبس للمعروف الانتفاع بالحجاب او بالعمامة
اذا لم يكن له الانتفاع بنفسه فلا يكون ذلكاً لتبليط الغير عليه الا يذن الزاهد وفي الجمع وغير
عبد الله بن محمد بن مسلم السمرقندي - وكان من كبار علماء سمرقند - ان من ارتدى شيئاً لا يحل له
ان ينتفع به من غير وجهه الموجود، وان اذن الزاهد - لانه اذن له في الزهد - لانه يسو في دينه كما لا ينسئ
له المصلحة التي يستوي في فضلها فيكون ربا، وهذا امر عظيم، والمفتي الابعهر مع مجمع الأنهر، ۱۳۳۵، ص ۲۷۳،
كتاب الزهد، عقابہ کرمہ؛

والعالم بن احوال السن النبوي يردون عند الجمع الانتفاع، ونحو ذلك لما اعطاه الزاهد، وهذا
مستزلة المشروط، لان المعروف كالمشروط، وهو ما بعين الجمع، وحاشية المطحطوي على السن
المستحضر، ۳۳۳۹، كتاب الزهد، تاريخ المعرفة بيروت؛

لا يحل له ان ينتفع بشيء منه بوجهه الموجود وان اذن له الزاهد، لانه اذن له في الزهد، لانه
يستوي في دينه كما لا ينسئ له المصلحة فصلاً، فيكون ربا، وهذا امر عظيم، ارد المحتضر: ۱۸۲، ص ۲۷۳،
كتاب الزهد، مجد؛

او كذا في شرح المحلة لخالد الأناسي، ۱۹۷۳، ص ۹۷، (رقعة السادة، ۵۰)، مكتبة حقائقہ پشاور؛

او كذا في موضوعات رسائل الشكري، الملک المنصور، ۱۱۳۳، ذرة نيران كراچی؛

او كذا في الفتاوى الكملية، ص ۱۳۶، كتاب الزهد، حقائقہ پشاور؛

انما الامارة عند المستأجر ان كان هو الزاهد، فيبقى ينفصل، وان كان هو المبرهن وحدث
القبض للاجرة، على الزاهد، والاجرة للمبرهن، ارد المستحضر، ۵۱، كتاب الزهد، مجد؛
۲. "وكذلك لو استمر المبرهن، محب الاجرة، على الزاهد، لا حدد القبض للاجرة، والفتوى
المعتمدية، ۴۶۵، كتاب الفتاوى في تصرف الزاهد، رشديہ؛

او كذا في العادة شرح الهداية على حاشية فتح القدير، ۱۹۸۱، كتاب الزهد، مصطفى انبلي الحسني، مصر؛

وقت ۱۹ برس کی ہوئی ہے۔ عرصہ دو سال بعد سہ قافلہ شمس و شمس الحسن کی طرف سے مقدمہ دائر کیا جاتا ہے کہ والدہ کو ہم لوگوں کے حصے پہنچے گا کوئی حق نہیں ہے، لہذا اہم لوگوں کو ہوا بعد ملنا پڑے۔ مسی شمس الحسن کا دعویٰ ہے کہ تم نابالغ تھے اور سہ قافلہ حاضر نہ ہو، پانچویں کے اپنا حق طلب کرتی ہیں۔

اور قافلہ تصفیہ حسب ذیل ہیں

- ۱- مکان نام پر سہ قافلہ شمس اور شمس الحسن کے دستخط ہیں اور زمین کا منقسم یہ ہے کہ ”مکان میں جن کچھ، کسے ہوں اس میں کئی کا کوئی حصہ نہیں ہے، حصہ طینان میں باجوں کے لئے ان لوگوں کے دستخط کرے جا رہے ہیں، لیکن جب بعد نامہ ہوتا ہے تو دستخط صرف زمین الحسن کے ہوتے ہیں اور بعد نامہ پر قافلہ شمس کی دستخط نہیں ہے اور نتیجہ عرصہ بعد سہ قافلہ شمس و شمس الحسن کے ہوتے ہیں اور نہ ہوا اور نہ شمس الحسن کی طرف سے دعویٰ ہوتا ہے۔
- ۲- حد میان ملکیتیں کیا جاتا ہے، لہذا انکارا حصہ ملتا ہے۔
- ۳- شمس الحسن اپنی نابالغی کا بھی غرض پیش کرتے ہیں اور سابق رائے نامہ پر ان کے دستخط بھی نہیں ہیں۔
- ۴- دعویٰ قلع کے دو سال بعد ہوا ہے۔

۱۔ حسب ذیل بحث طلب یہ امر ہے کہ از روئے شریعت والدہ کو عیشیت ملتی ہیں، اول زمین بعد قلع کرتی ہے اور صرف میں جو زمین اور باغ بنتی ہے، اس کا زمین و رتبہ کل کی طرف سے بھیج ہوا نہیں، جب کہ تمام حضرات دوسان تک خاموش رہے؟

۲۔ اگر شریعتی حیثیت سے قلع باغ یا فاسد ہے اور اس کا قلع صحیح ہے تو مستثنیٰ کو ردیہ و ایسے مانا جائے یا نہیں؟

۳۔ زمین تین تہا شمس النساء کے نام سے خریدی جاتی ہے، اس سے مکان کی ملکیت پر کیا اثر پڑے گا، حالانکہ سلطان سراج حسن مرہوم کی ذیلی رقم سے بنایا گیا ہے؟

نوٹ: حد میان کی بات ہے کہ بذریعہ عدالت اپنے حصہ پر قالیقیاں جو جائیں اور وہ یہ شدیں۔ درود لوگ اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مکان کے مالک ہمارے والد تھے، بعد وفات والدہ و باغ

۳۔ اگر مرقہ شیش اشہا سے نام زمیں خریدنی اور اس کو دینی مٹی ہے اور چھاس کی اجازت سے زمین اس مرقہ سے اس پر مکان تعمیر کیا ہے تو وہ مکان مسلمانوں کا ہے، البتہ جو رقم قیم میں صرف ہوئی ہے وہ مسلمانوں کے ہے۔ بجز اگر جو رقم مرقہ زمین اس شخص نے سوا آٹھ روپی تو آپ کسی کو جس کے صاحب کرنے کا اختیار نہیں (۱)۔ اور اگر بجز اجازت تعمیر کیا ہے تو وہ مسلمانوں کا ہی ہے ورنہ مرقہ کے نام اور مٹی شد و رقم بھی واجب نہیں۔ اور اگر زمین اس شخص نے مسلمان اپنے لئے تعمیر کیا ہے تو وہ تعمیر زمین اس شخص کی ہے لیکن جب یہ مسلمان کو جویش ہو دے تو وہ مکان بھی مسلمان کا ہوگا، اگر مسلمان کو نہ دے تو یہ مسلمان کا اختیار تھا کہ اس مکان کو مرقہ کرنے کا مرقہ اپنے مرقہ (۲)۔

نوٹ یہ ظہر ہے (۳)۔

اب آمدنی سے ملنا جواب تو بظاہر صحیح ہے۔

(۴) کیا سارے کاغذ و خط کو اس کے لئے اور یہ اس کا نام پر مرقہ کو لازم ہو جائے گا، اگر مرقہ کو لازم ہو جائے تو اس کی جو مرقہ قبول ہوگی، ورنہ اگر مرقہ (۵) تھا تو بظاہر صحیح ہوگا (۶) اور کیا زمین مرقہ میں جو حکم کیا گیا ہے؟

والاعمال اس عہد میں رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ "لان امرکۃ مدبرکہ کسبت من الاحوال جماعیۃ عن تعلق حق العسر بعین من الاعمال" اردو تصدیق کتاب الفرض ص ۵۹۰۔۵۹۱۔ معینہ

و کذا فی البحر الرق، کتاب الفرض ص ۳۰۲۔۳۰۳۔ معینہ

"کل منصرف فی حیکۃ کیف ساء"۔ شرح المعجلۃ لاسلمہ رشتہ ۶۵۳۱۔ رقم الجماعہ ۱۰۹۴۔ کتاب المسبۃ، مکتبہ حبیبہ کونہ

۲۔ "عسر دار و حسد رب فالعسارۃ بینا والبنفۃ بین علیہا" نصحت نہ رہا، ولو عسر نفسه فلا فناء، فالعسارۃ لہ ویکون عاغب للعسر عذیرم، فالعرب یعطینہ ذلک، ولہا ملا بفنہا، فالعسارۃ لہ، وهو نوع فی المال، فلا رجوع لہ"۔ الفکر المسمر، مسائل فقہی ص ۳۰۳۔ معینہ

۳۔ "و لا تاکلوا من اموالکم ما بینکم من مال من، و تداولوا" لہا انی الحکۃ ان تاکلوا الریاء من اموال الناس ما بینہم و اثمہ علیہم"۔ (سورۃ البقرہ ۱۸۸)

۴۔ "عن سرور بن شعب عن ایدہ عن جدد ان امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال "انما عسی لمدعی بالنفس عسی لمدعی علیہ"۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب لا تقصید و السہادات ص ۳۴۰۔۳۴۱۔ قدسی

"انما سحت لہ غوی سال اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیہ، فان اعترف لہ عسی علیہ، و ان انکر سال

(۱) اگر حق کا فیصلہ، دھم سے نجات اسی پر موقوف ہے تو وہاں کو تو یہ اور قریضاً کذب کی اہانت ہے، مرتع جھوٹ سے احتراز کریں، (۱)۔ نقلہ اندر بنائے توحانی الظلم۔

مرورہ العبد محمود مشکوٰی غنا اللہ عن معین مفتی مدرسہ نظام سہارنپور، ۹ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ۔

بہت تک جتنا مد اور دین نامہ سامنے نہ ہو اور گواہوں کے بیانات نہ ہوں، اس وقت جب فریقین کی تصدیق و تکذیب شکل ہے، مد۔ طے کرنے والوں کو سب نزکوں کو غور سے دیکھ کر فیصلہ کرنا چاہئے۔ سوال سے تجویز متعارف باتیں ظاہر ہوتی ہیں، اس لئے جوابات صرف سوالات کے مطابق نمونہ دیے گئے ہیں۔ اصل حقیقت کے جاننے والے بیانات بھی بدل جائیں گے۔ اول فیصلہ کرنے والے تحقیقات کریں، اس کے بعد اگر کسی مسئلہ میں انکشاف و توثیق کرنی جائے۔

سید احمد غفرلہ، ۹ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ۔

رہن کی واپسی و رہائے رہائشی کے لئے

سوال (۱۶۱۹)۔ فریڈ نے اپنا مکان بغاوت میں سوریہ پانچ سال تک کی مدت کے لئے جو زمین سوریہ، ہمارا نالہ کوہ میں رکھ دیا اور اس زمین نامہ کے اندر تحریر ہے کہ اگر اس مدت پھر زمین رقم وادانہ ہوئی تو زمین نامہ کو بیع نامہ تصور کیا جائے۔ اگر جواب نہ ملے تو پھر نامہ شرفی زید کے فوت ہونے پر کیا بیع نامہ کیا جائے تو کیا بیع کا حق ہوگا؟

۱۔ المدعی البینۃ، لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام: "الک بے؟" فقال لا فقال "الک بے؟" وان حجتہا

لعمری بے؟، رائد مدیہ، کتب المدعی، ۱۰۳، ۲، إحدادیہ حللن

(۱) "والتعریض والتوریۃ: إطلاق لفظ ظاهر فی معنی وخص فی آخر مع إرادة خفیۃ، وهو صریح

الغور والتخدع، قال العلماء: فإن دعنا إلیہ مصلحۃ شرعیۃ راجعۃ علی خداع المخاطب، أو حاجۃ

لا متدرجۃ علیہا إلا بالکذب، فلا یأب بالتعریض وإن لم تدع إلیہ مصلحۃ کذلک، تحریر، المدعی

المعدیۃ، مطلب فی التعریض والتوریۃ، ص ۱۹، مدعی

(۱) کذا فی تفسیر ابن کثیر، ۱۲، ۲، سبب الکیفی لاہور

(۲) کذا فی رد المحتار، کتاب النکاح، ۶۳، ۵، سبب

کتاب الفرائض

الفصل الأول فی التركة وتصرف المیت فیہا

(حرک و میریت کے تصرف کا بیان)

اپنی جائیداد کو اپنی زندگی میں ورثہ پر تقسیم کرنا

سب اہل اسلام کے لیے لازم ہے۔ زید اپنی حیات میں اپنے بھائی محمد کو اپنی جائیداد میں سے نصف حصہ دے دیا۔ اس نے اپنی زندگی میں اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔ اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔

اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔ اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔ اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔ اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔

اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔ اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔ اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔ اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔

اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔ اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔ اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔ اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔

اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔ اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔ اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔ اس مال کو اپنے بھائی محمد کو دے دیا۔

مختصر ہے۔ اشیاء۔

میرزا محمد علی علی۔

الحجاب، حامداً ومصنفاً.

۱۔ اپنی کتاب میں پندرہ سو نواد میں شریف و شرف (۱۱) کتابوں کو درج کر دیا ہے۔
 ۲۔ ان کو دس سال تک نہیں اپنے اس تحریر سے کوئی نوے و نئے رشتہ طبعی رشتہ کی وہ سے ضرور کیا۔
 ۳۔ (۲) سال کے لیے کسی عامت میں ملتی یہ قول کے مطابق بیٹی کو بھی لڑکے کے برابر حصہ دی
 جانے (۳)۔ انہوں نے اعلیٰ کریم جوہر بیوی اور جوئے (۴) رقیہ و دیگر حصے بنا کر ۱۹ روپے سے بیہ
 شد و زوں اور ان کیوں کو ۱۹ روپے (۵)۔ سو روپے بیوی کا کوئی حصہ نہیں (۶)۔ ان کی کتاب کا پانی ہو۔

۱۰۔ و شکل و حد حجاب ان بنصرہ فی حشرہ کتبھا شاء! روضہ السجلہ لمسیہ۔ ص ۱۰۲۔
 ۱۱۔ کتاب الفرائض، الفصل الثامن فی احکام غسمة دار الحکام (مختصر بیروت)

۱۲۔ اہل بیت و سبب فی الفرائض، فقہان بکون الفرائض، من اهل بیت و کونہ من اهل بیت ان کیوں جزاً
 عتلاً و لغو علی مہر و سبب، الفرائض فی احکام غسمة الفرائض، ص ۱۰۲۔

۱۳۔ و یہ حصہ حل و تولد فی نصیحة وارث نصیب العیض علی اہل بیت، من اهل بیت و کونہ من اهل بیت
 اہل بیت، انہوں نے ان کا ان نصیب لڑکے کا حصہ نہیں لڑکے، و علی اہل بیت و کونہ من اهل بیت
 انہوں نے ان کا حصہ نصیب لڑکے کا حصہ نہیں لڑکے، و علی اہل بیت و کونہ من اهل بیت، کتاب
 الفرائض، الفرائض فی احکام غسمة الفرائض، ص ۱۰۲۔

۱۴۔ کتاب الفرائض، کتاب الفرائض، ص ۱۰۲۔
 ۱۵۔ کتاب الفرائض، کتاب الفرائض، ص ۱۰۲۔
 ۱۶۔ کتاب الفرائض، کتاب الفرائض، ص ۱۰۲۔

۱۷۔ کتاب الفرائض، کتاب الفرائض، ص ۱۰۲۔
 ۱۸۔ کتاب الفرائض، کتاب الفرائض، ص ۱۰۲۔
 ۱۹۔ کتاب الفرائض، کتاب الفرائض، ص ۱۰۲۔

۲۰۔ کتاب الفرائض، کتاب الفرائض، ص ۱۰۲۔

و کہتے ہیں (۱) اور (۲) کہ اگر ایک شخص (۳) فقیرانہ طور پر مال دے تو اسے مال دینے والے کے لئے ایک بائیکاٹ دینا چاہیے۔

وہی شرط کسی وراثت میں

سوال: ۱۵۰۹ | اس وقت میں کس وقت مال دینے والے کے لئے ایک بائیکاٹ دینا چاہیے؟
 اگر میری طرف سے اس وقت میں مال دینے والے کے لئے ایک بائیکاٹ دینا چاہیے؟
 اس کے بعد مال دینے والے کے لئے ایک بائیکاٹ دینا چاہیے؟
 اس کے بعد مال دینے والے کے لئے ایک بائیکاٹ دینا چاہیے؟

مکلفین کے لئے

ضلع دارالحدود، ۱۵۰۹ قریبی

الجواب: حامداً ومصلحاً۔

کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹، کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹

و کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹، کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹

و کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹، کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹

و کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹، کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹

و کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹، کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹

و کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹، کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹
 و کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹، کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹
 و کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹، کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹

و کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹، کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹

و کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹، کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹

و کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹، کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹

و کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹، کتاب الفرائض، جلد ۱، ص ۱۵۰۹

پر کوئی اثر نہیں پڑتا (۱)۔ اس جائیداد کے برابر ۳۰ اُجرہ کر کے جنس ازگوں کے درجہ کو دیے جائے گا۔ (۲)۔ اگر ان کے درجہ میں اندر بخش و حسین بخش بھی ہیں یعنی ان کا انتقال بڑوں سے بعد میں ہوا ہے تو ان کو بھی حصہ ملے گا۔ ہر ایک کے انتقال کے وقت جس قدر درجہ اس کے زندہ رہے (۳)۔ اگر سال میں اس کی تفصیل ہوتی تو پوری طرح جائیداد کی تقسیم وہ اس کے حصص کا حالی معلوم ہو جاتا، اب جس قدر سال ہے اس قدر جواب ہے (۴)۔

نکاح والہ سببہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ و العبد محمد کنگوی عفا اللہ عنہ، محقق مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔
الجواب صحیح: عبد الغنی، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۵/۳/۶۳ھ۔

(۱) فتح رہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جائیداد سب بیٹوں کی ۱۰۰ دوا لین کا حصہ اس میں نہ ہو:

”(مسئل) فی اخوة خمسة سبهم و کسبهم واحد و عائلتهم واحدة حصلوا یسبهم و کسبهم اموالاً، فهل یکرن الاموال، لئلا یکرنوا مشترکة بینهم اُخماساً؟

الجواب: ما حصله الاخوة الخمسة تسبهم و کسبهم یکرن سبهم اُخماساً“۔ (تفصیح الفتاویٰ الحامدیہ، کتاب البرکۃ: ۱/۹۵، مکتبہ مبعوثہ مصر)
۲: ”الخمسة سبها طلب الشراكة، فو یسبهم الانتفاع بملکہ و رکنتها هو الفعل الذي یحصل به الإلزام والتبعية بالانصباء“۔ و حکمها تعین تبعیاً کل من الشراكة علی حدة“۔ (الفرامختار: ۲۰/۴۵۳، کتاب القسمة، سعید)

”واما بتقسیم العین الواحدة و تبعية کل حصصه شأنه بکل جزء من أجزائها فی قسمها کقسمة العرصة الواحدة بین ثمن، ویقال لها: قسمة تقریق و قسمة فرد“۔ (شرح المعجزة للظیم رسم باز: ۱/۹۱۸، رقم المادة ۱۱۵)۔ کتاب الشراكة، الباب الثاني فی القسمة، مکتبہ حنفیہ کونستانتینوپل
و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵/۴۰۳، کتاب القسمة، الباب الأول فی تفسیرها و بیان ما هی القسمة الخ، و ضمیمہ)

(۳) قال الله تبارک و تعالیٰ: و لأولیوبه لکل واحد منها السدس مما ترک (سورة النساء: ۱)
(۴) ”و شرطه ثلاثة: موت مورث حقيقة أو حکناً، و وجود وراثته عند مورثه حياً“۔ و العلم بحیثه الإثبات“۔ (رد المحتار: ۶/۵۸۸، کتاب الفرائض، سعید)

و کذا فی مجمع الأنهر: ۳/۶۳، کتاب الفرائض، مکتبہ غفرانہ کونستانتینوپل

شہ ہے (۱)، وہ خود رکھ لے اور بقیہ الا کو دے دے۔ اگر سب لڑکے ہیں تو سب کو ہر روز دے، اگر لڑکی بھی ہے تو وہ ہر روز کے کو، اگر لڑکی کو دے دیا جائے (۲)۔ یہ اس وقت ہے کہ زوجین کے والدین میں سے کوئی زندہ نہ ہو اور نہ سب کی تفصیل لکھ کر ہر ایک کا حصہ دریافت کر لیں۔ پورا ہر بغیر و ٹکڑو کا، کی اجازت کے ار خود مسجد وغیرہ میں اپنے کا حق نہیں اپنا حصہ جس طرح چاہے کرے (۳)۔ فقہ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حرر والحبہ محمد شرف الدار العلویہ بیروت ۱۳۰۶ھ/ ۱۳۰۶ھ

ایک بیٹے کو روپیہ دینے کے بعد وٹیکرو پٹا کا اس میں حق

سوال ۱۵۶۸۵: ایک شخص نے انتقال کیا۔ ان کا ایک لڑکا بیٹا نکرتا ہے کہ والد سب نے مجھ کو ایک ہزار روپے دینے سے اور فرمایا تھا کہ تم اپنے غلام کا سر میں لایا اور تم کو دیکھو نہ دینا۔ اور یہ بیان ان کا اپنے والد کے انتقال کے بعد ہے، مگر شہ کے کاغذات میں مستعار لکھے ہوئے تھے تو اس صورت میں وارثان متوفی نہ خود کے علم شرعی معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

نیز اگر وہ بیان کے ذریعہ متوفی کے مرض الموت کا یہ ثبوت مل جائے کہ متوفی نے اب مرض الموت میں واپس لینے کا ارادہ ترک کر دیا تھا، یا معاف کر دیا ہے تو کیا یہ فعل متوفی کی وصیت سمجھا جائے گا یا نہیں؟ اور یہ بات کہ وراثت کے حق میں وصیت نافذ نہیں ہوتی، متوفی کوئی عالم نہیں تھے کہ اس بات کو جانتے۔ کیا اس صورت میں اس فعل کو وصیت سمجھا جائے گا؟

۱) قال الله تبارك وتعالى: ﴿وَلَوْ كَانَ كَمَا نَحْنُ لَفُتِحَ لَكُمْ الرِّبْعُ مَعَانِ كُنْ بِكُمْ مَوْرُثَةً﴾ (۱۴)

۲) قال الله تبارك وتعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَوَلَّيْتُمْ فَاذْكُرُوا لِلَّهِ الْوَدَّاءَ الَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ فِي الْأَمْوَالِ الَّتِي لَكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ مِنْ قَبْلِ يَأْتِيَكُمْ بِهِمْ لِيُذَكِّرُوا لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (۱۱)

۳) "لا يجوز لأحد أن يتصرف في ملك غيره بلا إذنه" (شرح المحلة تسليباً وسمياً بار: ۶۰۱، رقم

السادق: ۹۶، مكنه حنفية كونه)

او گذاهی الدر المختار ۴/ ۴۰۰، کتاب العصب، معید)

"كل من يتصرف في ملكه كيف شاء"، (شرح المحلة تسليباً وسمياً بار: ۶۵، رقم المعادة)

۱۲۹۳، کتاب النکاح، الباب الثالث فی احکام الاملاک، مکنه حنفیه کونہ)

"لا يملك ما ليس له ان يتصرف فيه بوصف الاختصاص"، (رد المحتار: ۵۰۴، اول

کتاب النکاح، مطلب فی تعريف المال والملک، معید)

ان کے لئے چھپرہ کا لڑکی چھوٹیں وہاں اتارے مہینے پہنچتے اور جو ہیں۔ اب دینی صاحب اپنی یہ زمین
 دار۔ مسجد میں رہنا چاہتے ہیں۔ ہمالی غلبہ پر مشتبہ ہے کہ آپ اپنی جائیداد دار میں مسجد میں اسے دے دیتے ہیں و
 نہیں، یا دے دیتے دیکھو اور میں؟ اور ہمارے گاؤں کی مسجد قریب ہے۔ مفت۔
 الجواب حامداً ومصلیاً۔

گردہ دار کے تحت ضرورت مند نہیں اور ان کو خرچہ کر کے نقصان پہنچا، ابھی مقصود نہیں تو عاقبت
 صاحب نے سنا بہتر یہ ہے کہ اپنی جائیداد اپنے دار۔ مسجد کے لئے وقف کر دیں (۱) کہ یہ صدقہ جو۔ یہ سن
 چکے، اور انہی یہ ہے کہ ایک تہائی کی قیمت دار۔ مسجد کے لئے کر دیں، بقیہ دانا، گولہ جانے کا (۲)۔ فتا
 واللہ بما تعالیٰ العلم۔

حرر والمحرر، محمد غفرلہ، ۱۰ محرم، ۱۴۰۹ھ۔

الجواب: کتبہ اللہ ونظام الدین شیخ عبد البر اعلم واپر ہند، ۱۴۰۹ھ۔

۱۔ الوصف: "وہ ارادۃ محسوب النفس فی الدب بجز الاحیاء، وہی الاخیرہ بالانوار، یعنی
 الثانیۃ من اہلہا، ومحلہ لعل المنقول، وکنہ الافظاحۃ کأرضی هذه صدقة موقوفة مؤبدۃ عنی
 لیسکس ونحوہ"۔ الدر المختار ۳۳۶، ۳۳۷، کتب لموقف، سعید
 بزکذا فی النحر اثر النبی ۴۵، ۴۶، ۴۷، کتب الوصف، رشیدیہ
 ۲۔ "عن عاصم بن سعد عن ابيه رضي الله تعالى عنه قال: مرحت عدم الفتح حتى اشعبت علي الموت.
 فعادني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، فقلت: أي رسول الله! إن لي مالاً كبيراً أو ليس يورثني إلا
 امة لي أو تملكني ثلاثي مائة قال: "لا" فقلت: فاشطر قال: "لا" فقلت: فاشتر قال: "لا" فقلت: فاشتر
 كثير أو تملك أو تملك أخيراً، فخرج من أن تغرهم عدلة يكتفون الناس"۔ سنن ابن ماجہ، أبواب الوصایا،
 باب الوصیۃ ثالث ۱۹۲، ۱۹۳، قدیمی

وتخرج الوصیۃ ثالث ثلاثی عند عدم المصع وزلہ بجز الوارث ذلك لا الوارثا علیہ
 الدر المختار: "أهل الوصیۃ بأهل من الثلاث أولی أو ثلثها، فانما یزکات الوارثا فقر، ولا یسعون
 بها یورثون، فلیترک والی ثلثا فیہ من الصدقة، وقال علیہ السلام: "فصل الصدقة عنی ذی الرحمۃ
 الشکاح"۔ (واللہ رعاۃ العفر و الصدقة وإن کانوا أعی، یمنعوا یتعصبهم فالوصیۃ أولی)
 بزکذا المختار ۱۹۵، ۱۹۶، کتب الوصایا، سعید

اچھے پیسے وارث کو دے یا بد رسہ سلسلے؟

مسئلہ ۱۸۹۸: ایک آدمی کے پاس نہ کوئی کاروبار نہ روایتی، نہ تھا اور نہ اس سے عقد و رقبہ، موصوف نے اور یہ کسی امر آدمی کے پاس بطور امانت رکھ دیا اور پھر ان کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم کو کوئی وارث نہیں ہے، صرف مرحوم کا ایک بھتیجا بیات منہ اور مرحوم کے نزدیک وقت نواسہ بھی نہیں تھا اور مرحوم نے کسی دوسرے کے لئے کوئی وصیت کیا۔ تو اب اس کا یہ فرما دے میں، بے یا بھتیجا کو اسے یا غریب کو دے؟
الحوب حامداً ومصلیاً:

بھتیجا ایک قسم کا وارث ہے، اگر اس سے قریب نہ کوئی مستحق وارث نہیں آج بھتیجا کو دے (۱)، دوسرے مسئلہ کا حل نہیں رہتا، واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔
حرر العبد محمد غفرلہ دارالعلوم، بوند، ۱۸/۵/۱۳۹۲ھ۔
غیر ۱: اس کو کچھ جائیداد دینا
مسئلہ ۱۸۹۹: اس مسئلہ کے بارے میں حکم شرع سے مطلع کریں، ایک عورت سہ قریبیہ جو کہ ادا دے رہی ہے اس کے مندرجہ ذیل رشتہ وار ہیں:

حبیبہ

حقیق والدہ شوہر حقیق بھائی ۳ حقیق بہن ۴

حبیبہ کے مذکورہ رشتہ داروں میں سے ہر ایک بالمدار ہے۔ حبیبہ چاہتی ہے کہ ایک دوسرے کے غیر رشتہ

(۱) وكذا في الفتاوى العاصمكية ۹۱۱۲، كتاب الوصايا، الباب الاول، وشيخه:

(۱) "و حصة القول فيه كما في الصنف الاول وهو انهم إما ان يتعاونوا على المصلحة او لا، فإن تعاونوا، قدم الاقرب ولو أنشئ كسنته أحب واسى بنت أخ" والدو المختار مع رد المحتار، كتاب الفرائض، باب نورث ذوي الاوجار، ۹۳۱۶، معتمد

"كذلك بقسم الباقى بعد ذلك بين رزقته"، والدو المختار ۹۱۱۲، كتاب الفرائض، معتمد

وكذا في الفتاوى العاصمكية ۹۳۱۶، كتاب الفرائض، وشيخه:

چائید اور مکر واپسی

سوال [۹۶۸]: محبوب الرحمن کا انتقال ہوا اور انھوں نے اپنی شادی نہیں کی، اس لئے کہ وہ فوت ہوئے۔ مرحوم نے حلقہ بھائی، بہنیں، ماں، باپ، اٹایا، چچا، چھو بھئی وغیرہ کوئی نہیں چھوڑا۔

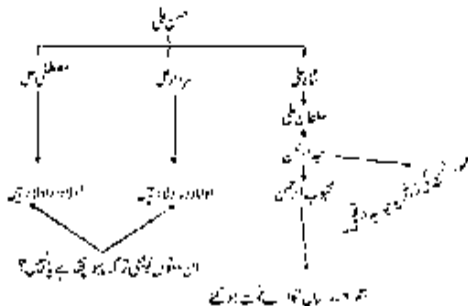
۲ محبوب الرحمن ابن حقی عبد الرحمن بن سحان بنی اس شافعی، یہ چار شیعہ و کلمی کی مثنوی ہیں۔
 صنف ایک، مولیٰ زاد ابن کاثر کا (عبد اکرم) اور ایک مامول زاد بھائی کی دوا لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ صنف سے
 چار روزہ قریش اپنی کل جہ نیا دوا لڑکیاں بن اور وارثان کے سامنے زبانی یہ ہے بھی عبد اکرم کو کر دیا، اور بچیاں دوا لڑکی
 کا خداست، میں کہ کتاب اور تمام اہل بیت پر ذکر کے قابض بنادیا، علاوہ انیس قرص کی غیر مت بھی کہہ دوا لڑکی
 اور وارثان کا خیال رکھنے کی بھی بدیت اور وصیت کی۔

۳ محبوب الرحمن نے جو قلعہ سترج اپنے پاپھورٹ میں واقعہ کاغذ انکریم (طیغہ خاتون) کو اپنا دارالتربیع کر دیا تھا اور وہ واقعی حج سے قس جلا اختیار است عیشیت مالکانہ طیبہ خاتون کو سپرد کر کے کافی طبعی بنا دیا تھا اور طیبہ خاتون کا بچن اب انتقال ہو گیا ہے ان کے صرف ایک لڑکا عابد انکریم ہی باقی ہے جس کو بہت کچھ مل گیا ہے۔

۴ جامعہ اوسبوب الرزمن سے والدہ عبدالرزمن کی ذاتی خریدی ہوئی تھیں جو پوری کتابی پیرا محسوب الرزمن کو ہوا ہے۔

۵۔ انہی صورت میں اگر تقسیم ہو گیا تو یہ واحد یا کثرت ہو گا؟

مشجر ۵



لجوب حامداً ومصلياً؛

مخ کو پتہ دقت والدہ عبدالکریم کو اپنا وارث درج فرمایا تھا اور اختیارات پیر و گرو نے تھے، اس بنا حاصل یہ تھا کہ اس امر سے واضح نہ ہو سکی تو والدہ عبدالکریم کو میراث دیا جائے، یہ مطلب نہیں۔ لیکن یہ کر کے ان کو، کہ نہ وہ، ورنہ وہ اپنی پرخواہی و مالک ہونے کا وہی حق نہیں تھا، بلکہ والدہ عبدالکریم کے بعد ان کے ورثہ کو وہی ہو چکا اور محبوب الرحمن ان کے وارث نہیں، اس لئے اگر محبوب الرحمن نے عرض الموت میں زہن پر عبدالکریم کو کیا ہے اور قضا بھی کرنا یہ ہے تب بھی یہ وصیت کے عقلمیں ہے، لہذا اہل وارث زین و غیرہ یہ سب ثابتی ترکہ کا مستحق یا مقرب وصیت عبدالکریم ہے (۱)۔

بقیہ دو مقامی کے عقد و محبوب الرحمن کے والد (عبدالرحمن) کے دادا (شاہ ولی) کے بھائیوں (سہرا ولی و مصطفیٰ علی) کی اول و دروازہ میں جو قریب تر زین مردوں کے اور برابر کے قدر و زینوں کے (۲) مول زاد بھائی کی زینیں مکتبی نہیں (۳)۔ قضا واللہ اعلم۔

ترجمہ اسیر محبوبہ، دارالعلوم راجہ، لاہور ۱۳۸۱ھ۔

(۱) "والمسلمون رعب و ستم لعبر النورۃ، فان خرج المرحوب من ثلث ماله، صنعت الهبة، وین لم یخرج ورنہ نحرز النورۃ الهبة، فاستصحب فی ما یخرج من الثلث" (شرح المعجم لسمیعہ رستم باز، ۱۶: ۳۸۰،

رقم المادہ: ۸۷۹)، کتاب الہبہ، الفصل الثانی فی ہبۃ المریض، مکتبہ حنفیہ کوئٹہ

(وکنہ فی الفقہاء، العاتکہیریہ: ۳۰۰، ۳۰۱)، کتاب الہبۃ، کتاب العاشر فی ہبۃ المریض، رشیدیہ

(۲) "الأقرب فالأقرب برخصون یقرب الدرحۃ" (السر اجی، ص: ۱۳، باب العصات، سعید)

(وکنہ فی الدر المنثور مع رد المحتار: ۱۶: ۷۷، کتاب المرافض، فصل فی العصات، سعید)

(وکنہ فی الشریعۃ مخرج لمر اجی، ص: ۳۹۰، باب العصات، سعید)

(۳) "ہنگو ما یوزن ما یوزن، فانی فی القریب ذوی الارحام" سے ہیں اور عصبہ کے ہوتے ہوئے ذوی الارحام وارث نہ ہوں گے، لہذا ما یوزن، ایمانی کی زینیں مستحق نہیں ہیں

"تساویرت ذوی الارحام إذا نہ یکن أحد من اصحاب الفقر تنص من یرد عہدہ، ولہ بکسر عصبہ" (القفاوی العاتکہیریہ: ۱: ۳۵)، کتاب المرافض، باب العاشر فی ذوی الارحام، رشیدیہ

"ہو کس فی سبب بسبب یذی سبب ولا عصبہ ولا یسرت مع ذی سبب ولا عصبہ"

والشر المصنف: ۱۱۴: ۷۹، کتاب المرافض، باب ذوی الارحام، سعید

(وکنہ فی مجمع الأنہر: ۳: ۵۲۲)، کتاب المرافض، فصل فی ذوی الارحام، مکتبہ غفرانہ کوئٹہ

الفصل الثانی فی ما یتعلق بذین المیت وأمانتہ

(میت کے قرض اور امانت کا بیان)

میت کے قرض قرض ہو تو اس کا قصہ

مسئلہ ۱۱۱۱: ایپ شخص کا انتقال ہو گیا اس حال میں کہ اس کے دو چار قرض تھے اس کی اولاد
نہ تھی طے معلوم ہے کہ اگر آپ قرضوں کا مشورہ نہ کرنا چاہیں تو آپ قرض خواہ پر یہ قرض اس کی والدہ سے مانگا
ہو گا۔ والدہ کو یہ معلوم ہوئی ہے کہ اس قرض کا قرض مانگا جائے کہ اس میں متعلق مشورہ کا مشورہ ہے کہ اس قرض کا قرض
دار کا یہ چھوٹے سے بڑے کیا ہوگا اور ان کی شرعی حیثیت اس پر ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

قرض خواہنے پاس اگر قرضہ شرعی ثبوت ہے تو میت کی اولاد کو قرض کا طے قرض میت کے ترکہ سے
اور وہ قرض ہر ایک کے لئے ہے۔ قرض دار ہونے کے بعد جو چاہو میت کی میت آیت تعالیٰ نے میت کی امانت
پر قرض کی جائے اگر کوئی میت کی (۱) اس کے بعد وراثہ شرعی طریقہ پر یہ قرض لینے کے مقدار ہوں گے۔ اس
سے بڑے مقدار نہیں ہوں گے۔ اگر قرض انہیں کریں گے تو خاتمہ ہوا ہے (۲)۔

۱۱ "تم نفدہ دیوہ النبی یہ حدیث من جہد لعماد" المدد المستخرج وقال ابن عابدین رحمہ اللہ معانی
اھم ما کان دیناً مانسباً مطلقاً أو بالقرض، تم نفدہ وحبیبہ من نسل ما نفی، تم نفدہ الدافی حد ذلک من
ورقہ ۱۱ المدد المستخرج ۲۰۳ - کتاب القراض، معید

وکیہا فی التمام فی الحدیث المستکبریہ ۲۰۳ - کتاب القراض، حدیث الاول فی تعریفها وجہ یعن
بالقرض گذشتہ حدیث

۱۲ "تم نفدہ دیوہ النبی یہ حدیث من جہد لعماد" المدد المستخرج وقال ابن عابدین رحمہ اللہ معانی
اھم ما کان دیناً مانسباً مطلقاً أو بالقرض، تم نفدہ وحبیبہ من نسل ما نفی، تم نفدہ الدافی حد ذلک من
ورقہ ۱۱ المدد المستخرج ۲۰۳ - کتاب القراض، حدیث الاول فی تعریفها وجہ یعن

کرمیت سے پانچویں تواریخ کے آخر میں ذکر ہوا کہ اس شخص نے اپنے آپ کو اپنے
 والد کو قریب کے قریب سے پانچویں تواریخ میں پانچویں (۱۱) تواریخ کے قریب سے
 قریب سے پانچویں تواریخ میں پانچویں تواریخ میں پانچویں تواریخ میں پانچویں تواریخ میں
 دائرہ کار میں۔

تاریخ و تہذیب و تمدن، راجہ رام چندر، ۱۹۹۵ء۔

۱. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۲. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۳. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۴. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۵. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۶. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۷. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۸. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۹. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۱۰. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۱۱. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۱۲. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۱۳. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۱۴. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۱۵. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۱۶. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۱۷. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۱۸. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۱۹. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

۲۰. "تاریخ و تہذیب و تمدن میں علم و ادب کی حیثیت" - کتاب الترائض، دار الفکر، بیروت، ۱۹۹۵ء۔

قرآن میں تَنْزِيلُ اور نَزَلَ

سوال: ۱۰۱۱۱ | مرحوم کے قرض کا عرصہ کی ہوئی ہوئی ہے جس کا مقررہ نہیں ہے، اور اگر یہ کہہ کر
میں اس پر دے، تو اسے نہیں دے گا، اگر اس کو چاہی وغیرہ، تو یہ ہے۔ کیا اس کو قیود ہی قرض اور اگر بلا قیود
ہے یہ بیان بھی اور کر سکتا ہے؟
الجواب: حاشاً، ومصلحاً؛

قرض مرحوم کے ترکہ سے لیا گیا ہے، لہذا قیود یہ دوا کرے، خود بخود ہی اس کے ہاتھ سے بھی، اگر عرصہ
چاہے گا، مرنے والی یہ ہے، لہذا (۱) فقط، لہذا ہی نہ تعالیٰ احمر
ترہہ ہی مجھ، نظر۔

بابت قرض اور اگر اس کو میراث سے وصول کرے

سوال: ۱۰۱۱۲ | میں شخص کے ذمہ قرض تھا، قرض اس کے لڑکے نے ادا کیا، پھر اس شخص کے
انتقال ہو گیا، تب اس شخص نے اپنے مرنے پر بتائی، کہ اس قرض میں ملک میں کیا ہوا، اس کے لڑکے نے قرض اور
مرنے پر ہی ہوا، تو ترکہ میں چھوڑا، اور ایسا لکھا، اور ایسا ہی اپنے وارث چھوڑا۔ تو کیا یہ صحیح ہے کہ اس
ترکہ لڑکے اور اس میں کسی پر کیا ہے تو اس ترکہ لکھا، شدہ میں سے بھی لڑکی کے ذمہ دے، اور لکھا ہے، یا نہیں۔

- قال "فعلني فضا"، وكان ثعبان الصدور حاشاً أن يعذب في غير هذا ذلك، فلهذا لم يزل
له صالحه عليه السلام، لأن "حين حدث جلدته، وكذا أن علي الإمامان بسد ومقدور انهي مصلحه
لدينية والاخرية فوئى"، محمد الخاروي شرح صحيح البخاري، ۱/ ۱۳۲، كتاب النحر، باب ما
حال في الميت على رجل جلد، اذرة لفضاعة التصريح بمرور

۱۰ | انونقدم ديوت، لئلا يها مضام من حية العباد، نو وصيته من تم ما في "المند المحتج"، ۱۰۶-
كتاب النحر، ص ۱۰۶

"تتعلق سرکه الميت حقوق ربعة مؤلفه الاول بدءا من كسبه وتجهيزه - ثم انصاف ديوت من
جميع ما بقى من ماله"، الشارح، ص ۱۰۶، ص ۱۰۶

وتد في الفرائض للعالمية، ۱۰۶-۱۰۷، كتاب النحر، ص ۱۰۶

جبکہ یہ صورت ہے کہ اگر وہ لڑکا قرضہ ادا نہ کرتا تو وہ مکان باقی نہیں رہ سکتا تھا اور وہ مکان قرض میں لگ جاتا اور وہ لڑکا کو کسی طرح ترک نہ کر سکتا تھا۔ یہودیوں اور عیسائیوں کو۔

خواریہ عامر بن محمد شہ دولایت صاحب بہار پور، قیم انکرت، ۳۹ء۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر باپ کے کہنے پر بطور قرض ادا کیا ہے معنی مثلاً: یہ سونے یا کپڑے یا کسی دوسرے چیز میں قرض کا قرض ہے جس کے عوض میں میری مکان وصول ہے تو یہ قرض میری طرف سے ادا نہ کر کے اور اتنا دینا چاہئے اس شخص کے میرے ذمہ واجب ہے اور اب میں حج اور قرض ہوں تب تو دور دینا چاہئے اگر باپ کے ترکہ سے وصول کر سکتا ہے، روپیہ یا انجلی تعمیر ترکہ سے مقدم ہے نہ کے حق ہے کہ پہلے چار قرضہ وصول کر لے اس کے بعد ترکہ تقسیم کرے (۱)۔

مگر اس سے نئے شرط یہ ہے کہ اس روپیہ کے قرض ہونے کا شرعی ثبوت موجود ہو یا دوسرے سبب اس کو تسلیم کریں (۲)۔ اگر لڑکے نے بطور قرض دیا ہے باپ کی طرف سے نہیں ادا کیا، بلکہ شخص حرم اور احسان کیا ہے تو اب اس کو ترکہ سے وصول نہیں کر سکتا (۳)۔ فقہ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

حرر و اعلم محمود سکنوی حفظہ اللہ عنہ، محسن مفتی مدد سر مظاہر علوم بہار پور ۵/۱۰/۱۳۵۸ء۔

الجواب صحیح سعید احمد فخر، مفتی مدد سر مظاہر علوم بہار پور ۵/۱۰/۱۳۵۸ء، اشوال المکرّم ۵/۱۰/۱۳۵۸ء۔

(۱) "تم تقدم ذبونه الى كذا مطالب من جهة العاد، ثم تقدم وصيته من ثلث ما بقي، ثم تقسم الباقي بعد

ذلك بين ورثته"، النور المختار ۶/۱۰/۶۰۷ء، كتاب الفرائض، سعيد.

و: كذا في الفتاوى ائمه المكيه ۶/۱۰/۳۰۷ء، كتاب الفرائض، رشيديه.

"كفى الورثة العيش" و نفس ذب من مال نفسه، لانه يرجع ولا يكون منطوعاً.

والنور المختار ۱۰/۱۰/۶۱۰ء، كتاب الرضا، فاضل في شهادة الاوصياء، سعيد.

(و: كذا في خلاصة الفتاوى ۱۰/۱۰/۳۰۷ء، كتاب الوصايا، الفصل السادس في تصرفات الوصي، رشيديه).

(۲) "تم تقدم ذبونه" ويقدم دين الصحة: النور المختار ۶/۱۰/۶۰۷ء، وقال ابن عابدين رحمه الله تعالى: "هو ما

كان ثابتاً بآبائه مطلقاً، أو بالإقرار في حالة المصحة"، (رد المختار ۶/۱۰/۷۰۰ء، كتاب الفرائض، سعيد).

(۳) "تعطى لهبة بالإيجاب والقبول، وتقدم بالقبض الكس من: لأجها من التبرعات والتبرع لآبائه ولا -

میت پر دعوائے ذہن

سوال (۹۰۵): شخصے مرحمت بعد از تقسیم تر کہ بین الورثاء، با قبل از تقسیم آن دعوائے ذہن می کند، و متوفی در باب دین مذکور هیچ اظهار می عند الموت نکرد، و رتائے میت هم عند علمیت ذہن و اظهار می کند، و مدعی بنده و دیگر کدام نوع ندارد، پس دریس حالت بر مدعی حلف خوردن لازم است یا بر ورثائے میت یا دعوی اوشان غیر مسموع است؟ از جواب جلد ہشتم فرمائید. فقط.

(۱۰ دلوں) محمد عثمان بلوچ، مترجم، سہ ادارہ مطبوعہ کراچی، ۱۲/ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ

الجواب حامداً و مصنياً:

”وب أن رجلاً قال: إني أقسم بالله، وإن أباً هذا قد مات، وولي عبد ألف درهم ذہن، فإن لم تكن المدعي سيؤثر الاستحلاف هذا لثبوت، يستحلف على علم عند علمائنا، جميعهم لله تعالى. “إله ما تعلم أن لهذا على أبيات هذا العاصي مدعي وهو كذب درهم ولا شيء منه“ فإن حلف ينهي الأمر، وإن نكر يسوئني الذي من نصبه. وفي الحنفية: هي ظهروا الرواية فإن كان هذا الثبوت المدعي عليه فمؤيد في حلفي على (أب أو أنك) فمما حلف سكت حتى صار مدعي ما بين، إلا أنه قال: “وإني لم أكن من تركه الأب، فإن صفة المدعي هي ثبوت. فلا شيء له، وإن كان به وقتان لا بل وصل إليه ألف درهم أو أكثر دراهم، وأراد أن يحلف يستحلف على أبيات “إيا الله، وإني أبك من من أبيات هذا الله، وإن شيء منه“ فإن نكر نكره ليقب، وإن حلف لأشئ عليه المدعي. فتاوى هندية ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، كتاب أدب القاضی، کتاب الحامس والعشرون ۱۰۶

= (رقم المعادف: ۹۹) مکتبہ حنفیہ کراچی

و کذا فی اندام المحتار ۴۰۰/۹، کتاب العصب، معیه

۱) الفتاویٰ المالکریة ۴۰۳، ۴۰۴، کتاب أدب القاضی، الباب الحامس والعشرون فی بیات

الموکافاة والوراثة والدين، رتبہ

صنع کے چکر برونے کے پار چلے ہیں، جن میں سے میر پور کو "حسن" کہل "اقتضا ہے، حالانکہ جو ضرر حیدر آباد میں ہے وہ بعد ثلاث میں بھی ہے "لانی" نقد حیدر میں "الصدقة" (۱)۔

تو پانچ سالہ ثانے سے حسن ہونا سمجھ میں نہیں آتا، بہذا اندہ کی رائے بعض میں حیلہ طایفہ کا وصل یہ ہے کہ "مصدق" کا حصہ دین سے تھما پورا کر دیں اور اس کے حصہ میں خرما پر روزانہ کریں "تالیا" کے لئے حیلہ طافیس میں "وہا حیلہ رحمت" پر چھٹی لکھتے ہیں، "لا مدخل لہ بعد العمة ہینا" (۲) جس میں حیلہ میں دو ضرر ہیں۔ ایک وہی جو حیلہ اولیٰ میں ہے اور دوسرا "النفق" حیدر میں "الصدقة" (۳) یعنی مصداق کا حصہ نقصان آیا اور باقی اور ثانی کا حصہ نصیب ملے گا اور ثالث اس طرف "النفق" حیدر میں "الصدقة" (۴) کا ضرر ہے، یعنی مصداق کو ضرر فی الحال دیتے ہیں اور اس فرض کو، نیز اپنے حصہ کو فراموش نہ کرنا چاہئے۔

حیلہ اولیٰ میں بھی اگرچہ ایک ہی ضرر ہے، مگر وہ ثلاث کے ضرر سے زیادہ ہے اور ثانیہ میں دو ضرر ہیں، بہذا ثالثہ اخصر حصہ، بلکہ اور دوسرے میں کوئی ضرر نہیں۔

مکرم ایک فرض اب بھی باقی ہے، وہ یہ کہ مصداق میر صورت میں تو دین کے سوا باقی ترکہ پر کرتا ہے تو حیلہ اولیٰ میں دوتا، اپنا حصہ قرض پر دیتے ہیں، اور مصداق اپنے حصہ سے خرما، کوئی دینی کرتا ہے تو اس میں ضرر مصداق کا ہے نہ دوتا کا، بعد میں بھی ضرر مصداق طایفہ "ابو میں بھی ہے کہ وہ اپنا حصہ دین وصول نہیں کرتا، مگر

(۱) "و یظن ان تصالح ان اخرج احد الورقة فی الفی التبرکة دیو شرط ان تکون اندیون لبقینوم، لان نمینیک اندین من غیر من علیہ الدین ماطل، ثم ذکر لصحة حیلہ، فقال: و صح نوضر طوا ایواء العدماء، و آی من حصہ، لانه تصنیک الدین من غنیہ، فیحفظ قدر نصہ عن القرماء، او فضرر اصیب، التصالح منہ شرعاً مہم و احابہم حصہ، و قرعہ قدر حصہ و وصلہ و عن غیوہ بما یصلح بدلاً و احابہم بالغرض علی الغرماء و فلو الحوائج، و ہذا احسن الحیل، اس کمال، و لا و حہ ان یموہ کفہا من شمر او نحوہ بقدر اندین، تم محبتہم علی الغرماء" والدالمختار ۱/۵: ۶۳۲، ۶۳۳ کتاب التصالح، فصل فی التنازع (سید)

(۲) "رد المحتار" ۱/۵: ۶۳۳، کتاب التصالح، فصل فی التنازع (سید)

(۳) وہ ہے تصنیک اندین من غیر من علیہ الدین، و یہ اصل ہے، ثانی بخلاف (۱)۔

(۴) بحر الہ بالا۔

کتاب میں درج کیا گیا ہے۔ لیکن کتاب میں اس سے "اور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

نویسندہ کوئی درجہ نہیں دیا ہے۔ لیکن اس سے "اور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن کتاب میں اس سے "اور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن کتاب میں اس سے "اور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

المعجم - صحیح ذیل جملہ معنی

کتاب میں درج کیا گیا ہے۔ لیکن کتاب میں اس سے "اور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن کتاب میں اس سے "اور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن کتاب میں اس سے "اور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

کتاب میں درج کیا گیا ہے۔ لیکن کتاب میں اس سے "اور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن کتاب میں اس سے "اور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن کتاب میں اس سے "اور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

کتاب میں درج کیا گیا ہے۔ لیکن کتاب میں اس سے "اور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن کتاب میں اس سے "اور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لیکن کتاب میں اس سے "اور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

عہدِ پیمانہ فی ہے۔ "ان لا یخلف عہد النبی" (۱)۔ امرعاتہ اونی کے متعلق طائفہ طائفہ ملے۔ جے "انوں جہ
 رحمت" (۲)۔

اس فقر پر حیلہ آفری بلائیہ پر دوسرے درجہ مسالٰح میں خرما، پر درجہ کا حق نہیں ہوگا، اور یہ
میں مزید بدل یہ کہ مسالٰح کا حصہ زمین اپنے پاس سے تھما دینا، ہکا، بولہ مسالٰح سے حق میں تاپا احسن ہے اور
اسے کیونکہ مالی میں مسالٰح کو کچھ حصہ زمین نہیں ملا اور تانیہ میں بقیہ درجہ سے مل جاتا ہے اور حیلہ ثالث میں بقیہ
روتا، کو بیخوش قرض مسالٰح خرما، پر درجہ کا حق حاصل ہوتا ہے اور وہ بدل قرض کے مستحق ہو جاتے ہیں تو
نمو مسالٰح کا حصہ زمین اور اپنے حصہ زمین سب کو خرما، سے وصول کرتے ہیں، کوئی حق مالی فوت نہیں ہوتا، بلکہ
اصول پائی میں تاخیر ہوئی ہے اور اتنی بات میں خا لہ اور بعد پر ویش کیے ہیں، مگر راجہ کے اجداد کوئے کی وجہ سے ہے کہ
”والا درجہ: انی: الا حصہ والا حصہ“ (۳)۔

ان اہل اصول میں حصہ رشتہ منشاہ غریب سے قطعہ نقاط ہے اور پتہ درشاہ و نو بھجی اہل میں رجوع علی

٢٠٨ - قوله: وفي التوجيه صرد بقية الورقة لعدم رجوعهم على المراء، كذا في الكفاية وشرح تاج الشريعة. وقالوا: أما في الوجه الأول فالبقية الورقة لا يمكن الرجوع على المراء، وفي الوجه الثاني لزوم النقد عليهم بمقابلة الغير التي هو نسبة، والنقد حرم من النسبة، انتهى. وقال بعض الفضلاء: سعد نزيل سمع عن الأول عن الكفاية وهذا هو الحق إنما في سائر الشروح من لزوم النقد بالنسبة في الصردة الثانية لأن النسبة عند الشروع - للتأمل - انتهى. والغاية شرح الهداية على هامش فتح القدير. ٢٠٨، ٢٠٩، كتاب الصلح، فصل في الخروج - معصية الناس - لعلي مصر.

٢٨ "أقول" ولقد وجد محمد - لأن ما ذكره إسحاق بن عبد الله بن المفضل في الرواية - فإن قيل: إذا لم يبق للمصالح على العروة حتى يسأل المهرم أداء حصص بقية الروثة. فيحصل من هذه الجهة فائدة بقية الروثة. فإن حصل لهم الفائدة من تلك الجهة. فيحصل قوام العروة من جهة أن حصة المصالح لا تنصير لهم. المنصبة شرح الهداية على حديث فتح المندبر ٩٠٠٢٢٢. كتاب الصلح، فصل في التصالح، معظمي البابي (أخلى مصر).

١٤٣- سائبة الخطاوي على اثر المختار ١٣-٣٦، كتاب الصلح، فصل في الحوار.

ورثاء اور غریبہ کی مصالحت پر اشکال

سوال (۱۹۱۱): میت کا دین ہو سکی پرۃ اور صلح کے خلاف ہونے سے شیعہ نے صلح کو اسن نہیں ہونا سمجھ میں آگئے ورنہ راجحہ کا وجہ یعنی "ایسر ہون" سمجھ میں نہیں آتا، کیونکہ اس میں مصالح کا ذکر ہمارے عقائد میں تو فصیحاً اپنا حصہ فرض پر پرمسول کر لیتا ہے، راجحہ میں صرف ایک مشت کھجور کے بدلہ میں اپنا دین ان کے حوالہ کرنا ہے اور اسے بالکل چھو نہیں سکتا۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

راجحہ اگر بمعنی "الاصح للمصالح" ہوتا تب بھی حیلہ نہ لینی کے مقابلہ میں صحیح ہوتا، اگرچہ غریبہ وراثت کے مقابلہ میں صحیح نہ رہتا لیکن یہ اپنے بمعنی "الایسر" (الأخف والأيسر في حق الميراث) ہے وحاشا غلام (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

دین محمد مقدم ہے میراث کی تقسیم پر

سوال (۱۹۱۲): سنی محمد یحییٰ مرحوم توفی کے ایک لڑکا دو لڑکیاں ایکہ بالوالد ایکہ بالاماء ایک بڑبہ وارث ہیں لیکن بڑبہ بعض دین میں مرہون پانچ ہزار روپیہ کی وجوہ دار ہے اور تکرر متوفی پانچ بڑ سے بہت کم ہے۔ تو اس صورت میں تکرر متوفی تمام زوجہ کو بعض دین میں مرہون پانچ لاکھ روپہ میں تقسیم ہوگا، اگر تقسیم ہوگا

- المرحومین طہر: لأنهم إذا أعطوا المصالح شيئاً يعقوبة الدين أو قدر كثر ولم يحصل لهم الدين، فقد حصل لهم ضرر دنيوي، وليس في الصورة النافعة مثل ذلك من الضرر: لأنهم وإن خرج منهم قدر الدين، لنكس حصل لهم الدين بمقابلة، فأنهى عنهم الضرر والضرر النقد، فإن العين خير من الدين. والأوحد منه أن سحره كفاً من تضرر أو تضرره بقدر الدين، ثم يحلهم على الغرماء، ثم يحلهم ابتداءً من غير بيع شئني ليعطوه له، ثم يأخذوا منهم. (نور الحق ۵۱۴: ۵۰). كتابه الصلح، باب الصلح في الدين. دار الكتب العلمية، بيروت)

۱، "الأوحد" ای الایسر لہم والأخف "حاشیۃ المصططاری علی الدوا المحدث: ۳۶۰/۳، کتاب الصلح، فصل فی المصالح، دار المعرفہ بیروت لبنان)

تو شرعاً ہر وقت کو کس قدر پورے لپکے لپکے مفصل جواب مہایت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے فرمائیں۔

سید احمد رضا خاں

النحو اب حامداً ومصلحاً:

صورت مسئلہ میں منافی کا کل ترک نہ ہو گا بلکہ اس میں صریحاً جانے کا دور درکار کو بھی نہیں ملے گا نہ نکلے گا نہ نہی، بلکہ شرعاً اور مذاہب کے حق پر مقدم ہے۔

سیر السرائر، ج ۱، ص ۱۲۱، فقہ المسلمان رحمہم اللہ تعالیٰ، غلطی نہ کہ عیب حقوق
اربعہ مسئلہ، اوّل بد شکف و جھوٹ من بعد بدیر ولا بشر انہم نفسی دینہ من حدیث
نہ من مائدہ، ام بعد و بعد من ثبات، بعد ہذا فیہ، نہ بلکہ انہی پس ورنہ دفع ۱۲۱
بشر حکم نہ ہو نے محال نہ آیا، و لفظ و بعد تو نہ تھا بلکہ علم اسباب۔

حررہ العبد محمد شادی محمد اللہ، محقق مدد۔ ناظر علوم سہارنپور

صحیح عمید المصنف، ناظر مدد سہارنپور، ۹۱، زید بنی الشاہ، ۱۲۵۰ھ

تج، بد و مہارثین فقرہ بعد بعد بعد

تج، سعید احمد محمد رشتی مدد سہارنپور سہارنپور

وایت کا رویہ وفات مولد پر اس کی مرضی کے خلاف صرف کرنا

سور ۱۱ [۹۱۶۹] زید نے اپنی شہادت کے لئے اپنے ایک ملازم شہادہل سے بھروسہ کیا:

جہاں نے کہا کہ میری والدہ کا روپیہ ایک صاحب کے پاس رکھ دیا ہے، میری معرفت ہی اسے نکھو و قہود
میں تم کو راہ دے، یہاں ان قوم فریق کر دے، چپ شہادت ہو قہود کر دے، ان طریقہ جہاں اور جہاں کے جہاں
کمال، نے ۹۱۶۹ روپیہ نہ کو یہ ۹۱۶۹ روپیہ نے اس کو چاہی شہادت میں فریق کر لیں۔

اس کے کچھ عرصہ کے بعد جہاں کو لائی والدہ نے اور جہاں کے بڑے بھائی انیس نے زید سے کہہ

۱ (السراجی فی لغیر ش، ج ۱، ص ۲۱۲، بعد)

اوکلہ فی الدرالمختار، ۱۱۶، کتاب الخیر فی

اوکلہ فی الفتاویٰ العلامیہ، ۲۳، کتاب الفرائض، رضیہ:

کہ بعد اسے شال سے لٹکوا دیا جسے وہ تم نے پہنے ہاں رکھنا اور صاحب دارانی چائی و بھینچی (بندہ) اور تم سے اس کا قطعہ دو جو کہ تو اس بھینچی کو دینا، آہم میں سے سنی و مذہبی۔

اس گفتگو کے بعد انہوں نے والدہ کو انتقال دے دیا (جس کا رویہ تھا) اور پیش صاحب پاکستان پہنے گئے، ان سے زید کی لونی تھی وہ اتنے تھے جتنے لکڑی، وہ پیش صاحب بہت بڑا روٹھوئے گئے۔ جمال کے چہرے نے بولی اٹھائی۔ زید کی سخت ٹانگے ہوئی، یہاں تک کہ کھانے سے زید سے ملنا اور گفتگو کرنا بھی پسند نہیں کیا اور سخت ناراض ہو گئے۔

ابہ بڑی اور جمال اور پیش کی بھینچی کا ٹکڑا ہونے لگا تو اس نے زید کی کی والدہ جمال کی کہانی کا بار بار دہلے پس ایک حراج کی معرفت آیا کہ جو روپیہ چھ ماہ سے پس زید کی رانی نے رکھا تھا وہ اس وقت دیا، تاکہ بندہ کا کھانا کروا سکے اور نہرونی کا اس میں خرچ ہو سکے۔

زید نے ان عزیز کو یہ جواب دیا کہ بندہ کوئی دلدہ سے ہوا کہ کھانے سے تو یہ بھی کیا تھا کہ کھانا کے بعد دینا۔ بندہ کے بچے کہاں سے جنموں کے پودے پیرا پیرا زہر دینا تم زید نے کہا کہ وہ روپیہ اس وقت دیا، بندہ نے والدہ کا حق سہرا پاؤں۔ زید نے پوسہی کر کہ کہاں ہی کی معرفت یہ روپیہ سہرا پاؤں کیا تھا اور جمال ہی اس بولی ہوئی تھی ہے۔ وہ یہی کہ اصل مادہ جمال کا انتقال ہو چکا، ان کے دوسرے بیٹوں سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے، ان سے ہمارے سوا دوسروں کو املائی کی والدہ بھی اس وقت وہ میرا چاہتی ہے اور بچہ بھی کہہ رہے ہیں اس لئے زید نے وہ روپیہ جمال کو دینا کر دیا۔

ابہ بندہ کا مشورہ زید کو پہنچا دیا کہ تم کرو روپیہ ہمارا لڑکیوں اور بیویاں دو تو بعد نکاح دینا دے دینا جو ہے تھا تم کو دے، تھے کرو روپیہ مجھے دے دے زید نے کہا کہ میں تو ان سے میرے پاس روپیہ رکھا تھا ان کے مانگنے پر میں نے وہاں کر دیا۔ بندہ کو شمر کہنے کا کہ بندہ کی والدہ کوئی پہنچ نہیں لکھا تھا کہ تم روپیہ ایسی کرو روپیہ کے بچہ ہمارے ہمارے کی طرف۔ سے پہنچ لکھو تو بچہ دے گا۔

زید نے کہا کہ مجھے یہ پہنچ بھی نہیں تھا کہ یہ پہنچ لکھ لکھنا تھا کیا ہے کہ لڑکی کی والدہ اس نے بچہ جمال اب دونوں اس وقت وہ بچہ انکی چن چے جے جے تو مجھے کیا حق ہے۔ اصل مالک روپیہ کا نہرونی نہیں ہے انوں سے اسے ملنا، ان کے مالوں سے معلوم نہیں کر سکتا تھا اس نے ہمارے ہی کے کہنے سے اور لڑکی کی والدہ کی

رہا سندی کچھ کر دیا پیر واپس کر دیا۔

ہندو کے شوہر نے اور اس کے سرورہاں نے زہر دیا۔ کہ۔ تمہارا بھتیجی، اس کی ایک بھائی قیمتی چیز ہے، کر لے لے کر اور یہ کہ جب تمہارے پیر دیکھے تو یہ چیز مے ٹی، تم پر زہر داری یہ بھتیجی کے نکاح کے بعد لڑائی کر دے۔ دیتے، ہمال کو رو دے یہ کیوں دے؟ اگر لڑائی حالت میں میرے کو پر اس رقم نے مڑی ہندو کو، بارہ، انٹلی، نہری ہوئی تو میں دو رقم داکر روں گا اس وقت میری چیز واپس کر دو۔

۱۔ یافت طلب یہ ہے کہ ان حالات میں کیا زہر پر یہ لازم ہے کہ وہ رقم جو جاس، قیر۔ نے زہر کوئی حق اور زہر نے بدلہ لیا کہ واپس کر دی، یہ زہر دو رقم اپنے پاس سے بارہ ہندو کو دارا نہ سنا؟ جو قسم ہو صحت کریں۔
لجواب حامداً ومصلیاً:

ہندو کا شوہر اس پر دوسرے سے بائیں ہے تحقق ہے اس کو مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں، اس نے زہر کی جو چیز چوری کر کے رکھ لی ہے، یہ کہ واپس کرنا ضروری ہے (۱)۔ اگر ہندو اس پر نہ منہ تھی کہ اس نے بیچا ہے ۴۰ روپیہ اس کی شادی کی ضروریات میں صرف کر دیا تو اسے زہر کے زہر دو بارہ روپیہ ہندو کو زہر لازم نہیں (۲)۔ زہر نے بھی غلطی کی کہ اصل ایک ہندو کی روٹی کی برائیت پر عمل نہیں کیا، اور شادی سے قبل روپیہ ہندو کے بیچ کر دیا، اس کو چاہیے تھا کہ نہ بچا کو دیتا نہ اندر نہ، پھر شادی کے بعد بڑا راحت نہ ہو دیتا۔ اب اگر ہندو اس پر دھماکہ

۱۔ "فذلک لیسارک وشعاعی، طولا ناکو، اعم الککم بینکم بالباطل، ونذلی بها الی الحکام لئلا تکو الحریفاً من اموال الناس بالانہم وانہم معلومون" : سورۃ تینۃ: ۱۰۸

"اکمل المال بالباطل علی وجہی، انحدہما احدہ علی وجہ الظنم والمرفہ والخیافۃ والعصب وحب حرمی مسجود، والاخر من جہۃ المحذور" ولقد انتظمت الخیافۃ حذر الاکل من حدہ الوجود کلہا"۔ (احکام القرآن للجصاص، ۳/۳۳۶، قدیمی،

۲)۔ "جنسی انقی علی بعض الورثۃ لقال انفقت بامر الموصی وانقر یہ الموصی ولا یعم ذلك الا غول الموصی بعد ما انقیز، نقل قول الموصی"۔ وقہ قال: انقی علی نو علی عبدالی او عمی اولادی، ففعل، قبل، یرجع بلا شرط، وقیل لا، ولم یفسی ذہب بامر، رجح بلا شرط، وقد کفی ما کان حظاً لہ من جہۃ العبادۃ"۔ (الندو المختار، ۳/۹۳۱، ۳، کتاب المطلاق، باب الخفۃ، مطلب فی امر عہد بالإعاقی معہد)

تھیں نہ جو روپیہ اس کی وادی نے اس کے لئے تجویز کیا تھا وہ اس کی شادی میں صرف ہوئی اور وہ مطاویر کرتی ہے تو یہ بندہ نور و پیادے (۱) اور جو روپیہ اس کے چچا اور والدہ کو دیہ تھا وہ ان سے انکس لے لے (۲)۔

یہ تفصیل میں وقت ہے جبکہ بندہ کی وادی نے اس روپیہ سے اپنی ملک ختم کر کے بندہ کو اس کا مالک بنا کر یہ کہ پاس بطور مالیت رکھا۔ روز یہ کو اس میں قرار یا ہو لیکن صورت واقعہ میں ایسے نہیں معلوم ہوتا۔ بندہ یہ مشر مش ہے، بندہ کی وادی کا اور قرض کی وادیشی کی یہ صورت تجویز کی ہے کہ بندہ کی شادی کے بعد اس کو دیا جائے، پھر وادی کا انتقال ہو گیا تو دور روپیہ سب وادی کا ترکہ بن گیا۔ جس میں شرعی ورثہ چھ رہی ہوئی (۳) اور دور، جس حسب ذکر موجود ہے تو چلی کا کوئی حق نہیں (۴)۔ جس میں اور اس کے بھائی کو حق ہے۔ بندہ اس میں کوئی حصہ نہیں، نہ بندہ کی والدہ کا۔ بندہ کے شہرہ کا (۵)۔ اگر اس کی کوئی بہن نہیں تو سب

(۱) "وضح ضمان الولی مہرھا ولو المروءة مصفرة؛ ولو عافدا، لانه سیر" (المدر المختار)؛ وقال ابن عابدین ورحمہ اللہ تعالیٰ: (اقولہ: ووضح ضمان الولی مہرھا)۔ اسی سوانہ کان ویسی لزوج او امروءة۔ مصغیریں کہہ: او کیوں، اما ضمان ولی الکبیر سہ قصاص۔ لانه کلا حسن تہون کان مأمورہ۔ روح و لا لا"۔ رد المحتار ۱۳۰۱۔ کتاب الشکاح، باب المہر، مطلب لی ضمان الولی المہر سعد (۲) "لا يجوز لأحد ان يتصرف فی ملک غیرہ بلا اذنه او وكالة منه او ولاية علیہ، وان فعل کان صاعاً"۔ (شرح المسئلة لسیبہ وسم مار ۱۰۱-۹۹۔ رقم المسئلة ۹۹، المتعلقہ لمدنیہ فی بیان انہو عند نفقیہ، مکبہ حقیہ کونہ)۔

و کذا فی الدر المختار ۳۰۰-۳۰۱، کتاب المصعب، سجد

(۳) "کما ان اعدن المتولی المروءة عنہ مشترکہ بین النورۃ علی حسب حصصہم، کذا لک یكون المدین الذی لہ فی ذمہ آخر مشترکہ بینہم علی قدر حصصہم"۔ (شرح المسئلة لسیبہ وسم مار ۱۰۱-۹۹، رقم المسئلة ۹۹-۱۰۱، کتاب الشکة، الفصل الذل فی الدیون المشترکہ، مکبہ حقیہ، کونہ)۔

(۴) "الأقرب لا اقرب یم یحصول سرف المدجد، أعنی اولیہ المدیرات جزء الثمبت ای البتہ، شو جوہم و ان سفلہ"۔ (المراجعی فی المیراث، ص ۱۳-۱۴، باب المصعب، سجد)۔

(۵) "و یستحق الارث باحدی حصالہ ثلاث سلب و هو المروءة، والسب و هو المروءة، و لو لا، الصاوی العالمیہ ۳۰۶-۳۰۷، کتاب العرائس، باب الأول فی تعریفها و فیما یقتل باثر کذا، و عیدہ،

محض ان کے مکان مسجد میں دینے سے دو مومن مسجد کا نہیں دے گا (۱)۔ ہاں اگر اصرار کرنے پر مانع ہو سکتے ہیں بشرطیکہ مسجد میں نہایت قوی مسجد کا ہو۔

اس کے بعد پورا حق حاصل ہے کہ اپنے باپ دادا کا پورا سامان چھوٹکی صاحب سے وراثت سے لے کر پڑاؤ پر چھوٹکی صاحب سے اس کی پڑاؤ کی شراکت کی اس لئے ان کے احسان کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ ان کے ساتھ ہمیشہ بددعویٰ سے پیش آنے اور اپنی وصیت کے موافق نہ ملنے کی خدمت بھی کرتا رہے دینے کی چھوٹکی صاحب کا رشتہ ایسا ہے کہ ان کی خدمت کرتے رہتے چاہئے (۲)۔ لفظ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہم۔

ترجمہ: محمد رفیع، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۱۰ھ، ص ۸۶۔

الجواب: نعم، نظام الدین شمس، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۱۰ھ، ص ۸۶۔

.....

۸۔ لا یصحور لأحد أن یصرف فی ملک غیره ولا یتخذ له أو لأولاده علیه، وإن فعل، کان صاعداً، شرح المشحلة لسلیم، مسند، ۱/۱۶۶، رقم المادة: ۴۶۱، المقارنة الثانية فی مجال الفرائض، تحقیق، مکہ، حیدر کوٹہ،

۹۔ "ومن شرطه أن یترک الوقف، الملک وقت الوقف حتی لو عصب أرهناً، لو فقهها، ثم ملکها، لا یجوز وقفاً" (مجموع الأمير ۲، ۵۶۷، کتاب الوقف، غفر له کوٹہ؛

"وحنی وقف أرهناً لرجل آخر فی بئر سمنه، ثم ملک الأرض، لم یجوز، وإن أجاز المالك، حنا، عندما، الفتاویٰ العالمگیریہ ۳/۲۵۳، کتاب الوقف، الباب الأول، رشیدیہ)

۱۰۔ قال ابن عساکر: وتعالى: "إن الله مكرم للعبدن والإحسان، وإيتاء دی الغریب" (مسورة الحج ۹) "عبر ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ عنہما: قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "من من امرأته من رجل أهل ولائهم بعد أن يولي، ومنكم والمصالحح، ص ۱۱۰، کتاب الأوقاف، باب الشر والعلية الفضل الأول، قدیمی،

"زوی ابن عساکر: یسند وامن حبان فی صحیحہ: "من أحب أن یصل إياه فی قبره، فلیصل حیوان امیه من بعده" (معرفة المصالحح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ۹/۵۳، کتاب الأوقاف، باب الشر والعلية، الفضل الأول، زوی العبدات، ص ۱۱۰، رشیدیہ؛

یا نکل بقرہ ہے، جو کہ نہ ان ہوتے (۱)۔ اور نہ انتقال سے وقت اکر تین لڑکے ہو جو حق تو مقبول برابر کے
نقداً ہیں (۲)۔ تمنا ایسا لڑکی یا لڑکے کیسے نہ دینے سے وہ سب وفایں کی لڑکی نکلتا ہے (۳)۔ وہ
تو اپنے شوہر سے مسرہ پانے کی حق ہے (۴)۔ اگر ایسا لڑکے کا انتقال پہلے ہو چکا تھا اور والد کے انتقال پر وہ
لڑکے زندہ رہے تو وہ دونوں برابر کے ہندہ میں ہیں (۵)۔ مرنے والے کی بیوی یا نکل پہ حق ہے (۶)۔ فقہاء
سنتی نقلی وغیرہ۔

ترجمہ الفہرست منقولہ دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۱۱/۹۲ھ۔

الجواب صحیح: ہندہ نظام الدین مفتی عزیز الرحمن دیوبند، ۱۲/۱۲/۹۲ھ۔

۱۔ قال الله تبارك وتعالى: "فولا تاكلوا أموالكم بينكم باطلا" (سورة الفراء ۱۰۹)

"عن نسی سربرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "من حمل
علین السلاح فلیس منّا، ومن عشی فلیس منّا" (الصحيح لمسلم ۴۰۰۰، کتاب الإیمان، باب من
عسنا، قدیمی)

۲۔ "العصبۃ" وہ کل من لیس له سهم مفرد، ریاحہ ما بنی من سهام ذوی الفروع، وإذا انفرد احد
جميع المال۔ (الفتاویٰ الفکریہ: ۴۵۱۰۶، کتاب الفرائض، الباب الثالث فی العقبات، وغیرہ)
وہ کہ فی الاختیار لشمس المبحر: ۵۶۱۰۴، کتاب الفرائض، فصل فی العقبات، مکتبہ
حجاب، پشاور۔

۳۔ وكذا في نيس الحقائق، ۴۸۵، کتاب الفرائض، دارالکتب العلمیہ بیروت۔

۴۔ "بہرکہ برکات شمس" یہ ہیں: "نہر بیان مشتمل علی ما یفید لک فی فیض کی کو برکتیں رکھتی" "لا یجوز لأحد أن
یتصرف فی ملک غیر بلا اذنیہ" شرح المعجۃ لمسلم، مستم دار ۱۴۱۱ھ، رقم المعادہ ۹۹۶، المعادۃ
المطابۃ فی الفرائض الفقہیہ، مکتبہ حشہ کورہ،

۵۔ وكذا في الدر المختار، ۴۰۰، کتاب العقب سجدہ

۶۔ قال الله تبارك وتعالى: "ولرئيس الربح مما تركتم إن لم يكن لكم ولد، فإن كان لكم ولد، فليس
النسب مما تركتم من بعد وصية يوصي بها أو دين" (سورة النساء، ۴)

۷۔ (راجع رقم العاقبۃ ۴)

۸۔ یہ مسلک شمس واریث ہیں: "وہ منجو الارث ما عدی عقبائ ثلاث، بالنسب وهو القرابہ، والنسب =

وارث کے لئے وصیت

سوال ۱۹۷۲: اگر کوئی شخص کسی متقی، عابد و بدی وصیت و سلف و طریقہ عمل کے خلاف وراثت وغیرہ میں دست تصرف وراثہ کرے تو خائن و نہ صاب کہلائے گا کہ نہیں؟ اور اس وصیت کے مطابق وراثہ میں حقدار کو حق نہ ملے تو حق تلفی ہوئی کہ نہیں؟ اور ایسا شخص نہ صاب کہلائے گا کہ نہیں؟ اور اس کے اس فعل سے موصی کو روٹی تکلیف ہوگی یا نہیں؟

الجواب جامعاً و مفصلاً:

مستحق کو اس کا حق نہ دینا اس پر خود بے جا قہر و تصرف کرنا غصب ہے (۱) موصی کو شرعی وصیت کے بعد اس کے خلاف کرنے سے موصی کو روٹی اذیت کا ملنے ہے۔ لفظ: "تدخالی العلم" حررہ العبد محمود غفرلہ اراطو م و یومہ ۱۰/۳/۹۱ھ۔

"وهو المروحة، والولا"، الفتاویٰ العالمگیریہ، ۳۷۷/۳، کتاب الفرائض، الباب الأول فی تعریفها و فیما يتعلق بالتركة، (شہیدیہ)

(و کذا فی الدر المختار، ۴۲۶/۲، کتاب الفرائض، معید)

(و کذا فی الاحتیاج للعقل المختار، ۵۵۵/۲، کتاب الفرائض، مکتبہ حقائقہ پشاور)

(۱) قال الله تبارک و تعالیٰ: ﴿لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِإِطْلَاقٍ﴾ (سورة البقرة: ۲۸۸)

"عن أمی حرة الرقانی عن عمه رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "أَلَا لَا تَطْلُقُوا، أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطَبْعِ لَفْسٍ مِنْهُ"، مشکوٰۃ المصابیح، ۲۵۵/۱، کتاب السیوع، باب الغصب والعمارة، الفصل الثاني، قديمی

"لا يجوز لأحد أن يتصرف في ملك غيره بلا إذنه وإن فعل كان ضامناً ليس لأحد أن يأخذ مال غيره بلا سبب شرعي، وإن أخذه، وجب عليه وقته"، (شرح المعجزة، ۲۱/۱، ۲۶، (رقم المادة: ۹۶، ۹۷، مکتبہ حقیقیہ کراچی)

(و کذا فی الأنصاف والاعتبار، کتاب الغصب، الفن الثاني، الفوائد، ۳۳۳/۲، رقم القاعدة: ۱۷۱۳، (دار الفکر کراچی)

(و کذا فی رد المحتار، ۲۰/۳، کتاب الغصب، معید)

نے بھی اس وصیت کی اجازت دی ہے تو حاجی تھو کی کل رقم اگر ایک تڑک لاکھ بیوی کا ہو گیا، اور اجازت نہیں دی تو بیوی صرف ایک چوتھائی تڑک کی مقدار ہے (۱۱) اور اپنے لئے حق بھائی میں (۲) مثلاً اگر کل تڑک ۸۰۰ ہے تو بیوی کو بعد اس کے مزید اس میں سے ۲۰۰ لے کر ۶۰۰ بھائی کو ہے، دوسرے بھائی کی اولاد اس میں مقدار نہیں (۳)۔

۲۔ حاجی تھو کی بیوی مرحومہ کو اپنے کل مال کی وصیت کا حق نہیں، صرف ایک بھائی کی وصیت کا حق ہے (۳)۔ پس ایک بھائی تڑک تو حسب وصیت شادی کو دیا جائے۔ بقیر مرحومہ کے بھائی لے کر کے کاچے، بشرطیکہ - لوارث الا ان یحییوا الموتة - یعنی عند وجود وارث آخر کما یقیدہ آخر الحديث۔ (الندو المختار مع رد المحتار: ۶، ۶۵۵، ۶۵۶۔ کتاب الوصیۃ۔ معبد)

(۱) قال الله تبارک و تعالیٰ: و اولئک الموعود منکم ان لم یکن لکم وندوة (سورة النساء: ۱۲)۔
(۲) بھائی صاحب ہے، بیوی و فرزند کے بعد، یہ کسی مال کا مستحق ہوگا
”قال و رحمه الله: ثم الأخ لأب وأم ثم الأخ لأب. ثم اس الأخ لأب وأم، ثم اس الأخ لأب
و نسا فدموا علی الاعمام: لان الله تعالى جعل الارث فی الکالة فلا یخیر عند عدم الولد والواند. (تبیین
الحقائق، کتاب الفرائض: ۵، ۵۸۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)
”العصبة من یأخذ جمیع المال عند الفترادہ وما قبله الفرائض عند وجود من له الفرض
المغایر - تبیین الحقائق: ۵، ۵۸۵، کتاب الفرائض، دار الکتب العلمیۃ بیروت
(۳) بیوی کے بھائی کی اولاد اگر تیار نہیں ہے، اس لئے مستحق میراث نہیں

”و مستحق الارث بإحدى خصائص ثلاث: بالنسب وهو القرابة، والنسب وهو الروحیۃ.
والاولاد“ (المناوی العالمگیریۃ: ۱، ۴۳، کتاب الفرائض، رشیدیہ)
(و کذا فی الدر المختار: ۲، ۶۶۱، کتاب الفرائض۔ معبد)

(۳) ”و کونه غیر وارث وقت الموت“۔ (الندو المختار)۔ وقال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالى: “وقلت الموت“: انی لا وقت الوصیۃ، حتی لو أوصی لأخیه وهو وارث ثم وندله ابن، صحت الوصیۃ
لأخ. ولو أوصی لأخیه وله ابن، ثم مات الابن قبل موت الموصی - بطلت الوصیۃ“۔ (الندو المختار مع
رد المحتار، کتاب الفرائض: ۶، ۶۳۹، معبد)

تذیر سے کر دیا، پھر اس کے بندو کے باپ کا انتقال ہو گیا۔ بعد ازاں حق ثلث نہ کہ باپ سے کان کمالیہ بچا بندہ نے زوجہ غائی نے جو اس کا منہ چاروں کا چھوڑ دیا اور نرائی اپنی کراپیہ پر غیر کمرہ روت کرتے رہے مرمت کرنی تو آپ خود کر لیا، با اس کو آمدنی سے یہ نرائی ہی کرتا، با اعمیٰ آمدنی سے شوہر بانی نے کھدوہ پیتھ کر کے با اعلیٰ شاد ہو دیئے اپنی بزرگوار بہن ابوی سے بھی، کچھ زمین خرید کر کے اس کے نام کر دی اور بیع شدہ دینی کسی شخص کے پاس امانت رکھوایا۔

الحق سے باز رہو یا، حالت بیمار میں جس شخص کے پاس یہ رہ کر تھا اس نے کہا کہ اپنے دو پیسے لو، اس نے کہا کہ اگر میں مر جاؤ تو یہ دو پیسے میری آخرت میں دینی، اس سے اس کو دے دیا، اس نے یہ کہہ کر تم جس کو چاہو اپنے سامنے رکھ دے، جو تے کو یہ نہیں آئی تھی کہ زیدہ انتقال ہو گیا، بندہ کا زید سے جس وقت حق غائی ہو تھا اس کے پاس اس وقت کوئی ترکہ ذاتی یا پردہ نہیں تھا، اس وقت مزدوری پرت کر تھا، مرے وقت بھی کوئی ترکہ نہیں چھوڑا، سوائے زوجہ ثانیہ کے مال کے، اور جو اس میں اضافہ ہوا ہے وہ اسی کے مال سے ہوا ہے، وہ بہت محنت اور مزدوری ضرور اس نے کی ہے، میری زوجہ ثانیہ کا مال و نقد اس کے ذمہ تھا، ایک صورت میں ترکہ زید کے وارث کو پہنچتا ہے کہ نہیں اور وصیت مرثا جاری ہوگی یا نہیں، جب انہوں نے سوال کیا۔

الجواب حامداً ومصلحاً؛

زید کے انتقال کے وقت جو چھوڑ دی گئیت میں تھا، وہ اس کے ورثہ کا بقدر حصص شرعیہ میرے بچے کا (۱) اور میری بھی چونکہ ورثہ سے اس لئے اس کو میراث ملے گی، وصیت اس کے حق میں جائز نہ ہوگی، ہاں اگر ورثے اور ثلث بڑے یعنی باغ ہوں اور وہ اسی وصیت کی اجازت دے دے اس کو وصیت جاری ہو سکتی ہے (۲)۔

(۱) قال العلامة المحقق رحمہ اللہ تعالیٰ "یبدأ من ثلثة السبب" والدہ المختار، وقال ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ: "الترکة فی الاصطلاح ما ترکہ لمیت من الاموال صافاً عن تعقبات حق الخیر بعین من الاموال" ورد المختار: ۵۹۶، کذب القرائن، سعد.

دو کذا فی نیب الحقائق: ۷۱، ۷۲، کذاب القرائن، دار الکتاب العلمیہ بیروت.

(۲) "ولا تجوز ذی الوصیۃ، سماراً علی الثلث إلا ان یجیرہ الورثۃ بعد مرثہ وہم کبار ولا تجوز الوصیۃ لوارث إلا ان یجیرہ الورثۃ". الفتاویٰ العالمیہ ۹۰۰۲، کذب القرائن، رشیدیہ.

الجواب حامداً ومصلحاً:

آمر دوم کے ذمہ داری فرض ہوتی ہے کہ اس کو ادا کیا جائے، کچھ اگر کوئی رعیت کی ہوتی ہو اگر وہ اس کے پیادہ رہے وغیرہ کے لئے تو ایک تہائی ترکہ سے اس کو پورا کیا جائے (۱)، پھر جو کچھ سیکہ و صرفہ کی چیز ہو، بھانڈوں کو گناہ نہ لگے دیہ یا جاوے (۲)، پھر زراعتی زمینوں اور بیج و بھجیوں کی وہ (۳) (تہائی نہ کر، و حسب فی اوامیر) کو اس ترکہ سے کچھ نہیں ملے گا۔

ذوق ارادہ نے جو خدمت کی اس کا اجر ادا تہائی کی طرف سے آخرت میں ملے گا (۴) اس سے خوش رہنا میں اس میں اعتراض نہیں، مگر وہ نے یہ کچھ نہیں اس کو دینے اور نہ اس کے کاراؤہ کیا تھا، اب اس ارادہ کو وراثت سے پورا کرنے کا قسم نہیں (۵)۔ حصہ مساوی دہ دینوں پر زراعتی زمینوں کا حصہ مل

(۱) تعلق متركة نسبت حقوق أربعة مربية الأول بناءً بشكبه وتجهير من غير تضرر ولا تفسير، ثم تقضى ديونه من جميع ماله من ثلثه، ثم يقسم ما بقى بعد الدين بعد التقسيم الثاني بين الورثة، وهو ما في الميراث، ص ۳۰۴، سعید

دو کما فی الفرائض، کتاب الفرائض ۲، ۵۹، ۱۰۱، سعید

(۲) وکذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الفرائض، الباب الأول فی غیرہما وبقیہ، بتعقیل بالترکة ۱۲-۱۳، سعید

(۳) "العصبة من يأخذ جميع المال عند تفراده، وما بقى من ثلث عند وجود من له الفرض المقتدر" تبیین الحقائق ۲، ۸۵، کتاب الفرائض، دار لکب العلمیہ بیروت

"والله يبرئ ذوی الارحام اذا تم یکس احد من اصحاب الفرائض ممن يرذ عليه ولم یکن عصبة" الفتاویٰ العالمگیریہ: ۲، ۵۹، کتاب الفرائض، الباب العاشر فی ذوی الارحام، (شہیدہ)

دو کما فی الفرائض، کتاب الفرائض، باب ذوی الارحام، سعید

(۴) ذیل الفقہ حاکم وفتاویٰ، ج ۱، فی تصحیح احقر المحسن، (۱) (موردہ لثبوت ۲۰)

(۵) مرے کے بعد ملے ہوئے ارادہ کی طرف منتقل ہونے کا، میرٹ کی طرف، (۱) (موردہ لثبوت ۲۰) (۲) (موردہ لثبوت ۲۰) (۳) (موردہ لثبوت ۲۰) (۴) (موردہ لثبوت ۲۰) (۵) (موردہ لثبوت ۲۰) (۶) (موردہ لثبوت ۲۰) (۷) (موردہ لثبوت ۲۰) (۸) (موردہ لثبوت ۲۰) (۹) (موردہ لثبوت ۲۰) (۱۰) (موردہ لثبوت ۲۰)

تو انوارت فی تشریح الفقہ من نعم الی الفرائض علی سبیل العلامۃ، الفتاویٰ العالمگیریہ۔

جائے، پھر اس قوم کی نسبت بھی جی کر کے اس قوم کے وہی افراد م کے ساتھ خیر خواہی کرے اور مہم کو قبول کرے۔ پھر نچانے کے لئے اپنی عبادت کے طریق بتاتا بھی دین کے اسی سے ان کو بھی ڈالے۔ پھر وہی افراد م کے بھی خیر خواہی ہوگی، اور مہم کو بھی مراد ہوگی، اس سے مہم کو بھی جروا ڈالے گا (۱)۔

نہی تھی کیا انھیں نے حوالہ انوار میں تحریر کیا ہے تو یہ بھی بطریق مذکورہ ہی تفسیر کردے۔ یہی جلد در اثبات لفظی الہام کو ثابت کر دے اور قیول و اقوال کو ثابت کر دے۔ (۲) پھر یہ دونوں اپنے اپنے حصہ میں اپنی رائے کے مطابق تفسیر کریں جس کو بھٹکا چاہیں (۳) لفظی و اہل بیت علیہ السلام۔

اُردی کے حق میں ہست

سوال (۶۷): بھیکو ایک مسافر تھے۔ ان کا لہذا دور چھوڑنے پر ان کی زندگی میں جو بے گشتی ہو

$$= 1 - \frac{1}{2} = \frac{1}{2}$$

۱۰ یہ بنا۔ اگر بیٹے نے یہ دریافت کیا کہ وہ میری بڑکیوں کو بھی دیا جائے یا نہیں جو کہ شادی شدہ ہیں، میں نے کہا کہ میں سب کو دے چکی، ان کی شادی کہہ دی، صرف ان ہی کو دینا ہے جن کا میں ذکر کر چکی ہوں۔

اس کے کچھ دن بعد وہ مسافر فوت ہو گئی اور عرصہ تک وہاں بعد پونہ سا گھراں ہو گیا تھا، میں نے ان کو فریخت کر دیا کہ ان کا زیادہ فتنہ ہو جائے۔ صرف اس شخص سے میں نے اس چیز کو فریخت کر دیا۔ اب میرے پاس ان کی کل رقم ۳۳۳ روپے کی ہے۔

لہذا التماس ہے کہ آپ مجھ کو مطابق حکم خداوندی آگاہ کر دیجئے، تاکہ میں اس کے مطابق ادا کروں۔ تاکہ میرے یہ مذکور کی معاوضہ نہ رہے۔

نوٹ: اس عورت کی کل تین بڑیاں اور ایک بڑکا ہے۔

محمد امین نقی، خود بازار نئی سہ ہزار پور، مورخہ ۱۲/ جنوری ۱۹۳۷ء۔

الجواب حامداً ومعيناً:

بڑکی شرعاً وارثہ ہوتی ہے اور وارث کے لئے شرعاً وصیت واجب ہے (۱)، البتہ اگر دوسرے ب وارث اجازت دیدیں اور وہ بڑے یعنی بالغ ہوں تو وصیت درست ہو سکتی ہے، اور یہ مشکل دوسرے بڑکے کے ان میں بھی وراثت جاری ہوگی، کذا ہی الشیخی، ص ۵۷۵ (۲)۔

(۱) "عن یونس بن راشد، عن عطاء، عن حکیم، عن بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ان الیہی صبی لہ تبعائی علیہ وسلم قال: "لا تجوز وصیة لوارث إلا ان قضاء الوارثة". فان ابن قطان فی کتابہ، (یونس بن راشد قاضی حوائج، قال: ثم روي عن: لاس، عن، وقال البخاری، کان مرصناً، وکان الحدیث عندہ جسی". مصنف الوایة للزبیدی: ۳/ ۳۰۳، کتاب الوصایا، ررقہ الحدیث: ۷۷-۸۰، مکتبہ موسسة التراث بیروت، لبنان]

"عن أبی أمیة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول فی خطبۃ غزو حجة الوداع: "إن اللہ تبارک وتعالیٰ قد أعطی کل ذی حق حقہ، غلاً وصیة لوارث"

(جامع الترمذی، أبواب الوصایا، باب حاجاء لا وصیة لوارث، ۳۰۲، سعید)

(دوسرے ہی دافد، کتاب الوصایا، باب حاجاء فی الوصیة لوارث: ۳۰۲، مدارج ملتان)

۱۱ "ولا لوارثہ وقتلہ مباشرة إلا بإجازة ورثہ، لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام "لا وصیة لوارث إلا فی =

انہیں حیرت کے میں وہاں اور شور مچا رہے تھے تو ان کا تڑکے سے طرح تھیسہ ہو گیا لیکن ان کو پاکی بہم قرار دے کر انہیں ایک حقین بڑائیوں کا روز و بہار ملنے کو دعا دینے لگا اور خدا تعالیٰ احم۔

صفحہ ۵

۳۳۰

۶۶

۲

بروز اربعہ کو گھنٹہ بجی عشاء اللہ وقت میں مفتی مدرسہ علم و علوم بہار پور۔

انجیل صحیح سعید احمد پور، صحیح عبدالمطیف، ۲۶ ذی القعدہ ۱۳۵۵ھ۔

لڑکی کے سے وصیت و ہبہ

سوال: ۱۹۰۹ء۔ ایک لڑکی نے اپنی تمام جائیداد اپنی لڑکی کے اسم سے وصیت کر دی ہے جس سے یہ لڑکی بڑھ چکی ہے۔ اس کے بعد اس کو کچھ مقدار یا یہ فعل درست ہے یا نہیں۔ اس میں لڑکی کو اس کی آمدنی کمالی جائز ہے یا نہیں؟ یا اس کے لڑکی کے اسم سے یہ وصیت کر دی تو اس وصیت سے یہ تمام جائیداد اگر مل جائے تو پھر اس کی آمدنی جائز یا نہیں ہے؟ اگر اگر وہ اپنی زندگی میں صرف یہ نیک دکان سے اور

بسمیز حال الولد۔ اور وہم کار مفاد، فلم تعمر، احارہ صلیب و صلیب، والد المخرج مع رد المحتار، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، کتاب الوصایا، بعدہ۔

نوٹ: فی البحر الرائق، ۲۰۲، ۲۰۳، کتاب الوصایا، رشیدیہ۔

نوٹ: فی الفتاویٰ المعتمدیہ، ۹۰، ۹۱، کتاب الوصایا، لایب، لاؤل، رشیدیہ۔

۱۹۰۹ء۔ ہے کہ میں نے اپنی تمام جائیداد اپنی لڑکی کے اسم سے وصیت کر دی ہے جس سے یہ لڑکی بڑھ چکی ہے۔ اس کے بعد اس کو کچھ مقدار یا یہ فعل درست ہے یا نہیں۔ اس میں لڑکی کو اس کی آمدنی کمالی جائز ہے یا نہیں؟ یا اس کے لڑکی کے اسم سے یہ وصیت کر دی تو اس وصیت سے یہ تمام جائیداد اگر مل جائے تو پھر اس کی آمدنی جائز یا نہیں ہے؟ اگر اگر وہ اپنی زندگی میں صرف یہ نیک دکان سے اور

قال الله تعالى: "وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ" (سورة النساء: ۵۷)۔

نوٹ: اختلاف التوابع والنبات، مصنف الولد، فيكون للابن مثل حظ الأنثيين، والفتاویٰ

المعتمدیہ، ۹۰، ۹۱، کتاب الفرائض، لایب، لاؤل، رشیدیہ۔

نوٹ: فی بیسین المعتمدی، ۹۰، ۹۱، کتاب الفرائض، دار الکتاب العلمیہ بیروت۔

نصف صبر کے لئے مجبور ہے۔ اور وہ زنی اپنی شوخی سے باپ کے مرنے کے بعد کہہ رہے کہ میں اللہ چھوڑ آئی ہوں، اس کو جو صبر میں سے نصف مانا تھا۔ شریعت کے خلاف اس کی سنے کہ ذکر کوم نے کے بعد ہی تقیم ہو رہے تو اس کا ٹھکر کر فرما دیں۔

المعروف جامعاً ومصلیاً:

بنا ہے صحت و تندرستی اگر باقاعہ وہیہ کر کے لڑکی کا قبضہ کرادے تو باڈیہ بہت بچ ہوگا اور زنی مائدہ ہو جائے گی اور زنی اس کے لئے درست ہوگی (۱) لیکن اگر مرد و ماہستقین کو نقصان پہنچانے کی نیت سے یہ ترمیم نہ دے (۲) لہذا جس قدر کی وہ مستحق ہوتی اس قدر دین چاہئے۔

آپ اپنی زندگی میں تیس ہزار سال کی عمر تک یہ کہہ کر آیا کہ میرے مرنے کے بعد نصف ذکر لڑکی ہو جائے اور نصف کسی دوسرے مستحق کو تو شرعی تم یہ ہے کہ یہ وصیت ہے اور وارث کے حق میں وصیت مانگنا نہیں ہوتی جب تک کہ دیگر ارشاد فی حدیث (۳)۔ تنہا لڑکی سرف ایک ہے اور بڑا کوئی نہیں تو شرعاً وہ نصف ہی کو مستحق

(۱) "یسلمک المعوہوب لہ المعوہوب بالنیض، فانقض شرط فلوٹ الملک" (شرح المحلفہ ۲: ۴۶۳، ارفق لعاذہ: ۹۶۱)، کتاب النہی، الباب الثالث، جعبہ کوئٹہ:

و کذا فی الدر المنحار ۲/۲۹۶، کتاب النہی، معبد

و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ ۲/۴۴۶، کتاب النہی، الباب الأول، رطبہ

(۲) "و فی فتاویٰ فاضل حان لا یأمن بتعظیم بعض الأولاد فی لصاح و کذا فی المقطبان لم یقصد بہ الإصرار، وإن قصد فسوی بینہم" الدر المنحار ۲/۲۹۶، کتاب النہی، معبد

و کذا فی فتاویٰ فاضل حان علی غامش الفتاویٰ العالمگیریہ ۳/۴۶۳، کتاب النہی، فصل فی ہذا الولد لولد، رشیدیہ

(۳) "عن یوسف بن راشد عن عطاء عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لیس صلی اللہ علیہ وسلم قال " لا تحوز وصیۃ وراثۃ لئن نشاء فلورثنا" قال ابن قطن فی کتابہ، ویونس بن داود فاضل حان، قال ابیہ روعہ: لا بأس بہ و قال البخاری، کان مرجحاً، و کان لحدیث عبدہ حسن" مصب الوابیہ لمولیس ۳/۳۰۳، ۳/۳۰۵، ۳/۳۰۷، ارفق لحدیث: ۸۰۷۰، مؤسسة البیروت

"عن ابی نعیم النعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال، سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وارث اور اجنبی کے لئے وصیت

سوال ۱۹۷۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں۔

عبد اللطیف کے والد متبع اللہ نے اپنے فرزند عبد اللطیف کو اپنے مکان سے ملیجہ و کمرہ اپنے ساتھ لے کر اور بلا کسی چیز دینے ہوئے صرف عبد اللطیف کے جسم پر جو کچھ تھا وہی تھا، لہذا عبد اللطیف کو اپنے عبد اللطیف اپنے بچوں پر صاحب کے مکان پر رکھے اور اس روز وہاں رہا۔ بعد عبد اللطیف کے، اور صاحب جو کہ اپنے بیٹے مطیع اللہ صاحب سے متحد رہتے تھے وہ اگر عبد اللطیف کو اپنے ہمراہ مکان پر لے گئے اور اپنے ہمراہ ایک سال تھا اور اپنے پاس سے کھانے پینے کا سامان اور پرورش کیا۔

عبد اللطیف نے جو کمال کی اور کام کیا، عبد اللطیف کے والد صاحب ان کو جمع کرتے رہے اور جب ایک سال ہو گیا تو عبد اللطیف کی بیوی عبد اللطیف کے ساتھ رہنے کے قابل ہوئی۔ اس وقت عبد اللطیف نے والد صاحب نے عبد اللطیف کو ان کی کمائی کے برابر عبد اللطیف کو اپنے ہمراہ سے علیحدہ کر دیا۔ اب وہ کھانے پانے کے اور والد صاحب نے انتقال کیا۔

بعد عبد اللطیف کی ذاتی سہیلہ جو سوئی واری تھی، وہ عبد اللطیف کے ہمراہ آکر رہنے لگی اور عبد اللطیف کے والد صاحب کا جو سامان تھا، عبد اللطیف کے والد صاحب نے عبد اللطیف کو اپنے لئے لے لیا اور ایک پائی بھی سوئی واری لے لیا۔

اب عبد اللطیف اپنی سوئی واری کو کس قدر لے لے گا، یہ سب مع بیوی اور بچے کے اور اپنی کمائی

سویہ کرنا، مثلاً:

وجعل قال لصبر: هذه الأمة لك قال ابو يوسف: رحمه الله تعالى، هذه هي جنته منكم، واما
فبعض: فقضى قاضي خان عيسى حاملي الفتاوى: العالمة كبرية، كتاب الهيئة، فصل فيما يكون من
الالفاظ وما لا يكون ۳: ۲۶، (شبهہ)

”و اما ما يرجع إلى الوارث، فهو أن يكون الوارث من أهل الهيئة، وكونه من أهلها أن يكون حراً
عاقلاً بالغاً عاقلًا للموهر، والفتاوى العالمة كبرية، كتاب الهيئة، باب الأول في تفسير الهيئة وكونها
وعسر انحطاطها وانواعها، وحكمها وغيبها يكون من الالفاظ وما لا يكون
۳: ۲۶، (شبهہ)

سے عبدالمطیف نے اپنے مکان بھی خرید لیا جس میں مکان کے ملازم عبدالمطیف کے پاس سات سو تیس روپے تھے۔ یہ رقم دینیہ اور قرضہ تھی اور زیورات۔ وہ زیورات کو عبدالمطیف کے والد مطیع اللہ صاحب نے اپنی بیویوں پر خریدا جس پر دینی قیمت پانچ سو پچاس تھی۔ عبدالحریف کے والد مطیع اللہ صاحب نے اسے بیچ کر

بعدہ عبد الحریف نے انتقال کیا اور عبدالمطیف کی کمائی کو زیور جو تھا وہ بھی مطیع اللہ صاحب نے خرید لیا اور اٹھا کر لے گئے۔ کیوں کہ عبدالمطیف نے اپنی زندگی میں اپنے پچھوچھ کے صاحبزادے عبداللہ کو یہ وصیت کی تھی کہ میرے انتقال کے بعد میرے والد مطیع اللہ صاحب تیرا سامان اور زیورات وغیرہ نہ لیتے پائے اور میرے بیوی اور بچے اور ان کی کو دیا جائے۔ لیکن عبدالمطیف کی وفات کے بعد ان کے والد مطیع اللہ صاحب تیس سو ساکن اٹھا کر لے گئے اور نہ پتہ کیا۔ پھر عبدالمطیف نے وفات بعد فرزند محمد شریف سات سال کو اور بیوی باور دہوی کو۔

سائل: حاکم محمد وراثت محمد عبداللہ، باکی منڈی، مکان نمبر ۲۵، ۵، شیرپاڑا۔

الجواب هو الموقوف للعصوبات حامداً أو مصلحاً ومسلماً:

صورت سوال میں بعد تجزیہ شخص وادارے دین و غیرہ (۱) نقل اس عبدالمطیف کا ایک ٹکٹ ترکہ منصب وصیت سوائے وادی کوٹے کا (۲) اور بیٹے دو مشق ترکہ پانچ سو سو تیس روپے کے درمیان تقسیم ہوگا اس

(۱) تصدیق بشر کہ لعین حقوق اربعہ مرتبہ: الأول بدلہ بنکینہ و قہییرہ من غیر تہدیر ولا تغیر۔ ثو

سقیسی (سوائے من جمیع مائتبی من مائتہ۔ ثو تعدد وصاباۃ من ثلث مائتبی بعد الدین۔ ثو نفسہ لائقی بین

ورثتہ۔ ۱۔ العبر احی فی الخیرات۔ ص ۲۰۲۔ ۲۔ سعید

۱۔ کتاب فی الدار الصحاح۔ کتاب الفرائض۔ ۵۹۱۴ھ۔ ۱۔ سعید

۲۔ کتاب فی العداویۃ۔ ۱۵۷۰۔ ۳۔ کتاب الفرائض۔ کتاب الأول فی تعریفہا و قیامہا یعنی ماثر کہ

۱۹۷۳ء، رشیدیہ

۲۔ اسم تقدم و صیغہ من ثلث مائتبی بعد بخیرہ و غیرہ۔ ثو نفسہ لائقی بین و وراثتہ۔ ۱۔ العبر الصحاح

۱۹۷۳ء۔ ۶۔ کتاب الفرائض۔ سعید

۲۔ کتاب فی الفرائض العادۃ کبریہ۔ ۱۹۷۳ء۔ کتاب الفرائض۔ رشیدیہ

خرج کہ چار سہام والد کو پیش گئے (۱) تین سہام زوجہ (۲) کو اور ستر سہام لڑکے کو پیش گئے (۳)۔ والد کے متعلق ترکہ سے محروم ہونے کی جو درست فہم ہے وہ شرعاً لغو اور ناقابل عمل ہے (۴)۔

وہیت وارث کے حق میں بغیر اجازت دیگر ورثہ کے نافذ نہیں ہوتی (۵)۔ نہایت کا حق صرف ایک

(۱) ماخوذ ہے کہ جب میت کی اولاد نہ ہو تو باپ کو ستر سہام لڑکیوں کا ستر سہام ہے۔

قال لہ تبارک وتعالیٰ: ﴿وَلِلزَّوْجِ الْأُیْسَرِ نِصْفُ مَا تَرَكَ زَوْجَتُهُمَا لِمَسِّ مَعَانِ تَرَكَ ابْنُ کَرَارٍ لَوَّلًا﴾

(سورة النساء: ۱۱)

انما الوصال فالاول الاب، ولہ ثلاثة احوال: الغرض المصحح، وهو انفس مع الامی وایس

الایس وان سئل: "الغناوی اعدالمکبریة: ۳۲۸:۹، کتاب الغرائض، (دہشتہ)

(۲) میت کی سب اہل اولاد میں سے جو زکوٰۃ میں شریک نہ ہو، ان کو ستر سہام لڑکیوں کا ستر سہام ہے

قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ﴿وَلِلزَّوْجِ الْأُیْسَرِ نِصْفُ مَا تَرَكَ زَوْجَتُهُمَا لِمَسِّ مَعَانِ تَرَكَ ابْنُ کَرَارٍ لَوَّلًا﴾

(۳) لڑکیوں کو ستر سہام ہے تو دونوں گروہوں کو ستر سہام ہے، لڑکیوں کو ستر سہام ہے لڑکیوں کو ستر سہام ہے

"المصنف من ماخذ جصیح لعمال عبد القادر اذہم انفس الغرائض عند وجود من له الغرض

المقتدر: (تبيين الحقائق: ۴۸۵:۷، کتاب الغرائض، دار الکتاب العلمیہ بیروت)

(و کذا فی الدر المختار: ۴۸:۷، کتاب الغرائض، سعید)

(و کذا فی السراجی: ج: ۳، سعید)

(۴) ہرگز نہیں ہے جو حق ہے اختیار نہیں ہے کہ شائع قول کرے:

"الارث جبرئ لا یسقط بالاسقاط" (تکلمة رد المحتار: ۵۰۵:۱، مطلب والحق: الفتوی،

کتاب المدعوی، سعید)

"وهذا الضم محقق بحالة السمات، وبغيره بالحياء أو باعتبار أسباب الملك، فإنها جبرية أو

اختيارية، فالأول اسبوات ر لسانی غیرہ من اسباب الیمنک" (تبيين الحقائق: ج: ۱، کتاب

الغرائض، دار الکتاب العلمیہ بیروت)

(و کذا فی مجمع الأنهر: ۴۹۳:۳، کتاب الغرائض، غفریہ کوئٹہ)

(۵) "عن یونس بن راشد، عن عطاء، عن عکرمہ، عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما أن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال: "لا تجوز وصیة لو اوت إلا أن تشاء أو لولا". قال ابن قسطلان فی کتابہ: ویونس بن راشد =

مثبت کر کے کہتا ہے، اگر اس سے زائد میں نی ہے تو روزہ کی اجازت پر توقف رہتی ہے، یہ مثبت میں بہر حال نافذ ہوگی، نہ وہ روزہ کی ہی ہوں یہ نہیں (۱/۱۱۰)۔ اہل میں، میرے نی جانے تب بھی یہ مثبت میں نافذ کرنا لازم ہے (۱۲)۔

آخر تک مثبت نہ کرنا نہ کر کے ممکن نہیں کی نسبت نی پر اسے جس میں اثرات اور اثراتی دونوں کو اثر کیا جاوے یعنی تنہید و صیت سے منع کو بھی لائی ہو، کہ جس پر فی قصص قواش صورت میں حد اشہد کی

۱۔ قاضی حرم، قال: موزعاً لا یأثم به، قال البحاری: کذا مر حاء، وکن المحدث عدہ حسراً
بمسبب السوایة للزبلی ۳/۴۰۰، کتاب الموصیاء، وہم المحدث ۸۰۰، مکتبہ عزیزة
الربیع، بیروت

”خیر اسی امامیہ المسامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
یقول فی حلقۃ غام حجة الوداع: ”یا اللہ یتبارک و تعالیٰ قد أعطی کل شیء حق حقه، فلا وصیۃ لوارث“
راجع الترمذی، أبواب الوصایا، باب من جاء لأوصیۃ لوارث، ۳۰۱۲، سعید

دوسرے میں داؤد، کتاب الموصیاء، باب ما جاء فی الوصیۃ للوارث، ۲۰۱۲، اہلبائتہ ملتان،
”ولا لوارثہ وفائدہ مہتر لا بحوزۃ وراثتہ، لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام: ”لا وصیۃ لوارث ولا
ان یجہدہ المورثۃ“۔ اھم وہم کثر متعلا، فلی یحز بجارۃ صغیر ومعلوم: ”الذکر المحدث، مع
رد المحتار“ ۱۵۵۲، ۱۵۶، کتاب الموصیاء، سعید:

”وکذا فی البحر الرائق“ ۴۱۴۵، کتاب الوصایا، رشیدیہ

”وکذا فی الحاوی العاکبرۃ: ۱، ۹۰، کتاب الوصایا، الباب الأول، رشیدیہ:

”اولم نوصی رجل سرح منہ ولا حرم نصف مائتہ، ان اجازت الورثۃ نصف المال للذی نوصی له
بالنصف، والربع للبرصی، والربع للورثۃ علی مائتہ من نصف اللہ تعالیٰ، ولو یوجز لورثۃ، فتصح من
الثمن، فیکون سبعمائتہ علی سبعة أسیم أربعة للموصی له بالنصف وثلاثہ للموصی له بالربع“، الحاوی
العاکبرۃ، کتاب الوصایا، الباب الثالث فی الوصیۃ بثلث المال، ۹۰، رشیدیہ:

”ونجدوا سائمت بالاحسن عند عدد اصابع وین یوجز الوارث ذلک لا الزیادۃ علیہ، إلا ان یحوز
ورثتہ بعد مائتہ“، الدر المختار ۱۵۰، کتاب الوصایا، رشیدیہ

”وکذا فی البحر الرائق“ ۴۰۹، کتاب الوصایا، رشیدیہ

وعدت درست ہوئی اور حصہ وارث کی وصیت بکلی ہوئی (اگر چہ وارثا راجازت نہ رہیں) (۱)۔ یہی عمل ہے،
برایہ کی اس عبارت کا۔ "ومن اوصی لاجسی ولو ارثہ" اذہا جسی۔ حصہ لاجسی، وظل وفضل وحبہ لوارث،
۱۶۳۵ھ اور "حب لاجسی" کی تفسیر "ثلث" برایہ میں مذکور ہے۔ فقہ القدر (۳) نے یہ غیر درستی کی ہے،
اسی وجہ سے مستثنیٰ ۱۱ بجز میں، وصی یہ نہیں قرار دیا جو شرح میں وارث کے ساتھ ہوگی یا بھی نہ کرے گا۔

"ولو اوصی لاجسی ولو ارثہ کو فائسہ، لاجسی، فلا لاجسی حبہا ولا ظل ووارث" ۱۵۸۔
مکمل الآخر ۶۰۶-۶۰۷ (۲)۔

اور بجز لہر میں "نصفہا" کی تفسیر کا مرتبہ ممکن کیا ہے: "فی نصف العین" اذہا (۱) یعنی جس میں
ثلثی فی وصیت میں فضل کے ساتھ وارث کو بھی موصی قرار دیا ہے، اسی صورت میں اس میں بھی کوئی ممکن نہیں ہے
نصف حصہ ہوگا۔

دور الحکامہ میں ۱۳۷۷ھ شرح فقہ الأحکامہ میں اس پر کیا "نصف" کے ساتھ ذکر کیا ہے:
"وصی نصف وارث لاجسی" شفعہ وحب ووارث یعنی: "اذا اوصی لاجسی، لہ ولا لاجسی،
فلا لاجسی حبہ لوارثہ، وظل وفضل وحبہ لوارث" لہذا اوصی بھا بعد ثلث الإحسان، وحبھا بالثلث،

(۱) "ولو اوصی لوارثہ ولا جسی، صح فی حصۃ الاجنبی، ویوقف فی حصۃ لوارث علی اجازۃ الورثۃ،
ان احاروا، جاز، وان لم یحجزوا، یقف" القدری اللکھنویہ ۱۰: ۹، کتاب الوصایا، الباب الاول،
وشیئہ)

۳) والہدایۃ ۱۶۳۴، کتاب الوصایا، باب الوصیۃ ثلث المال، (مقدمہ ممتان)

(۳) واضح رہے کہ فقہ قدیم میں یہ شرط ہے: "انہ لوارثی فی عودۃ یوں ہے

"ومن اوصی لاجسی ولو ارثہ ظاہر" حلفہ بحلاف ما یؤخر اقرع میں اور دین لوارثہ
وللاجنبی، حیث لا یصح فی حق الاجنبی کما لا یصح فی حق لوارث" (العتبۃ غنی الہدایۃ علی ہدف
فتح القدر ۱۰: ۵۵) کتاب الوصایا، باب الوصیۃ بالثلث، معظفی الشیخ المحسن صبر)

(۳) مکمل الآخر وعلی البحر ۳۳۹-۳۴۰، کتاب الوصایا، باب الوصیۃ بالثلث، غفاریہ کوئلہ

(۵) "ولو اوصی بعین لوارثہ ولا لاجسی، فلا لاجسی نصفہا، فی نصف العین، ولا فی لوارث" مجموع
الأنهر، باب الوصیۃ بالثلث ۲۳۲-۲۳۳، مکملہ غفاریہ کوئلہ

وصیت کی ہے جو کہ شرعی وارث ہے، ہندو مت پر نہیں (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ العبد محمد ذوالفقار، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۷۴ھ/۲۰۵۳ھ۔

وارث کے حق میں وصیت

سوال [۱۰۷۴]: سید عبداللہ صاحب مرحوم نے اپنی وفات سے قبل جائیداد وغیرہ کے متعلق وصیت کی، ان کی وصیت استخفاء کے ساتھ ملحق کر دی گئی ہے، ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمائیں کہ آیا اس وصیت کا نفاذ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ ہو سکتا ہے تو کس طرح پر؟ عل ارشاد فرمائیں۔

۲۔ متوفی کے جملہ وارث، کی غیر مت بھی اسی کے ساتھ ملحق ہے۔ جائیداد کی تقسیم کس طرح ہوگی اور کن لوگوں کو حاصل مل سکتا ہے؟

المستفتی: محمد مرتضیٰ علی عت، ۲۸/ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۲۶ھ۔

۱۔ (وکذا فی البحر الرائق: ۳۶۳/۱، کتاب الفرائض، وشیدہ)

(وکذا فی مجمع الأنهر: ۳/۹۶، کتاب الفرائض، مکتبہ غفریہ کوئٹہ)

(۱) "حدثنا هشام بن عمار، ثنا اسمعيل بن عياش، قال: سئل عن رجل من مسلم الفراءاني: سمعت أبا أمامة الباهلي رضي الله تعالى عنه يقول: سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول في خطبة عام حجة الوداع: "إِنَّ اللَّهَ أَنْعَمَ كُلَّ ذِي حَقِّ حَقَّهُ، فَلَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ"، (مسنن ابن ماجه، ۱: ۹۵، كتاب الوصايا، باب: لا وصية لوارث، قدیمی)

"عن عطية عن عكرمة، عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال:

"لَا تَجُوزُ وَصِيَّةُ لَوَارِثٍ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ الْمَوْتَةُ"، (مذهب الرواية للزهري: ۳/۳۰۳، كتاب الوصايا، رقم الحديث: ۸۰۷۰)، مکتبہ مؤسسۃ القرآن بیروت لبنان)

"وَلَا لَوَارِثِهِ وَقَاتِلَهُ بِمَشْرُءٍ إِلَّا بِإِجَازَةِ وَرَثَتِهِ، لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "لَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ إِلَّا

أَنْ يُحْيِيَهَا الْمَوْتَةُ" (۱) "وهم كبار غفلاء، فلم تجز إجازة صغير ومجنون"، (الدر المختار مع ردالمحتار: ۶۵۵/۲، ۲۵۶، كتاب الوصايا، سعيد)

(وکذا فی البحر الرائق: ۲/۱۲۹، کتاب الوصایا، وشیدہ)

(وکذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۹۰/۶، کتاب الوصایا، الباب الأول، وشیدہ)

(وکذا فی البحر الرائق: ۲/۱۲۹، کتاب الوصایا، وشیدہ)

حصہ ۸

زوج	بقر	حقیقین	سقطی ماں	سقطی باپ	غیر	چچا، چچائی	چچا، چچائی
۱	۲	۳					
							محرم

بعد تجزیہ و تحقیق و ازانے فرض (سہر و غیرہ) (۱) سید عید اللہ صاحب کا کل ترکہ آٹھ سہم قرار دے کر حسب نقش بالا درجہ پر تقسیم ہوگا یعنی ایک سہم زوجہ کو ملے گا (۲) چار درجہ کو بیس (۳) تین حقیقین کو (۴)۔

= (و کذا فی الفتاویٰ العالیہ المکرمہ: ۹۰/۶، کتاب الوصایہ، الباب الأول، وشیدیہ)

(۱) "تعلیق مشرکۃ لجنیت حقوق اوبہ مرتبہ: الأول یبدأ بتکفنه وتجهیزه من غیر تہذیر ولا تفسیر، ثم تقطعی دیونہ من جمیع ما بقی من مالہ، ثم تنفذ وصایاہ من ثلث ما بقی بعد الدین، ثم یقسم الباقی بین ورثتہ" (السر اجی فی المرآت: ص: ۳۰۳، سعید)

و کذا فی الدر المختار، کتاب الغرائض: ۵۹/۲، ۷۶۱، سعید)

و کذا فی الفتاویٰ العالیہ المکرمہ، کتاب المرآت، الباب الأول فی تعریفہا ولما یعلق بالمرکۃ: ۳۷/۲، وشیدیہ)

(۲) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ﴿فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثَّمَنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ﴾ (سورۃ النساء: ۱۲)

(۳) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ﴿وَأِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ﴾ (سورۃ النساء: ۱۱)

"وأما النساء فلأول لیس الثلث، ولها النصف إذا انفردت، وللبنتين فصاعدًا الثلثان"، الفتاویٰ

العالمکبریۃ، ۳۳۹/۲، کتاب الغرائض، وشیدیہ)

(و کذا فی السراجی، ص: -، سعید)

(۴) "یعنی بیس چکر میت کی شد کی ہر سے حسبہ ہو گئی، اور حسبہ ذوق الخرش کو حصہ دینے کے بعد باقی، عمدہ تمام ترکہ مستحق ہے۔"

"وأما الأخوات لأب ونعم، فأحوال خمس . . . ولهن الباقي مع البات أو بنات لابن، لقلولہ

عليه السلام: "أجعلوا الأخوات مع البنات عصۃ" (السراجی، ص: ۱۰، سعید)

باقی سوئگی میں۔ سوئگی بہن (۱) ذال (۲)، چٹا زاد بھائی، بہن سب محروم ہیں گے (۳)۔ فقط واللہ
سبحانہ تعالیٰ اعظم۔

قرہ لغیر محروم تنگویی عفا اللہ عنہ، عین مفتی مدرسہ فقہانہ علوم سہارنپور، ۷/ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ۔

الجواب صحیح: سید محمد غفرلہ، محقق: عبدالغنی مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور۔

بھانجے، بھتیجے، پھوپھی، قریبانی اور ایصالِ ثواب کے لئے وصیت کرنا

سوال [۹۷۱۱]: سہ ماہیہ کا انتقال ہوا جس کے درمیان دو بھائی اور ایک بہن موجود ہیں ترکہ
۱۳۹/ روپیہ میں بھتیجے کی وصیت کی کہ ۱/۳ بھانجے کو دیا اور ۲/۵ بھتیجے کو، یہ ۱۰/۲۰ قریبانی وغیرہ میں خرچ کرنا جس کا

= (و کذا فی شرح معانی الآثار، کتاب الفرائض، باب الوصل یعوت وشرک بن و اخ و عصبہ سواہ)
۴/۷۳، سعید

(و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۳۸/۱۰، کتاب الفرائض، رشیدیہ)

(۱) واضح ہو کہ سوئگی ان اور سوئگی بہن کے لئے محروم ہیں مگر وصیت کے سبب عصبہ میں سے کوئی سبب پائے نہیں جاتا

"وینسحق الارث بحدی خصال ثلاث بالنسب وهو القرابة والسبب وهو النزوجیہ،

والنولاء۔ (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۴۳۷/۶، کتاب الفرائض، الباب الاول، رشیدیہ)

و کذا فی الدر المختار: ۷۹۱/۶، کتاب الفرائض، سعید

(۲) قال الذی الارحام میں سے ہے اور ذوی القربی وغیرہ کی موجودگی میں ذوی الارحام کو حصہ نہیں ملے گا

"و اما میراث ذوی الارحام إذا لم یکن احد من اصحاب الفرائض ممن یرد علیہ ولم یکن

عصبہ" (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۵۹/۶، کتاب الفرائض، کتاب العاشر فی ذوی الارحام، رشیدیہ)

(و کذا فی الدر المختار: ۷۹۱/۶، کتاب الفرائض، باب ترویث ذوی الارحام، سعید)

(۳) چٹا زاد بھائی، کن اس کے محروم ہیں اگر ان کا درجہ بعد میں ہیں، اور سب میں یہ قانون ہے کہ قریب کے ہوتے ہوئے جید کو
عصبہ نہیں ملے گا۔

"الاقرب فالاقرب یوخیون بقرب الدرجۃ" (المراحمی، ص: ۱۳، سعید)

"و یقدم الاقرب فالاقرب منہم" (الدر المختار: ۷۹۱/۷، کتاب الفرائض، الفصل فی

المعصات، سعید)

ثابت ہے کہ جو بیٹہ نہ ہو یا ایک جوڑا اور ان کے یہ بیٹے نہ ہوں تو بیٹا۔ تیسری صورت اور تیسری قسم میں تقسیم کرنے میں اختلاف و اسرار۔

عید الہدیہ و الفیہ و الفیہ و الفیہ۔

لجواب جامعاً و مفصلاً:

اگر دروغانی و فیکٹ میں ہیں اور اس صورت کی اجازت دیتے ہیں تو حسب صورت مہاجر و نسب
۳۱ کو مصارف مذکورہ صرف نہ دیا جائے (۱) اس کے نام نہ جائے جو وہ اپنے تقسیم کرنے سے دور مندرجہ انت
کرنے کی ضرورت پیش آئے۔

اگر اس صورت کی اجازت نہیں دیتے تو اس میں سے ایک ٹکٹ کو ملنے والا جو اسے اپنے حصہ مصارف
مذکورہ میں لے کر دے اس صورت کے موقع میں نہ لیا جائے (۲) اگر یہ وہ وقت نہیں ۳۲ ہے اور نہ ہی یہ کہ وہ جوئی و
پیش سام نہ کرے ایک میں لے کر دے اس صورت میں انہیں تقسیم کرنے دیا جائے (۳) اور جوئی و ختمین اور ۳۳ میں ان
و : اولا تجوز سائر دعویٰ لث لا ان یخیر الماریۃ بعد موہ و بعد کذا : الفتاویٰ العلمیہ

۱۰۱ کتاب الوصایا کتاب الاول رشیدیہ:

و کہ لی البحر الموائع ۱۲۱۹ کتاب الوصایا: غلطہ:

و کہ ہذا المختار ۱۵۵ کتاب الوصایا: صحیح:

۳۱ "ولا تصحیحہ" داعی لث ولا لعائدہ و ورنہ ان لم یخیر الماریۃ ورنہ ویشتر لان یخیر
الصغیر من اهل الشیخ یان یخیر بالغہ ورنہ ویشتر وین العفان نے ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸ کتاب الوصایا
دار الکتب العلمیہ سرور:

نہ نفعہ و عبادہ من ثلث ما علی بعد الدفن، ثم یقسم الباقی بین ورنہ : السرمی:

ص ۳۲

۳۲ "قل لا تشرک و تعالیٰ" "ووصیکہ داعی" "و لا تکرہ مل حظ ارضیہ" "سورۃ النساء" ۱
"لا یحلیط لیسون و انقات، تصب لیسون و انقات، فیکون لیسون مل حظ الانیس" "تعبیر

لحقان نے ۲۸۸ کتاب الفتاویٰ، دار الکتب العلمیہ سرور:

والفقی تفتیہ وصیت اور تقسیم کے پر مقدم ہے (۱)۔

اور واعبد محمد، شعبی، ملا اللہ علی، حسین، تفتی، ... مقدم موم، سارچہ ۱۲/۱۵۱۲ھ۔

الحاج تفتی، سعید، تمغہ شرف، ... تفتی، محمد اعظمی، ۱۹۰۱ء، ج ۱، ص ۱۶۱۔

یعنی کے حق میں وصیت اور بیٹی اور مرحوم کے بھائی کے درمیان تقسیم ہوا کہ

مسواں ۱۱۶۱۲ ... اوقات اس طرح ہیں کہ قاضی فیصل الرحمن صاحب کے دہانے ہیں قاضی تفتی حسین، قاضی غلام الرحمن، قاضی تفتی حسین، نوادہ میں ایک لڑکی، قادیہ النساء ہے، اور فیصل الرحمن کے بڑے اور لڑکیاں ہیں، قاضی تفتی کی بیٹی، قادیہ النساء کا عقد قاضی غلام الرحمن (یعنی تفتی) نے لڑکے کے لئے جس احمد سے سو قادیان آج کے اختلاف کی بنا پر فیصل احمد نے بدر النساء کو طلاق دیدی، لڑکی، اور کو بھی ساتھ لے کر، اور جس نے احمد سے، اس کی جگہ مقدم کرے۔

قاضی فیصل الرحمن کی چھوڑی ہوئی جائیداد میں دونوں بھائی، قاضی حسین، فیصل الرحمن، اور ان کے والد ہیں، جس کا انہیں سرکاری غارت میں بھی ہے۔ قاضی فیصل الرحمن صاحب مرحوم کی چھوڑی ہوئی جائیداد کے عاویہ سرکاری غارت میں قاضی تفتی حسین کی بیٹی چاہتا اور بھی ہے۔

قاضی تفتی حسین فوت ہوئے، فوت ہونے کے بعد میں ان کی بیٹی بدر النساء کو حرق دیدی، قاضی فیصل الرحمن حیات میں، اور قاضی تفتی حسین نے اپنے مرنے سے قبل دیات میں ایک وصیت، احمد بھی تحریر کیا کہ ... مرنے کے بعد میری لڑکی، قادیہ النساء کو میری مشیت کہ جائیداد، غیر مشترکہ جائیداد ملی، وارث ہوئی۔ قادیہ بدر النساء نے نگہداشت کا ذکر کیا اس کے، اور مرحوم قاضی تفتی حسین کی مشیت کہ غیر مشترکہ جائیداد بھی ہے۔

۱۔ تحریر ... نہیں کہ ساتھ قادیہ النساء کو اس مشترکہ جائیداد میں حصہ حق اور نص ہے جو وہ دونوں بھائی تفتی حسین، مرحوم فیصل الرحمن، وصیت کا وارث ہے۔

۲۔ قادیہ بدر النساء، اس جائیداد میں مشترک و باوجود ہے، تو اس کے، اور مرحوم قاضی تفتی حسین کی

۱۔ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" بعد از وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد از وصیت

تخلی جن کین کو جو کچھ آپ نامہ ہے تو کہتے ہیں اس کی تفسیر بھی سی طرح ہوئی۔ جو لوگوں کی
اس میں اور یہ بیان کیا ہے جو اس کی تفسیر بھی سی طرح ہوئی (اگر کسی شخص کو یہ کہنے میں تاخیر
اور تاخیر اور دیر تاخیر نہیں، جس کا کوئی شیئ اس میں اور اس کے آداب آداب ہے۔
۳۔ ائمہ پر لکھنے والے شیئ اور بعض شیئ، بلکہ اس پر تحریر یا والدی علی منکر منکر سے غافل
ائمہ پر ہے (۲)۔

۴۔ جب کہ بدو ائمہ ان کے لیے یہ تحریر اور تذکرہ اشاعت اور کوئی کرتے ہیں اس میں سے اور
انھوں نے ائمہ پر اور ان کے لئے اور ان کے لئے کافی ہے تو میں نے اس میں (تاریخ و اشاعت) تخلی نہیں
الرحمن نے اس میں ہے اور ان کے واسطے ان کے ہے حرکات (۳)۔

۵۔ وانما العصبۃ علیہ الحق ذکوہ مدخل فی سببہ فی العصبۃ شیء، وہم اربعۃ اقسام
حرف اولہ فی الاحوال، نہ ہو وہو یزید یقلو، "لعمریہ فی الحقیقۃ" اب العصبۃ حرف ۳۔ بعد
"العصبۃ من ہاجہ جمیع الناس علی عبد اللہ وہم اربعۃ اقسام، وہم اربعۃ اقسام، وہم اربعۃ اقسام
المعنی: "نہیں اختلاف" ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵

انکو وہ ترک کا بھی ٹکس اگرچہ اس کے بعد میں ہے تو ان کے امداد میں ہے کہ نصف خود، کچھ ترک نصف پر،
التماس کے جواب دہوں ہیں، اور اسے حق نے فرض سے سبک دیا ہو چکا نہیں (۱)۔ یعنی اگر مرد جو بھائی کی کٹائی کرنے کی
تثبات سے وہ بر صورت انسان و مردت کی تحقیق ہے۔ لڑے نے اگرچہ علاقائی یہی ہے اور وہ بھائیوں کی
لیکن تحقیق وہ اب بھی ہے اس سے قبل انہوں نے یہ کہہ بیٹھا کہ اس کے راجح شہادت کا معامد کریں (۲) اور اس کی
دراپور اس سے غلطی یہ کہ ان کو ان کے کہیں کوئی شہادتیں (۳)۔

= صحیحۃ او یکن ذکر ایضا لکن عاجز اعین الکسب: (الدر المختار) وقال العلامة من عایدیں رحمہ
لہ تعالیٰ: وقولہ مطلقا سواء کانت بالعدۃ أو بصغرۃ صحیحۃ أو زنیۃ والمراد بالصحیحۃ
القادرۃ علی الکسب لکن لو کانت مکسۃ بالفعل کالغایہ والمعسلة لا نفقة لہا: (رد المحتار)
۳۶۲ کتاب الطلاق: باب النفقة: مضت فی حقیۃ فرقة غیر الأولۃ من الرحمة المحرم: سعید:
وکذا فی النہای العاصمۃ: ۵۶۶ کتاب الطلاق: باب النفقات: فصل فی نفقة ذوی
الأولیاء: رشیدیہ

وکذا فی الیہدۃ: ۳۶۶ کتاب الطلاق: باب النفقة: مکتبہ شریکۃ غلبہ ملتان:

(۱) "ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: عقل العنی: ای تاحیرہ لانہ نہیں من وقت الی
وقت "عنی: انہ منقطع مع آدماء مستحق آدماء، وہ جو سوام میں انصاف کے دم کان عبا، و لکھ جس
منقطعاً جاریہ الذخیر اثر الامکان" (معرفة المصنف، کتاب البیوع، باب الإفلاس والإستبراء، الفصل
الأول: ۱۰۹، رشیدیہ)

(۲) "عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "الرحمة معلقة
بالعشر فنفذ من وصي وصلة الله من قطعي قطعه الله" (مشکوۃ المصابیح، ص ۴۱۹، کتاب
الآداب، باب الرضا، الفصل الأول، قدیمی)

"وعن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم:
"الراحمون يرحمهم الرحمن، ارحموا من هي الارض يرحمكم من هي السماء" (مشکوۃ المصابیح،
ص ۲۶۳، کتاب الآداب، باب المصلحة والرحمة، قدیمی)

(۳) "عن أبي ثوب رضي الله تعالى عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول: "من ترقى من
والدة وولدها، ترقى لها بدين أحبته يوم القيامة" (رواه الترمذی) =

تعلیقہ۔ قاضی جمل حسین نے اپنی فتویٰ کے متن میں مشعر کہ غیر مشعر کہ جائیداد کی جو وصیت کی دوسرا معتبر اور لازم نہیں ہے، ماہاں! اگر قاضی جمل حسین ازجہن مد حسب مدعا منہ فی سے اس کی اجازت اسے تو مسماۃ پورا قصاہ کل کی حق دار اور مالک و حواء سے ۱۰۰ فقہاء نے تصدیق کی۔

حررہ العبد المذنب مفتی عمر دوسو اعظم دوحہ بدر ۱۳۱۲ھ۔

وصیت ایک تہائی ترکہ سے نافذ ہوتی ہے

سوال ۱۶۱۲: ایک پوز صی عورت ہے اس کی تین لڑکیاں ہیں، سب سے بڑی لڑکی کے ایک قرنہ اور ایک لڑکی ہے۔ بڑھیا اپنی تائی کے سیاسی پودا پاشی کر رہی ہے۔ پوز صی مرتے وقت سولہ روپے چھوڑ گئی

”وعن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: وجب لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غلامان اعمویں سمعت احمدہما، فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”یا ہللی! ما ہللی! غلامک؟“ فاجوبہ، فقال: ”زده زده“۔ ”وعنه انه لفرق بین حارۃ وولعہا، فقہاء السنی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک، لمرد السبع“ مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۲۹۱، کتاب النکاح، باب النفقات وحق المملوک، الفصل الثانی، قسمی،

(۱) ”عن یونس بن راشد، عن عطاء، عن عکرمۃ، عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ”لا یجوز وصیۃ لوارث ولا ان تشاء الورثۃ“ قال ابن قطن فی کتابہ: ویونس بن راشد لقاضی حران، قال ابو زرعة: لا یأس بہ۔ وقال البخاری: کذب مر جانا، وکان الحدیث عنہ حسن“ انصب الرایۃ للزلیعی: ۴۰۴/۳، کتاب الوصایا، (وقم الحدیث: ۲۸۰۰۰، مؤسسۃ الریان بیروت لبنان)

”عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول فی خطبۃ ھام حجة الوداع: ”ان اللہ تبارک و تعالیٰ قد اعطی کل شیء حق حصہ، فلا وصیۃ للوارث“ (جامع الترمذی، أبواب الوصایا، باب: لا وصیۃ للوارث، ۳۴۲، سعید)

(وسنن ابی حازم، کتاب الوصایا، باب ما جاء فی الوصیۃ للوارث: ۴۰۴/۲، إمامادہ ملتان)

(وکذا فی الترمذی المختار، ۲۵۶/۲، کتاب الوصایا، سعید)

(وکذا فی البحر الرائق، ۳۱۴/۴، کتاب الوصایا، وسعید)

ہے اور یہ ہیئت لگتی ہے کہ یہ روپیہ تم کو نہیں دیتی ہوں اور جس کے ہاتھ میں جگہ یہ روپیہ کسی فاقہ میں صرف کر دیا جائے یہ بڑھیا کی ہیئت ہے۔ اب اگر یہ روپیہ کسی عورت کے ہاتھ میں صرف کر دیا جائے تو بھانڈے کی ہیئت ہے یا نہیں، یا اس عورت کے عرس جو صاحب نہاد ہیں، اس کو تو کوئی عرس دے لگتا ہے یا نہیں؟

انجواب حامداً ومصلیاً:

اگر یہ روپیہ اس بڑھیا کے ہاتھ میں آئے کہ ایک قبیلہ، یا اس سے کم ہے تب تو اس کی ہیئت کے واقف مدرس میں خرچ کرنا درست ہے (۱)۔ اگر ایک قبیلہ سے زائد ہے تو اس کو دو درجہ میں، یا عورت کی اجازت پر وقف ہے، اگر سب وہ بائع ہوں اور اجازت دینا تب تو مدرس میں خرچ کرنا صحیح ہوگا، اگر اجازت نہیں یا وہ بائع ہوں تو درست نہیں (۲)۔ جب وہ روپیہ مدرس کے ختم کو مدرس کی ضرورت کے لئے دیا جائے تو اس کو تنخواہ میں صرف کرنا بھی صحیح ہے اگرچہ مدرس صاحب نہاد ہو (۳)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد المذنب مفتی محمد مظاہر علوم سہیلہ ریورہ ۶/۶/۱۴۰۶ھ۔

الجواب صحیح: عبدالمطوف، صحیح: عبدالمطوف، مدرس مظاہر علوم بہار پور ۶/۶/۱۴۰۶ھ۔

(۱) "عن حاصر بن سدد، عن أبیہ قال: عرض لرجلنا الشفی فیہ، لعمادہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فقال: یا رسول اللہ! لی مالاً کثیراً ولیس برتی الا نسئ، فألتصدق بالفلین؟ قال: لا۔ قال: فالتشر قال: لا۔ قال: فالت؟ قال: "الت، والت؟ کثیر، ایک دن تیرک ورنہ ایک اشیا عزیز من ان خدمہم عدائہ یتکفون الناس"۔ وسمی ذی ذی ۳۹۵، کتاب الترمذی، باب ما جاء فیہ، لا یجوز لموحد فی ذلہ، دارالحدیث ملتان۔

(۲) "ونجوز بالتصدق للأختی وإن لم یجر الزاویہ ذلک لا لزیادۃ علیہ، إلا أن یجر ورثہ بعد موته وحکم کذا"۔ الدر المختار: ۶/۶/۱۴۰۶، کتاب الترمذی، سعید، وکذا فی البحر الرائق: ۱۳/۹، کتاب الترمذی، رسالہ،

وکذا فی سیر الحفاظ: ۳/۷۷، کتاب الترمذی، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

(۳) "وأما صدقة التطوع، فیحوز صریحاً فی المغنی: لأجل تجوی محرم الہیۃ، بدائع الصنائع: ۳/۷۷، کتاب الزکوۃ، فصل فی الذی یرجع الی المؤدی الیہ، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

وکذا فی لتماخضہ: ۳/۷۷، کتاب الزکوۃ، باب من یخرج الزکوۃ فیہ، إدارة القرآن کراچی۔

وکذا فی المحيط الرہانی: ۳/۷۷، کتاب الزکوۃ، الفصل الثامن فی من یخرج الزکوۃ فیہ، غارہ کولہ،

وصیت اور تقسیم ترکہ

سوال [۱۵۱-۱۰] ایک مرتبہ میری والدہ نے فرمایا کہ چاہل خرید اور شاید کہ نفع ہو۔ میں نے کہا کہ رقم میری ہوگی من بقیہ آپ کا۔ جس کو منظور کر لیا۔ خریدانی ہوئی، خریدت گئی، نقد من سے فروخت کر دینے لگے۔ ماہ رمضان میں موسم برسات میں والدہ صاحبہ نے غسل کیا، کافی پوت آئی۔ مہینہ بھر کا قرضیں، ہوا، جب طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو والدہ سے کہا گیا کہ کچھ کھانا ہو تو کھو۔ تو انھوں نے کچھ رقم کے بارے میں وصیت کی کہ چاہل کی قبر سے اتنا فلاں، در اتنا فلاں، دو دہائیہ کھڑا ہو اور نقد والدہ سے بھی حصے۔ کچھ رقم دارا معلوم دوح زندہ کے لئے بھی اتانی جس کو سے پچھڑاں۔ تو اب ہم اس وصیت پر کیسے عمل کروں، بلکہ چاہلوں میں خسارہ ہوا؟

والدہ مرحومہ کی ذاتی رقم ۱۹۵ روپے اور دو تریاں اور مالی موجود ہے، اور وصیت کی رقم کی کل نیز ۱۵ روپے ہوتے ہیں۔

۲۔۔۔ جو زمین بٹائی پر دی گئی ہو (۱) اس کی تقسیم، بیڑ میں ہوگی، یہ صرف غلطی؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

۱۔۔۔ جبکہ چاہل کی رقم آپ کی تھی، اور والدہ سے لئے صرف نفع کا وعدہ تھا، انھیں نہیں ہوا، بلکہ خسارہ ہو تو والدہ صاحبہ کی یہ وصیت شرعاً واجب العمل نہیں (۲)، تو آپ ان کو ثواب پہنچانے کے لئے جو کچھ پیش

۳۔۔۔ "العصۃ من یأخذ جميع المال عند الفرائض، وما آتیہ الفرائض عند وجود من له الفرض

المعقود"، (تبيين الحقائق ۳۸۵، کتاب الفرائض، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

او کذا فی الفرائض المختار، ۳۶۶، کتاب الفرائض، لعل فی المعصبات، سعید)

(و کذا فی المسر، ج۱ فی المبررات، ص ۳، سعید)

"و اما العصۃ بنسبہ، فکل ذکور لاندخل فی نسبہ إلی المیت أنثى، و هم أربعة اصناف

ثم جزء أبیه، أنى الإحوة، ثم بنوهم وإن سفلوا": السراسی فی المبررات، ص ۱۳، سعید)

(۱) "جانی پیدا ہوئی وہ تقسیم ہوا یا دروازہ، کتبہ زمین میں آ کر پائے" (فی رد المحتار، ص ۹۰، فیہ مؤخر، ۱۱، نور)

۴۱۔۔۔ اس لئے کہ یہ وصیت دوسرے ملک کی ہے، والدہ کی ملک میں وصیت باطل ہے۔

"ومن أوصی منصب ابنه أو غیره من الورثۃ، فالوصیۃ باطلۃ، لأنه وصیۃ سال العبر"، اللباب -

دیں گے ان لوگوں کو (۱)۔ جو پھر ترکہ ان کا (زیرِ پادشہ و تیرہ) ہے، اس میں سب ورثاء کا حصہ ہے، اور ان کی تفصیل معلوم ہونے پر سب کا حصہ لکھا جاسکتا ہے۔ اور پھر، اگر سب یا ش ہوں، تو اس بات پر رضامند ہوں کہ ان کے ترکہ سے وصیت لپڑائی کی جائے تو اس کی بھی اجازت ہے (۲)۔ یہ بھی دو تحقیقات وصیت کی شرعی تحقیق نہیں، بلکہ ایضاً ثواب ہے۔

۳۔ اگر صورت یہ ہے کہ چیز میں ملائی کی جائے (۳)۔ پھر کوئی فریق اس میں سے کوئی چیز نہ لینا

- فی شرح الکتاب ۲۰۹/۵، کتاب الوصایا، قدیمی۔

او کذا فی الدر المنہار، ۱۶۹/۶، کتاب الوصایا، باب الوصیۃ بالثلث، سعید،

ووکذا فی القنوی العالم المکبرۃ، ۱۹/۶، کتاب الوصایا، رشیدیہ،

۱: "الأصل فی هذا الباب أن الإنسان له أن يحمل ثواب عمله لغيره عب أهل اسمه والجماعة، صراحة

کتاب أو صوماً، أو حواً، أو صدقة، أو قراءۃ قرآن، أو الأذکار، إلى غیر ذلك من جمیع أنواع البر،

و یصل ذلك إلى سمیت ویستغفر، وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ: أنه سأل رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ! ما تصلیق عن مؤمن، وفجج عنهم وغدعو لهم، فقبل بصل ذلك

إلیهم، قال: "سم" اھـ (تبيين الحقائق: ۳۱۹/۲، ۳۲۰، کتاب الحج، باب الحج عن الغير،

دار لکتب العلمیۃ بیروت،

ووکذا فی الدر المنہار: ۵۹۵/۲، کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فی إهداء ثواب الأعمال

لغيره، سعید،

(۲) "ولا تجوز بما زاد علی الثلث إلا أن یجیرھا الورثة بعد موته رجھ کبار" (القنوی العالم المکبرۃ،

۶۰۱/۶، کتاب الوصایا، باب الأول، رشیدیہ،

ووکذا فی الدر المنہار، ۵۹۶/۶، کتاب الوصایا، سعید،

ووکذا فی البحر الرائق، ۴۱۴/۴، کتاب الوصایا، رشیدیہ،

(۳) "ثم یقسم المالئ بعد ذلك بین ورثته بالکتاب، والسنة والاجماع"، الدر المنہار، ۶۱۶/۶،

۶۱۶، کتاب الوصایا، سعید،

او کذا فی السراجی فی التبریات، ص ۳، سعید،

اقتدائی ہے جبکہ اگر وہ ان پر راضی ہوں اور اہل بیت پر (۱) جس موصوفے پر، ان کے متعلق ہیں
 وصیت و تعلیم نہیں، اس وقت تک کہ قرآن و احادیث کا (۲) قرآن و تہذیب و ریا کا (۳) درجہ کی تفصیل آپ
 لکھیں تو اس کے حصہ شیعہ کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے
 قرآن اور کتب و فقہاء اور علوم پر پندرہ (۱۵) ہے۔

الحجہ ہے شیخ زین الدین علی بن حنفی (۱) اور موصوفہ پر (۲) ۸۰۰ ہے۔

میراث کی ایک صورت اور وصیت نامہ۔

حدیث (۱) ۱۷۷۱: زین الدین علی بن حنفی نے کہا کہ میں نے اپنے والدین کی وصیت نامہ لکھی اور وہ
 تصدیق کیا، نیز وہ حنفی بنائے اور وہ تصدیق کیا۔ موصوفہ کے لئے یہ کہ اس طرح تصدیق کیا، اس کو اس قدر
 ہے کہ "زین الدین علی بن حنفی" میں ہیں اور زین الدین علی بن حنفی کے لئے یہ ہے۔

وصایا:

۱۔ میراث نامہ لکھنا۔ اس کے لئے میں (۲) میراث کی ایک شکل ہے۔

۱۔ "عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وسلم قال: "لا تجوز وصیة نوات الا ان
 تشهد الزوجة". (کتاب الوصایہ، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱

کے ہیں۔

۲۔ تمام کچے برتن میرے ہیں جن کو چاہیں ایسے جائیں۔

۳۔ دو چار کتابوں کے علاوہ سب کتابیں میری ہیں جن کو حسب استعداد ضرورت مند لوگوں کو دی جائیں، جن میں میرا نام ہر جگہ شامل ہے۔

۴۔ میرے لئے پانے پینے کے کسی ایک ٹھکانے کو نہ دیئے جائیں، بلکہ ضرورت مندوں کو دے دیئے جائیں۔

۵۔ ہر سند و حق میرا ہی ہے، چھوٹا صندوق دوسرے سے ہوا بھی استعمال کئے رکھتا ہے۔

۶۔ دو سو روپے میں کپڑے ہیں، کچھ نئے، کچھ پھیرے، وہ بھی میرے نہیں ہیں، یہ کلنری کا صندوق اور چار پائی بھی میری نہیں ہے۔

۷۔ میرے روپے کا حساب بکرہ خالہ دو شخصوں کو معلوم ہے، اگر کسی بھائی کا ترنہ تو وہ وہاں کے ساتھ ہی ہوں، سے۔ لے لے۔

۸۔ میرے خرچ کے علاوہ جو کچھ بچے دو سو روپے پر جائے۔

النجواب جامعاً ومصلیاً:

جراثیم، زہر کی ملک نہیں بلکہ بطور امات اس کے پاس تھیں و زہر کا ترک نہیں (۱)، اس میں کسی ورث کا حق نہیں، وہ جس کی ہیں، زہر و زہر کی جائیں (۲)۔ جراثیم، زہر کی ملک تھی وہ ترک ہیں، لہذا تمیز

(۱) قال العلامة الحصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ: "ہذا من ترکۃ الحب"، (الترکۃ حب)، وقال اللہ الامام ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ: "الترکۃ فی الاصطلاح: ما ترکہ الحب من الاموال صعباً عن تعلق حق الفقیر بعین من الاموال" (رد المحتار: ۵۹۶، کتاب الخراف، سعید)

روکتہ فی بینہم، ۷/ ۷، کتاب الخراف، دار الکتب العلمیہ بیروت،

(۲) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: "ہذا اللہ فخرکم ان تردوا الامت الى اهلها"، (موردہ علماء: ۵۸)

"بحسب تعالیٰ انہ یفسر باواء الاعداء، انی اهلها، ولی حدیث الحسن عن صرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "ان الامانة ائلی من امنک، ولا نعان عن حاکک"، (رواہ الامام احمد =

تفہیم ترمذی، پندرہ کے چوتھے صفحہ ۱۸ کے ایک تہائی میں، وصیت پڑھنے کی جائے۔ اس کے بعد بقیہ ترکہ میں وہ حقیقی بھتیجیوں کو برابر حصے کا (۱)۔ بھتیجیوں (۲)۔ بھائیوں، بھائیوں کو اس کے ترکہ سے کچھ نہیں ملے گا (۳)۔ فقط اللہ تعالیٰ اعلم۔

حریرہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم، دہلی، ۲۳/۶/۸۹ھ۔

۱۔ "وہذا ہمہ جمیع الامانات الواجبة علی الإنسان من حقوق اللہ عزوجل" اور حقوق العباد بعضهم غمی بعض کلام جامع وغیرہ ذلک معا یاغنون بہ بھضہ علی بعض، "تفسیر ابن کثیر: ۲/۸۵۷، دار السلام الریاض،

۱) "یذا حکمتہ وتجهیزہ من غیر تدبیر ولا تقیر، تم تقضی حقہ من جمیع ما بقی عن اللہ، ثم تتخذ وصایا من ثلث ما بقی بعد الذل، ثم تقسم المال بین وراثہ" دہلوی، ص: ۳۰۲، سعید،

اور کذا فی الفرائض: ۵۹/۶، کتاب الفرائض، سعید،

(۲) "تحتیما پندرہ حصہ پر، حصہ دہی، تقریباً کی سہ سوڑ کی سہ کل مال کا تقیق ہوگا:

"ثم جزء آية: ای الاموال، ثم یوہم وراثہ سفول" والسواجی، ص: ۱۲، سعید،

"العصبة من یأخذ جمیع المال عند ثلثہ، وما لیس فی الفرائض عند وجود من لہ الفرائض المقادیر" (تیس)

المحقق: ۸۵/۴، کتاب الفرائض، دار الکتب العلمیہ بیروت،

یوگندا فی النکاح: ۳/۶، کتاب النکاح، باب المصبات، سعید،

(۳) "مذکورہ بات دہی الارض، جس سے یہ حصہ دہی سجدہ کی مشق دہی، دہی کے لئے ہے۔

"والعصبة حقون للترکة عشرة اصناف مرفیة فیلذی حصہ، ثم بالعصبة فتصیف، ثم بالعصبة

المسببة، ثم اللزوم فی الفروض منسببة، ثم ذوی الارحام" (الفتاویٰ المملکیہ: ۳۶، ۳۷، کتاب الفرائض،

الباب الاول، رشتہ:

"کو کلا من لیس سلی سہم ولا حصہ ولا یورث مع ذی سہم ولا عصبة" الفرائض: ۱۰۹،

کتاب الفرائض، باب ذوی الارحام، سعید،

"والعصبة یورث ذوی الارحام انما یورث من احد من اصحابہ الفرائض" ولم یکن عصبة، والفقہی

المملکیہ: ۵۹/۶، کتاب الفرائض، باب ذوی الارحام، رشتہ:

وہمیت پر اکر نے کی ایک صورت

سوال ۱۷۱۸: میری والدہ کا بھی تمیز عربہ ہو انشاء ہے، انشاء کے بعد ختم شرعیہ نام نے ہر ایک وارث کو اس کا حق دے دیا۔ جس ازوت میری والدہ نے ۳ لاکھ سے وہمیت کی تھی۔ اس وہمیت میں کچھ ورعین کے لئے شاذ بڑی لڑکی کو کچھ دیا تو اسی کو کچھ دیا، چھوٹی لڑکی کو ایک مکان دیا، تو اسی کو، اسی طرح کچھ تھیں مسجد کے لئے مطلب یہ کہ ۳ لاکھ انھوں نے وصیت کی ہے، اس وہمیت کے مطابق جو بیجا و شرعی فیصلہ کے مطابق تشریح کر دیے۔

کچھ دنوں کے بعد میری والدہ کو ہمارے ایک عزیز ہیں جو یہ ارادہ اکثر و بیشتر نے خواب یا کلمہ بھی ہوتے ہیں، انھوں نے خواب دیکھا، پوچھا کہ سال ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے جو بھی صدقات وغیرہ دیے ہیں ان سب کا اندر مجھے پورا پورا دل گیا ہے، لیکن میرے ایک فریبہ کو نہیں داجس کی جبر سے تکلیف میں ہوں، لہذا تم فلاں، لیکن (جو صورتوں میں دینی و دنیاوی کام نہ رہے ہیں) حقیقہ وہی کہ یہ میری امانت ہے ان کو لکھوا دیں اور میری لڑکیوں کو کہہ دیں۔ یہ لوگ بہت ہی پریشان ہیں آپ اس خواب کو عمل فرما کر ہمارے حال پر کرم فرمائیں۔
الجواب حامداً و مصعباً:

اگر وہمیت میں اس فریب صورت کے لئے بھی تجویز کیا تھا تو اس کو بھی دیا جائے (۱) اور اس کے ساتھ سوگ اور نیر کا معاملہ سہا جائے (۲)۔ فقہ والہ سے اللہ تعالیٰ اعلم۔
زرہ العید کوہ غفرلہ و دار الضمیر، پابندہ بڑے ۱۵۵۵ھ۔

(۱) "تم نفعاً و صیادۃ من ثلث ما بقی بعد الدین" (المراجعی - ص. ۳، معین)

"ثم تصح الوصیۃ لأجسی من غیر إجازۃ الورثۃ" : الفتاویٰ العالیہ المکیہ: ۴۰/۶، کتاب الوصیہ، رشیدیہ:

(و کذا فی البر الوصیۃ: ۴۰/۶، ۴۵، کتاب الوصی، معین)

(۲) قال اللہ تبارک و تعالیٰ: "وإذا حضر المسلم ولو القوی و البصیر و لم یکن لہ ذریرہ فہو ذریرہ منہ، و قولوا لہم قولاً معروفاً" (سورۃ النساء، ۸)

۲۔ آپ بھائی نے مرحوم کی وصیت کر دی کہ میں اس کے بڑے کو دیوں اور اس کی ملک دینی سب کچھ شریعی اس میں ورثت باری ہوئی (۱)۔

۳۔ برادر کے کو بیٹا احمد فرزندت کر کے ہا تھا رہا ہے (۲)۔

۴۔ وصیت صرف بھائی کے حق میں تھی۔ اس نے جب مرحوم کے لڑکے کو بیٹا فرمایا تو وہ ملک ہو گیا (۳) اس کو بھی فرزندت کے باحق تھا۔ اور اس کے بعد جس کو وصیت میں ہی اس کو بی وصیت کر کے ہا حق ہے (۴) لفظ اللہ تعالیٰ سم۔

ترجمہ العبد المذنب۔ در نظام پرچہ ۲/۲۸۸۔

وہی ارث وارث میں اختلاف

سوال (۲۰۸) : ہر ائمہ بھولی زاد بھائی شعیب حسین بخش و مدد نیم بخش مرشد ۵۵ سال ہا ہے۔ انتقال کر گئے تھارے مرحوم اپنی بیوت میں مرتبت پہنچا بیٹا دیو (۱) اپنے بڑے کو (۲) اپنے دل سبب کو بھوپر وصیت کر لیا تھا۔ اور یہ کہ میرے بڑے کو بھوپر کے حق میں ہے۔ یہ تمام اثبات تھارے ہیں۔ یہ بھی

۱۔ "لے بغیر الیافی بعد ذلک بی روزنہ بالغ کذاب" والسنة والاحوال۔ کتاب الفرائض۔ ص ۱۶۶۔

۲۔ کذا فی البحر الرائق ۳/۵۱۰۔ کتاب الفرائض۔ رستمہ

۳۔ کذا فی مجمع الزہیر ۳/۹۵۔ کتاب الفرائض۔ ص ۱۶۶۔ عذابیہ کی کتاب

۴۔ "الکمل واحد من اشرکاء صحیح بعد الحسمہ ما لک لخصہ بالاسفل" ولا یفی واحد من عیالہ فی حصۃ الآخر۔ وکن واحد منهم ان یصرف فی حصۃ کیفما شاء۔ (منہج للمعدہ سیمہ سیمہ مار ۱۳۳۱ھ) ارہو اسنادہ ۱/۱۱۲۔ کتاب الشریکۃ۔ لیس لایمن فی احکام التسمیۃ ما کتہ حنیۃ کوہہ

۵۔ "یسلمک الممهور بالممهور لہ بالقص فانفق شرط صوۃ اسلمک لا نفعۃ لہ"۔ شرح المسئلۃ لسیب رستمہ ج ۱/۲۳۷۔ ارہو المعادہ ۲/۸۶۔ ما کتہ حنیۃ کوہہ

۶۔ کذا فی رد المحتار ۶/۱۵۵۔ کتاب اللہ سیمہ

۷۔ کذا فی تسنن الخلفاء ۲/۹۰۹۔ کتاب اللہ۔ لای ذکب العیۃ مہر و

۸۔ ارہو رافہ ۱۰

وسیت کر گیا تھا کہ سو روپے تمہارے میرے ذمہ ہیں اور ۱۲ روپیہ بچاؤ کی (۱) میرے پاس ہیں۔ ۹۶ روپیہ مرحوم کی بنیادی اور کفن و دفن پر میں نے صرف کئے۔ دفن کرنے کے بعد میں نے بچاؤ کی رقم اور ۹۶ کچھ مال اسباب تھا، وہ سب میں نے بچاؤ میں رکھا اور میں نے بچوں سے کہا کہ ان میں بٹھاؤ کون ہونا چاہیے، مرحوم کی یہ وصیت تھی۔ نوں پر بچوں نے مجھے بٹھا دیا اور جو کچھ بھی چیز تھی وہ سب میرے سپرد کر دی تھی۔ تجویز دیکھو دیکھو نہیں ہوئی۔

مرحوم کا بچہ سال بھر کا تھا، ۱۰ بڑھ برس تک یہ وہلا، بچہ کی پرورش میں نے کی جس پر ۳۰ روپیہ میرا صرف ہوا۔

ان زیورات میں سے میں نے تین چوڑیوں کو دیکھ لئے تھے، بعد نے ذیہ سال بعد نکال کر لیا، لڑکے کی عمر اس وقت ڈھائی سال کی تھی۔ پھر میں نے بچاؤ کی اور بچاؤ نے یہ لڑکا میرے سپرد کر دیا اور میں نے اس کی پرورش کی اور لڑکے کی مسلمانی (۳) بھی میں نے کی اور لڑکا ابھی میں نے کی (۳) اور قدرت الہی سے یہ لڑکا جس کا نام نور علی تھا انتقال کر گیا، اس کا کفن و دفن دیکھو فراہمات سب میں نے کئے۔

اس کے بعد اس کے دو لیان جو کہ چڑھی یا پانچویں پشت میں ایک دارا کی اولاد ہیں، متعدد ذیل انھیں اس میں۔

مول بخش، قادر بخش، حکام الدین، خیر الدین، سلیم الدین۔

یہ سب ایک دارا کی اولاد ہیں۔ پھر انھوں نے مجھ سے تمام اشیاء طلب کی جس پر میں نے جواب دیا کہ جس وقت اس کا والد گذرے گا اس نے مجھے اس کا سر پرست بنایا تھا اور بچاؤ نے مجھے وارث بنایا اور ساڑھے چار سال کے بعد انھوں نے مجھ پر دھوکا کیا کہ یہ لڑکا ہمیں ملنا چاہیے۔ عداوت نے یہ فیصلہ کیا۔ جب بچاؤ نے محمد خان کو وارث بنایا تو عداوت کی طرف سے بھی یہ فیصلہ ہوا کہ محمد خان کی بر چیز کا سر پرست ہے۔

(۱) "بچاؤ نے خود گئے ہیں، وہ نے لڑکوں کی خدمت"۔ (فیروز القات، ص ۳۰۵، فیروز آباد، پور)

(۲) "مسائل فقہ حیات"۔ (فیروز القات، ص ۷۵، فیروز آباد، پور)

(۳) "لڑکا کی سنگی لہرت"۔ (ایضاً، ص ۸۰۴)

انہوں نے میرا تمام روپیہ منسولی بجا صرف کرایا اور پھر یہ دعویٰ بھی خارج کر دیا اور محمد خان کے حق میں کامیابی ہوئی، اس کے بعد انہیں نوچھداری مقدمہ ۴۰۶ کا کیا جس میں عدل کے فضل سے محمد خان کا کامیابی ہوئی اور اب ان کا اردو روپائی کرنے کا ہے (۱) مگر میں نہیں چاہتا کہ کسی قسم کا جھگڑا ہو اور میرا بہت سارہ پیسہ ناجائز طریقہ پر خرچ ہو، آپ کا فتویٰ چاہتا ہوں۔

مروجہ منشی میں منشی کی ایک کپی بھی ہے، اس لاکے نے بھی نوٹس دیا ہے آپ حقوق کے لئے دلائل ادا فرمادے صرف تین شکایں ہیں اور یہ جائیداد مروجہ منشی پیدا کر دے ہے جدی نہیں، صرف ایک مکان جدی تھا۔ وہ غیر المیرین نے چیرکی نا پائی میں بنی قبضہ کر لیا تھا۔ نوٹس کا حکم ہوا اس پر بس کیا جاوے ان دائروں کے سوا اور کوئی وارنٹ نہیں۔

محمد خان۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

مروجہ منشی کے بعد اوائے قرض و امیہ (۲) اس فرس تقسیم ہوگا کہ آفتواں حصہ دے دے گا (۳) یہ مات

۱۔ "روایاتی بحوالہ کثیرہ"، بحوالہ مس میں مال دار جائیداد اور قرضہ، غیر اسے مقدمات کی حالت "۱" (۲) و "۱" نکات میں۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ فیروز شاہ پور

(۴) "تعلیق برکۃ احیاء حقوق اربعہ مرتبہ: الاول ببدأ بتکلیفہ و تحبیرہ من غیر تدبیر ولا تفسیر، ثم تلخیص دیونہ من جمیع ما بقی من دله، ثم نفع و حایاہ من ثلث ما بقی بعد الدین، ثم یقسم الباقی بین وراثتہ" (المصنوع فی امیرات، ص ۳۰۳، سعید)

(۵) کذا فی الذکر المختار، کتاب الغر الخفی، ۵۹/۲، ۶۰، سعید

۶۔ کذا فی الفتاویٰ لعدالہ کبیر، کتاب الغر الخفی، الباب الاول فی تعریفہا و حیدانہ بتعلق بالبرکۃ، ۳۶، ۳۷، شیعہ

(۳) جب میرٹن اور ۱۲ جزوہ و قرضہ کو منسولی (انہوں نے) دے گا

قال الله تبارک و تعالیٰ: ﴿وَلَمَّا كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ، فَلَهُنَّ الْكُفْرُ مِمَّا رَكَبْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّاهُ نَوَاصِرٌ بِهِ

أَوْ دِينَ بِهِ﴾ (سورة النساء: ۱۴)

ہے لڑکے کو نہیں ملے (۱)۔ پھر لڑکے کے انتقال کے بعد اس کے ترکہ سے ایکہ تہائی اس کی والدہ کو ملے گا (۲)۔ اور دو تہائی وہ شخص و خیرہ (۳)۔ ان میں سے نہ ٹکڑا نہ قریب ہیں اور ایک وہ نہیں ہیں، اور ہر ایک کے حقدار ہیں۔ مرحوم کا جو کچھ ترکہ ہے، اس کو بطریق مذکور وراثت سے تقسیم کر دیجئے، آپ کو خود رکھنا درست نہیں (۴)۔ اب سرپرستی بھی ختم ہو چکی، بیعت کا فیصلہ بھی ہو چکا، ارشاد فرمائیں (۵)۔

جواب: آپ نے اپنا قرع کیا ہے وہ اُمر اہسان اور تہجد ہے تو آپ نہیں لے سکتے (۶)۔ اگر لڑکے کی والدہ صبیحہ اور امیرہ امی و امی کو ملے دینے کے بعد شہ میرٹ کو حق ہوگا

المصبات وحده کل من بیہ لم یسم مفتر، وما عندنا علی من سهام ذوی الفروع من، وإذا عرذ احد جمیع النساء، الففتاویٰ العالیہ لمکبریہ: ۱-۲۵، کتاب الفرائض، الباب الثالث فی النفقات، رتبہ

رو کذا فی بیہ، الحقائق، ۲۹۵، کتاب الفرائض، در النکاح، الفلح فی بیوت

(۱) قال اللہ عز وجل: "وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ أَجْرٌ كَبِيرٌ" (سورۃ النساء: ۱۲۷)۔
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ أَجْرٌ كَبِيرٌ (سورۃ النساء: ۱۲۷)
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ أَجْرٌ كَبِيرٌ (سورۃ النساء: ۱۲۷)
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ أَجْرٌ كَبِيرٌ (سورۃ النساء: ۱۲۷)

(۲) كذا فی الفرائض، ص ۱۱، سعید۔
(۳) پھر یا صبیحہ یا امیرہ امی و امی کو ملے دینے کے بعد شہ میرٹ کو حق ہوگا۔
قرب و زینت، ص ۱۰۰

"وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ أَجْرٌ كَبِيرٌ" (سورۃ النساء: ۱۲۷)۔
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ أَجْرٌ كَبِيرٌ (سورۃ النساء: ۱۲۷)
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ أَجْرٌ كَبِيرٌ (سورۃ النساء: ۱۲۷)
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ أَجْرٌ كَبِيرٌ (سورۃ النساء: ۱۲۷)

(۴) الفرائض، ص ۱۱، سعید۔
(۵) قال اللہ عز وجل: "وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ أَجْرٌ كَبِيرٌ" (سورۃ النساء: ۱۲۷)۔
(۶) اگر پڑی ہوئی ہے تو یہ صحیح ہے، اگر نہ ہو تو یہ صحیح نہیں ہے۔
(۷) اگر صحیح ہے تو یہ صحیح ہے، اگر نہ ہو تو یہ صحیح نہیں ہے۔

حب تبلیغ ۳۰۔ نسیم ۶۰۔

فہم الفحصاوی: ۱/۳۲۶: ۱۔ اوجہ ۱۔ اب جمع عن: فان حب التفريق ولا صرف
البر ما يراه الفقهاء من: حدود النہر ۲۸۳۔ فقہ: اندھجان تفتانی الم۔
ترجمہ: العبد محمود گنگوئی، صفائے حق، ص ۱۱۱، ۱۱۲۔ مکتبہ علوم سہارنپور، ۱۳۸۱ھ۔
صحیح: عبداللطیف علی، ۲/۱۱۶، ۱۱۷۔ ۵۵۲۔

والد کی وصیت کہ میرا خاناں بیٹا میرے کفن و فن میں شریک نہ ہو

سوال (۱۹۳۳): میرے والد صاحب کی عمر ۸۰، ۸۵ سال کی ہے اور بہت زیادہ ضعیف
ہو گئے ہیں۔ ہم لوگ تین بھائی ہیں اور دو چھوٹے بیٹے ہیں، ایک سو تینا بھائی ہے۔ والد صاحب سو تیلے بھائی
اور سو تیلے بیٹے سے زیادہ انیت رکھتے ہیں، والد صاحب کا کہنا ہے کہ جہاز سے مر جانے کے بعد تم دونوں بڑے
اور تم بھائی بیوی بچے ہمارے جہاز پر ہاتھ نہ لگاؤ اور نہ ہمارے کفن و فن میں شریک ہونا۔ ایسی صورت میں ہم
دونوں بھائی مع اہل و عیال کے والد صاحب کے جنازہ میں شریک ہو کر کفن و فن کریں یا نہ کریں؟
۱۔ والد صاحب کے اس کا بیوی بچے کے خلاف کرنا کیسا ہے؟
۲۔ والد صاحب کا اس طرح کا حکم بچوں کو ناجائز ورنہ دیکھنا نہیں؟
۳۔ اس طرح کے حکم نہ ماننے پر قیامت کے دن کوئی عذاب ہوگا یا نہیں؟
الجواب حامداً ومصلحاً:

آپ کے والد صاحب کی یہ وصیت قابل عمل نہیں، بالکل بیکار ہے (۳)۔ آپ صاحب کی تجویز و عین

(۱) نسیم الانصار مع الدر المختار: ۲/۲۶۴، ۲۶۳۔ کتاب الوصایا، معید

(۲) حاشیہ الفحصاوی علی الدر المختار: ۳۶۱/۴، کتاب الوصایا، دار المعرفہ بیروت (لن)

(۳) کفای النحر الرائق: ۲/۲۸۱، کتاب الوصایا، باب العنق فی العرض والوصیة، وعبد

دو کذا فی تبیین الحقائق: ۲/۳۹۰، کتاب الوصایا، باب العنق فی المرض، دار الکتب العلمیہ بیروت

(۴) فیہ شرعی وصیت کاغذ اور اس میں وصیت کرنے والے کی اتاری جائز نہیں

اپنے ہر ایک مکان (۱) کو ہر ایک بفرض علاج کیا، مرض مذکور کا علاج وہاں بھی نہیں ہوا۔ آخر کار حج و نسی: انکار نے انتقال سے دعا کی ماقبل زید و لا خلاف قرار دیا ہے وطن واپس کر دیا۔

پھر سے کی یہ حالت تھی کہ روز بروز چروپر بڑھتا جاتا تھا، یہاں تک کہ تیرہ سو بیچ کی مرض نے پیشانی سے تا نو تک کار کر دیا جس سے بدن اور غنوت بحد پیدا ہوئی، پس دماغ سے خون اور پیچہات دن جاری تھا۔ انتقال سے ذریعہ ماقبل مریض کی ایک آنکھ پانی ہو کر خود بخود پھر مرض جاتی رہی، بعد ازاں دوسری آنکھ بھی جاتی رہی اس پر اور آنکھوں پر ہر وقت پانی ہلکی رہتی تھی، دو تین روزہ کو افسار سے اور بندھتے تھے۔

چونکہ زید تاجر تھا، خرچ کچھ پاس نہیں تھا، آنکھوں پر پانی بندھی، رات کی تھی، سواری میں لیٹ کر تیرہ روزہ کو ساتھ لے کر اپنی دوکان پر انتقال سے بیس یوم پیشتر گیا اور چھ سات سو کا پارچہ ایک وقت میں دیگر دوکان داروں کو فی الوقت دے کر چند مہینے میں واپس مکان پر آ گیا، کیوں کہ مرض وافی تھا، آنکھوں سے نظر آتا تھا، نہ دماغ کام دیتا تھا، پس صاحب فرما دیا۔

چنانچہ اسکی صورت میں زید نے اپنے انتقال سے ایک ماہ سو یوم پہلے اپنے ایک وارث کے قرضہ کا اقرار کر کے قرضہ میں اپنی جائیداد وصول کر لیا، جس سے گھر وراثت محروم الارث تصور کئے جا رہے ہیں۔

الغرض: ... مرض الموت کی تفسیر اور حد بموجب مذہب مختار کیا ہے؟

۱۔ ... مرض مذکور بالا پر بموجب مذہب مختار مرض الموت کی تعریف صادق آتی ہے یا نہیں؟

۲۔ کیا مرض مذکور بالا کی صورت میں زید کا اقرار نام اپنے وارث کے قرضہ کا شرعاً معتبر ہے یا نہیں؟ فقط۔

المستفتی: حکیم طبر احمد خات، نو تک قدیم، ۸/ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱۔ فی التفسیر: "المسریض مريض الموت من لا يخرج إلى حوائج نفسه، وهو

الأصح، كما في غيره المعنى: حد مريض الموت تكلموا فيه، والمختار لفظي أنه إذا كان

الغائب عنه الموت، كان مريض الموت، سواء كان صاحب مرض أو لم يكن، كذا في

(۱) "تراور کال ۱۸۱۱ھ"۔ (تراور کلمات میں ۸۱۱ھ)۔ (مکمل جلی کی تشریح اور)

تأليف: د. محمد عبد الحليم عبد الله

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ مرض الموت سے متعلق قول بخاری لم یثبت فی یہ ہے کہ جس مرض سے موت غالب ہو وہی مرض الموت ہے، خواہ اس مرض کی وجہ سے بعض صاحب فرائض فرما دیں یا نہ دیں۔

۲۔ اگر ماہرین نفس طلب و من کو مرضاً مہلک کہتے ہیں جیسا کہ سوال میں درج ہے تو یہ مرض
الموت ہے (۲)۔

۳۔ مرض الموت میں اقرار کسی وارث کے حق میں دیگر دو تادمی اجازت نہ موقوف رہتا ہے۔ پہلی اگر بکر اس مریض مقرر کا بوقت موت بھی وارث رہے تو یہ اقرار دیگر وارث کے اذن سے معتبر نہ گا۔ اگر بوقت اقرار تو دیگر وارث سے اور بوقت موت مقرر وارث نہ رہے تو یہ اقرار شرعاً معتبر ہوگا:

"إخبار المريض بما لديه لا يحسن ولا يفسد حاله بغير التورع فلا تكلم به وإلا
المريض وقت الإقرار وبقي وأما كذب على أن مات الجريس، فلا قرار باطل وإن كان المقر له
وإنما وقت الإقرار يخرج من أنه يكون وأما بعد الإقرار وبقي كذبت حتى مات، بأن أمر لديه
وليس له إن أم حدث له ابن وبقي هذا الابن حياً إلى أن مات الجريس، والإقرار جائز. هكذا في
الصحاح والام". عليه السلام: ٣١٧٧ - فقلوا الله كما شئتم وعلم

حرره و اعلیٰ محمد بن عثمان بن عفان الله عنه معین مفتی در رسد مظاہر علیہم سہارن پور۔

الجواب - صحیح: سعید احمد غفرلہ، مثنیٰ مدرسہ، ۱۵/ جمادی الثانیہ/ ۱۴۲۶ھ۔

راجع الفتاوى العالمكمية: ١/٣٤١. كتاب الأقوال، الباب السادس، في إقرار العربش، ونسبه ١٢

١٠ كتاب في الدوا المختار - ٣٩٣، كتاب الطلاق - اب طلاق العربى، مسبعة،

روحمده الغنى، فحجر الزاوية ٥٢٦٠، كتابه الرصديا، باب الرصة الثالثة ماله، (شبهه)

(دو کذا غیر الہدیہ ۱۴۶۲:۲ کتبہ الطلائع، باب طلائع المریض، حُرکتہ علحیۃ ملتان)

وہی کہ فی البدیہہ، کتاب الشریعہ، الفصل الثانی فی حکم تہذیب

السرقة ومريض الهوس، وشيخيد]

(٢) راجع الحاشية المتقدمة (١) هنا

والمفتي اعظم الكبير ١٣٠٦ هـ، كتاب الإلزام، الباب السادس في القامير العريض (العمارة - رسيمة)،

٢٠١٠

موت کا ارادہ تھا کہ اپنے کڑے مدرس میں دیر سے اس کے انتقال پر ٹوہ کیا کرے؟

سوال ۱۲۹: زید نے بیوی کا انتقال ہو گیا وہ اپنے کڑے پیارے کے مدرس میں رہنے ہی لگی۔ تو اس مدرس میں کلام پائے اور انی حکیم ہوائیں بیوی اپنے قبر میں مصام اسے نہ ہوں تو اس مدرس میں وہ بیوی نہ خیرہ کی پانچویں یا ٹیٹھیں؟ اور مسجد میں دیکھا گیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

یہ نیکو و راستہ واجب نہیں مدرس یا مسجد میں دیر سے رہتا ہے تعمیر تلواد میں بھی خرچ کرنا صحیح ہے (۱)۔ باب اس کا لحاظ نہیں کرتے کہ اس میں تہابث کا عنصر ہو اور جس باب کا عنصر ہو وہ بھی بخوشی مسجد یا مدرس میں رہنے کی اجازت ہے (۲)۔ فقہ الذی تاملہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ احمد محمود غفر۔ دارالعلوم، لاہور، ۱۳۹۳ھ

الاجنبیہ صحیح بشرط کمال الدین علی بن عبدالعلوم و لاہور، ۱۳۹۶ھ۔

— حد موند: (۱) الذی المختار: ۱۳۱، کتاب الفرائض، باب فوار الفرائض، (معد)

(۲) کذا فی خلاصۃ الفتاویٰ: ۱۳۷، کتاب الفرائض، تفصل امثال فی الفرائض، (مشیدہ)

(۱) کذا فی بدائع الصنائع: ۲۷۷، کتاب الفرائض، تفصل فی الفرائض، (معد)

(۲) (۱) لو فرضی کہ مسجد آرمہ مسجد، بحررہ: خلاف و لو فرضی ثلث مالہ لأعین شہر۔

لا تشر فی فتاویٰ اسی الملیت، رحمۃ اللہ تعالیٰ ان کل مالہ فی قبۃ تملک، فهو من أعمال الزنا، حتی

بجوز صرفہ فی عمدة المسجد، و سر جہ لوز مریدہ و فی الفتاویٰ الخلاصۃ و لو فرضی بانک

فی وجودہ، سحر بصرف اسی القطرۃ أو بناء المسجد أو طلبة العلم، (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۷۷، ۷۸،

کتاب الوصایا، الباب الثانی فی بیان الألفاظ الشرکون وصیۃ والشی لا تکرر وصیۃ و مزبور من الوصیۃ

و لا مزبور، (مشیدہ)

(۳) کذا فی خلاصۃ الفتاویٰ: ۲۳۲، کتاب الوصایا، الفصل الثانی فی الوصیۃ، (مشیدہ)

(۴) (۱) و نحوہ مانک لا جیبی و ان یوجز الفرائض ذلک لا لزيادة علیہ، إلا ان تحیر ورنہ بعد موند و ضم

کتاب: (۲) الذی المختار: ۱۵۰، کتاب الوصایا، (معد)

(۳) کذا فی خلاصۃ الفتاویٰ: ۲۳۲، کتاب الوصایا، الفصل الاول فی: (مشیدہ)

(۴) کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۹۰، کتاب الوصایا، الباب الاول، (مشیدہ)

الفصل الرابع فی استحقاق الإرث وعدمه

(استحقاق اور عدم استحقاق وراثت کا بیان)

حق وراثت موتِ مورت کے بعد ہوتا ہے

سوال (۱۰۷۰): زید مرنے پر ہے، زید کی عیال میں ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہیں، لڑکیوں میں ایک حیات ہے اور ایک کا انتقال ہو چکا ہے۔ زید کی "مردہ" میں سب جائیداد کی تقسیم زید کی بیوی کے لئے ہے، عیال زید مرنے پر ہے۔ شرعاً زید کی عیال کے لئے کیا حکم ہے؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

زید سب تک زندہ ہے اپنی پانچ لڑکیوں کا خوراک ہے، کسی وارث کا حاکمیت وراثت کوئی حق نہیں (۱)۔
زید کا جب انتقال ہو جائے گا، اس وقت تو زید مرنے کے وقت سب جائیداد عیال کے لئے ہے، اس وقت مسئلہ دریافت کرنا (۲) اچھی کنی کو زید کی بیوی کے لئے کافی نہیں (۳)۔ فتاویٰ القدر العظم۔
حررہ واعلم محمد غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۳۱۰ھ/۱۹۸۸ھ

(۱) "أما بيان الوقت الذي يجرى فيه الإرث قال مشيخ بفتح: الإرث يست بعد موت المورث".
(المعجم الرائق: ۳۶۵/۲۹، كتاب الفرائض، وشهد به)

قال: "تعللوا المحققين رحمه الله تعالى: "وهل يرث الحي من الحي أم من الميت: نعم قبل الموت في آخر جزء من أجزاء حياته" المعتمد الثاني "والمراد المختار".
"لان الشركة في الاصل لا يحسن ان يرث من الاموال مالم يمتدح عن نفع الميراث من الاموال".
روا المختار: ۵۸/۶، ۵۹، كتاب الفرائض، سعيد

(۲) "وسر وطه ثلاثة: موت مورث حقيقة أو حكماً، ووجود وارث عند موته حياً".
إرفقه: روا المختار: ۵۸/۹، كتاب الفرائض، سعيد

(۳) قال الله تعالى: "ولا تكلوا أموالكم بكم ولا تاكلوا أموالكم بكم ولا تاكلوا أموالكم بكم ولا تاكلوا أموالكم بكم" (سورة الفرقه ۱۸۸)

حق میراث نہ لینے سے باطل نہیں ہوتا

سوال ۱۹۷۹: خولہ کی حقین نکاحیاں: ہندو وغیرہ اور ایک لاکھ تھانہ خولہ کا انتقال ہو گیا۔ ہندو وغیرہ نکاحیاں: باب اللہ نکاح کو چھوڑ گیا۔ سر راکھ باب اللہ کے نام ہو گیا، لیکن اس کی بیٹی ہندو وغیرہ نے اپنا حق نہیں لیا حتیٰ کہ اپنے بھائی باب اللہ سے سب سے پہلے انتقال کر گئیں۔ بعد ازاں باب اللہ نکاحیاں اور ایک لاکھ سرور کو چھوڑ کر انتقال کر گئے، باب اللہ کا سب ترکہ ان کے لڑکے سرور کے نام ہو گیا۔ بعد ازاں سرور بھی دو بیٹیں اور ایک بیوی چھوڑ کر انتقال کر گئے، اب سرور سے ترکہ میں اس کی چھ بھیمیاں، ہندو وغیرہ کے لڑکے حق کا دعویٰ کرتے ہیں۔

دریافت طلب یا سر ہے کہ سرور کی چھ بھیمیاں، ہندو وغیرہ نے جبکہ اپنے بھائی باب اللہ سے اپنی زندگی میں اپنا حق نہیں لیا اور باب اللہ کا سر راکھ ان کے لڑکے سرور کے نام ہو چکا ہے تو کیا چھ بھیمیاں کے سر جاتے کے بعد بھی ان کا حق باقی ہے اور ان کے لڑکے شرعاً حصہ لے سکتے ہیں، اگر نہ لے سکتے ہیں تو کیا؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

مخلص نہ لینے سے وارث کی ملک مال مورث سے زائل نہیں ہوتی (۱)۔ ہندو لاکھ ہندو وغیرہ نے باب اللہ سے "عن امی حوۃ الرقاشی عن حمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "ألا لا تظلموا، ألا لا یصل مال امرئ إلا بطیب نفس منہ" (مشکوۃ المصابیح: ۱/۲۵۵)۔

کدام البیوع، باب العصب والعاریۃ، الفصل الثانی، قدیمی:

"لا یجوز التصرف فی مال غیرہ بلا إذنه ولا ولائہ" (المراۃ المختار: ۲/۴۰۰)، کتاب العصب، سعدی

او کذا فی شرح المسجملہ تسلیم سند ۶۱۱:۱۔ ورقم العادۃ ۹۹:۔ المغالۃ الثانیۃ فی بیان القواعد الفقہیۃ، مکتبہ حنفیہ کوئٹہ

۱۱: "توفال وارث ترکت حق، لا یصل حقہ، إذ الملک لا یصل بالترک" (جامع انصولی: ۲۰۲)۔

انصیل الخاص والعشرون فی مسائل التركة والورثة والدين احمد، اسلامی کتب خانہ، کراچی

او کذا فی (جامع مختار: ۲۳۳، ۵ - ۲۳۵)۔ باب افراز اعریض، فصل فی مسائل منی، سعدی

کو اپنے حصہ پر کر کے باقاعدہ قبضہ کر لیا تو حبیہ تو بندہ کے در نامہ کو باب اللہ کے در نامہ سے اس کے لیے خالق حاصل نہیں۔ اور اگر باقاعدہ قبضہ نہیں کیا تو پھر حق حاصل ہے (۱) جس کی مقدار خواب کے انتقال سے اس وقت تک ۴۴ نام صحتی کی ترتیب درود نامہ کی تفصیل معلوم ہونے پر تحریر کی جاتی ہے۔

"انہ فانی اسوارت" سرک، حصی، نم، بیضی، سفہ، زہ، لعل، لا، عطی، مال، نرک" ا۔ ا۔

ص ۲۳۹ (۲)۔ نکل واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرر والحمد للہ کو گنگوہی حفظہ اللہ، مبین مفتی، مدرسہ شاہ جہاں، ۱۲/۱۲/۵۷ھ۔

الجواب صحیح: عبدالحق غفرلہ، صحیح عبد العلیف، مطبعہ سوم سہا، پورہ، ۱۲/۱۲/۵۷ھ۔

حصہ میراث پر قبضہ نہ کرنے سے میراث باطل نہیں ہوتی

سوال (۱۷۸)۔ ایک عورت فوت ہوئی، اس نے اپنے والد میں والدہ اور بیوہ ایک لڑکی چھوڑی۔

ان میں سے بیوہ کو حصہ تو فیہ ہر قسم کے حصص سے حصہ ہوتا ہے، والدہ اور بیوہ کو حصہ تو فیہ اپنے حصہ پر قابض ہو گیا، اگر والدہ کو حصہ تو فیہ اپنے حصص پر قابض ہونے کے بعد سب اپنے حصہ مکان مسکن پر قابض ہونے لگی تو اس نے اپنی نواسی یعنی دختر کو فیہ کو کچھ رنجیدہ پایا، اس پر سے والدہ کو فیہ نے حصہ مکان پر قابض اس وقت حاصل نہیں کیا۔ کچھ حصہ کے بعد دختر کو فیہ کو ابھی انتقال ہو گیا۔ اب والدہ کو فیہ مذکورہ بالا اپنے حصہ مکان پر قابض ہو سکتا ہے یا نہیں؟

۱: "یملک الموروث من الموروث بالفصل، فالقبض شرط لثبوت التمکک" (شرح المجتہد مسلم

رمہ ماہ ۱۳۳۱ھ، رقم الحدادہ: ۸۹۱، الباب الثالث فی استحکام التہمة، مکتہ حنفیہ کوئٹہ)

۲: کتاب فی الشر المعتبر: ۱۵، ۱۶، ۱۷، کتاب التہمة، سعید)

۳: (الاشیاء والنظام: ۲۳۳، باب ما یصلح للإسقاط من الحقوق، دہلا یقلہ، دار الفکر آن کرچی)

۴: (کتاب فی جامع الفصولین: ۲۰۱، الفصل الثامن والعشرون فی مسائل التركة والبر والوفاء للمدین، اسلامی

کتاب عامہ کوئٹہ)

الجواب: الحمد لله. أوصلياً:

شماره	نام	تاریخ
۱
۲
۳

تھا اور اس پر لڑکی کا قبضہ پہلے سے تھا تو وہ لڑکی کی ملک ہو چکا تھا اب سے واپس لینا درست نہیں ڈالے، بلکہ قانون شرع کے موافق اس میں میراث جاری ہوگی۔ غلط فہمی سے کہتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد محمد تقی علیہ السلام

الجواب صحیح: حیدر محمد غفرلہ، صحیح: محمد الطیف، مدرسہ مظاہر علوم، ۱۳۷۱ھ/۱۴۵۵ھ۔

پراویڈنٹ فنڈ کا ورثہ میں سے مستحق کون ہوگا؟

سوال ۱۰۶۰۱: وراثت کے بارے فقہ حنفی کے مطابق فتویٰ مطلوب ہے، سید عبد العظیم صاحب

مرحوم نے ۹ اداہت، اندوختہ فرمایا، نبیوں نے مندرجہ ذیل وراثہ چھوڑے:

سماقہ لیلیٰ بنی ہاشم، زوجہ ستونی، جمیلہ خاتون، دختر ستونی، امیرہ خاتون، دختر ستونی، رشیدہ خاتون، دختر ستونی، شہزادہ بی بی، دختر ستونی۔

مرحوم ریلوے کے کارخانہ ملازم تھے، پراویڈنٹ فنڈ کے نام سے تنخواہ کا ایک جزو ہر ماہ وضع ہو کر جمع ہوتا رہتا ہے، اختتام ملازمت کا کل رقم جمع کنندہ کو واپس دیا کرتی ہے، بصورت انقلاب ملازم دوران ملازمت اس شخص کو ملتی ہے جسے یہ ملازم رکھا جائے، اس طرح تنخواہ شد رقم ملازم شخص کو واپس آ کر کے کلک ہوتی، ملازم کو ملتی ہے، یہ ملازم

- (خلاصۃ الفتاویٰ: ۲۹۲۴، کتاب العزایہ، الفصل الثالث فی طلب العزایہ وودھا، رشیدیہ)

ووکڈا فی اندوختہ ۱۰۶۰۵، کتاب العزایہ، سیدہ)

ووکڈا فی شرح المجلدہ لسلیم رستم باز، ۳۵۰/۱، رقم لادف، ۸۰۳، کتاب العزایہ، الفصل الثانی،

مکتبہ حسنیہ کوئٹہ)

۱: "من وھب لاصولہ وغیرہ یا لاجیہ" و"من وھب لاولادہما أو لعمہ أو لعمتہ أو لخالہ" لہذا لیس،

فلس لہ الرجوع" (شرح المجلدہ لسلیم رستم باز، ۳۵۰/۱، رقم لادف، ۸۱۰)، کتاب العزایہ، الباب

الثالث مد، مکتبہ حسنیہ کوئٹہ)

۲: ووکڈا فی الفتاویٰ لہذا لیس، ۳۸۵/۳، کتاب العزایہ، الباب الثانی فی الرجوع فی العزایہ ورجعہا

بمنع، رشیدیہ)

ووکڈا فی خلاصۃ الفتاویٰ، ۳۰۳/۳، کتاب العزایہ، الفصل الثانی فی الرجوع فی العزایہ، رشیدیہ)

ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ مرحوم نے باجرہ بی بی کا ۴۴ م کا مزدگی کے عازد میں تحریر کیا تھا، چنانچہ باجرہ بی بی نے اس بڑے کچھڑا قدرتمند اس میں وصول کر لی اور اس کو اپنی ذاتی ملکیت تصور کرتی ہیں، متوفی نے یہ رقم نہ انہیں یہ کی، نہ کسی اور مطالبہ میں دی، یہ رقم مرحوم کے قبضہ اور تصرف میں نہیں تھی۔

۱۔ ایسی صورت میں کیا وہ رقم اس کی ملکیت ہوگی، یا سب ورثاء اس میں حصہ رسد کی تے

مستحق ہیں؟

۲۔ سہ ماہ باجرہ بی بی نے متوفی کے انتقال کے بعد جب انہیں غسل مکفن کے بعد لایا گیا تو تمام حاضرین کے سامنے مہر مخاف کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ معالیٰ اس لئے درخود اعتقاد نہیں ہے کہ متوفی نے نہ اس کو مناورہ قبول کیا، اس لئے وہ ہار دینا مہر باقی ہے۔

۳۔ مرحوم کی کچھ رقم ان کی نس میں جمع تھی اور پندرہ سو روپیہ۔ جو چیک دریافت کی صورت میں تھا۔ منسل نہ لکھا یہ پندرہ سو روپے حج کی درخواست کے ساتھ دریافت کی صورت میں کیا گیا تھا۔ درخواست کی منظوری کے بعد نکالائیں گیا اور درخواست دہندہ کا انتقال ہو گیا۔ یہ رقم تنہا باجرہ بی بی کو ملے گی یا ورثاء میں تقسیم ہوگی؟

۴۔ جمیل خاتون دختر متوفی اپنے شوہر فیض الرحیم صاحب کاٹھی کے ساتھ لاہور میں ہیں، سیاح خانہ سونا ساگر کے باعث آمد و رفت فی الحال غیر ممکن ہے، وارث میں ان کا بھی وہی حق ہے جو دوسرے ورثاء کا۔ انھوں نے اپنی خال اور خالو کو لکھا کہ جب تقسیم ہو تو ان کا حصہ بھی الگ کر دیا جائے، چنانچہ ورثاء نمبر ایک و پانچ کے باوجود جہیز خاتون کے خالو۔ مٹی مقبول صاحب۔ اس کے مزید ہونے اور انھوں نے چلو بار اس کا اعادہ کیا، مگر بعد میں ان کے خیالات تبدیل ہو گئے۔ دوران گفتگو انھوں نے فرمایا کہ:

۱۔ "تحریر کا کیا اعتبار، ہو سکتا ہے کہ بھالے کی نوک پر جمیل سے یہ تحریر لکھوائی گئی

ہے، اس لئے اس حق کے لئے انھیں خود آنا چاہئے۔

۲۔ جمیل کا حصہ ورثاء نمبر ایک کے ساتھ شامل ہے، اور اس کی پہرہ دہی میں رہے

کا، اس لئے کہ وہی اس کا سچ بھائی ہونے کی حیثیت سے شریعت اس کا حجاز ہے، دوسرے کسی

کو اس کا حق نہیں پہنچتا کہ اس کی پہرہ دہی میں جمیل کو حصہ دیا جائے۔ نیز یہ کہ جب بھی

جمیل آئیں گی تو ورثاء نمبر ایک انہیں مکھوت دلا کر رضی کر لے گا۔"

اس رائے کی تائید میں فتاویٰ عالمگیری کا حوالہ بھی دیا گیا۔

جلیلہ خاتون ماں اور بھائی سے اپنے حصہ کی طلب میں حصہ کا الگ نہ کیا جاتا اور بھئی کے ساتھ دوران کی سرورگی میں دینے پر اصرار، اس پر فتویٰ کی آزمائش انیت پر مبنی ہے، جلیلہ خاتون کو: اختیار ہونا چاہئے کہ وہ جسے پسند کریں ان کی سرورگی میں ان کا حصہ دیا جائے۔ در ثانی نمبر ایک کے دل میں یہ خدشہ ہے کہ اگر جلیلہ خاتون کا حصہ الگ کر دیا گیا تو وہ لازماً ان کے بڑے باپ اور خسر سید عبدالرحیم صاحب کی سرورگی میں چلا جائے گا، اس طرح در ثانی نمبر ایک اس سے محروم ہو جائیں گے، اس خدشہ کے دفع کی یہ صورت بھی پیش کی گئی کہ جلیلہ خاتون کا حصہ الگ کر کے اس کی محتوی قیمت ادا کر دی جائے تاکہ وہ رقم انھیں دیدی جائے مگر اس پر بھی آمادہ نہیں ہے۔ براہ کرم جملہ امور کا واضح کاف جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

۱۔ سید عبدالعلیم کا ذکر کہ اس طرح تقسیم ہوگا۔

مسئلہ ۸ تعجب ۴		سید عبدالعلیم		
زوجہ	امین	بنت	بنت	بنت
باجرہ بی بی	شوکت علی	جلیلہ	نسیم	رشیدہ
$\frac{1}{3}$	۱۳	۷	۷	۷

بعد اوائے حقوق ختم مدخلی الا دست ترکہ مرحوم چالیس سہام بنا کر پانچ سہام زوجہ (باجرہ بی بی) کو طیس گے (۱)۔ سات سات سہام ہر لڑکی کو طیس گئے، چودہ سہام لڑکے کو طیس گئے (۲)۔ مرحوم کی تنخواہ سے وضع (۱) جب بیٹ کی اولاد موجود ہو تو زوجہ کو طیس (۲) انھوں حصہ (۳) لڑکوں اور مذکورہ صورت میں چالیس کا انھوں پانچ ہے اور اس کا حصہ ہے۔

قال الله تبارک وتعالیٰ: ﴿فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلِلنِّسَاءِ فِي مَوْتِهِمَا مِثْرَ الْوَلَدِ﴾ (سورۃ النساء: ۲۴)

(۴) بیٹا اور بیٹیوں دونوں میں اگر حصہ بن جاتے ہیں تو لڑکے اور لڑکیوں کے مثل حصہ الا انھیں پچھلے حصہ کو دے کر اور بیٹیوں کو دے کر

حصہ ملے گا

نہ ہے اس میں سب ورگہ سب قسمیں کا اثر یک ہیں۔

۲۔ شہر و قریہ کے وقت روپہ کوئی کے ہم معاف کر دیا تو وہ معاف ہو گیا (۱) اس کے لئے شریعہ نے کیا تدبیریں کر لی ہیں۔

۳۔ یہ پندرہ سو روپہ قریہ میں ہوتا ہے (۲) تھا، قریہ میں کیا تدبیریں کر لی گئی تھیں۔

۴۔ ہمیشہ خاقان کا معاف کر دینا ضروری ہے۔ اس میں کسی وراثت کو یا اجازت کو یا خاقان کے تصرف کا حق نہیں (۳)۔ بلکہ حالات غریب ہونے کی وجہ سے ہاں سے کوئی فغان و شرارت تو یہ مطالبہ۔ ان

۱۔ "وضح خطبہ الکلمہ" ص ۵۷، ترجمہ المعبر: ابو عبدہ، قبل بولہ، "المختار" ۱۲۳:۳، کتاب الشکاح، باب المعبر، معبر:

او کتد فی التبدیہ ۲۲۵:۲، کتاب الشکاح، باب المعبر، معبر: علیہ السلام

۲۔ "المدرس" نو مائت او غزل فی انباء النسل قبل بھی لعلہ و شہرہا من الارض، بعضی شہرہا با شہرہ، و بعضی مہرہا با شہرہ، از صاحب، از معاد، فی التبدیہ، "المختار" ۱۲۵:۳، کتاب الخوص، معبر: معبر: نو مائت و شہرہ، از معاد، فی التبدیہ، معبر:

۳۔ "المدرس" نو مائت او غزل فی انباء النسل قبل بھی لعلہ و شہرہا من الارض، بعضی شہرہا با شہرہ، و بعضی مہرہا با شہرہ، از صاحب، از معاد، فی التبدیہ، "المختار" ۱۲۵:۳، کتاب الخوص، معبر: معبر: نو مائت و شہرہ، از معاد، فی التبدیہ، معبر:

۴۔ "المدرس" نو مائت او غزل فی انباء النسل قبل بھی لعلہ و شہرہا من الارض، بعضی شہرہا با شہرہ، و بعضی مہرہا با شہرہ، از صاحب، از معاد، فی التبدیہ، "المختار" ۱۲۵:۳، کتاب الخوص، معبر: معبر: نو مائت و شہرہ، از معاد، فی التبدیہ، معبر:

۵۔ "المدرس" نو مائت او غزل فی انباء النسل قبل بھی لعلہ و شہرہا من الارض، بعضی شہرہا با شہرہ، و بعضی مہرہا با شہرہ، از صاحب، از معاد، فی التبدیہ، "المختار" ۱۲۵:۳، کتاب الخوص، معبر: معبر: نو مائت و شہرہ، از معاد، فی التبدیہ، معبر:

الجواب حامداً ومصلحاً:

(الف) : ملازم کی کارکردگی کی اجرت کا جز جو کہ پیش کر لیا جاتا ہے وہ ملازم کا ذمہ ہے، اس پر مستحق وارث زائد ملتی ہے وہ اسی کا انعام ہے، جو کہ اس پر ابھی ملازم کی ملک حاصل نہیں ہوئی، لیکن اس کا اصل مستحق ملازم ہی ہے، ملازمت ختم ہونے پر وہ اس کو وصول کر سکتا ہے، اگر اس سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو ورثاء پر حصہ شرعی اس کی بھی تقسیم ہوگی (۱)۔ تمام انعام دینے والا چونکہ ابھی تک اپنے انعام کا مالک ہے، وہ اگر ملازم کی کارکردگی کا انعام اس کے کسی مخصوص وارث کو دینا چاہے تو اس کو حق ہے۔

(ب) : بعض اتنی بات سے دور پیہ بڑے لڑکے عمر کی ملک نہیں، وہ کیونکہ اس میں "تسلیمات المذین" میں نہیں "عنه الذین" ہے (۲)۔ ہاں اگر عمر کو روپیہ دے کر لڑکہ ہبہ کا مکمل ہوا، پھر اس کی طرف سے وکیل ہو کر جمع کرتا تو دوسری بات تھی (۳)۔ اب تو وہ سب ورثاء کا حق ہے، لیکن اصل میں کہہ رہا ہوں کہ یہ زائد ملے

۱: "وإن تصنع الإجارة بموت أحد المتعاقدين: أي أحد من الأجر والمساجر، وإن المساجع والإجارة صارت ملكاً للمورث، والمعد السابق لم يوجد منهم، فنقص". و"مجمع الزمهر" ۵/۳، ص ۵۹۴، باب مسح الإجارة، مكتبة غفرية كراتيه،

"السدس نوعات أو عرف في أثناء السنة قبل مجيئ العلة وظهورها من الأجر، يعطى بقدر ما باشر، ويعبر ميراثاً عنه كالأخير إذا مات في أثناء العدة". رد المحتار: ۴/۳، ۵/۳، كتاب الولف، فصل براعي شرط الولف في إجارته، (معد)

روکذا فی فتح القدير: ۱۳۵/۹۔ کتاب الإجارة، باب مسح الإجارة، مصطفیٰ البابي الحلبي مصر (۲) "أحد الورثة لو قض شيئاً من بقية الورثة وأجر من التركة وهي التركة ديون على الناس إن كان مراده البراءة من قدر حصته من المذین، صح، وإن كان مراده تملك حصته من الورثة، لا يصح، لأنه تملك المذین من غير من عليه المذیر". فتاویٰ الحامدية ۲/۲، ۳/۲، کتاب المذنیات، مكتبة مہینة مصر (۳) "تملك المورث له المورث بالقض"، وشرح المعجلة لمنه رجوع ملاز ۳/۲، ۴/۲، رقم المادة.

۹۹۱، الباب الثاني في أحكام الية، مكتبة مہینة كراتيه

غیر شادی شدہ لڑکا شادی کا خرچ میراث سے لئے سمجھا ہے یا نہیں؟

مسوال ۱۶۲۲: ایک شخص کسی نہ بچہ نکال ہوا مرحوم نے اپنے مرنے پر ایک بیوی اور ایک نو بہر نقلی اور پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے وارث چھوڑے۔ از روئے شرع شریف بیوی اور نو بہر اور اولاد ذکر نہ کرنا تو وراثت سے قرار فرماؤ کس قدر حصہ ملے گا؟ مرحوم نے اپنی حیات میں پانچ لڑکیوں اور ایک لڑکے کی شادی اپنے نکاح سے کی تھی، ایک لڑکا بے شادی شدہ ہے تو اس بے شادی شدہ لڑکے کو طلاق و حصہ کے شادی کا حصہ بھی باپ کی ملک سے پیچھے ہٹا دیا جائے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

بشرط صحت سائل و عدم واقع وارث و بعد از ان کے دین میت و میر زوجہ و مخفیہ و عیال (اگر بچے کے کل ترکہ کو بغیر سہام پر تقسیم کیا جائے گا اور میر وارث اپنے حصہ کا بقدر استحقاق مستحق ہوگا) (۲)۔ اور بے شادی شدہ لڑکے کو طلاق و حصہ میراث کے باپ کے ترکہ سے شریعتاً شادی کا حصہ نہیں ملے گا (۳)۔

ترجمہ: بی بی صاحبہ نور ثناء

مسئلہ ۸ شعبہ ۲

زوجہ	ان	ان	ان	ان	ان	ان	ان
۱/۹	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱/۹	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳

(۱) "بیتاً من ترکۃ النبیۃ الخلفۃ عن ثعلق حق الثیر بدھیزہ، ثم تقدم دیوہ الثیر لہا مطالبۃ من جہۃ

المعاد، ثم تقدم وصیہ من ثلث ماضی، ثم تقدم النالی بین ورثتہ" (المختار: ۵۵۹/۲ - ۵۶۱، ۵۶۲،

کتاب الفرائض، سعید)

(۲) "و کذا فی الشریعہ ص ۳ - ۴، سعید)

(۳) "ترجمہ تحقیق الاثر من رحم و نکاح و ولاد، فیتدا سؤی الفردی، ثم بانعصبات

(العدو المختار: ۶۲۰، ۶۲۱ - کتاب الفرائض، سعید)

(۴) "و کذا فی البحر الرائق: ۳۶۵، ۳۶۶، کتاب الفرائض، رشیدیہ)

(۵) "فال ذنارک و نعلی: فلیکن کلان لکم و ع، فلہن الثمن معاتو کتبہ (سورۃ النساء: ۱۲)

فیہ واللہ اعلم۔

حررہ الحاجہ محمود گشتوی، ۱۳/۱۲/۵۱ھ۔

صحیح، بندہ عبد الرحمن غفرلہ، ۱۳/۱۲/۵۱ھ۔

رخصتی سے پہلے انتقال ہو جائے تو میرا اور وراثت پوری پوری ملے گی

سوال ۱۹۳۳: ایک نابالغ لڑکی کا نکاح وکیل، گواہوں کی موجودگی میں حسب روئے شرع شریف اور اہلہا کی جانب سے کچھ کپڑا اور سونے، بھی، دو این کوہ، عیا، لیکن خطبہ نکاح نہیں پڑایا گیا۔ نیز جائیں، اہلہا کی طرف سے قرار پایا کہ رخصتی آٹھ ماہ بعد ہوگی، بقضائے انکی شوہر کا ۸ ماہ کے بعد انتقال ہو گیا، اب تک بیوی سے ایک بار بھی غلطہ پیش نہیں ہوئی تھی۔ لہذا اس پر کس عورت کس قدر ہر کی مستحق ہے، نیز جائیداد منقولہ وغیرہ ترکہ شہر سے حصہ پائے گی یا نہیں؟

الجواب - حامداً ومصلياً:

صورت مسئلہ میں نکاح صحیح ہو گیا، چونکہ خطبہ پڑھ کر نکاح کے لئے مندوب ہے فرض نہیں:

"وينبذ إعلانه وتقدب خطبته له" (حرر عمی النبی: ۱/۲۳۸)۔

اور لڑکی میری مقررہ مستحق ہوگی۔

"ومن سمی مہراً عشرة فما زادہ فعليه المسمى ان دخل بها أو مات عنها؛ لأنه بناءً على تحقق تسليم المثل، وہ یتاكد. المثل، و"الغرض بنتھی النکاح بہانہ، و"الشیء بانتہانہ بغير. ویتاكد، فیتفرز بجمع مباحہ"۔ ہدایہ، ۲/۳۰۲ (۲)۔

- وقال الله تعالى: ﴿يُؤْتِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِ كَرِ مِثْلَ حَقِّ الْأُنثَيَيْنِ﴾ (سورة النساء، ۱۱)

(۱) (الدر المختار، ۸/۳۳۰، کتاب النکاح، ص ۸۶)

روکنا فی فتاویٰ لما فی عن عمی حامش الفتاویٰ اعلیٰ المکیبہ: ۱/ ۳۳۰، کتاب النکاح، فصل فی

شرائط النکاح، (شہیدہ)

(۲) (الہدایہ: ۲/۳۲۳، کتاب النکاح، باب المہر، مکتبہ شرکتہ علمیہ ملتان)

"ويجب الأكثر منها إن عوط، أو خلوة صحت من لزوج أو موت أحدهما" =

ہو جانے کے بعد عرصہ زیادہ رہا کہ عہدِ مکرمِ مروجہ کے ایک بڑے محکمہ ایوانِ چٹنگ باپ داداؤں کے انتقال کے بعد محمدی پیدائش ہوئی تھی اس لئے ان کی پرورش اور جہتِ ضروریات کی تمام ذمہ داری عہدِ الشکوہ کے امیرِ مہدی الشکور ان کی جہتِ ضروریات کو پوری کرتے رہے۔

عہدِ الشکور کو جو رقم زیادہ وصیت ترکہ میں ملی اس سے کاروبار کرنے لگے اور اپنے استِ بزرگ سے تمائے ہونے پر، یہ سب اپنے نکل و عیاں اور نیز محمدی پرورش و تعلیم داشت کرتے رہے۔ ان کی متعدد شواہد بھی ہیں۔ محمدیہ کام نیکٹے کے قابل ہونے کو اس مقام کے حقائق وہ بھی عہدِ الشکور کا قیام بتاتے رہے اور کام کاج کرتے رہے۔ ان طرح سے محمدیہ الشکور کے تمام عرصہ دراز تک رہے اور عہدِ الشکور ان کی تمام ضروریات زندگی کو پوری کرتے رہے۔ اب عرصہ پانچ چھ سال سے محمدیہ الشکور سے الگ اپنے گھر میں اور اپنے حق شرعی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

لہذا مذکورہ حالات کی روشنی میں حسب ذیل سوالات کے جوابات بیان فرمائے جائیں:

- ۱۔ جب کچھ اپنے باپ داداؤں کے انتقال کے بعد پیدا ہوئے تو تم کا وصیت میں کوئی حق شرعی نہ تھا ہے یا نہیں، اگر ہوتا ہے دستاورد کی شکل میں یا نہیں تو کیا تھا؟
 - ۲۔ عہدِ الشکور نے جو کاروبار کیا اور جو پیداوار کی اس میں جو حصہ لیا وہ کچھ کیا تھا؟
 - ۳۔ یہ نہیں، اگر ہوتا ہے تو تمہارا کیا کر، اور اگر نہیں ہوتا ہے تو بھی کیا کر؟ لیس اور واضح بیان فرماؤ گے؟
- سنو اتہ سر واد

نیازمند: محمد مصطفیٰ اعظمی۔

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ اگر شیخ عہدِ الشکور باپ ہی ہو گئے سے معذور ہوئے اور زبان بند ہوئی تھی تو اس وصیت کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں، بلکہ حسب ضابطہ علمائے اہل حق تفسیر ہوں۔ مگر زبان بند ہونے اور بوجہ عقلی اور اپنے مقصد کو اشد اذیت ہی سے سمجھانے تھے اور پاس رہنے والے اشاروں کو سمجھتے تھے تو شرعاً ان کی وصیت اختیار ہوگی (۱) اور محمد

(۱) "ولا من معتقل اللسان ولا اشارۃ الا بالاصت عقیقہ حتی صارت له اشارۃ معہودۃ، فهو كالخرس

وقل: ان المعتدب لم یوہ، جاز الفراءہ، لا اشارۃ ولا اشارۃ علیہ، وکان کالخرس، قالوا: وعلیہ الخیر"۔

خانہ اور خیم خان کی طرح اور بھی ترکہ برادر کتنے ہوگا۔ اگر کچھ عت ملی خاں کے دامادین اور بیوی کا انتقال پہلے ہو چکا ہے اور اس کے دروازہ صرف یہ عین لڑکے جس کو بعد ازاں کے حقوق متعدد علی المیراث ایسے تینوں کو برابر تقسیم ہوگا (۱)۔ پھر خیم خان نے حصہ میں جو کچھ لائے اس کو چھٹکارا لکھا جائے اور وہ اس سے دریافت کر کے اگر دو کچے تو اس کی بیوی اور لڑکے کو دے یا چھ لے۔ مکتوبہ مجددی ص ۸۸۔

حررہ العبد محمود مغربیہ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۲/۸۸ء۔

انوار مجتبیٰ: بندہ محمد غلام الدین تفتی حیدر دارالعلوم دیوبند ۱۹/۲/۸۸ء۔

گناہ کی وجہ سے میراث ساقط نہیں ہوتی

سوالی [۹۷۲]: ایک شخص عبد اللہ نامی کا انتقال ہوا، انتقال کے وقت دو لڑکے: خالدہ و زاہرہ اور ایک بیٹی شہناز تھیں کم چھوڑے ہوئے تھے۔ بیٹی نے شہناز خیم کی شادی کر دی۔ ابھی چھوٹے بھائی کی شادی نہیں ہوئی تھی، نہ ترکہ کی تقسیم ہوئی تھی۔ لیکن نے ایک شخص سے من کا لیا اور حاصل قرار پا گیا، جب انھوں میں شہرت ہوئی تو دونوں جھگڑ کر پٹے گئے اور پہلے شخص کے خلاف ویسے کے بعد دونوں نے آپس میں شادی کر لی۔ اب مال کی تقسیم ہوئی، دونوں بھائیوں نے دشمنی دسم کے مطابق آپس میں تقسیم کر لیا اور لیکن کا حصہ نہیں لیا۔

کچھ دنوں کے بعد کسی خیر خواہ نے کہا: اس میں تباہی لیکن کا بھی حصہ ہے اور یہ حق العید ہے یہ خلاف نہیں ہو سکتا، اس کو اس کا حق دیدور لڑائیوں نے خسر میں ترکہ تم بھی جانتے ہیں کہ اس کا بھی حق ہے، لیکن

= والحياة غلباً". رد المحتار: ۲/۲۹۲. کتاب المفقود، سعید

او كذا في الفتاوى العاصمكية. ۱/۱۵۵، الباب الثامن في المفقود والاسير، كتاب الغرائض، وشيخ

روكنا في الشريعة شرح السراجية، ص ۷۳، فصل في المفقود، سعید

۲۱۰ "يبدأ من تركة الميت الخائبة عن تعلق حق الغير بعينها كالزهر من متجهز به من غير تقسيم ولا

تغيير لم تقدم وعينه من ثلث ماض، ثم يقسم الباقي بعد ذلك بين ورثته: أي الذين ثبت ترقيم

بالكتاب والسنة" (البر الوصفي). وقال ابن عابد بن رحمه الله تعالى: "وقوله: أي الذين ثبت ترقيم

بالكتاب: أي الفقهاء وهم الأئمة، والفقهاء: والفقهاء والفقهاء. (رد المحتار، كتاب

الغرائض، ۱/۲۹۲، سعید

آئندہ کوئی ختموار نہ رہے۔ نكاح کے باوجود مطلقہ بیوی اب بچہ طاب کر رہی ہے اور کورٹ میں گروہی ہے۔ کیا کورٹ کا لیا: فیصلہ قریب اور درست ہوتا ہے؟

۳۔ کورٹ کو دعائی (۱) کا قانون سے حذف فیصلہ کرنے کا حق ہے۔ کیا اس فیصلہ پر عمل کیا جائے
نعم و بما مستلزموں کو نافذ۔

ملتان احمدی ای این سرپرست انکم وڈ رٹنڈرز (اسے بی)

الجواب حامداً ومصلحاً:

۱۔ جنوں سوانح کرٹ میں سے نہیں ہے (۱) حسب قانون شرع بخوان بھی اپنے اندر مرحوم کے ذکر سے صبر میرا پڑے گا (۲)۔

۲۔ مرحوم کی اولاد موجود ہے، اگر مرحوم نے مرض الموت میں طلاق دہی تھی تو وہ مطلقہ نہ کہ مرحوم سے جدا اس لیے میرا خیر، انشاء اللہ صریحاً ہے کہ اگر (۱) کے بعد عدالت سے فیصلہ ہوئے سے پہلے شرع کا انتقال ہو گیا ہو (۳)،

۱۔ "المصانع من الإلآت أربعة: المرق، والقفل، واختلاف الدين، واختلاف الدارين" (السراجی، ص ۳۰، سعید)

۲۔ کذا فی الدر المنثور ۶/۱۶۷، کتاب النکاح، سعید

۳۔ "ویمسح آثار باحدى غسل ثلاثاً بالماء، والمسح وهو المراجعة، والرقاء"

(الفتاویٰ العالمگیریہ: ۲/۳۶۷، کتاب النکاح، رشیدیہ)

۴۔ کذا فی النور المحتار: ۱/۱۱۰، کتاب النکاح، سعید

۵۔ "الرجل إذا طلق امرأته طلاقاً رجعياً في حال صحته أو في حال مرضه" نعمات وحی فی

العدة، فابعدا بغير أن يبالى بحد، ولو حلقاً طلاقاً فائداً أو لا، ثم مات وحی فی العدة، وكذلك

عبد الصمد: "الفتاویٰ العالمگیریہ: ۲/۳۶۷، کتاب الطلاق، کتاب الخلع فی طلاق

المرجی، رشیدیہ)

۶۔ کذا فی فتاویٰ طحاوی حان علی حاشیہ الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۵۵۵، کتاب الطلاق، فصل فی

المعتدة التي تموت، رشیدیہ)

۷۔ کذا فی شرح الرقابة: ۲/۹۳، کتاب الطلاق، کتاب طلاق المرجی، سعید)

وہ میراث سے محروم نہیں ہوئی، اگر زیادہ کے تحریر یا نقل نہ گئی ہو تو یہ بھی وارث ہوئی

"وَنَوَارِنَا فَبِئْسَ الصَّيْحُ، لَأَنَ الزُّكَاةَ صَحِيحٌ وَالْعَلَّةُ يَهْتَابُ، وَإِذَا مَاتَ أَحَدُهُمْ فَقَدْ أَتَاهُمُ الزُّكَاةُ، سَوَاءٌ مَاتَ قَبْلَ الْمَوْتِ أَوْ بَعْدَهُ، لَأَنَ الْفَرَقَةَ بَيْنَهُمَا لَا تَقَعُ إِلَّا بَعْدَ الْمَوْتِ، فَيَتَوَارَثَانِ رِجْبَ الْمَوْتِ كُلَّهُ وَإِنْ مَاتَ قَبْلَ الْمَوْتِ، نَهَى، يُلْحِقُ: ۱/۱۲۵ ہ۔

۲۔ اگر زیادہ نے میراث میں کیا اور بعد کے مع فی نہیں کیا تو بعد میں میراث حق ہے میراث کی تقسیم کرنے سے پہلے فوراً قریش کی طرح میراث کی ادائیگی بھی ضروری ہے (۲)، نو ذریعہ ہر وہ میراث داتا کر یا جائے اس کے بعد اگر کچھ چیزیں تو اس کو وراثہ میں حسب صحت شریعہ تقسیم کیا جائے، دیکھئے ما مر فی الجواب الاول۔ غلط واقعہ تھا نہ حلی نعم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ۔

بجائے مرض طلاق سے بیوی کو وراثت ملے گی یا نہیں؟

سوال [۹۷۳]: سَأَسْأَلُكُمْ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ يُعَلِّمَ الْكِرَامَ وَالْجَاهِلِيَّةَ الْعُقَلَاءَ، هَذِهِ الْمَسْئَلَةُ أَوْ رَجُلًا، فَطَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي حَالَةِ الضَّعْفِ، ثُمَّ مَاتَ نَزَحًا وَهِيَ فِي الْعَدَّةِ، فَمَهْرُهَا لَمْ يَلَمْ يَبْنُوا حُجُومَةَ الْكِتَابِ وَالْعُرْفِ، وَنُوجُوا عِنْدَ اللَّهِ السُّنَنِ۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

لا تراث فيه، قال في الكنز: "ظنهم اجمعين ان ما مات في مرضه ومات في عدتها، وراثت، وبعد ما لا"، ابن آخر (۳)۔

فتاویٰ السحر: "أطلق البائن، فشمع الواحدة والثلاث، وتقدم بان يكون في مرضه

(۱) (تبیین الحقائق: ۱/۱۲۵)۔ کتاب الزکاة، باب الأولیاء، ولا تکلف، دار الکتب العلمیة، بیروت۔

(۲) "تم تقدمه بغيره التي لها عطايا من جهة العاد"، الدر المختار: ۱/۱۰۶، کتاب الفرائض، سعید،

(و کذا فی النہج الرائق: ۳/۱۲۴)۔ کتاب الفرائض، وسیعہ،

و کذا فی الشریعہ، ص: ۵۔ سعید،

(۳) کنز العقائق، ص: ۱۲۳، کتاب الطلاق، باب حلاق المریض، سعید،

احتراؤاً عما إذا خلق في الصحة ثم مرض ومات وهي في العدة ولا تراث" (بہار ص ۱۰۶)۔ نقطہ
واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود النعمانی عفا اللہ عنہ۔

الجواب صحیح سعید بن نفیر۔

کیا کوئی وارث ترکہ میت کا کرایہ وار ہو سکتا ہے؟

سوال (۱۰۳۵): میرے والد صاحب مرحوم نے اپنی حیات میں اپنی چھ بیواؤں و ما کے درمیان
تقسیم کر لی اور ایک مکان اس تصریح کے ساتھ وقف کر دیا کہ اس نے کرایہ کی آمدنی میں سے ۱۰ حصہ میرے اور

۱۰ حصہ میری بیوی کے لیے وقف کیا ہے۔ کتاب الطلاق، باب خلاف المریض، (مشہدہ)

قال العلامة كمال الدين ابن الهمام: "أقره: في مرض موته احترازا عما لو صح من ذلك
المريض بعد ما خلقها، ثم مات وهي في العدة، لا يكون له حكم مرض الموت، فلا تراث
واستعملوا به ما ظنوه في الصحة في كل طهر واحد، ثم مات أحدهما، لا يرث الآخر". (فتح القدير
۲/۳۰۳، كتاب الطلاق، باب طلاق المريض، مصطلح النجاشي الحلبي مصر،
او كذا في لئزر المختار، ص ۳۸۸، كتاب الطلاق، باب خلاف المریض، مسند)

ترجمہ سوال

یہ شخص نے وصیت میں اپنے بیوی کو تین طاق دے دیں، جو اس وقت تک
کرایہ کے لیے وقف کر دیے، اور یہ تو اس وصیت میں، جو اس وقت تک نہیں؟

ترجمہ جواب

اس وصیت میں وارثت نہیں ہوئی، لہذا یہیں ہے کسی شخص نے اپنے بیوی کو بیعت میں
میں، جتنی یا بیعت طلاق دے دی اور شخص بیعت کے زمانہ میں مر گیا تو وصیت وارث ہوگی اور اگر اس
کی وصیت کے بعد وصیت وارث نہیں ہوئی، بلکہ یہیں کیا ہے کہ بیعت کو بھٹکاؤ کر لیا ہے، لہذا یہ ایسا اور
نہیں دونوں کو ٹھیک ہے اور اپنے مرض میں ہونے کے ساتھ مقید کیا ہے، یہ اس صورت سے ہے کہ اگر یہ
بیک وقت سمجھ میں طلاق دے دی ہو اور بیعت کے وقت میں مر گیا ہو تو اس صورت
میں وصیت وارثت نہیں ہوئی، اے۔

خبر پر زبانی سے تو وہ مقدم ہے (۱)۔ اس کی قیادت ایسے ہی خواجہ صاحب فرمائی جو نے (۲۱-۲۲) صفحہ، مدد تعالیٰ ام۔

چراغ‌های شمع در محراب: آراسته‌ای زیاده از حد نیست.

سوان مرتضیٰ مستقیمہ مال

سید ابوالاعلیٰ: ایک استثنائے نمبر ۳۵ (ج) یا قلم، جس کو جواب دہ قلم دانہ غلطہ میں ایک بات

اندر معلوم کرنی ہے جو جواب کیا تھا، اس کو ذیل میں دینی ضرورت ہوں

”بیکرو و پیمانی تحقیقات اہل اس مذاہب سے شائع ہونے کے لحاظ سے جس قدر توانا ہو

مجان نماں نہ لے پر مجبور نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہوا یہ اصول ہی ہو سکتا ہے۔ صنعت و حرفت

ہوئے کی یاد دہانیں جس اناج کے مکوں کی تعلیم مرے اناؤں سے دھرتی پر

- إيمكان في الشعر العربي، ١٩٦٣، كتاب النصوص، دار لؤي حدة للطباعة والنشر، دمشق.

١٠: "النسعة وجة مخلوط في نفس الجميع ثم يدخلها في جوف الصبي
الذي أنشد هذه القصة نزلت

عن المنفعة لكل واحد من هؤلاء، وإذ لا يخرج من هذا الباب فلفظونه عليه السلام المنفعة من بابي

مجلس بقاہ، "مجلوۃ عبد السلام" حار: الدار احیاء التراث العربیہ، "المجلد ۳۶" کتاب البدع، مکتبہ

نمبر گیت نمائندہ ملان:

و: كذا هي الدواسخوار مع زناسخوار ٢١٦، كذا في النسخة معبد

٢: اقل العلماء الذين عابدين رحمه الله تعالى: "وفي البحر من هاجر على التمدد جعل ذنبه عير

من الاسرار والآلاء والبركات التي نزلت على سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم في ليلة القدر، كما هي الموعود.

[illegible]

وَكَذَا فِي نَحْوِ الرَّيِّ ١٥٠٣. نِكَاحُ النِّكَاحِ. بَابُ النِّكَاحِ عَلَى النَّفْعِ. : شَيْطَانٌ.

“فلما جئنا من بعد فوجدنا قومك لما نزلناهم من قبلنا من العذاب وهم يفترون”

حجاً أو حدة، أو فريضة الفريضة، أو الأضحية، أو غير ذلك من اسم أعظم. ويصل ذلك إلى ثمانين حجاً.

حاشية الضحطاري على مرقى الخلاج كتاب الصلوة، باب صفوة الحائض، ص ١٢٢، قديمي.

دیو جائے کہ پھر تو کوئی وارث ہے میرے پرست و پیغمبر اور ایسا ہی ثواب میں ترقی کیا جائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ وہ وارث وارث کر رہا ہے اور وارث کرنا یہ چاہت تو مقدمہ

ہے اس کی قیمت یہ ثواب میں ترقی کی جائے۔

آپ نے اسے پوری کرنے کی وصو، تجلی بیان کی ہیں، دوسری صورت یہ بیان کی ہے۔ ”وہ“

لہذا اس کے لئے وہ وارث کر رہا ہے تو مقدمہ ہے کہ وہ آپ طلب کر رہا ہے۔ آراش وارث یہ چاہتا

ہے۔ اس کے لئے وہ وارث ملے گا اس لئے اس کی یہ صورت ہوگی؟

انجواب حامد اور مصلیٰ:

میں نے اسے پوری کرنے کی پہلی ہی صورت یہ ہے یعنی تقسیم کر کے، حامد و باطل چاہ کر رہا ہے۔

تجلی کر رہا ہے زبان کی وجہ سے یہ صورت ممکن نہ ہو، یہ تقسیم کرنے میں اس کا حصہ ملے گا اس لئے، یہ تو پھر دوسری

صورت تھی اختیار کی جا سکتی ہے، جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے اس کے ہاتھ فروخت کر دیا جائے (کہ پھر قیمت کو

ایصال ثواب میں ترقی کرنے کے لئے کوئی دوسرا ممکن طریقہ کرنا اور کرنا یہ ہے۔ ۱۲۱) اس کا یہ معنی نیا

۱۱۱) نو کما یغنی سکن ما هو نفع للوقف فساد حلق العلماء، وہی فسی نادمہ شریعہ غدار

نہرۃ کون و قاتل الاول، لدر السحار، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، کتاب الوقف، سعد

۱۱۲) کذا فی حاشیۃ تطحیری علی الشرح، ۵۵۳، کتاب الوقف، فصل موعی شرط الوقف فی

حاشیہ، ۱۱۳) سحرۃ بیروت

۱۱۴) فی اعلامہ علی حامدین رحمۃ اللہ تعالیٰ، اولی السحر، من صباد و صری ان تصدیق و جعل ہونہ بغیرہ

من الأعراب والأحیاء، حاد و سحر لواء البیت غمہ، حل الشیخ والجماعہ، کذا فی البدایہ

۱۱۵) السحر، ۱۱۶، کتاب النصوص، باب ملوۃ المیزان، سعید

۱۱۷) کذا فی السحر، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، کتاب الحج، باب الحج عن غیرہ، وسیدہ

کمالیہ، ان یجعل ثواب عہد لغیرہ عند فعل لہ و لہ عہد، حلالہ کن، ابو صمد، ابو حاد

و صنفہ، نو حرقہ بغیرہ، ابو الادلک، نو غیر ذلک، من داغ السر، و وصل ذلک الی الحاشیہ، حاجتہ -

جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد المذنب و الخیر المذنب، دامراہیم و یونس، ۹/۸/۹۵ھ۔

دین مہر کی وراثت

سوال (۹۵۳۲): ایک خورت کا انتقال ہوا اور شوہر اس کا زندہ ہے اور شوہر کے ارحام کی کمی ہے اور عورت کے ایک لڑکا اور والدہ اور تین بھائی ہیں۔ لہذا از روئے شریعت دین مہر سے کس کس کو اور کتنا حصہ؟ اور عورت کے پانچ و بعد لڑکے کا انتقال ہو گیا اور اس کے والدہ اور تین نور تین مانوس ہیں۔ لہذا از روئے شریعت اس کے حصہ کے کون کون حصہ از روئے کسے اور کتنا کتنا ہو چکے گا؟

الجواب حامداً و مؤصلاً:

میت کا ترکہ بعد تجزیہ و تقسیم و ان کے دینی میت و منیہ و سالی (۱) بارہ سہام قرار دے کر حسب تقاضا ذیل صورت میں تقسیم ہوگا (۲)۔

= الخطوطی علی مرقی الفلاح، کتاب الصلوة، باب صلوة الجنائز، ص. ۶۳۳۔ قدیمی،

(۱) "یبدأ من شریکة المیت متحجراً، ثم تقدم ذیوہ الذی لہا مطلقاً من جہة العباد، ثم تقدم وصیة من

ثلث ما بقی، ثم بقسم الذی بین الورثة"، (الدر المختار: ۶/۶۱۶-۷، کتاب الفرائض، سعید)

روکدا فی الشریعة، ص. ۳۰-۳۱، سعید

روکدا فی البحر الرائق، ۳/۹۵، کتاب الفرائض، وسیعہ

(۲) ارادگی و جودگی میں شریک ترکہ کا چوتھا حصہ ہے۔

قد لاقی معالی: فان کان لہ ولد، للکم الربع بما ترک من بعد وصیة یوصی من اولادہ

سورۃ النساء: ۱۴

اور ارادگی و جودگی میں میت کے والدین کو سب (چھ حصہ) ملے گا

وقال لہ تارک و سمانی۔ لہذا لایریدہ لکل واحد مہما المقدس بما ترک من کان لہ ولد لہ

(سورۃ النساء: ۱)

مستند ۲	مستند ۱	تو کا حصہ =
شوم	۱۰	۱۰
مائدو	۴۴	۴۴
نوائج	۲	۲
بنانی	۲	۲
مورہ	۲	۲

مستند ۳	مستند ۲	مستند ۱
شوم	۱۰	۱۰
مائدو	۴۴	۴۴
نوائج	۲	۲
بنانی	۲	۲
مورہ	۲	۲

یعنی اگر کوئی شخص ترکہ میں جو وہ شخص کے شخص اور ترکہ کے اسی میں کسی صورت ۱۰۰۰ شے ہادی
تو ۱۰۰۰ شے ہادی تو ہی ہادی

قرآن میں جو کوئی شخص ۱۰۰۰ شے ہادی تو ہی ہادی ۱۰۰۰ شے ہادی
تو ہی ہادی ۱۰۰۰ شے ہادی ۱۰۰۰ شے ہادی

بجائے اور اور اشت

سورۃ [۲۲: ۱] زید کے بیٹے نے ہادی ۱۰۰۰ شے ہادی ۱۰۰۰ شے ہادی ۱۰۰۰ شے ہادی
تو ہی ہادی ۱۰۰۰ شے ہادی ۱۰۰۰ شے ہادی ۱۰۰۰ شے ہادی ۱۰۰۰ شے ہادی
تو ہی ہادی ۱۰۰۰ شے ہادی ۱۰۰۰ شے ہادی ۱۰۰۰ شے ہادی ۱۰۰۰ شے ہادی

ہیتے سے چاہا جتے ہیں تو کبھی ذید مذکورین و مذکور و کواں کے والدین کے کوٹ نہیں کرتے، بلکہ مسودہ مذکورہ کو فرقہ مرضی مسودہ سماق و سماق میں رسال میں روکے رکھتے ہے، حتیٰ کہ ذید مذکور یا دیگر مسودہ مرکب پر درج ہو چکا ہے تو مرنے سے قبل شرعیہ سماق و سماق کو کتاب کے کثیر سے بعد ہی کی تصدیق و ادا و الحاکم خستہ کی تم نام ہو اور نصف دیگر کسی کو نہیں ملے ہے۔

ذید مذکور کے مرنے کے بعد جب مسودہ اپنے میکہ میں آئی اور کئی کمرے اپنے نام کا مطالبہ کیا تو کسی کو کتاب سماق کو مال دینے سے صاف انکار کر دیا اور یہ اور دعویٰ بھائی کی جہر جائیداد اکیر کا پیش ہو گیا، حتیٰ کہ مسودہ کو میکے سے لے کر ہوئے زیورات اور یہ چرچوت و سبب بھی نہ آیا۔ بعد میں حالت از روئے شریعہ سماق و سماق پر دعویٰ حق رہی کیسے ہو سکتی ہے؟

یہ کیا مسودہ اپنے میکے سے تے ہوئے زیورات اسباب الفجہ و ہواں وقت سے کمرے پہنے قبر میں کر کے ہیں، مالک اور بن اشیا کا کمر سے ہوا کہ کسکتی ہے یہ نہیں؟

۲۔ کمر سے اپنے ہر نام مطالبہ کر سکتی ہے یہ نہیں؟

۳۔ ہر زیورات و اسباب الفجہ و ہواں سماق و سماق میں رسال سے ہے تھے تھے و مسودہ مذکور کوئی ملک میں یا نہیں دائر میں توکل کیا ہے؟ نقطہ۔

العجواب حامداً و معصداً:

سماق و سماق کو ہر زیورات و پارچہ جات و اسباب الفجہ و ہواں کے میکے سے ہے ہیں ہر تمام اس کی ملک ہیں، ان میں کچھ کو کوئی حق نہیں، کچھ کو ان کو خود کھانا سے عظیم اور غصب ہے (۱) مسودہ کو اپنا میر وصول کرنے کو حق حاصل ہے بشرطیکہ شہر نے داند کیا ہو اور مسودہ آئے صاف نہ کیا ہو۔ (۲) اگر کہ شہر نے میر و فجہ داند کیا

۱: قال لا تعالیٰ: یا ایہا الذین آمنوا لا تأکلوا أموالکم بینکم بالباطل و مسودہ المساء: ۱۰۴

عن نسی حرة المرقاشی عن عبد ربی اللہ تعالیٰ عنہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا عن عبد ربی اللہ تعالیٰ عنہ وسمی: لا لا تظلموا، الا لا سحل ما امری: لا تطلب نفسہ: مستکرة استصباح: ۱۰۵۱.

کتاب البیوع باب العصب و العزبة الفصل الثانی۔ فدیعی

جو اس کا (۱) اس کے بعد میراث تقسیم ہوگی۔ میراث متوفی بھائی کے کل ترسہ پر قبضہ کرنا جائز نہیں۔ بلکہ اس نے (۲) وارث نہیں ہے۔ جس وارث کا حق حصہ شرعی ان کو دینے سے (۲)۔

اور یہ ہے جو بوقت مرض الموت وصیت کی ہے وہ کل مال میں جائز نہیں ہوئی بلکہ ایک تہائی میں جاری ہوئی (۳)۔ اور سہ ماہ پہنچنے پر یہ شرعاً وارث نہیں اس کے حق میں یہ وصیت نہ پوری جاری ہوئی (۴) اور اگر پہنچنے پر شرعی وارث ہے اس کے حق میں یہ وصیت کا جاری ہونا غیر روا کی اجازت پر متوفی ہے (۵)۔

(۱) "وإذا من نكحة الموت صحیبا، ثم تقدم دیونہ الی لها لمطاب من جهة العیاد، ثم تقدم وصیته من ثلث ما بقی، ثم یقسم الباقی بن الورثة" (الدر المختار: ۱۰۶، کتاب الفرائض، سعید)

(۲) "قال الله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ﴾" (سورة النساء: ۱۱۶)
 "عن ابن حزم البرقائسی عن عمه وحی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: "إِلَّا لَا تَغْلِبُوا، إِلَّا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطِبِّ نَفْسِهِ" (مشکوٰۃ المصابیح: ۲۵۵، کتاب الجوع، ذنب الغصب والغریبة، الفقص الثاني، قدیمی)

(۳) "ثم تقدم وصیته ولو مطلقاً علی التصحیح من ثلث ما بقی بعد تجهیزه ودیونہ، ثم یقسم الباقی بن ورثته" (الدر المختار: ۱۰۶، کتاب الفرائض، سعید)
 (۴) "وإذا فی البحر الرائق: ۳۴۳، کتاب الفرائض، رشیدیہ"

(۵) "والحیون بالثبوت لا یجسی عند عدم المانع وإن لم یجز الوارث ذلك لا لزيادة علیه، إلا أن یجز ورثته بعد موته وهذا کذا" (الدر المختار: ۶۵۰، کتاب الوصیة، سعید)

"وإن مات ولم یبع وارثاً غیره، أو وصی بماله كله لو حل، فإن أجازت لمرأته فالصال كفه للموصی له، وإن لم یجز فالمدن للمرأة وحیة ابتداء للموصی له" (خلاصة الفتاوی)
 (۲۵۵، کتاب الوصیة، الفصل الثالث فی الوصیة للأقرباء والأجیران، رشیدیہ)

(۶) "عن انس بن مالک وحی الله تعالی عنه قال: إني أنحت خلف رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یسأل علیاً لصدقة یسمعه یقول: "إِنَّ اللهَ قَدْ عَطَى كُلَّ دِيْنٍ حَقَّ حَقِّهِ، إِلَّا لَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ" (مس ابن ماجه: ۱۹۵۶، أبواب الرضا، رب لا وصیة لوارث، قدیمی)

"ولا لوارثه وقبائله صافرة إلا بإجازة ورثته لقوله علیه الصلوة والسلام "لا وصیة لوارث إلا ان یجزها الوارثه، وهم کما عقلاه" (الدر المختار: ۶۵۵، کتاب الوصیة، سعید)

(۷) "وإذا فی الفتاویٰ المعالمکبرية: ۹۰۶، کتاب الوصیة، کتاب الأول، رشیدیہ"

مہر کا قبضہ کر لیا ہے کہ وہ اپنا مہر اور اپنا حلیہ سے لے کر ہوا کل سامان اور حسبہ و حیثیت اپنا حصہ میراث بکری سے بذریعہ عدالت وصول کر لے۔

پھر جو زیورات مہر کا کو سہرا ل سے ملے تھے وہ اگر بطور تحلیف ملے تھے یا براءری میں بطور تحلیف ملے کہ وہ رواج ہے تو وہ بھی تو مہر کا قبضہ وصول کر سکتی ہے، اگر بطور عاریت ملے تھے یا بطور عاریت ملے تھے تو وہ وصول نہیں کر سکتی (۱)۔ ماہاں! ترکہ شہر ہونے کی حیثیت سے بطور میراث وصول کر سکتی ہے۔ حصہ میراث کل ورثہ کے معلوم ہونے پر معلوم ہو سکتا ہے۔ لفظ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعظم۔

حررہ العبد محمد حنفی رحمہ اللہ۔

الجواب صحیح: سعید احمد خضر، مفتی مدظلہ، ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

متوفیہ بیوی کی اولاد کا مہر کا مطالبہ کرنا

سوال (۹۷۴): ایک صاحب فرماتے ہیں: ایک بیوی ان کی حیات میں اولاد ایک بیوی عرب۔ چالیس سال کے قریب گذرا کہ انتقال کر گئی ہیں اور دونوں بیویوں سے ولادہ ہے۔ موجودہ بیوی اور ان کی اولاد: مہر کا مطالبہ کرتی ہے، اور جب سابقہ بیوی کی اولاد مہر کا مطالبہ کرتی ہے تو یہ جواب دیا جاتا ہے کہ متوفی نے کہا تھا کہ سابقہ بیوی سے مہر میں مدد کر چکا ہوں۔

تو کیا متوفی کا یہ کہنا کافی ہوگا؟ ثبوت شرعی کی ضرورت ہوگی؟ اور اگر معافی کا ثبوت شرعی متوفیہ یعنی اپنا مہر معاف کرنے والی بیوی کے عرض الموت کا ثبوت شرعی ہو جائے تو یہ معاف کرنا درست ہوگا، یا وصیت مان کر ایک ٹکٹ معاف رکھا جائے گا۔ اور وراثت وراثت کیلئے مقفوفہ رہے گا؟ وصیت وراثت کیلئے جو نہیں ہوتی ہے اس

(۱) 'اجہز بینه بجهاز وسلمها ذلک، لیس نہ الاسترداد منها ولا لورثه بعده إن سلمها ذلک لم یصح، وبہ یفتی۔۔۔ جہر ایہ، ثم ادعی أن ما دفعه لها عاریة، وقال: هو تملک، أو قال الزوج ذلک بعد موتها لیوث منه، وقال الأب: عاریة، فالعتمد أن القول للزوج، ولها إذا كان العرف مستمراً أن الأب یسلف مطلقاً لا عاریة، وأما إن كان مشرکاً کمصر والمشام، فالقول للآب' (الدرمہ خیار ۱۵۵، ۱۵۶، باب المهر، کتاب النکاح، صحیح)

(و کذا فی الفتاویٰ العالم المکرمہ: ۳۲۷، کتاب النکاح، باب المهر، و مستندہ)

مدعی معافی اپنے کہہ کر اس کا بیخداہی ہے۔ اور اگر معافی کے نواہ میں جو نہ ہو تو قریح ثانی کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا۔ اسی طرح مرض الموت میں اگر معافی کا دعویٰ زبانی کے واسطے کرتے ہیں تو اس کے ذمہ اس کا ثبوت کہہ کر اس کے خلاف ہے۔ اور وہ اس کا ثبوت نہ کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ اس کا ثبوت نہ کر سکتا ہے تو یہ بھی معتبر ہوگا۔ (۱) واللہ اعلم۔

ترجمہ: حیدر احمد غفرلہ مفتی محمد سلیم سیوہ مبارکپور، ۱۰ شوال ۱۳۹۰ھ۔

بیوی کے انتقال کے بعد اولاد بیٹی کی صورت

والدین کے انتقال کے بعد اولاد بیٹی کی صورت میں بیوی کی موت ہوئی اور یہ کوئی معاف نہ کرنے کی مہلت نہ ہوئی، اس نے ورثہ کا حصہ لے لیا اور اس کے لڑکے پیدا ہوئے ہیں، والدین بھی غیبت میں۔ اس حالت میں اولاد بیٹی کی کیا صورت ہوگی؟

الجواب: حاملاً و مصیلاً؛

اور اولاد جو نہ لے گی اس سے زیادہ زرع ترک کا مستحق ہے، لہذا یہ بیوی کوئی ایسا حکم لے لے اور اس

(۱) "عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن حماد عن أبي عبد الله تعالى أنه قال: إن البنت طهرت بغيره ومموم قال في غيبته "البنت على المدعي، واليمين على المدعي عليه". (جامع الترمذی ۱۰۶۰۳، أبواب الاحکام، باب ما جاء أن البنت على المدعي، سعد؛

"البنت على المدعي واليمين على المكر"، اشرح المجلد: ۱۰۵-۱۰۶، رقم المادة ۲۰۰۲۔

المقتاد انابة في بيان القواعد الفقهية، مكتب حنفية تونس۔

"فإذا صححت الدعوى من المدعي، سأل القاضي المدعي عليه، لاكتشف له وجه الحكم،

فإن اعترف بدعواه، قضى عليه بها، وإن أنكر، سأل المدعي البنت وإن كانت مادعة، فإن احتجها

فهي بها تطهر، هذا قول، وإن عجز عن ذلك، فملك بين حصصه، استخلف عبداً، (أبواب في شرح

الكتاب: ۱۰۶۲: ۳، كتاب الدعوى، فقهی)

و كذا في البحر الرائق، كتاب الدعوى، ۳۳۵: ۳، منہجہ)

تہ ذلک ورنہ ہر حسب تقسیم کر کے (کر

حصہ ۱۱۲۶۲

زوت	اب	ہم	امتن	بنت
$\frac{2}{9}$	$\frac{2}{4}$		۱	۵

فتاویٰ اللہ تعالیٰ علیہ

حررہ ابو محمد عثمانی علیہ السلام مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار بنوریہ ۱۳/۳/۵۶ھ

الجواب بھی: حیدر احمد غفرلہ۔ تصحیح: سید الطیف، سوانح ۱، اول، ۵۶ھ۔

وفات شہر پر مطالبہ میر اور حصہ میراث

مسئلہ ۱۱۹۷۶: مسواۃ نسبتہ ذلک کا دعویٰ نو سو روپے کے ایک وارث صاحب سے: دلیا تھا۔

دارو صاحب نے ایک سو سو روپے کا دعویٰ کیا ہے کہ میراث میں یہ کیا؟ تو کھڑے لکھ جا، آجہ و بھائی اس کے بعد

بچہ دارو صاحب نے کیا تھا؟ اب دارو صاحب کے انتقال کے بعد ان کی پکیا اور غیرہ پر ان کی بیٹی بیٹی کی ہوا اور

۱۱۹۷۶ کی صورت کی میں شہر پر فتاویٰ حصہ کا تقاضا کرتی ہے۔

فتاویٰ اللہ تعالیٰ: (۱) فان كان لهن ولد، فلكم ثلث مائة كن من بعد وصية يوصي بها أو دين

بمورد النساء: ۱۰۲

میت کے ان میں گواہ اور بیٹی کی بیٹی میں پچاس روپے

و فتاویٰ اللہ تعالیٰ: (۲) لا يورثه نكح واحد مہمہ المستمسع مہمہ ترک۔ ان کا لکھو و لدا: بمورد

نساء: ۱۱

بیت سے صورت مستوفی میں اور میں سے لکھو و لدا، اور ان کی بیٹی ایک سو روپے

و فتاویٰ اللہ تعالیٰ: (۳) فہمہ حصہ اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین بمورد

نساء: ۱۱

خون کا لکھو و لدا و نساء: فلكم ثلث مائة كن من بعد وصية يوصي بها أو دين

کا بعض ہے۔ مساقہ نہیب نے اپنے مہر اور ترکہ کا دعویٰ کیا ہے، لیکن مخالفوں نے یہ انواء ازار کھی ہے کہ اور وہ صاحب نے تو طلاق دیدی تھی۔

اب یہ عرض ہے کہ صورت موجودہ میں مساقہ نہیب کو اپنے ترکہ اور مہر کے وصول کرنے کا حق وارد نہ صاحب کی جائیداد سے ہے یا نہیں؟ اور عقیدہ ثانی کے ثابت ہونے کی صورت میں اس کا استحقاق ہوگا یا نہیں؟ نیز مخالفوں کی انواء سے نکاح ثانی پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا، اور اگر نکاح ثانی کا باضابطہ ثبوت مجسم نہ ہو گئے تو کیا حکم ہوگا؟ امید کہ ہر پہلو پر نظر فرما کر جواب یا صواب مع حوالہ کتب تحریر فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

اگر نکاح ثانی ثابت ہو جائے اور وارث صاحب کے انتقال تک دوبارہ شرعی جدائی ثابت ہو کر عدت نگذریگی ہو تو مساقہ مذکور اپنے حصہ میراث کی مستحق ہوگی اور نکاح ثانی کی وجہ سے میراثی کی بھی مستحق ہوگی۔ اگر نکاح ثانی کا ثبوت نہ ہوگا، یا بطلت صحت وارث صاحب دوبارہ جدائی کا ثبوت ہو کر عدت ختم ہو چکی ہو تو حصہ میراث کی مستحق نہ ہوگی اور عقیدہ اولیٰ کی وجہ سے میراث مذکور کا میراثی مطالبہ کر سکتی ہے بشرطیکہ مہر ادا نہ کیا گیا ہو اور مساقہ مذکور نے معاف نہ کیا ہو۔ اور میراثی کے استحقاق کا مدار نکاح ثانی کے ثبوت پر ہے اور میراثی اور نکاحی تنظیم ترکہ سے مقدم ہے:

”المهر يشاكد راحد معان ثلثة: الدخول، والخلوة الصحيحة، وموت أحد الزوجين، سواء كان مسمى أو مهر المثل، حتى لا يسقط منه بعد ذلك إلا بالإبراء من صاحب النكح، اه“۔
فتاویٰ ہندیہ، ص: ۱۶۳ (۱)۔

”لدر لہ أن تهب مالها لزوجها من صدق“، ص: ۳۲۸ (۲)۔

(۱) والفتاویٰ العالمگیریہ: ۳/۳۰۳، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الثانی فیما یتاکد بہ المہر والمنعہ، راجعہ بہ

(و کفہ فی الدر المختار: ۳/۱۰۲، کتاب النکاح، باب المہر، سجد)

(۲) والفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۳۱۶، باب المہر، الفصل العاشر فی ہبۃ المہر، راجعہ بہ

(و کذا فی فتاویٰ حامی علی خامش الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۳۸۰، کتاب النکاح، باب المہر، راجعہ بہ)

قرن دین مبرورہ نہ ہوتی تو اس شخص پر ترک سے پہلے دایا جائے گا (۱) اگر زید نے والدین زعمہ میں تو بیٹا
نصران کو بھی ملے گا (۲)۔ لفظ: اللہ تعالیٰ علم۔

غیر واجبہ نمودنقرہ۔ در حلوہ و یوئیدہ ۱۲ راجع الثانی ۱۳۹۳ھ۔

کیا بیوی کے ساتھ پہلے شوہر سے آئی ہوئی لڑکیوں کو وراثت میں حصہ ملے گا؟

جواب: ۱۲۴۱ھ۔ میرے والد اپنی دوکان کے خروما تک تھے انہوں نے اپنی زندگی میں کئی مرتبہ
میرے والد کے سامنے کہا کہ میرے بعد یہ سب میرا ہے۔ میری والدہ کے ہمراہ پہلے شہر سے دو لڑکیاں تھیں۔ پھر
میں پیدا ہوئی۔ سب ماں چاہتی ہے کہ میرے باپ کی جائیداد میں ان کو بھی دو لڑکیوں کو بھی شامل کرے۔ کیونکہ
وہ نے شرح مائتہ فی ذیال بھی میرے باپ کی جائیداد میں حصہ دار ہیں؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

تجربہ سے واحد نے فرمایا ہے کہ: "میرے بعد سب میرا ہے" ان کی سزا کہ وہ بیوی تھیں
وارث نہیں ہوتی (۳)۔ بلکہ تجربہ سے والد کے ترکہ میں سے انھوں نے میرے ہمراہ والد کو ملے (۴) اور بیوی نے تم

۱۔ واحد سمیع: الفتاویٰ العالیہ السکرۃ: ۳۵۱/۹۔ کتاب الفرائض، باب العصبان، رشیدیہ:

و کذا فی الاختیار لتعلیل المحتار: ۵۲۲/۲۔ کتاب الفرائض، باب العصبان، مکتبہ حقائقہ پشاور:

و کذا فی البحر الرائق: ۳۹۶/۲۔ کتاب الفرائض، رشیدیہ:

۲۔ "تم مقام دیونہ السی لیساً مطلقاً من حیة العباد" جو یقسم الباقی بعد ذلک میں روشنی
المؤلف المختار: ۱۰۶/۱۔ کتاب الفرائض، رشیدیہ:

و کذا فی البحر الرائق: ۳۹۶/۲۔ کتاب الفرائض، رشیدیہ:

و کذا فی نسب المحتار: ۳۷۴/۲۔ کتاب الفرائض، رشیدیہ:

۳۔ قال: "فما یکون لزوج لایوبہ لکل واحد منہما السلس" (سورۃ النساء: ۱۱)

۴۔ "ومما یریکون المصوب معوضاً، حتی لا یشت البیض المصوب لہ فی القصر" (الندوی
العالمیہ: ۳۷۳/۲۔ کتاب الفرائض، رشیدیہ)

و کذا فی البحر الرائق: کتاب الفرائض، رشیدیہ:

و کذا فی مجمع الزہد: ۳۹۱/۳۔ کتاب الفرائض، رشیدیہ:

۵۔ قال: "ما یریکون لزوج لایوبہ لکل واحد منہما السلس" (سورۃ النساء: ۱۱)

مالک: دیکھو! (۱) بشرطیکہ تمہارے والد کے والدین اور اس سے کوئی فرد زندہ نہ ہو۔ تمہاری والدہ کی دونوں لڑکیاں جو تمہارے والد سے نکلیں وہ تمہارے والد کے ترکہ کے شراعتاً وراثت میں (۲)۔ پس اگر تمہاری والدہ اپنا آٹھواں حصہ رقم کوہ داران کو دینے چاہتی ہیں تو اسے نکلتی ہیں۔ لکھنا والدہ بچکانہ تعالیٰ اطہر۔

نور الاحد محمد غفرلہ دار العلوم دیوبند ۱۲۸/۱۳۸۹ھ۔

کسی وارث کی ترکہ سے مستبعد دوسری زندگی میں لڑکے، لڑکی کو بہرہ میں برابر کی اور ان کے حصے سوان (۱۹۷۹): زیرہ دوسری ساڑیوں کا ۲ جز ہے اور اس وقت میں کی اور ان میں چھ لڑکے اور ایک لڑکی موجود ہے اور اس کی زہید بھی موجود ہے۔ عمر حد تک زہید کے زہید کے ساتھ رہے اور اس کے کاروبار میں بھی ہاتھ بٹاتے رہے۔ مورثہ ان کے والدین میں سے ایک لڑکا عمر زہید سے الگ ہو گیا اور اس نے اپنے نم کاروبار شروع کر دیا اور بیٹے پر چل کر کے زہید کے ساتھ ہزار خرچ کیا ہیں۔ زہید پابستہ ہے کہ اپنی حیات ہی میں اپنے کاروبار کا حساب لگا کر مرنے والوں کا حصہ وصول کرے اس سے دست برداری لکھوائے تاکہ زہید کے انتقال کے بعد کوئی لڑکا باقی نہ رہے۔ اس سلسلہ میں متنبہ رہنا چاہیے اور درجہ فہم طلب ہیں۔

(الف) کہ اس ضمن دست برداری مرنے کے بعد اپنے کاروبار کو حق حاصل ہے اور مزید فوت ہونے زہید کے واپس حصہ برائے کا اعتبار ہوگا؟ اگر مرنے سے دست برداری پر آمادہ نہ ہو تو زہید کو مذکورہ بالا کاروبار کی کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

(ب) اپنی حیات میں متنبہ کرتے وقت زہید لڑکی لڑکے کا حصہ برابر ہوگا یا نصف کے حساب سے؟

(۱) (یعنی کوخستہ ذیلی الفرائض میں سے ہونے کی وجہ سے مرنے اور بقیہ ہو کر کے طے کا) "مما فصل عن قسم دوی امروہن ولا مستحق لہ، بولہ علی ذوی النسب و عن مفسر حقوہم، بالإعلیٰ الزوجین، و عن قول عامہ الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، "أجمعین" السراج فی المبررات، ص: ۲۸)

(۲) ان لڑکیوں میں ہر ایک کا حق ترکہ کا سیاق و سباق ہے نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے محرم ہیں۔ و مستحق الارث۔ احمد ثلاثہ برحم۔ و سکا ج صحیح، و رولام، المرآۃ المختار، ۶/۲۶، کتاب الفرائض، سعد)

و کذا فی فتاویٰ النعمان کبیرہ، ۶/۲۷، کتاب الفرائض، الباب الاول فی معرفہہا و جہا یعتلن بالترکۃ، و شہیدہ:

اور ایسا جائے اور صاحب رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ پھر وارث اور میراث کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ میراث کے لئے وارث کو بھی میراث کا حصہ دینا چاہئے۔ مگر کسی کو بھی میراث کی کوئی شکایت نہ ہو، پھر میراث کے لئے اختلاف ہے۔ بعض علماء نے وارث کے لئے مقدار کو دینے (۱) فرمایا، واللہ اعلم بالصواب۔

ترجمہ: میراث کو، مقدار دینا، واللہ اعلم بالصواب۔ ۱۰۶۰۳ھ

غوریت کا وہ بیٹا جیسا کہ وارث نہیں

حکم: اگر والد کا وارث نہ ہو تو وارث میں سے صرف اولاد لائیں، ایک بیٹا جیسا کہ میراث میں کوئی وارث نہیں ہے۔

المجہوب حامداً أو مصیباً۔

ترجمہ: کوئی وارث نہیں ہے تو والد کے وارثوں کو دینا، بیٹا جیسا کہ وارث نہیں ہے (۲)۔

واللہ اعلم بالصواب۔

ترجمہ: میراث میں کوئی وارث نہیں ہے، والد کا وارث دینا، بیٹا جیسا کہ وارث نہیں ہے۔ ۱۰۶۰۴ھ

الجواب صحیح: ہندوؤں کا نام اہل ذمہ میں سے ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

الجواب صحیح: سید اسماعیل، میراث میں اہل ذمہ کا نام اہل ذمہ میں سے ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

۱۰۵۰۹ھ: اگر والد کا وارث نہ ہو تو وارث میں سے صرف اولاد لائیں، ایک بیٹا جیسا کہ وارث نہیں ہے۔

۱۰۵۰۹ھ: اگر والد کا وارث نہ ہو تو وارث میں سے صرف اولاد لائیں، ایک بیٹا جیسا کہ وارث نہیں ہے۔

۱۰۵۰۹ھ: اگر والد کا وارث نہ ہو تو وارث میں سے صرف اولاد لائیں، ایک بیٹا جیسا کہ وارث نہیں ہے۔

۱۰۵۰۹ھ: اگر والد کا وارث نہ ہو تو وارث میں سے صرف اولاد لائیں، ایک بیٹا جیسا کہ وارث نہیں ہے۔

۱۰۵۰۹ھ: اگر والد کا وارث نہ ہو تو وارث میں سے صرف اولاد لائیں، ایک بیٹا جیسا کہ وارث نہیں ہے۔

۱۰۵۰۹ھ: اگر والد کا وارث نہ ہو تو وارث میں سے صرف اولاد لائیں، ایک بیٹا جیسا کہ وارث نہیں ہے۔

۱۰۵۰۹ھ: اگر والد کا وارث نہ ہو تو وارث میں سے صرف اولاد لائیں، ایک بیٹا جیسا کہ وارث نہیں ہے۔

محول کر کے لڑا کہ جسے کا حق تھیں (۱) لڑا کہ کوئی لڑا نہ دے کہ حوالہ کرے۔ آئندہ وہ بیکار نہ آجائے۔

حررہ اربعہ کراچی، زمین ملتی بدو سرشار، جوم سہار پور۔

الجواب صحیح: عبدالمفتی، بدو سرشار، جوم سہار پور، ۱۵/۵/۱۳۹۳ھ۔

دوسرے وارث کے حصہ پر قبضہ کرنا

سوال (۱۹۵۵): زید متوفی کی بیوی اور چار بیٹیاں ہیں۔ زید کے خسر نے اپنی بیوی کی

۱۲/۲۵: پیر زمین کا قاعدہ لکھ دیا تھا، دو بیٹیاں یا سناں چلی گئیں، اس کے پندرہ سنی بیٹوں نے کئی سو

(۱) "عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: دحيت هند بنت عطف مرأة أبي

عطف بن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ففألت: يا رسول الله! إن ابنك من رجل شحيح لا يعطى

من الصدقة ما يكفيه ويكفي بني الإماء أحدث من ماله غير علمه، فيهر على في ذلك من جناح؟ فقال

رسول الله صلى الله عليه وسلم: أخذه من ماله المعروف ما يكفك ويكفي بك" - راصحيح

لمسلم: ۵۵۲. کتاب الاقضية، باب فضيلة هند، فدمی.

"ثم حملت العشاء في جواب السی علی الله تعالى عبه وسلم هل كان ثناء، أو إساءة؟

والصحيح أنه كان إساءة استدلال الشافعي رحمه الله تعالى بحديث الباب علي معناه أن الناس إن

ظفر بشيء من مقال الممدون لباطل. حو له إساءة ليه من ذلك المال، سواء كان المال من جنس

حقة أو غيره. ونسبى هذه المسئلة منة الظفر راجعاً من مذهب الحنفية أنه يجوز له الأخذ إن

كان ما ظفر به من جنس حقة، ولا يجوز إن كان من غير جنس. غير أن المتأخر من من الحقة أقوا في

هذه المسئلة بمذهب الشافعي. "بتكملة صحيح المنهاج: ۵۹۸: ۲، کتاب الاقضية، باب فضيلة هند، مكتبة

دارالعلوم کراچی؛

"وربما في الحظر والإذاعة من المعنى وحده دلائل مدبره وله عليه درهم، له أن

بأحد. لاجتماعها جنساً في المسئلة وقائل للمدعي في شرح التكملة معاً من التعمد المقدسي عن

جده الأستاذ عن شرح المقارن للأخصاص. إن عدم حوز الأخذ من خلاف الجنس كان في رده به

لمطاعه عليه في الحقوق، والقرى اليوم على حوز الأخذ عنه. فقدره من أي مال كان. لاسيما في ديارنا

لدا وانهم الغفوق. رد المحتار: ۲۵: ۱، کتاب الخراج، سعيد.

اس کا قانون معتبر ہوگا، وہی ہے جس کے نام کر رہے۔ فقہاء امام حنابلہ رحمہ اللہ نے اس پر

ترہ و تہ نہ نمود و شغل نہ، وارا العلوم و یومئذ۔

الجواب صحیح، زندہ نظام الدین غنی رحمہ اللہ، وارا العلوم و یومئذ۔

والدہ کے مورد و ثنی مکان کو تعمیر کر کے اس میں دوسرے درجہ کا حق

سوال [450]: زید کے والد کا مورد و ثنی مکان جس کو زید نے ۱۰۳۵ھ میں خرید لیا، اب صرف

کمرے بنتا، ذرا ہے، اس کی تقسیم شرعی کی طرح ہوگی؟ اور اس مکان میں زید کے بھائیوں کی اولاد کا شریعاً کیا حصہ ہوگا؟ براہ کرم تقسیم شرعی فرما کر ثنوی دیں۔

الجواب حامداً و مصلياً:

زید نے اگر دوسرا درجہ سے کوئی معاملہ مکان تعمیر کرنے سے پہلے کر لیا ہے تو اس کو لکھنا چاہیے کہ معاملہ کیا ہے۔ اگر کوئی معاملہ نہیں کیا اور ان سے تعمیر مکان کی اجازت بھی نہیں لی تو اس تعمیر کا زید تمام مالک ہے، اس سے اور ذرا کا اس تعمیر میں کوئی حصہ نہیں، البتہ زمین میں ان کا حصہ ہے۔ اب یا تو وہ اپنے حصہ کی زمین لے لیں اور جس قدر تعمیر اس حصہ میں آئے اس کی قیمت زید کو دیں، یہ نہ رہا ان کے حصہ زمین سے بچا تعمیر بنائے۔

"مستدر فیہ، إذا بیع فخر، سالہ حصہ فی دار مستدر کتہ بنہ و بین الخیرہ بادیہ انہم قبل
أن یسکون البنا، مکانہ؟ محراب، عم، وإذا بیع فی الأرض العشر کتہ بنہ، انہ یسکون
بمنصف، ب، ذکرہ فی انشاء حایة من اشرفات الفسمة، ۸۱، "لفح اعتمادی، الحامدیہ،
۱۰۰۱، ۱۰۱۱، فتاویٰ القدر بنہ توفیق احمد۔

ترہ و تہ نمود و شغل نہ، وارا العلوم و یومئذ، ۲۵، ۱۰۳۵ھ

"وقال المسند فی إسماعیل فوصیة للوارث فی قول اکثر أهل العلم من أهل حقوق مدائن
الموتلة، لا إذا أحازوها حازت، کما إذا أحازوها الزیادة علی الثلث" وضمنة القاری، کتاب الوصایا، باب،
لاوصیة نوازل، ۱۰۳، ۵۵۱، دارالکتب العلمیہ بیروت،

۱) انسبیح العزازی الحامدیہ، ۱۰۰۱، کتاب الشرکة، مطلق، ہی لہ قصداً بحالہ فی دار مشترکة،
مکتبہ مہمہ مصر

مشرکہ زمین میں کسی وارث کا مکان تعمیر کر کے ملکیت کا دعویٰ کرنا

سوال (۱۵۵۹)۔ زید و عمر کے نام سے ایک زمین جس میں تنگی رسی کا کام ہوتا تھا (۱) جس کے مالک اور کام پر از زید، خالد، سلیم، صابر تھے۔ خود دلوں کیجائی تھی۔ سلمان نے انہیں کے تعلقات کی ناخوشنوازی کی شکل میں سرمایہ اور مکان میں سے اپنا حصہ لے کر ایک کام شروع کر دیا۔ اس کے بعد زید، خالد و صابر مالک فرم رہے، و خود دلوں کیجائی رسی۔ اس کے بعد خالد کا انتقال ہو گیا۔ کچھ دنوں کے بعد زید و صابر نے خادمہ کی بیوی کو حصہ شری لے لے، طابق سرمایہ مکان، دیگر مصنفین کر دیا، دو الگ رہے گئے۔

اس کے بعد زید کا انتقال ہو گیا، جس نے دلوں کے باقی، واقعہ اور سرمایہ اور دلوں کی باقی راہرو اور بعد اور بیوی اور سرمایہ پر چھوڑے۔ اب دلوں لڑکوں بیوی اور صابر کے درمیان کوئی تقسیم نہیں ہوئی۔ فرم اس بات تینوں کی گھرائی میں چھٹی رہی اور مشرکہ فرم سے زید نے بحالیت حیات کافی اراضی خریدی تھی۔

کچھ دنوں کے بعد دلوں لڑکے اور صابر میں تحقیقات کشیدہ ہو گئے اور اس دوران سرمایہ و مکانات اور اشیائے ضروریات زندگی و اراضی نصف نصف تقسیم کر لی گئی، اور دلوں بھائیوں میں کام مشرکہ رہا۔ کہا جاتا ہے کہ اس مشرکہ دور میں کچھ اراضی حاصل کی یہ جانی، خالد، زید کے دلوں لڑکوں نے زید کے انتقال کے بعد دلوں تینوں کے ترکے کا کوئی لحاظ نہ کرتے ہوئے تمام بیڑوں میں نصف حصہ سے لے کر مشرکہ کام کرنے رہے۔ کافی عرصہ کے بعد ان دونوں کے تعلقات خراب ہو گئے، ایک فریق نے ضرورت پانا کہ حسب فہمی سرمایہ و دار و مکانات و اراضی و اشیا کا جو بے، لیکن ایک فریق نے انہیں تولد پر چھوڑ دی، جس کے پاس بھنا تھا لگ اس سے کام کرنے گئے۔

اس صورت میں شرعی حکم سے آگاہ فرمایا جائے اور جن راضی کے بارے میں یہ دلوں بھائی کہتے ہیں کہ انہوں نے بے یا حاصل کی ہے، وہ دلوں کران لوگوں کی ملک ہوئی یا مشرکہ جبکہ بے ملک تمام

= (و کذا فی شرح المنجلیۃ للعلو و سیم ما ۱۰۶۷، رقم الحدیث: ۱۵۳۱)۔ کتاب الشریکۃ، الفصل الثامن فی احکام الفسدة، مکتبہ حقیہ کونہ؛

او کذا فی الدر المنجلیۃ ۲۸۱۶، کتاب الفسدة، معمل؛

۱۰، "شریک ایک شریک و شریک" جس میں ص ۲۷۱ ہے۔ (فرور اللغات، ص ۸۱۳، فرور ستر لاہور)۔

الحجواب جامعہ آرمینیہ:

ایسا آدمی عاصب اور بوجہ عالم ہے اور سخت تنکدہ ہے، اس کی دینی بھی تیرہ اور آخرت بھی پرہیز ہے، اپنے اس ظلم کا خیال اس پر یہاں بھی پڑا رہے گا، انھیں اس کے بھگتے موت نہیں آئے گی۔ اس کو لازم ہے کہ والد کی پانچواہ واپس کرے۔ (۱۰۴) اور مدنی عدست کر کے ان کو راحت دے دینا چاہئے اور ان سے معافی مانگے۔ اور نہ شکایت اس سے دراصل دوس کے اور وہ شخص صحیح فہم ہے ہوگا (۱۰۵)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد المذنب غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۴/۴/۱۳۸۸ھ۔

بحسب صحیح: ہندو تنکدہ، اندرین غشی، دارالعلوم دیوبند، ۱۲/۴/۱۳۸۸ھ۔

غیر کفار میں نکاح اور مکان ورثہ پر قبضہ

مسئلہ [۱۰۵]۔ [۱۰۶]۔ زید باقی کے انتقال کے بعد اس کی بیوی نے اولاد کی نہ ہونے کی حالت میں غیر مسلم کے گاہک کر لیا، تمام گھر والے اس میں بھائی سب سے اسے دراصل جوئے اور کھجور، پودہ نکالتے پڑتے ہیں۔ اس غیر مسلم کے نکاح سے بہت شور مچا، یہ بھائی کھانے کی مٹائی بھوانی کھانے نہیں دیتی، یہ حالات بہت پیچیدہ

۱۔ "عن سعید بن زید رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "عن أحد عشر من الأعراس فانه يوم القيامة من سبع نساء". متفق عليه. (مشکوٰۃ المصابيح، ص: ۲۵۳، کتاب نساء، باب النكاح والاعزام، الفصل الأول، قديمي)

۲۔ "عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما، قال سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "من تزوج امرأة من أمة، فلا تقل لهما ألف ولا مئزرهما، وقال لهما قولا كرميا". (سورة الزمر: ۳۳) وقال قتادة: "كرم وعناي". "وان اشكر لى ولوالديك، الى العنبر: سورة نفعان: ۱۳" وقال تعالى: "ووفى بهما فى الدنيا معروفات" (سورة لقمان: ۱۵)

وقال الله تعالى: "ولا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل". (سورة البقرة: ۱۸۸)

"عن ابن الدرداء رضى الله تعالى عنه، قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول: "الوالد أوسط راب النعمه، فأصبح ذلك الباب أرا خطه"

۳۔ "عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما، قال سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "من تزوج امرأة من أمة، فلا تقل لهما ألف ولا مئزرهما، وقال لهما قولا كرميا". (سورة الزمر: ۳۳) وقال تعالى: "ولا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل". (سورة البقرة: ۱۸۸)

اور علامات خاصہ صحت اختیار کرتے۔

آخر مساقہ کے ماں بھائی سب کو ذمہ چھوڑ کر پاکستان چانا۔ زید باغی کا صرف ایک مکان باقی رہ گیا ہے۔ وہ یہ حالت اور زمین تو غاصبین و ہر دہ کرنے والوں نے برہان کر دی جو زید کے قیمتی لڑکوں کو پہنچتا۔ اب اس مکان پر بھی وراثت ہے (۱) اور لڑکوں کو فروم نہ دینا چاہتے ہیں۔ زید کی اولاد سے مساقہ کو سخت بھارت ہے اور دوسرے ناجائز شوہر کی اولاد کو بہت چاہتی ہے اور وارثوں کے اس مکان میں اپنے ناجائز شوہر کی اولاد کو حصہ دار بنانے کیلئے زید باغی کے مکان کو اپنے نام بتاتی ہے اور اب تک کوئی ثبوت بھی نہ دے سکتا۔

اب سوال یہ ہے اس صورت میں مساقہ کا نکاح - جو سید مفسر ہے - غیر لغو میں جائز ہو یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ حسبِ تحریر صورت میں مکان زید باغی کی اولاد کو ملنا چاہیے، یا دوسرے شوہر کی اولاد کو بھی حصہ پہنچتا ہے، جبکہ ہم نے سنا ہے کہ مکان بھی اس سے شرعاً نہیں ہوا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

زید باغی مرحوم کے ترکہ سے (خواہ مکان ہو یا بچہ اور) مساقہ صحیحہ زوجیت و انصاف حصہ پانے کی حقدار ہے (۲) اگر میر باقی ہو تو اس کی بھی حقدار ہے (۳)۔ مساقہ کا نکاح ثانی اگر کسی طریقہ پر بھی تسلیم کیا جائے اور اس سے اولاد پیدا ہو تو وہ زید باغی کے ترکہ سے حصہ پانے کی بالکل حقدار نہیں، و تو قطعاً غیر ہے (۴) البتہ مساقہ ثانی

(۱) "وائت: بطل، رجعت، نفوذ، تضرع، ارادہ"، (فیروز اللغات، ص: ۱۱۱، فیروز سنز، لاہور)

(۲) "قال الله تبارک و تعالیٰ: جناب کان لکم ولد فلو ان الشیم (سورۃ النساء ۱۲)

"واما للزوجهات فالحاقان: الربع عند عدم الولد وولد الامن ان سئل والتمس مع الولد وولد

الامن وان سئل"، (المسرحی فی الميراث، ص: ۵۰، سعید)

(۳) "تم تقدم دیونه التي لها مطالب من جهة العیال"، (الدر المختار ۴: ۴۰۷، کتاب الفرائض، سعید)

(و کذا: علی: السحر الوانق ۹: ۲۲۴، کتاب الفرائض، رشیدیہ)

(و کذا: فی الشریعہ، ص: ۵۰، سعید)

(۴) "وبسحق إزار ما حلی عخل ثلاث: بالنسب وهو القرابة، بالنسب وهو الزوج، والولاء"

الفتاویٰ العالمگیریہ: ۲: ۴۰۷، کتاب الفرائض، رشیدیہ)

(و کذا: فی الدر المختار ۶: ۶۲، کتاب الفرائض، سعید)

جوہ جو طلب ہو تو وہ اس کے پہلے شوہر سے یہ والدین وغیرہ سے ملے جو بعض درمساوی کی ہے۔

مکان مذکور کے مختلف مسما کا دعویٰ بغیر موت کے تسلیم نہیں ہوگا (۱)، بلکہ وزیر عدلیہ کا ترک ہوگا۔ فقہ
واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ العید محمود فقیر، دارالعلوم دیوبند، ۱۸/۳/۱۳۹۳ھ۔

مستوفی کی زمین کو صرف نام کروینے سے عقیقت نہیں ہوتی، بلکہ وہ ورثاء کا حق ہے

سوال (۱۷۵۵۸): میرے والد مرحوم خان کا انتقال ۱۹۶۵ء میں ہو گیا، اس کے کئی برس پہلے
میرے والد صاحب کے ایک دوست حافظ علی نے میرے والد صاحب سے کہا کہ مجھے گورنمنٹ سے بندوق کا
لائسنس لینا ہے۔ گورنمنٹ بندوق کا لائسنس اس کو دیتا ہے جس کے نام کوئی اراضی ہو، والد مرحوم نے حافظ
صاحب کے ۵۲۰/۱ ایکڑ زمین کو دے دی اور انہوں نے یہ کہہ کر بندوق گورنمنٹ سے لائسنس حاصل کر لیا۔

لائسنس منے سے بعد حافظ صاحب نے زمین واپس کرنے کا وعدہ کیا تھا، اس نے والد صاحب نے
برائے نام کروا دیا تھا، یعنی صرف کاغذات تک مجھ روئے تھا۔ وہ نہ حافظ صاحب کا کوئی تعلق اس اراضی سے نہیں تھا۔
چنانچہ فقہ صاحب کی وفات کے بعد ان کے ورثاء نے ان کا نام حشید حسین خان کے ورثاء کے نام کر دیا، تو ان
کے کئی برس بعد یہ چلا کر حافظ صاحب نے والد صاحب کی بغیر اجازت اس اراضی کو گورنمنٹ میں زمین رکھ کر

— (و کذا فی الإختیار تعلیل المختار - ۴: ۵۵۵، کتاب الفرائض، حنفیہ پشاور)

(۱) "عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "لویعطی الناس
بفحواہم، لأدعی ما فی دعاء، وجالد وأمرالہم، ولكن الیمین علی المدعی علیہ." رواہ مسلم۔"

وفی شرحہ تلخوی: "انہ قال۔ وحلف فی رواية الترمذی
عنہما مرفوعاً: "لکن الیة علی المدعی والیمین علی من انکر" (مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۳۶۶،
کتاب القضاہ، باب لأفضیۃ والشہادات، الفصل الأول، قدیس)

"قال النخوی: هذا الحديث قاعدة شريفة كلية من قواعد أحكام الشرع، فيه أنه لا يقبل قول
الإنسان فيما يذعيه بمجرد دعواه، بل يحتاج إلى بينة أو تهادن المدعي عليه، وإزالة المغانح صرح
مشکوٰۃ المصابیح، ۳۶۶، کتاب الإیمارۃ والقضاہ، باب الأفضیۃ والشہادات، وفہم الحدیث:

چھ ہزار روپیہ حاصل کر لیا۔ اب کئی برس کے بعد سات ہزار سے زائد خرچ ہو گئی۔

اب گورنمنٹ انٹیک بٹیا اس ادارے کو بنایا مگر دسی ہے، ہم و ہمارے، بالغ بھائی نکست پریشان ہیں،
 کچھ ای اثر حضرت کو ساتھ لے کر وہ صاحب مرحوم کے صاحبزادگان کے پاس گئے اور ان دنوں سے کہا کہ
 جو زمین آپ نے ہمارے نام واپس کر دی تھی، وہ صاحب مرحوم نے دین رکھ کر چھ ہزار نقد لے لیا تھا، اس رقم
 کو آپ واپس کریں۔ ورنہ میں رقم کو واپس سرکار کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔

در وقت طالبہ یہ ہے کہ یہ حافظہ صاحب نے مذکورہ واقعہ کے تحت ہمارے والد صاحب کے ساتھ
 یہ بیٹی یا جو کہیں، یا؟

۲۔ کیا دعوات منداو کا یہ فریئر نہیں ہے سدا کرو لد نے کوئی غلطی کی ہو تو ان کے انتقال کے بعد
 ہر کسی والدہ اور ہم لوگوں کے اپنے والد حافظہ صاحب کی غلطی چاہنے والے کو نقد کی چیز سے بچتے؟

۳۔ حافظہ صاحب نے جو چھ چار روپے حاصل کیا ہے تو اب دو مع سو کے سات ہزار سے زائد پر
 ہر کسی حق ہو گیا ہے گورنمنٹ نہ صل کرے گی جو حافظہ صاحب کے دام سے قرضہ قلم ہو جائے گا، کیا یہ واقعہ
 صاحب سے ہوئے، ہم نتیجہ نہ پالیں ہوو کی چاہیو، اسے زبردستی یہ رقم سات ہزار کی دوا کر اپنے باپ کو آخرت کی
 چیز سے بچا سکتے ہیں؟

۴۔ خود اس وقت حافظہ صاحب کے ورثہ کی باقی مگر ہاں ملا ہے ہیں، وہ کس وجہ سے انکی
 نافرمانی کر رہے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً؛

۱۔ اگر چاہئے کہ محض النفس و صل کرنے کی مسکنت سے صرف کاغذ میں نہ رہ کر کیا

جا رہا ہے، مالک نہیں بنایا جا رہا ہے، بھروسے پر حافظہ صاحب کا قبضہ نہیں ہوا تو شرعاً و برہمہ نہیں (۱)، حافظہ

(۱) "تسعد لہذا بالاحباب والقبول و تنوہ بالقبض المکمل: لاہما من التصرف، والتصرف لایصح

إلا بالقبض". (شرح المسئلة للسیہ رسم ماز: ۱/ ۲۲۳، (۲) ہم احادیث: ۷/ ۸۳)، کتاب النہی، مکتبہ

تحفہ کونہ

سب کو اس کا حق نہیں تھا کہ وہ اس زمین کو زمین رکھ کر اس پر قرض نہیں (۱) اور اس نے بعد میں وہ رشتہ واپس کر دی۔ یہ جی ویل ہے کہ اگر اس کو یہ نہیں سمجھتا تو کیا اسے قرض کے متعلق یہ حکم ہے کہ ماخذ سب کے ترکہ سے قرض لے لیا جائے، اس کے بعد جو کچھ بچے وہ جو رتہ تقسیم کیا جائے (۲)۔ چنانچہ حسین ذہبی کی زمین سے قرض لے کر نے کا حق نہیں (۳)۔

اگر کہہ سکیں بیچو تو اس کے ذریعہ قرض اور لڑاوا سب نہیں، لڑاوا کرے کی تو لہر دوم کے ساتھ احسان کا اور زمین کو بچاؤ۔ یہ بچانے میں ہر دو ملے گی (۴) جس کی کوشش جی الوسع کرنا تھا جس نے سعوت نہ دی ہے۔ اور اس حق ہاں کا حق پہنچانے میں پوری کوشش کرنا چاہیے۔ فقط اللہ رب العالی اعلم۔

خروج العید نحو خفریہ، دار العلوم، دہلی، ۱۳۹۳ھ۔

مکتبہ، مکتبہ، مکتبہ، مکتبہ، مکتبہ

۱۔ "و کذا فی الہندیہ ۳/۳۹۱۔ کتاب الیہ، مکتبہ شریعت علیہ مکتبہ؛
 ۲۔ "الانحرار لاحد ان یتصرف فی ملک غیرہ بلا اذنتہ او وکالۃ علیہ"۔ تشریح
 المحدث علیہ رحمہما، ۱/۱۰۱، ورقہ الخلافہ ۴۰۔ مکتبہ حنفیہ کوئٹہ؛
 ۳۔ "انہ یقدم دیونہ اسی لہا مخالفت من حیدہ العیاد۔ ثم وجبت من نلت ما فی۔ ثم یسب الذقی بعد ذلک
 من لہ"۔ القدر المختار، ۶/۶۶۔ کتاب الفرائض، معید؛
 ۴۔ از صبح و فہر، ۱

۵۔ "و اسموات خالست من لہ غطاب من حیدہ العیاد لادن التکافؤ و التکافؤات فیقولہ ذالورنہ
 انہ اوہ الا اذا اؤسی رہا او سہم انہا من عندہ"۔ تبیین الحقائق، ۲/۲۰۰۔ کتاب الفرائض،
 دار الکتب العلمیہ بیروت؛

۶۔ کذا فی الفرائض، کتاب الفرائض، ۱/۱۰۰۔ معید؛

۷۔ کذا فی البحر الرائق، ۶/۱۰۰۔ کتاب الفرائض، رشیدیہ؛

الفصل الخامس فی موانع الإرث

(موانع ارث کا بیان)

کیا: اختلاف دین مانع ارث ہے، وارث ہونے کا دعویٰ کیسے ثابت ہوگا؟

سوال ۱۰۰۰-۱- نیا فرما ہے کہ دین و ملت میں شرعاً متین اس مسئلہ میں کہ ہندو نے عدالت عدالت ہندوستانی میں اپنی تمام جائیداد زمین و روپیہ ایک ہندو سے اور ایک مسلمان کے لئے وصیت کی تھی، اس کی کوئی اولاد وارث نہیں تھی۔ لہذا ہندو نے وصیت کے معقول حق میں کی وصیت کے بعد حسب پنجابت کے اس وصیت کو یہ وصیت کرنے کے لئے مجلس قاضی کو آقا کا ایک شخص نے ایک ہندو جس میں یہ تحریر ہے کہ "پاکستان میں اس ہندو کا ایک بھائی ہے، زور دار اس کا دعویٰ کر رہا ہے۔"

اب سوال یہ ہے کہ پاکستان سے ہندو کو بھائی ہونے کا دعویٰ کھانے کے ذریعے نہایت بڑھتی ہوئی ہے، "طبق قانون میں وہاں سے آج وہ نہایت بڑھتی ہوئی ہے، یا شامینہ وہاں سے نہایت بڑھتی ہوئی ہے۔" لہذا پاکستان سے ہندوستان آنا ممنوع ہے؟

وارث ہونے کی صورت میں کل جائیداد میں وصیت جہ دینی ہوتی ہے یا نہیں جہ دہ کہ برطانوی میں ہے؟ "وہ وصیت کے بعد عدم وراثت" (۱)۔ لیکن مالک کے بعد صورت مرقومہ مالک کے وصیت جہ دینی ہوتی ہے۔ لہذا یہ وصیت جہ دینی ہے۔

اختلاف دین میں وصیت کی صورت میں کیا قطع رکھتا ہے؟ اگر یہ شرعاً نہیں ہو سکتا ہے؟ "نہیں" (۲)۔ لیکن اس شخص میں پریشان نہیں کر کے شامینہ کے حوالے سے عدالت نے اس کے جواب تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ۔

الکتاب: من ادعی الہ أحیوہ لأہبہ وأقامہ وأقامہ البیۃ: نقل: "تفہیم الفقہ فی الحدیث، ص: ۳۳۳ (۱)۔"

اگر بچائیت کو اس خط سے شہید ہو گیا ہے تو فی الحال وصیت ایک ٹسٹ میں کر دی جائے اور وٹکس کو محفوظ رکھا جائے، تاکہ بچائیت کو الیمینان ہو جائے جتنے وقت میں بھی الیمینان ہو، امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہی قول ہے صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول امام محمدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آئینہ سال نقل کیا ہے۔

عیارت بقولہ بالا سے پہلے عیارت ذیل:

"وذكر أن الفاضل يستأهل وعلوم زماناً يقع في غالب رأيه أنه لو كان له وراثه آخر لظهر في مثل هذه المدة، ولم يقدره لا بشيء، وذكره الطحاوي في مختصره، وقدره لذلك حوله؛ لأن الغلبة قد تمتد إلى السؤل. قيل: هذا قولهما. وما ذكر في المبسوط قول أبي حنيفة ورحم الله تعالى: "لأن لا يرى انقضاء بالاجتهاد إذا لم يكن فيه نزع ولا إجماع، بل هو موقوف إلى رأى من أبشلى به، وهذا يثبتان المقدم بالاجتهاد، كما قال في تعزير محيط المرحسي، اهـ." حوالہ بالا (۲)۔"

اختلاف وارین کے ذیل میں علامہ عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نو وضع کیا ہے جس نے اہل امام

(۱) (تفہیم الفتاویٰ العامیۃ: ۳۳۲/۱، کتاب الشہادۃ ومطالبہ، مطلب: لا بد فی شہادۃ المبررات من بیان طریقہ، مکتبہ مہمۃ بمصر)

(۲) (تفہیم الفتاویٰ العامیۃ: ۳۳۵/۱، کتاب الشہادۃ ومطالبہ، مطلب: فی الشہادۃ فی المبررات، مکتبہ مہمۃ بمصر)

"ولا يصح الجرح المذكور من بيان سبب الرأفة وبيان انه أخوه لأب وأمه أو لأحدهما وهو ذلك وهو قول الشاهد لا وراثه ولو لا أعلم له وراثه غير، وروايه وهو أن يترك الشاهد الميت، وإلا فباطلة لعدم معاناة السب." (الندوة المختار: ۳۹۶/۵، کتاب الشہادۃ، باب الاجماع فی الشہادۃ، معید)

(وكذا في الفتاوى المالكية: ۳۸۹/۳، کتاب الشہادۃ، الباب السادس فی الشہادۃ فی الموارث، وشہادۃ)

بعد غمورہ نے اپنے قادیانی شہر کے اثرات کا بائیت اختیار کر لی۔ سو اس سے ہے کہ غمورہ وجود قادیانی ہونے کے اپنے مسلما باپ کے ترکہ پانے کی مستحق ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

”فیما مذکور کے اشغال کے وقت اس کی لائق غمورہ مسلمان تھی اس وقت مستحق میراث بن گئی تھی۔ جس وقت اس نے قادیانیت اختیار کر لی تھی اس وقت اگر حقیقہً مذکورہ ہوتے اور چار انتقال ہوتے تو وہ مستحق میراث نہ ہوتی (۱) لیکن مسلمان لڑکی کا نکاح قادیانی سے شرعی نکاح نہیں (۲) اس پر بڑا ظلم یہ تھا کہ اس کا تہنہ غمورہ کو دیا گیا تھا۔“

”غرض آج جب یہ بحث دینے کا وقت آیا ہے تو یہ چھایا جاتا ہے اور جب اس کے ایمان و عصمت کو تباہ کر کے نکاح قادیانی سے کیا جا رہا تھا اس وقت یہ بحث نہیں کیا گیا۔ یہ اقدام کسی وجہ کا جرم ہے۔ فقہاء و محدثین علی الملہ۔ حرر و المد محمود فخر، دار العلوم دیوبند، ۱۳۹۷ھ۔“

چند ... چند ... چند ... چند ...

۱۔ اقل العلامة السيد البحر جلی رحمہ اللہ تعالیٰ: ”امام العزہد، فلا یراث من اخیلا من مسلم ولا من مرتدة؛ لا یرثہ جان مارندہ۔ فلا یستحق الفلانة النشربة التي هي الارث بل یحرم عقوبۃ“ (النشریہ شرح السراجیہ، ص: ۱۲۱، فصل فی المرتدہ، ص: ۱۲۱)

۲۔ کتاب فی الفتاویٰ العالمگیریہ ۲: ۵۵۶، کتاب الفرائض، باب السادس فی ميراث اهل الکفر (مبطلہ) و رگد فی الفتاویٰ البرازیلیہ علی هامش فتاویٰ العالمگیریہ ۲: ۲۶۹، کتاب الفرائض، لوج الثالث فی المسخنة، الفصل الحامس فی مواقع الارث (مبطلہ)

۳۔ ”قال الله تبارک و تعالیٰ: ولا یزکوا المشرکین حتی یؤمنوا، و لعلہ مؤمن غیر من مشرک و نور“ (تفسیر مجید، سورۃ البقرہ: ۲۲۱)

”ولا یجوز للمرتد ان یرث ولا مسلمة“ ولا یجوز تروح المسلمة من مشرک ولا کتابی“، الفتاویٰ العالمگیریہ ۲: ۲۸۶، کتاب النکاح، القسم الحامس المعمرات بالمشرک۔ (شعبہ)

”والمرتدة لا یجوز نکاحها مع أحد، و كذلك المرتدة لا یجوز نکاحها مع أحد، وفي الهندیة مسنة ولا کافرة ولا مرتدة“، الفتاویٰ التتار حنیہ ۲: ۸۱۳، کتاب النکاح، الفصل الثامن فی بیان ما یجوز من الانکحة وما لا یجوز (ادارۃ الفرائض، ص: ۳۳۵)

۴۔ کتاب فی الہدایہ: ۳۳۵، کتاب النکاح، باب نکاح اهل الشریک، من کفہ غلعة ملتان

بھی مل جائے، جبکہ اگر مجھ سے اس کا وعدہ بھی کر چکا ہے۔

اور میرے پانچ سو روپیہ جو دائرہ مرحوم کے مکان پر قرض ہیں، نیز مہلت مکان اور مقدمہ بازی میں جو میرا وہ پیسہ خرچ ہوا ہے اس کے بدلہ میں دیگر روپیہ دائرہ پر سے دستبرداری کو گوارہ نہیں کرتے ہیں تو کم از کم اتنی ہی کر دیں کہ مکان کو میرے نام پانچ سال کیلئے دلی رہن کر دیں پھر میرے قرض کی ادائیگی کی کوشش کرتے رہیں، اور در صورت عدم ادائیگی مجھے اختیار ہوگا مکان سے وصول کر لینے کا۔ نور میری بتائی رقم اخراجات حلقہ ترسہ عمر میں غیر معمولی زیادتیوں کا شبہ سوئم لوگوں نے میرے اسانات کو بالکل بھلا دیا، تم دوسرے کے دست تحریر کو زندہ کیاں گذر نہ لو، اخراجات کی وسعت کا صحیح اندازہ کیسے لگا سکتے ہو۔

مہربانی فرما کر سوالات ذیل کے جوابات کے علاوہ جو اور باتیں قابل اختلاف ہوں ان سے بھی مطلع فرمایا جائے:

۱۔ آخری طور میں مذکورہ دیہہ کا اٹھارہ سو روپیہ مع عدم جوابدہی، احتمال زیادتی، اخراجات متعلق ترسہ عمر بجا ہے یا بچا؟

۲۔ یا من سے وصول شدہ روپیہ ترسہ عمر میں شمار ہونے کے قابل تھا یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس کے ادا نام سے مطلع فرمایا جائے۔

۳۔ ورثہ عمر جن پر زور ترسہ عمر خرچ ہوا اور وہ جن پر نہیں ہوا، ترسہ عمر ختم شدہ اور باقی ماندہ میں اگر کچھ حقوق رکھتے ہوں تو ان سے منصل مطلع فرمایا جائے۔

۴۔ ... بکھرنے جو انھیں مکان زیادہ کو بیٹے کا وعدہ کیا ہے اس وعدہ کو پورا کرے، یا رقم قرض باقی ماندہ کو ترسہ عمر و دائرہ مرحوم تقسیم کرے؟

۵۔ ... ترسہ عمر سے متعلق خرچہ جو رقم زیر نے بتائی ہیں اور ان میں اندازہ سے بہت زیادہ زیادتیوں کے احتمال کا کوئی جواب نہ دے نہیں دیا تو ان کو زیر کے بتانے کے مطابق ہی ماننا پڑے گا، یا ماندہ کے مطابق بھی کیا جاسکتا ہے؟

طرح اپنا حصہ خود نکالت لی ہے زیادہ کو نہیں دیا، مگر طرح یہ وارث کا حصہ ہی وارث کو دے، صرف زیادہ کے لئے نہ کرے، زیادہ بھر لے زیادہ کا حصہ دے۔

۵۔ زیادہ سے تفصیل دریافت کر لی جائے، جب تک جموع اور خیانت کا ثبوت نہ ہو، زیادہ کے قول کا اعتبار ہوگا۔ اگر راجح و راجح کو یقین نہ ہو تو زیادہ سے قسم لی جاسکتی ہے (۱)۔

۶۔ یہ حالت ممکن، زیادہ کے حصہ کے چ ایک کا حصہ پیرا لیا، دینا واجب ہے (۲)۔ ایک کا حصہ دوسرے پر زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں (۳)۔

۷۔ اگرچہ دہندہ نے میری حق کر لیا تو وہ شرعاً معاف ہو گیا، یہ دہندہ کو میر کے لئے زیادہ سے زیادہ ہونے پر مجبور نہیں کرتا (۴)۔ جبکہ دہندہ سوچ رہا ہے اور کہتی ہے کہ میں نے میری حق کر لیا تو یہ میری حق کر دینا درست نہیں۔

(۱) "وہو ان اسریتک امین فی لہال، فقیل قولہ یسینہ فی مقدار الروح والخسران والخصایع والدفع نظریکہ ولو بعد موتہ"۔ (۲) "وفاہ فی عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ"۔ (۳) "ولو رکل بفضی ودعیتہ، ثم مات لمؤکک، فقلل المؤکک فی حیثہ وھنک، وانکرمہ لورثتہ، فواللہ لدعیتہ الیہ، صلی"۔ (۴) "المختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔

(۲) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۳) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۴) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔

(۱) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۲) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۳) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۴) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔

(۱) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۲) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۳) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۴) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔

(۱) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۲) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۳) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۴) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔

(۱) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۲) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۳) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۴) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔

(۱) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۲) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۳) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔ (۴) "مختار، ۳۱۹۱۲، کتاب الشریکۃ، سعد"۔

سے مقدمہ بنائی کر کے میری وصول کرنا سرِ قلم ہے (۱)۔ ایسے ہندو اپنے حصہ میراث ضرر و وصول کر سکتی ہے (۲)۔ اور یہ نے جو آٹھ سو روپے دیتے ہیں تو معلوم نہیں ہو سکا کہ ان میں بعض میراث کی قدر ہیں اور بعض میراث ہندو کی قدر ہے۔

جس قدر رقم زیادہ نے بعض حصہ میراث ہندو ادا کی ہے، اس کے عوض میں، ہندو کے حصہ میراث کا مالک ہو گیا (۳)، اور شرعیہ درست ہے، خواہ وہ مکان کا حصہ، خواہ دیگر سامان کا، وغیرہ، اب اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جس طرح زیادہ نے اپنے نام بیعنامہ کرانے ہے، وغیرہ دانا، کو بھی یہ حق حاصل تھا، یہ رقم زیادہ نے اس حق کو وصول کر لیا اور دیگر رقم کا حصہ اس نے دے دیا اور اس کا حق ساقط ہو گیا (۴)، اور چونکہ یہ رقم زیادہ نے ترکہ عمرتے نہیں دی، اس لئے وہ عمرتوں میں شرکت کا حق نہیں۔ یہاں تک ساریت کے جوہر تھے۔ عمر کی بیماری پر جو کچھ زیادہ نے خرچ کیا، اگر عمر کی طب پر بطور فرض خرچ نہیں کیا تو زیادہ اس کے طالب کا حق نہیں (۵)۔

۱) قال الله تبارک وتعالى: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِغَيْرِ حَقٍّ﴾ بصورۃ الشفہ ۱۸۸۔

۲) "والمرأة تأخذ مهرها من التركة من غير حق ولو كانت التركة خیرهم أو ما میر، وإن كانت التركة شیاً یحتاج إلى البیع، بیع ما کان بصلح و بیع فی حدائقها"۔ حلاصة الفتاویٰ: ۲۶۰/۳۔ کتاب الترمذی، الفصل السابع فی الترویج والشفہ، (رشیدیہ)

۳) "وصیه أو ورثه نفذه؛ فمن كلته من ماله، يرجع به فی التركة، وكذا اداء ذیته"۔ جامع الفصول؛ "ولو لورث أن یفرض ذی الترمذی، وإن یكته غیر امر التركة، كان له أن يرجع فی مال الترمذی"۔ جامع الفصول مع حاشیہ: ۳۶۰/۳۔ لخص القاضی والغیر فی مسائل التركة والورثة والمدین، اسلامی كنسہ خانہ كراچی۔

"وكذا لو فرضی الورث أن الرهی ذیاً من ذلک، كان له أن يرجع فی مال الترمذی"۔ حلاصة الفتاویٰ: ۳۶۰/۳۔ كتاب الوصایا، الفصل السادس فی تصرفات الوصی، (رشیدیہ)

۴) "سكوت الجالك القديم حين قسم ماله بين الفاضل وضا" واللہ المختار مع رد المحتار، كتاب الترف، مطلب: انما اضع التی یكون فیها السكوت كالتول ۳۸۴/۳، سعید؛

۵) "كف"۔ تورت انیت أو قضی ذیہ من مان نفسه، فإنه يرجع، ولا یكون مطلقاً"۔ (لبر المختار)۔

انی علم اور تجربہ کا رنگ نہیں ہے اس کے خلاف یہ علماء کی کی ہوئی ہوگی۔

دروغہ طلبہ یہ امر ہے کہ آیا قریش کی ایسی رقمی، دینی و انجلی و ایک ٹھہریں جو یہ دعویٰ کا کر کے کی
مقبول و بدکار غرض سے مدت مذکور تک ملو کی کیا جاسکتا ہے؟

الجواب جامعہ أو مصنفاً:

میت کے ترکہ میں سے تقسیم میراث سے جس قریش کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے (۱)۔ خصوصاً باب کہ
قریش سودی ہو تو جس قدر جہدی اس کا وارث ممکن ہو اس میں تاخیر کی گنجائش نہیں (۲) اور صورت مستورہ میں
واقعات کا تجربہ بتلاتا ہے کہ سودی قریش تمام بڑی سے بڑی جائیداد کو معاشرتی کر دیتا ہے۔ اور اس پر بھی دقت نہیں
کیا جاسکتا کہ مدت مذکور میں الف کو ذرا عمت میں کچھ قطع اور بیت ہو کہ جس سے وہ قریش اور ترکے۔ یہ بھی
احتمال ہے کہ رقم مذکور تمام کی تمام ذرا عمت میں صرف ہو جائے اور کچھ بھی وصول نہ ہو اس لئے سوہم اس پر
سودی قریش کی ادائیگی کو بغور کر کے درست نہیں، چند اسی کو جلد از بعداً کر لیا جائے۔

اداس کے بعد اگر لقب میں صوفی اور خوف خدا ہے اور وہ حرام سے بچ کر اکل حلال کا طالب ہے تو
اس کے لئے فقہ پاک ضرور باہر دیا جائے کہ یہ سے رزق مہیا فرمائیں گے اور حرام سے محفوظ رکھیں گے۔ اگر
اس کو قریش کی ضرورت پیش آجنگی تو واسوہ قریش سے کا۔

لہذا تو شریعت زمانہ میں اپنے ہندکان خود موجود ہیں ورنہ بڑے بڑے کاروبار کر رہے ہیں جن کو کبھی
سودی قریش کی نوبت نہیں آتی اور پلاسٹک اور فراوان کی رقم مہیا ہو جاتی ہے

فان الله سائر ما وعدني من آياته المحجب: جنوں میں بظن الله، يجعل له مخرجاً ويرده من

۱: "تم تقدم ديونه الى لها مطالبة من جهة اعداء" والده المحتار: ۶۱-۶۲- کتاب الفرائض - مصنف:

او كذا في البحر الرائق: ۲۶۳/۴- کتاب الفرائض - رشديه

۲: "عن ابي هريرة قال سمى الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "مطل المصطلح" واستكملة

المصالح: ۱/ ۵۵، باب الإفلاس والإفطار، فمبس.

حیث لا یجوز سبک الاجزاء ۱۲۱۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ عنہ عفتن مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پیور۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ۔ صحیح: عبد الخلیف مدرسہ مظاہر علوم بہار پیور، ۹/ محرم ۱۳۵۹ھ۔

ترکہ سمیت میں اگر بعض ورثہ تجارت کریں، کیا اس میں سب شریک ہوں گے؟

سوال (۱۶۱۹): زیرہ نے انتقال کے وقت ایک بیوہ تین لاکھ اور دلائیائیاں چھوڑی، اس میں زیرہ

ان نے اپنی جتنی حیات میں بڑی بڑی کی شادی کر دی، زیرہ کے کل ستر لاکھ کا حساب تیرہ سو روپے ہوا۔ زیرہ کے

اولاد کے بڑے تھے، ان پر ایک چھوٹی بہن، ایک چھوٹے بھائی اور والدہ کی کفالت عاتقہ تھی، اپنے اکل دار تو اس میں سے

کسی نے بھی اپنا حصہ طلب نہیں کیا۔ اور اسی تیرہ سو روپے سے دونوں بڑے لڑکوں نے تجارت شروع کر رکھی، جس

کو تیار و سال گذر گئے۔ اور بڑی شادی شدہ لڑکی سے نکاح و سب کا مان و عقد چلتا رہا اور اب بھی چل رہا ہے۔

اب بڑے دو لڑکوں کے حامد و سب ورثہ کہتے ہیں کہ جو سود و ترکہ ہے وہ سب کا ہے، وہ سب تقسیم

کیا جائے۔ زیرہ کے دونوں بڑے لڑکوں کا کہنا ہے کہ صرف مرنے وقت تیرہ سو روپے تقسیم ہوں گے۔ سوال یہ

ہے کہ جو سارا ترکہ تقسیم ہوگا؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

سمیت کا ترکہ وہ ہے جو اس کے انتقال کے وقت چھوڑا ہے (۲)، اس میں سب ورثہ شریک ہیں، جن

اولاد کو اس نے روپیہ مرنے کے تجارت کی ہے اس میں دوسرے شریک نہیں، وہ خود ان کی محنت ہے نہ کہ سب

کی (۳)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۲۶/۲/۱۳۸۷ھ۔

الجواب صحیح: فقہ نظام الدین علی ہند، دار العلوم دیوبند، ۲۶/۲/۱۳۸۷ھ۔

(۱) (سورہ اطلاق: ۳۰۶)

(۲) "لا إثم على من تركه الميت من الأموال ما إذا كان يعلق على الغير بعين من الأموال"، زبد المعطار

۵۹: ۲، کتاب الغرائص، معینہ

(۳) "إذا أخذ أحد الورثة مبلغاً من موقوف التركة قبل التسليم لغيره، فإن الآخرين وعمل فيه وحسب، كانت -

نوا کہیم شدہ ہو (۱)۔ فقہ والہ دوسری تا قلی اسم۔

ترجمہ: اگر کوئی فقہ دوسری تا قلی اسم، مبین مقتدی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور۔

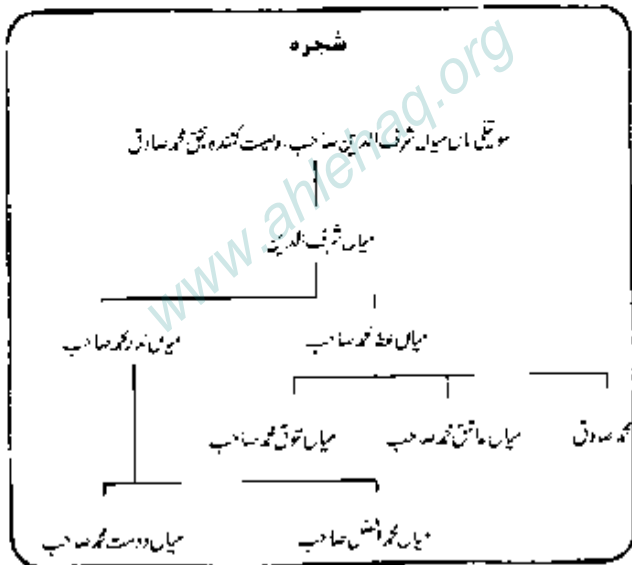
الجواب فی: سید احمد مغرب، مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور۔

صحیح مہد السلف مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، شمارہ ۱۳۶۳ھ۔

مشترکہ مورد شرع یا میراث میں کسی شریک کا اپنے حصہ پر قبضہ نہ کرنا

سوال نمبر ۱۰۹: میراث میں بغرض جواب ارمان خدمت سرپرستی ہے۔ بعد ارقام جواب

فقہی مزین میراث مراہق کے پاس باقی فرمادیں اور غلط فہم جوڑوں۔ جواب مجدد کار ہے۔



(۱) "کف ما یقتصر فی صاحب المک السعقل فی ملکہ، فکذا یتصرف ایضاً فی الملک المبرک

نہ فذا"۔ شرح العیة لسنہ رستم مار ۱۰۵۹، (۱) (۲) العاقۃ، ۱۰۶۹، کتاب الشریکۃ، الفصل

الثانی، حنفیہ کو نہ

مکانات سے جو صاحب موصوفی بوقت تقسیم اپنے تصرف میں رکھ لئے تھے بیٹھک مستذکرہ بطور مہربان یا قیسمہ جیسا مناسب خیال فرمادیں پس ان میاں و عطا محمد صاحب مہربان کے حق میں حقیقی فرمادیں۔ کیونکہ اس مکان بیٹھک پر محمد صادق نے بلا شرکت کسی دیگر فریق کے کافی ملکہ لگایا ہوا ہے۔

اور اگر میاں شرف الدین مکان بیٹھک محمد صادق کے حوالہ نہ کرنا چاہیں تو اسی ملکہ کی موجودہ الوقت یا ہی قدر ملکہ اگر بیوہ نے شریعت محمد صادق لینے کا حق وار ہو تو مرحمت فرمادیں۔ جس کے جواب میں صاحب موصوفی نے ارشاد فرمایا کہ مکان بیٹھک پر وہ صورت میں محمد صادق کو نہیں دیا جاسکتا اور نہ ہی ملکہ کی موجودہ الوقت قیمت اور نہ ہی قدر ملکہ دیا جاسکتا ہے۔ اس جواب پر محمد صادق نے ملکہ کان بیٹھک پر سے جہاں نے لگایا تھا اتارنے کی درخواست کی تو جواب ملا کہ ملکہ جو محمد صادق نے مکان مستذکرہ پر لگایا ہوا ہے چاہے شریعت و رواج و غایت مباح قانون محمد صادق کی اجازت نہ بھی دے تو بھی محمد صادق کو ملکہ مستذکرہ اتارنے کی بخوشی اجازت ہے اور اس بات پر صاحب موصوفی رضہ مند ہیں۔

اس تعین کے بعد محمد صادق کو بیٹھک کے حصول میں کوشاں رہا، حتیٰ کہ عرصہ مذکورہ سال گزار دیا اور بیٹھک بدستور سابق مشنر کو بطور پر استعمال ہوتی رہی۔ اب میاں شرف الدین صاحب نے بذریعہ قریبی رشتہ اپنے ساتھ فیصلہ کی رو سے محمد صادق کو ملکہ اتارنے کا حکم دیا اور جملہ برادران محمد صادق کو اپنا اپنا سامان نشست و برخاست مکان بیٹھک سے اٹھانے کا حکم دیا اور یہ بھی فرمایا کہ بیٹھک خالی کر دو، کیونکہ محمد صادق اور اس کے دیگر برادران میوں عاشق محمد و میاں شوق محمد صاحبان پابندی شرع محمدی کے دعویدار ہیں۔ لہذا متعدد ذیل امور کیلئے مفسر شرعی احکام درکار ہیں:

۱۔ آیہ ملکہ مستذکرہ بیٹھک جو محمد صادق نے بلا شرکت کسی دیگر فریق بیٹھک پر لگایا ہوا ہے اور جس کے اتارنے کی اجازت میاں شرف الدین صاحب نے برضائہ می دی، محمد صادق شرعاً لینے کا حقدار ہے یا نہیں، جبکہ کسی دیگر فریق نے مذہبی کوئی ملکہ لگایا اور نہ ہی شکستہ و رہائش میں خرچ کر کے محمد صادق کا ملکہ بنا دیا، حالانکہ استعمال مشنر کہ ہوتا رہا؟

۲۔ آیا میاں شرف الدین صاحب کو اس جائیداد سے جو بوقت تقسیم جائیداد مائین پسران خود

صاحب: صوف نے اپنے قبضہ میں رکھی تھی، بیٹھ کر کوئی امر شامائع ہے، انہریاں شرف الدین صاحب اپنے مرحوم پرمیاں، علامہ صاحب کی اولاد کو جو حصہ اسلام اپنی زندگی میں منتقل فرما دیں؟

۳۔ انہریاں شرف الدین صاحب اپنے پرمیاں نذر محمد صاحب، ایمان کی اولاد کو اپنی زندگی میں

پائی جو نذر اوپر تصرف کرنے کی اجازت دیں اور پرمیاں میاں، علامہ صاحب مرحوم کو نظر انداز فرما دیں تو کیا؟

(الف) یہ شخص صاحب موصوفہ شرف القیوم جی کے مترادف نہ ہوگا، قطعاً ہی کرنے والے کیسے شرف

کیا ختم ہے؟

(ب) انہریہ میں شرف الدین صاحب شرف القیوم جی کے مترادف ہوگا۔

۴۔ جو یہ نذر اور دوسرے میں سے عطا محمد مرحوم سے کیا شرف الدین صاحب خرید کرتے رہے اور

بجائے اپنے پرمیاں، علامہ صاحب مرحوم کے نہ مر جی نذرانے کے بعد اپنے نام رجسٹری وغیرہ نذرانے

دے دیں۔

(الف) ایسی جائیداد کا شرف الدین مالک ہے؟

(ب) کیا اس جو نذرانہ میاں شرف الدین صاحب کو کسی دیگر شخص کے حق میں منتقل کرنے کا شرف حق

ہے یا نہیں؟

(ج) کیا میاں شرف الدین صاحب ایسی جائیداد اپنے قبضہ میں رکھنے کے شرف اہل حق ہیں؟

(د) کیا یہ جائیداد میاں شرف الدین صاحب کی وفات کے بعد ترکہ میاں شرف الدین صاحب میں

شامع کی جا سکتی ہے؟

۵۔ مرحوم میاں، علامہ صاحب کے ترکہ میں ان کے والد میاں شرف الدین صاحب تھوچتہ وہ

موقوف تھا، اسے کے شرف اہل حق ہیں اور مطالبہ بھی کرتے ہیں، لیکن عملاً باوجود اصرار و دعوے میاں، علامہ صاحب

مرحوم اپنا حصہ لینے سے ایسا دھم فرما رہے ہیں، حالانکہ مرحوم فوت ہونے کے بعد تقسیم ساڑھے سات سو روپے

نذر رہا ہے، لہذا

(الف) انہریاں شرف الدین صاحب اپنی زندگی میں ۲۰ حصہ حصے نہ کریں اور لینے سے انکار

لیکن نہ کریں تو کیا بعد وفات میاں شرف الدین صاحب یا بعد وفات احمد ترکہ میاں شرف الدین صاحب میں

۴۔ (اقتساب، ریح) : اُمرِ محمدؐ نے اس لئے روپیہ بھیجا کہ آپؐ مجھ سے ملنے بہ سید مرتضیٰ تھیں اور میں شریفِ اندین نے اس لئے قرعہ بھی کر کے مسماوت و جمہوری سے ملنے محمد صاحبِ دہلہ مرصوفِ انگنرِ انوار، بلکہ اپنے جہادِ ریحِ کرمانیہ کے لیے اور اپنے اعلیٰ مرتبہ کی طرف سے ان کا یہاں شریفِ الدین کوں میں ملنے کا وعدہ تھا۔ کو حق نہیں، انہی کے حق شغل نہیں کر سکتے اور بعدِ فوتِ دہان شریفِ الدین صاحبِ جاترہ شہرہ و کبر و عہد میں تعمیر نہیں ہوئی، بلکہ ترکہ صحت محمد کا قراہ کر کر عہد کے روز و میں تمام ہوئی (۳)۔ ۱۶۔ اس میں شریفِ احمد بن کوئی

تہ ۱۶۳)۔

انہوں نے مزید یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے لئے ایک نئے اور بہتر راستے کی تلاش میں ہیں۔

۱۳۰۳: کتاب عرفان مطبوعه بیروت، عرفان معیار:

دو کد ملی فایده‌ای ندارد. خان علی‌هاشم اندازی اندوخته‌های ۱۰۳-۱۰۴ تکمیل یافته، فصلی برای همه
 خانواده‌ها به‌کار می‌رود.

(۱) کتبہ فی البدایہ عیسیٰ حاضرت الخوارزمی اور الکبیر بہ ۶، ۲۳۷۔ کتاب تہذیبہ جس کی ابتدا ہی کہ

التحقیق و التبیان

۱۰. "وَلَمَّا مَكَانَ نَفْسٍ لِّمَوْتِهَا إِذَا فِي الْأُصْحَىٰ فَلَا يَتَذَكَّرُ فِي نَفْسٍ لِّمَوْتِهَا" (نفس تو ایستاده که بموتش آید، اما در آن لحظه یادش نیست که بموتش آید). (نفس تو ایستاده که بموتش آید، اما در آن لحظه یادش نیست که بموتش آید). (نفس تو ایستاده که بموتش آید، اما در آن لحظه یادش نیست که بموتش آید).

دو کتبہ ہیں: لغوی (۱۸۷۳ء) و کتاب الکائنات (۱۸۷۴ء)۔

[illegible][illegible]

وَأَمَّا نَسِيكَ نَسِيكَ فَالَّذِينَ يَكْفُرُونَ أَكْثَرُ عَدُوِّكَ

و انتقال بھی کر سکیں گے اور بعد وفات ترکہ میں شرف لدین شامیوں کے ورثہ میں تقسیم ہوگا۔

۵۔ میان شرف الدین کو چھ بٹے کہ معاملہ کو صاف کر دیں یعنی اپنے حصہ ۶ اوسیل کر لیں، پھر انہی کو عطا چاہیں تو ان کو دیں، مطلق رکھنا چاہیں (۱)۔

(الف) (یہ ایک ۶ حصہ کر میں شرف الدین شامیوں کا)۔

(ب) میان شرف لدین بھی ورثہ میں عطا کر صاحب شرع میں۔ وہ دیکھو کہ وہ چاہے کہ ۶ حصہ میان شرف الدین کے حوالہ کر دیں، پھر بھی وہ حصہ نہ کریں تو ان ورثہ پر کوئی اثر نہیں۔ ۳ حصہ ان میں شرف لدین صاحب شرع نے اپنے حصہ پر موجود اس سلی ورثہ کے علاوہ کے نہیں برا اور میں شرف الدین صاحب کا انتقال ہو گیا تو ان ورثہ پر اثر نہیں (۲)۔

۳۔ ومنہ ۳۴۱: (وفیم المدة: ۸۶۱)، کتاب المدة، الباب الثالث، مکتبہ حنفیہ کوئٹہ:

(و کذا فی الدر المختار: ۲۸۸: ۵، کتاب المدة، صعب)

(و کذا فی الفتاویٰ العدلیہ: ۳۶۳: ۳، کتاب المدة، وشدید)

(۱) ان کے بعد میرٹ میں آئیہ جرنی بنا اور حق عدلیہ سے جو حق میں ہوگا

قال الله تبارک وتعالى: "مَنْ مَلَكَ مِنْكُمْ مِمَّنْ تَبِعَ" النساء، ۱۱

اوصیٰ مملوک، مملوک وہی ہے مملوک متعدد عبادت اور دنیا، بابت اور بیع تو غیر مملوک مایہ سب کچھ حراً و اختیاراً ولو متعاقباً، (الدر المختار)، وقال العلامة ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ: "لو لم یکن سبب کونہ ہو مفہوم فرما: بابت اور بیع، کون الاول جبروتی والتانی اختیاری،" رد المحتار ۳۶۰: ۵، کتاب المدة، صعب:

"والثالث: ما اختیاری، وهو الوصیۃ او اضطراراً، وهو التبرعات،" (مجمع الزہری، ۳۶۰: ۳،

کتاب المرائض، مکتبہ غفرانہ کوئٹہ)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۳۷، کتاب المرائض، ۵، لکھنؤ، علمیہ بیروت)

(و کذا فی شرح التمهید للسلیم، ومنہ ۵۹۸: ۱، (وفیم المدة: ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، کتاب المدة،

المختار، الاول، مکتبہ حنفیہ کوئٹہ)

(۲) اس لئے کہ میں نے ان کے ورثہ کو شرف لدین سے کہی تھی اور ان کو کوئی معاملہ نہیں ہے۔

(ج) شہد تحریر (ب) علم کریں۔ فقہ واللہ بجانہ تعالیٰ اعلم۔

ترورہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، محقق مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۳/ اگست/ ۱۳۶۸ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۰/ اگست/ ۱۳۶۸ھ۔

مال موروٹ مشترک سے صدق دینا

سوال [۱۰۷۸]: زید کا انتقال ہو گیا، اب زید کی بیوی ہندو اور ایک نا پاکی لڑکی ہے، مال موروٹ غیر تقسیم ہے۔ زید کی زندگی کی حالت میں ہندو کی والدہ بیوہ کو زید اپنے مال سے نان و نفقہ دیتا تھا۔ کیا بعد موت بیوہ والدہ ہندو اس مال موروٹ سے بطور سبب نان نفقہ میں تصرف کر سکتی ہے یا نہیں؟ زید نے بوقت موت اس ہار سے میں چھ تھن نہیں کی۔ بی الحال دو پانچ لڑکی اور اس کی بیوی کے اندر مال موروٹ مشترک ہے اور ہندو اپنے عزیز واقارب بطالب غم وغیرہ کی اس غیر تقسیم ہونے سے مہمانداری اور رحمت وغیرہ کر سکتی ہے یا نہیں؟ فقہ۔

الجواب حاملاً ومصیباً:

مال مشترک سے ہندو سبیلے جائز نہیں کہ کوئی صدقہ غیر کسی کو دے یا مہمانداری کرے اور ہندو کی والدہ کو بھی اس مال سے طریقہ سبقت پر نان نفقہ لینا جائز نہیں، البتہ بعد تقسیم ہندو کوئی ہے کہ بی مال والدہ کو دے یا مہمانوں کو کھائے یا صدقہ کرے۔

”وبکم“ الخادۃ الضیافۃ من الطعام من اهل نسبت، لانه شرع فی یسرور لاهی الخمر و۔
وهی بدعۃ مستحذہ۔۔۔ ولا میسا بذاکان فی التوانۃ صغار کو غائب، اھ۔ رد المحتار:

[۱۰۹۱] (۱) فقہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترورہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، محقق مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ۔

صحیح عبد العزیز، اعلم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

(۱) رد المحتار، ۲/ ۳۰۱۲، کتاب الصلوة، مطلب فی کبر اھل الضیافۃ من اهل النسبت، معید،

(۲) کذا فی التوازیۃ عسی ہامش الفتاویٰ العالمگیریۃ، ۸/ ۱۰۴، کتاب الصلوة، باب الجنائز، (ضبیہ)

(۳) کذا فی الفتاویٰ العالمگیریۃ، ۱/ ۶، کتاب الصلوة، الباب الاحادی والعشوی فی الجنائز، (شہدہ)

بہائی کے ترکہ میں سے جو چیزیں ان کی زندگی پر اثر نہ کر سکیں اور ان کا خرقہ لے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: حاملہ اور مصلیٰ؛

اگر زید نے جیسا کہ تجویز کی پر ورتن ادا کرنا چاہا کی۔ یہ تو اب خرقہ نہیں لے سکتا، نہ زید کے بعد زید کا
 لڑکا لے سکتا ہے (۱)۔ اگر اس پر تو اوس جود ہیں کہ اپنے پاس سے بطور قرض خرقہ کر کے پردہ کی ہے اور یہ نیت
 تھی کہ میں اپنے بھائی کے ترکہ سے جو کہ ان چیزوں کی ملک سے وصول کروں گا اور اس پر پتہ موجود ہے تو لے
 سکتا ہے (۲)۔ لفظ واللہ سبحانہ تعالیٰ وطمہ۔

حررہ العبد محمد بن تھوہی عفا اللہ عنہ، صحت مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار نیو۔

الجواب صحیح: عید احمد مقرر ۱۳۵۹ھ/۳/۳۔

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم بہار نیو ۳/ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ۔

(۱) "من وھب لافسولہ و فروعہ أو لأحبہ أو لأحبتہ أو لأولادھما أو لعتقہ أو لعتقہ أو لعتقہ أو لعتقہ أو لعتقہ أو لعتقہ
 فلیس لہ الرجوع" (شرح المجملۃ لمسلم وستم یاز: ۶۱۱، ۲، رقم الحدیث: ۸۶۶، کتاب التہذیب، الباب
 الثالث، مکہ حنفیہ کونستہ)

(۲) کذا فی الفتاویٰ العدالہ السکریۃ: ۳۸۵، کتاب التہذیب، الباب الخاص فی ما ینتفع الرجوع فی التہذیب
 وما لا ینفع، (رشدیہ)

(۳) کذا فی الفروع المختار: ۳۱۵، کتاب التہذیب، باب الرجوع فی التہذیب، (محبہ)

(۴) "تغلق الوعی من مال مقس علی الشیء وللشیء مال غالب، فهو منطرح فی الإعتاق استحقاقاً، إلا
 أن یشهد أنه فروع أو یرجع علیہ" وفي المحيط عن محمد: إذا نوى الأب الرجوع ونفذ النعم
 علی هذه النعم، وسعه الرجوع لیس یسہ ویسہ الله تعالیٰ وأما فی القضاء فلا یرجع مالہ بینه
 (رد المحتار: ۱۷۹، کتاب الوصایا، فصل فی شہادۃ الأوصاء، سعید)

"و کذا لو اشترى الریحی طعاماً لفقہ أو کسرة شہادۃ الشہود، فله أن یرجع فی مال الصغیر
 وأما اشترط شہادۃ الشہود، فإن قول الریحی معترفی الاعتاق، ولكن لا یقبل فی الرجوع فی حال
 الحبس إلا بالمیة" (إخلاص الفتاوی: ۲۴۰، کتاب الوصایا، الفصل الرابع فی الذھن والکھن وما
 یصل بہا، (رشدیہ)

(۵) کذا فی جامع الفقہ لیل: ۳۶/۲، الفصل الثامن والعشرون، اسلامی کتب خانہ کراچی) =

موت زید کے بعد زوج کا اس کے ترک میں خصوصی دعویٰ

سوال ۱۷۷: ایک عورت کا انتقال ہوا اس کے محلہ کے محل میں سے کچھ اسبابِ حلاوت نقد سے لے کے چھ اشرفیاں اور کچھ کپڑے اور تانوں کی ریلیں لٹکے ہیں (۱)۔ شوہر کہتا ہے کہ جب افریقہ سے میری عورت آنے لگی ہے اس وقت میں نے اشرفیہ دی تھیں اگر چاس وقت جو لٹکی تھیں اس سے زیادہ تھیں، نہ کپڑوں کے ٹکڑے تانوں سے ریلیں میری دوکان کے ہیں، لہذا اشرفیاں اور یہ چیزیں مجھے غاسطی ملنی چاہیے۔ اب سوال یہ ہے کہ ان چیزوں میں اور دیا کا بھی حق ہے یا خاندان کو صرف حق ہے؟

نکات: بسبب محرم و عورت افریقہ سے آئی تھیں تو خاندان افریقہ میں تھا، عورت کو آئے ہوئے تقریباً ۲۰ عمارہ برس ہوئے اس عرصہ میں عورت اپنے ملک میں رہی، عورت کے افریقہ سے آنے کے بعد تقریباً آٹھ سو برس کے بعد خاندان ملک آیا، تھوڑی مدت رہ کر افریقہ پڑ گیا۔ چھ سات برس کے بعد پھر ملک آیا، اسی طرح دو برس سے عورت خاندان سے اٹل رہی تھی۔

المجربون حماد أو مصليا:

ہو سامان مرد کیلئے مخصوص ہوتا ہے، یا اس کی دوکان اور تجارت کا ہے، وہ مرد کا ہے، اس میں عورت کے دیگر درجہ کا حق نہیں، مگر یہ کہ اس پر کوئی ثبوت پیش کریں کہ یہ عورت کسی ملک ہے۔ اور جو سامان مرد و عورت پر دو کیلئے مشترک ہے وہ بھی عورت مستوفیٰ میں مرد ہی کیلئے ہے۔

”وَإِذَا مَاتَ أَحَدُهُمَا، تَرَكَهُ الْآخَرُ يَرَى الْيَاقُونَ وَوَرْدَهُ نَاجِيَةً، وَعَلَى نَاقٍ أَسِيرٍ
حَافِظَةٍ وَمُحَمَّدٌ رَحِيمُهُمَا اللَّهُ تَعَالَى، مَا يَصْلُحُ لِمَنْ حَانَ، عَيُّو لِمَنْ حَانَ، بَيْنَ كَانٍ حَيًّا، وَلَوْ رَتَبَ إِنْ
كَانَ مَيِّتًا، وَمَا يَصْلُحُ لِلنِّسَاءِ، فَهُوَ عَلَى هَذَا، وَمَا يَصْلُحُ لِهَما فَعْنَى هُنَّ مَحْبُودَةٌ هُوَ الْمَرْحُومُ إِنْ كَانَ
حَيًّا، وَلَوْ رَتَبَ إِنْ كَانَ مَيِّتًا، وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: الْمُسْكَنُ لِيَقَابِي عِيَهُمَا، وَمَا كَانَ
مِنْ مَنَاءِ الدَّارَةِ وَالْمَرْحُومِ بَعْدَهُ، فَهُوَ الْمَرْحُومُ، كَمَا فِي السَّحَابِ” كَذَا فِي

— كذا لم يجر اللفظ: ٣٦٩، كتاب الإحصاء، باب التوضي وعامله، وشبهه،

۱) "تاکا: دروا، دھانکا، سٹاکا"۔ فیروز المصنفات، ص. ۳۳۸، فیروز سنٹر لاہور،

”رہیں، یہ کی، بھیک۔“ (غیروز اللغات، ص: ۴۵، بیروز سمر لاہور،)

الغنیۃ فی الفرائض ج ۱ ص ۳۶۶۔

اور جو سالانہ حوت ایسے محسوس ہوتے ہوئے کہ ہر سال اس میں شہر بھر بھرتہ ہو رہا ہو، بھی شریک آتی ہیں گے۔ فقط خدا جانے۔

حرر: احمد محمد شلوی علیہ الرحمۃ، محسن مفتی محمد رفیع صاحب دہلوی۔

ایضاً صاحبہ عطفیہ، مددہ مدنیہ، طومبا، پورہ، شیخ سعید الدین مفتی مد۔

دوسرے فی منک وراثت کو وقف کرنا

سوال [۱۷۷] زید نے چند مرقان بہ زمینہ ارضی میں نصب لرایہ تھا (۲) اور اس پر اس قلم صحت کا تصرف تھا، اس کے ہم کسی قسم کا کوئی اندراج کاغذات وہی (۳) میں نہیں تھا۔ پھر پھر یہ خبر دی کہ اس نے ان کے اپنے نصب کردہ زمین بکرتے میں سب قیمت سے تر فرما دیتا ہے۔ یہ وہ زمین میں رہا کہ اس شخص کے بموجب بنوا دیوں کی جائز ہوئی کہ جو حق ارضی کا اعلان میں خلعت کے پابند ہے۔ اس موقع پر نہ ملنے کے بعد وہی میں ہونے کا اعلان اپنے ہاں لایا جس پر یہ کوئی ہڈ نہیں تھا اور نہ پاؤں کے انگوٹھی کوئی معتبر اصل پر ہوا۔

بکرتے انھوں نے بعد جب اس کا نظامی دیں میں آیا تو کچھ لوگوں کو ملے پید ہوئی اور اس کے تحت ایک پارٹی بنا کر اس ارضی کو کہ زمین کی قیمت ملنی چاہی۔ چونکہ اس کے بڑا دیا اندراج قمر تھا ہی ہے۔ نوے ہونے کو کوئی قمر تھا نا اچھے ہیں، انھوں کا جواب ہے کہ ہاں یہ وہی ہے کہ صرف شریک نا پائز ہے۔ شرعاً یہ حکم ہے؟

۱۔ الغنیۃ فی الفرائض ج ۱ ص ۳۶۹۔ کتاب النکاح۔ باب البیع عشر فی احوال الزوج فی ماع

الجب، و ملیدہ

۲۔ کتاب فی الفرائض ج ۱ ص ۳۶۹۔ کتاب المدنی، باب الفرائض، و ملیدہ

۳۔ کتاب فی الفرائض ج ۱ ص ۳۶۹۔ کتاب المدنی، باب النکاح، حکیمہ دار الکتب العلمیہ بیروت،

۴۔ کتاب فی الفرائض ج ۱ ص ۳۶۹۔ کتاب المدنی، باب البیع عشر فی احوال الزوج فی ماع

الجب، و ملیدہ، کتاب فی الفرائض ج ۱ ص ۳۶۹۔ کتاب المدنی، باب البیع عشر فی احوال الزوج فی ماع

انجواب حمداً و تعظیماً:

یہ بھائی تو اپنا نصف فروخت کرنے کا اختیار دے (۱)، چھوٹے بھائی کا نصف فروخت کرنے کا اختیار نہیں، اس کے بعد کی بیع نہیں ہوئی (۲) اور وہ بی بی کو اپنے حصہ کے بعد باقی نوٹم کر کے اپنا حصہ لینا چاہیے تو اسے امتناع نہیں اور اس کے حصہ کی قیمت بڑے بھائی سے وصول کرے۔ یہ بھی درست ہے کہ چھوٹے بھائی اپنے حصہ مستحق ہیں نیز ہر ایک کی اس سے باقیہ فروخت کرے (۳)۔ فقہ وائدہ بیان تو اسی امر پر راجع ہے۔

ترجمہ امجدیہ فقہیہ: دارالعلوم دیوبند، ۱۳۹۲ھ۔

اگر کسی وارث کے متعلق اندیشہ ہو کہ وہ اپنا نصف فروخت کر دے گا

سوال نمبر ۱۹: میں اپنی حیات میں اپنے تئز لڑکے اور ایک لڑکی کو شریعت کے مطابق اپنے مکان سے دھکے کر کے ان کے قبضہ میں دیدیہ چاہتا ہوں، قتلے اور چھوٹے لڑکے اور لڑکی سے میں دیرینی بلیغ خوش میں۔ بڑے لڑکے سے ساتھ رہتی رہتی ہے۔ لڑکے اور عین لڑکیوں میں دیدیہ ہوزانہ اسکول میں بیٹھ رہتا ہے، اپنے اپنے میاں اور بچوں کی پرورش اپنے آہنی سے کرتی ہے۔ کبھی ہے اور اپنے سر اور سر کی ہر طرف کی

۱: "بیع الحصة المملوكة بالشفعة بدون إذن الشريك" (شرح لمجموعه سليم رستمبار، ۱۰۳۱، رقم المادة: ۴۱۵)۔ کتاب النزع، مکتبہ حنفیہ کوئٹہ

روکتا ہی نفیح الفتاویٰ الحامدیہ: ۲۶۶/۱۔ کتاب البیوع، مطلب: بیع الحصة من العمارة، مکہ مینعیہ مصر

۲: "کل تصرف صدر منه بملک کا کسب و تزویج، ولہ مجیز حال و لغو عہ، انعقد موقفاً: فی علی إحارة من بملک ذلک" (الفر المستعار، ۱۰۶۵، کتاب البیوع، فصل فی المقتولی، معید) اور کذا فی شرح المحملة لسمو رستمبار، ۲۰۳/۱۔ رقم المادة: ۳۶۸، کتاب البیوع، مکتبہ حنفیہ کوئٹہ

۳: "کل تصرف فی ملک کف شاء" (شرح المحملة لسلیم، ۶۵۴/۱، رقم الاساقف: ۱۱۹۲) کتاب التبرکات، باب احکام الفسقة، مکتبہ حنفیہ کوئٹہ

"لأن المملک ما من شأنه ان یتصرف فیہ بوصف الاختصاص" (رد المحتار، ۵۰۲/۳، کتاب النزع، معید)

شوہر کے ہوتے ہوئے بغیر طلاق کے نکاح ثانی، غیر مملوک مکان کی بیع اور وقف

سوال ۱۷۷۷: تنقیح کی گئی۔ آپ سرورانا صاحب کدراش ہے کہ ہماری مسجد محلہ شیختران، فیروز آباد اس میں پانچ عہدہ دار ہیں سواۓ دینی ورکن کینی کے ممبروں میں کل: عمدہ، سیکرٹری، مخبر، لکچی اور اس کے علاوہ ۲۸ ممبر ہیں، لیکن ان میں معاملہ انجمن میں پڑ گیا۔

ایک عورت مسماۃ سمیدن طبع علی گڑھ کی رہنے والی ہے اس کا شوہر موجود ہے، اب نے میں سال پہلے وہ عورت فیروز آباد آگئی ہے اور اس عورت نے میرے ماموں نام نغھے سے نکاح کر لیا، ایک دوسرے مرد نے علی گڑھ سے لاکر ۵۰۰ روپیہ ناکر اس کو نغھے کو دیدیا ہے دھاراکہ پہلے شوہر نے طلاق نہیں دی تھی، اس کے دو بچہ بھی ہیں۔ نغھے اور گلو د بھائی تھے اور دونوں ایک ہی مکان میں ہمیشہ رہے تھے، کبھی جدا نہیں ہوئے ہیں۔ اور اس عورت کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی دو اولد اس بقدر شوہر سے تھی۔

اس عورت نے کئی مرتبہ نغھے سے یہ کہہ کر یہ چاہیہا اور میرے پاس ہے میرے باپ میرے بچوں کے نام کرو۔ اس نے عورت کا چہرہ نہیں مانا۔ گلو نے اچے بھائی نغھے سے کہا کہ تم اس عورت کو علیحدہ کرو، لیکن نغھے نے کہا کہ تم یہ سمجھو کہ تمہارے بھائی کے پاس۔ لڑکی ہے۔

پھر اتفاق سے نغھے اپنے کسی رشتہ دار کے یہاں ملے کیلئے گئے تھے کہ راستہ ان میں ان کا اتفاق کسی بیادری کا ہے سے ہو گیا، انہوں نے کوئی جی کسی کے نام بیچ یا رجسٹری نہیں کی۔ گلو نے عورت سے کہا کہ تم میرے بھائی کی بیوی ہو، میرے پاس رہو، مگر وہ ان کے ساتھ رہنے پر تیار نہیں ہوئی۔

اس مسئلہ نے عورت کو بہکانا شروع کر دیا اور اسی محلہ نے یہ کہا کہ اس مکان میں حیرانہ ہے، کیونکہ نغھے کے کوئی اولاد حیرے سے نہیں ہے، اور اس مکان کو محلہ شیختران کی مسجد کے نام بہ کر دے، اور مسجد کے نام بیچ دے، نہ نہ راہ یا اور بیچ نامہ صدر نواب الدین کے ۲۴ کروا دیا ہے۔ اس سے گلو کو سخت چڑھائی ہوئی وہ دونوں عورت کی نقل کو چاہا، جو عورت صدر نواب الدین کے نام ہے۔ جو کہ مسجد کے صدر ہیں۔ اس میں کوئی شرعاً نہیں ہے۔

جو پانی میں مکان کو دینا چاہتی ہے وہ یہ کہتی ہے کہ اس عورت نے یہ شرط رکھ کر مسجد کے نام چاہا۔ کیا

ہے کہ ہیری زندگی اس مکان میں رہوں گی اور یہ جو قبائلی مکان میں جو مسجد کے نام کر رہی ہوں کلو کو آپ نہیں دے سکتے۔ اس عورت نے جو جو کائنات مسجد کو دینے میں اس میں بھی مکان کا بیجا نام نہیں اور اپنے مکان کی رسید دیدی ہے، اور ایک کرایہ تادم کا کاغذ بھی دے رہے ہیں کہ کبھی ننھے کلو سے کرایا ہونا، اور اپنی طلاق کی کوئی رسید نہیں دہی ہے، تاس کے پاس ساجد شوہر کی کوئی رسید ہے۔ اب عند الشرح کیا حکم ہے؟

اس سوال پر نتیجہ یہ رہی:

نتیجہ:

۱- اس عورت نے جو کاغذ بطور بیع ۹۰۰ مسجد کیلئے لکھا ہے جو کہ صدر صاحب کے نام ہے، وہ یا اس کی نقل بھیجنے۔

۲- حیدر کا شوہر موجود ہوتے ہوئے آپ کے ماموں مرحوم کا اس عورت سے نکاح کیسے ہوا، کیا ماموں کو اس کا علم نہیں تھا؟ اگر نکاح کے بعد یہ علم آوا کہ یہ منکوحہ ہے تو اس نے کیا اثر لیا، آیا اس بات کو غلط تصور کرتے ہوئے اپنے نکاح کو سبھوا، یا مسوۃ حیدر کو اپنے سے الگ کیا، یا ماموں کو علم نہیں ہو سکا؟ آپ نے بھی ان کو خبر نہیں کی کہ اس عورت کا شوہر زندہ ہے؟

۳- ماموں صاحب نے اپنے انتقال پر کوئی دل دھوڑی ہے یا کہ نہیں؟

جواب تفصیل:

۱- مسوۃ حیدر نے جو بیعت صدر مسجد ثواب الدین کے نام کیا ہے، اس کی پختہ نقل رجسٹری شدہ آپ کو روانہ کرتے ہیں، معنی ملاحظہ ہو۔

۲- مسوۃ حیدر سے جب ننھے جلمری نے نکاح کیا، اس وقت ان کو ہر بات کا علم تھا کہ اس عورت کا شوہر موجود ہے اور اس نے طلاق نہیں دی ہے اور اس کے دو بچے موجود ہیں۔ اس عورت سے بھی ننھے کی کوئی اول دیکھا نہیں ہوئی اور نہ پہلی بچہ سے تھی۔

۳- میں نے ماموں صاحب سے اس معاملہ میں کئی مرتبہ کہا، سنا اور ان کو جو پریشانی ہوئی تھی وہ ذکر کرتے تھے، وہ کہتے تھے اب تو جو کر لیں سو کر لیا، اب کیا ہو۔

المحبوب حامداً ومصلياً:

دبہ نئے کو علم تھا کہ یہ وارث دوسرے شخص کی بیوی ہے اور شوہر نے طریق نہیں دی ہے، بلکہ وہ لوگ
 دیگران کو ایسا کیا ہے تو نئے کو اس سے کانچا نہیں تھا۔ وہ کانچا مقدس نہیں ہوا ہے (۱)۔ مگر جب وہ
 نئے نے ساتھ رہی، محبت و آرام دہ رہی ہوئی رہی، ایسی صورت میں وہ شریعت کے مطابق نہیں تھی، بلکہ
 سے نکل چکی ہے اس کی طرف نہیں، بلکہ اس کا مقصد ہی حلال و حرام کرنے کا ہے اس کوئی نہیں ہے، اس کا بیخ نام و کھ
 ہے، جب تک عورت کی اہانت نہ ہو (۲)۔ اس سے کہ مکان مذکورہ پر اہولہ کلمہ ہے، لہذا چاروں طرف سے تو
 اس کی حق و رست ہو سکتی ہے اور نہیں (۳)۔

مذکورہ واقعہ ہے کہ اس صورت کو مکان سے نکال دیا (۴)۔ وہ اپنے اس شوہر کے پاس رہی

(۱) "الایحوی للرجل فی زوجہ غریبہ، وکذا لک المعتمد" الفتاویٰ العالمگیرۃ ۱: ۶۶۰۔

کتاب النکاح، القسوس المحدث فی النکاحات، رشیدیہ:

(۲) وکذا فی الفتاویٰ المانار خاتمۃ ۳۲۳ کتاب النکاح، باب ما یجوز من الذمکحہ وما لا یجوز، افادہ
 الغرض، کراچی:

(۳) وکذا فی رد المحتار ۲: ۱۳ کتاب النکاح، مطلب فی النکاح الفاسد، سعید:

(۴) اخیر میں دبہ کا نام نہیں، بلکہ اور اس کی بیوی کے لیے لیا اس کی بیوی کے لیے

"ویشحق الاذن باحدین حصل ثلاث بالنسب وهو القرین، والنسب وهو الزوج، والزوج

والولاء" (الفتاویٰ العالمگیرۃ ۲: ۶۶۰، کتاب الفرائض، کتاب الاول فی تعریفہ، رشیدیہ:

و کذا فی اندر المحتار ۶: ۱۴۰۔ کتاب الفرائض، سعید:

(۵) "الایحوی لاحد ۲ تصرف فی ملک غیرہ بلا اذنه او وكالة" و فی فعل، کتاب صامت

شرح المعتمد لشیخ رشیدیہ ۲: ۶۶۰، رقم المسألة ۲۰، مکتبہ حبیبہ کوئٹہ:

و کذا فی اندر المحتار ۶: ۶۶۰۔ کتاب الفرائض، سعید:

(۶) "کلیما تصرف صاحب النکح النسیقل فی ملک، فکذا تصرف ایضا فی الملک المنسکح

نکاحاً" شرح المعتمد لشیخ رشیدیہ ۲: ۶۶۰، کتاب النکاح، الفصل البتہ، رقم المسألة

۶۶۰۔ مکتبہ حبیبہ کوئٹہ:

الفصل السابع فی الإرث فی المال الحرام (مال حرام میں وراثت کا بیان)

مال حرام میں وراثت

سوال [۹۷۷]: ہمارے ذمے وراثت جاری ہو سکتی ہے یا نہیں اگر وراثت جاری ہوگی تو وراثت کیلئے اس مال کا کیا کیا ہے؟
الجواب حامداً ومصلحاً:

جو مال یا شرطاً حرام ہے وہ اس میں وراثت جاری نہیں ہوگی، لہذا اگر بھینس وہ مال موجود ہے تو اس کو واپس کرنا ضروری ہے، اگر وہ مال ہلاک کرے یا تو ختم ہو جاتی ہے۔

”بما لا یجوز من سرقۃ اربعین النجاسة عن اطلاق حق البیوع معیناً“۔ درمختار: ۱/۵: ۶۶۳ (۱)۔
”قبحہ برب و عین البیوع انما قللت لارادۃ البیوع“۔ وقایہ الشامی: ”وإنما یحب رد صمدانہ لئلا یتھلکہ“۔ ۱/۱: ۶۶۲ (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ بحم۔

حررہ و امیر محمود منکوی غفر اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور۔

والجواب صحیح، ہندو عبد الرحمن منقر، مدرسہ مفتوحہ مظاہر علوم بہار پور۔

صحیح، عبد الحلیف، مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۲۰/ جمادی الثانیہ، ۱۴۳۲ھ۔

۱۔ (۱) الدر المختار: ۱/۵: ۶۶۲۔ کتاب الفرائض، سعید۔

۲۔ (۲) کذا فی شہب الحقائق: ۱/۵: ۳۷۷۔ کتاب الفرائض، (۱)۔ (۲) کتاب العیوب، (سروٹ)۔

۳۔ (۳) فی مجمع الأمہر: ۲/۳: ۹۳۔ کتاب الفرائض، عیارہ کوئٹہ۔

۴۔ (۴) (۱) الدر المختار: ۱/۵: ۶۶۲، کتاب البیوع، باب الربا، سعید۔

(۲) کذا فی منحة الخالق علی البحر الرائق: ۲/۱: ۶۰۰۔ کتاب البیوع، باب الربا، وشیدہ۔

میں حرام اور حلال کے لئے

مسئلہ ۱۰۸۱: اگر کسی آدمی نے پاں میں حرام دوا ڈال کر اپنے لئے دھواں لیا تو حرام یا حلال

ہے؟

الجواب: حراماً و محضیاً:

اگر میں مال کا حصہ، کتب معلوم نے تو اس دوا ایسی نہ ضروری ہے۔ اگر معلوم نہیں، اوتو مال حرام ہوگا۔ یہ معلوم ہے تو کسی فقیر و صديق کے اصل مال کو دوا بنجانے کی نیت سے ضروری ہے۔ اور اگر مال محفوظ ہے، یہ معلوم نہیں تو نہ حرام اور نہ حلال ہے تو دوا کو استعمال کرنے درست ہے، لیکن فطری ہے کہ اس سے احتیاط کریں، لیکن اگر کوئی کتب معلوم دوا کو استعمال کرے، تو اس سے احتیاط کر لیں۔

اگر قرآن یا مال کا حصہ میں استعمال درست نہیں، وہ کتب معلوم ہونے کی صورت میں یا پھر ضروری ہے، نہ معلوم ہونے کی صورت میں حدیث یا پھر (۱) فقہاء ائمہ ہذا نے تو اس میں

تردد و حرج کو ملحوظ رکھ کر حدیث صحیحہ، روایت علیہ السلام سے روایت کیا ہے۔ (۲) ۳۵۶

ایجاب کیجیے، حدیث صحیحہ، روایت علیہ السلام سے روایت کیا ہے۔ (۳) ۳۵۶

ثبوت کی آمدنی سے مکانات کی تعمیر اور اس کی تزیینت

مسئلہ ۱۰۸۲: میرے والد صاحب شریک اور شریکات کے کارخانہ صاحب بنے ہیں، میرے

بچے، امی، ازیت سے والد صاحب نے میرے بچے کو ان کے ایک مکان خریدا تھا۔ ان کے مرنے کے بعد میرے

بچے میں ایک حصہ ۱۸۰۰ روپے عداوتہ کو ہے،

وکتبہ فی بحر الفوائض، کتب البکراۃ، فی النسخ ۳۶۹، وکتبہ،

وکتبہ فی تیسرے، الفوائض، کتب البکراۃ، فی النسخ ۳۶۹، وکتبہ،

۱. اگر ان کے مال میں حصہ، کتب البکراۃ، فی النسخ ۳۶۹، وکتبہ،

عقد قریب، ان کے حصہ میں جب لایا، اسے معلوم ہو گیا، ان کے مال و اعلیٰ، ان کے حصہ،

لیزر حلال فی الشرائع، والوزن، ان کے حصہ، کتب البکراۃ، فی النسخ ۳۶۹، وکتبہ،

کتب البکراۃ، فی النسخ ۳۶۹، وکتبہ،

حصہ جس کی ذیت و ہیز ہوگی، اب اس حصہ سے مجھے نسخ حاصل کرنا کیسا ہے؟ میں بھی ایسا نہ کر آئی ہوں،
”نذر ہرے و باقی وظیفہ“ تا ہے۔ اب ہرے کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حاملاً و مصاباً:

مسئلہ اول: وظیفہ سے جس سے بعض تو ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی بیع و شرا ہرے سے (۱) اور بعض ایسی ہیں
کہ ان کی بیع و شرا حرام نہیں ہے (۲) والد صاحب نے جو رقم اپنی کمائی سے ہرے اندر ان کی تھی، وہ اگر حرام و غیر حرام
مشترک تھی تو ان سے جو مکان بن لیا ہے، آپ کیسے حکایت وارث اس کے استعمال کی گنجائش ہے؟ (۳)۔ فقہ
واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

۲۔ رد المحتار، دار العلوم دہلی، ۱/۳۸۸۔

۱۔ ”عن عبد الرحمن بن وھب السبائی عن اھل مصر قال عبد اللہ بن عباس رضى الله تعالى عنهما
عسا بيعهم من العبد فقال بن عباس رضى الله تعالى عنهما ان رجلاً أهدى لرسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم، فقال له رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم "هل علمت أن الله قد حرّمها؟" قال لا، فسار
إسناء، فقال له رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "يؤمّ ما روت" فقال: أنرت، سبعا، قال: "بن الذي
حرّم شرّب، حرّم بيعها" قال: ففتح المراء حتى ذهب ما بيها".

”عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت: لما أوتيت الآيات من آخر سورة البقرة في الرءاء
قالت: خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إلى المسجد، فحرّم التجارة في الخمر، والصالح
لنفس: ۳۰، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰

جس مال کی ترسوۃ اور انہیں کی گنجی ورنہ، کے حق میں اس کا علم

سران ۱۶۸۱ : جس میں فی زکوٰۃ چار سو ارب روپیہ کی رقم ہو۔ گڑا پھال، لہر، کدو، کھجور،

۱۷. عام لوگوں کو یہ خواہش کو اس کا لینا چاہیے:

۲. ماہ مذکور میں بے برکتی یا شکست تو نہیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

۱۔ سوئی کے مرنے کے بعد ورثہ کو ایسا تقسیم کیا جائے کہ ورثہ سے ضرورت مند کے ذمہ اس کی زکوٰۃ ادا ہو سکے۔

واجب نہیں، لہذا اگر وصیت فی حق اس کی ترک و ثلث مال سے الگ کر دی جائے، اگر بلا وصیت اس کی ترک و ثلث مال سے الگ کر دی جائے تو اس کی ترک و ثلث مال سے الگ کر دی جائے گی۔

وَأَمَّا نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ وَحْبٌ نَفِيذٌ مِنْ نَبِيِّ الدَّاهِيَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، دَرَجَتُهُ

فإن الأساس (القرينة) أماديي لله تعالى (البحر) محترمة عوله (من جهة الصادق) ذلك من كثرة
 وإن كسرت من بحر ع. فإن الزباني. فإياها تسقط بالبحر، فلا يراه الورثة أدائها إلا إذا أوصى بها

أَرْتَبِعُوهُم مِّنْ عَندهُمْ، لَئِنْ رَأَوْهُمُ فِي الْعِلَاجَاتِ تَبَعَ الْعَمَلِ، وَفَعَلَهُ، وَفَعَلَتْ بِوَنَّهُ، فَلَا يَنْتَصِرُ، سَمَاءٌ، حَاجِبٌ، الْعَمْرُ، وَتَمَامُهُ، هِجْرَتُهُ، يَطْلَعُ، يُغْتَبِلُ، لَنْ، أَوْتَرْتُهُ، أَوْتَرْتُهُ، لَا، يَنْقُذُ

الواجب عليه لعدم التبدل منه، وذكر فعله لا يقيم مقام فعله، لأن قوله "تأمل" في المحذور.

—(b)(5) DPP.

اس سے معلوم ہوا کہ اس کی زندگی و کمیت کے ذمہ واہب تھی، جب اس نے اپنا بیس کی توہمہ پر اس کا

2000

= زوكفا في مجمعہ الانبياء، كتاب التكرامية فصل في الكتب ۱۸۷۳، مكتبة غفراريہ كوشہ ۱

(۱) دالدار اتمساز معرود المسمار : ۶ : ۷ ، کتاب الفرائض ، مسجد

وذكره في نسب الحفاظ ٤٣٠ هـ، كتاب الفرائض، دار الكتب العلمية بيروت:

(و مكدافى الجبر الرافى ٢٦٦٩ كتاب المراتب، غيدى)

۲۔۔۔ زکوٰۃ ادا نہ ہونے کی وجہ سے وراثت پر تو اس کا کوئی دیا نہیں (۱)، البتہ نسب۔ بل جیسا کہ بعد ازاں زکوٰۃ غیب اور حزی ہوتا ہے دیا نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ واجد محمود انگلوئی عطا اللہ عنہ، محکم مکتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پنور، ۱۴/۱۱/۱۳۵۴ھ۔

الادب صحیح: عبد اللطیف، ۱۵/۱۱/۱۳۵۴ھ مدرسہ مظاہر علوم بہار پنور، ۱۰/۱۱/۱۳۵۴ھ

ناچانز میراث میں حصہ

سوال (۱۷۸۳): میرے والد مرحوم نکلے جنکات کے چوکیدار تھے، بعد دیکھنا انتقال ہو گیا، حج بھی کر چکے تھے، اب ان کی جائیداد وارثوں میں تقسیم ہونے والی ہے۔ میں اپنے والد کی جائیداد کو ناجائز سمجھتا ہوں اس جائیداد سے مستفید ہونے کے بجائے اپنی اولاد کے نام منتقل کرنا چاہتا ہوں اور اپنے گھر میں رہنے تنخواہ پر ہی کروں گا۔ میرے اس خیال کو بعض لوگ درست نہیں فرماتے، وہ کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ میری رہبری فرمائی جائے۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

جو جائیداد غیرہ آپ کے والد صاحب نے ناجائز طریقہ پر کائی ہے وہ سب ان کا ترکہ ہے (۲)، دوسرے بھائیوں کی طرح آپ بھی وارث ہیں، آپ کو اپنا حصہ میراث لینے کا پورا حق ہے، اس کو حرام تصور نہ کریں۔ جو بیٹریں ناجائز طریقہ پر مثلاً رشوت سے حاصل کی ہو اور اس کا مالک معصوم ہو وہ نہیں، اس کے

(۱) "قولہ: اما دین اللہ نعمانی، النسخ، محصور قولہ: ومن جهة المعاد، وذلك كائز كوة والكفارات ونحوها. قال الزبلي، فونها تسقط بالموت، فلا يلزم الورثة اذانها، لا إذا أوصى بها أو تبرعوا بها هم من عندهم" (الذوالمختار مع ردالمحتار، كتاب الفرائض: ۷/۶۰۶، سعید)

(و كذا في تبیین الحقائق، كتاب الفرائض: ۳/۷۷، دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) "التركة في الاصطلاح، ما تركه الميت من الأموال صادقة عن تعلق حق الغير بعين من الأموال" (ردالمحتار: ۷/۵۹، كتاب الفرائض، سعید)

(و كذا في البحر الرائق: ۳/۵۹، كتاب الفرائض، رشیدیہ)

(و كذا في تبیین الحقائق: ۳/۷۷، كتاب الفرائض، دار الكتب العلمية، بيروت)

• لکھنؤ میں لڑیں: باقی: ولادٹی ٹیٹھی میں بھی مقیم رہیں (۱) لڑیں: جس طرح خود پر ہیرو ہو رہی ہے، اپنی
 اور ان کو بھی غلام بنائی، اسے نہیں جانتے، اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فضل سے۔

$$-2.28 \times 10^{-4} \text{ m}^2 \text{ s}^{-1} \text{ at } 25^\circ \text{C}$$

انجمن تہذیب و تعلیم، نئی دہلی، ۱۹۳۱ء، ج ۱۔

مدرسہ کا ترجمانی وارث کے لئے

مسئلہ ۱۱۰: اگر مرد و عورت کے بعد از جماع بیٹے یا بیٹی کے جنم سے پہلے عورت کو حرام کا رو بہ کر دیا جائے تو کیا اس کا عیوب کا حکم ہے؟

والہ یہ ہے کہ ملک مکیہ سے تہذیبِ علمِ انجمنِ کتب سے کیا ترمیم سے و صرف حمد تو کے لئے خاص رہا ہی وراثت کے پیچھے اور عینِ منظر سے مروجہ صورت کی طرف سے توجہ دل کرنا چاہئے ہیں۔

والله اعلم بالصواب: كتاب التكملة في تاريخ العرب من قبلهم، تأليف الشيخ الفاضل الميرزا محمد باقر المجلسي، المطبوع في المطبع الكائن في مدينة طهران، سنة ١٣٩٠ هـ. كتاب التكملة في تاريخ العرب من قبلهم، تأليف الشيخ الفاضل الميرزا محمد باقر المجلسي، المطبوع في المطبع الكائن في مدينة طهران، سنة ١٣٩٠ هـ.

و: كذا في إحصائيات ٩٩٥ كتاب لبرناب الحنابلة، مطبع فيسبوت مالاجرنا، سبوت.
و: كذا في مجمع الأنهر ١٨٨، كتاب الحنابلة، مطبع فيسبوت مالاجرنا، سبوت.

وكان في مجمع الأنهر^{١٨} كتاب آخر جديد، مع في الكتاب، مكتبه عقديه قوله:

١٠٠٠ نسيم أن النسيم على الله تعالى عليه يسلمو أني لحكم فصدق به عسى جردة، فقال 'أمر علينا صدقة' وهو من حذيفة، صحيح البخاري - كتاب الوكوف - باب ما يذكر في الصدقة ليس على الله تعالى عليه يسلمو وأنه ٢٠٠، قد عسى.

لڑکی کا والد کی میراث میں حصہ

سوال ۱۹۷۶: لڑکی کو اپنے والد کی جائیداد میں سے کون سا حصہ ملتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

لڑکی کی میراث کی تین صورتیں ہیں: اول یہ کہ میت کی لڑکی تو صرف ایک ہو اور لڑکا کوئی نہ ہو تو اس صورت میں لڑکی کو میت کے کل ترکہ کا نصف ملتا ہے۔ دوم یہ کہ لڑکیاں دو یا دو سے زیادہ ہو اور لڑکا کوئی نہ ہو تو اس صورت میں ان لڑکیوں کو میت کے کل ترکہ کا دو ٹکٹ ملتا ہے۔ سوم یہ کہ کوئی لڑکا بھی ہو، اس صورت میں لڑکے سے نصف کے مستحق ہوگی خواہ ایک لڑکا ہو یا زیادہ (۱) فقط واللہ بحمدہ تعالیٰ بحکم۔

حررہ امیہ محمود شہوانی حفظہ اللہ عنہ، مصلح مفتی مدظلہ عظم سہارنپور، ۲۶/۶/۱۳۵۶ھ۔

الجواب صحیح: سعید محمد مقرر، صحیح عبدالحق، ۲۸/۶/۱۳۵۶ھ۔

بیوی کا شوہر کی میراث میں حصہ

سوال ۱۹۷۷: بیوی کو اپنے شوہر کی جائیداد میں سے کون سا حصہ ملنا چاہئے، احکام شریعہ سے

مطلع فرما کر۔

۳ (و کذا فی الدر المختار: ۶/۲۴۳ کتاب الفرائض، سعید)

و کذا فی السراجیہ، ص ۳، سعید

(۱) مذکورہ تین صورتیں اس آیت کریمہ سے منسوب فرمائی گئی ہیں۔

قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَکُمْ لِمَکُوْمِکُم مِّثْلُ حَظِّ الْاُنثٰی: فَاِنْ کَانَ تَمَازُ

فَرَقَ اُنثٰی فَلَیْہِ نِصْفُ مَا کَانَ لَکُمْ وَاِنْ کَانَ وَاحِدًا فَلِہَا النِّصْفُ (سورۃ النساء، ۱۱)

”اے ایمان والو! تم کو تمہاری عورتوں کے لئے تمہارے لئے ایسا حصہ ملے گا جتنا عورتوں کے لئے ہے، اگر عورتیں دو یا دو سے زیادہ ہوں تو ان کو تمہارے لئے نصف ملے گا، اگر ایک عورت ہو تو ان کو تمہارا نصف حصہ ملے گا، اور اگر عورتیں دو یا دو سے زیادہ ہوں تو ان کو تمہارا نصف حصہ ملے گا“

لذا ذکر عن حظ الانثیین، وهو مضہن، (السراجیہ، ص: ۷، سعید)

(و کذا فی الفتاویٰ المالکیہ: ۲/۳۴۸، کتاب الفرائض، وشیدیہ)

مخروم رہے گا (۱)۔ کسی کو چھ جانتے یا پ کو جاننے سے کچھ نہیں ہوتا، اس سے میراث نہیں ملتی (۲)۔ ہاں اگر کوئی وصیت کسی کے حق میں کی ہو تو اس کے علوم ہونے پر تحریر میں کیا جاسکتا ہے۔ اللہ اعلم بحالہ تعالیٰ اعلم۔

حرر والحمد للہ محمد وگلوی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ نظام علوم سہارنپور، ۹/۱/۱۳۵۹ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح عبد اللطیف، مدرسہ نظام علوم سہارنپور، ۹/زحرم/۱۳۵۹ھ۔

بیوی اور بھائی کے میں تقسیم وراثت

سوال (۱۹۷۸): ہمارے یہاں سید نسل بورڈ میں ایک بیٹنی خشی خان کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس شخص کی اولاد کوئی نہیں، صرف بیوی سہما کے کھنکھی اور شہداء اول میں صرف ایک بھانجا عبد اللطیف ہے۔ خشی خان سہما ایک ہفتہ مکان اور خانگی مہمان کے علاوہ سید نسل بورڈ میں آٹھ سو روپیہ فنڈ بھی چھوڑا ہے۔ مسئلہ بذالیک وصیت نامہ کے ذریعہ خشی خان نے اپنے مکان و مہمان سب اپنی بیوی کو دیا ہے اور اس وصیت نامہ کو رجسٹر میں کروا دیا، نہ اس وصیت نامہ میں کسی اور شخص کو اپنا وارث یا وارثہ قرار دیا ہے۔

اب ایسی صورت میں سوال یہ ہے کہ اس وصیت نامہ کو صحیح اور قلم عمل تسلیم کیا جائے اور بھانجا عبد اللطیف کو لاحق قرار دیا جائے، اگر نہیں تو بجز تقسیم کس طرح ہوگی؟ آٹھ سو روپیہ میں سے بیوی اور بھانجا کو کتنے کتنے دینے چاہئیں؟

سہما کا ارادہ ہے کہ مکان فروخت کر کے یہاں سے اپنے میکہ چلی جائے۔ اس صورت میں اس کو کچھ

(۱) "فیداً بذوی المروءۃ، ثم بالنعمبات النسبۃ، ثم بالمعق، ثم عصبة الذکور، ثم المرد علی ذری

المروءۃ النسبۃ، ثم ذوی الارحام" (العوا المختار: ۹۲/۶، ۷۴، کتاب الفرائض، سعید)

(دکھ) فی الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الفرائض: ۱۶۷/۳، وشیدیہ)

(۲) "مستحق الإراث بإحدى عصال ثلاث: بالنسب وهو القرابة، والسب وهو الزوجية، والولاء"

(الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الفرائض: ۳۴/۱۶، وشیدیہ)

وہ کتاب فی الدر المختار، کتاب الفرائض: ۹۴/۷، سعید)

(دکھ) فی السراجۃ، ص: ۳، سعید)

کان اثنت کاہۃ۱۰۰ اثاسب کی تقسیم کی طرح ہوگی۔ فقہ دہلوی نے اس کا جواب دیا۔

ترجمہ: عبدالحکیم غفرلہ عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۵ھ۔

الجواب: صحیح: بندہ نظام الدین عثمانی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۵ھ۔

الجواب: صحیح: سید محمد علی سعید، نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔

ورثاء میں زویہ، دو بیٹیاں، تین بیٹے ہوں تو تقسیم میراث

سوال (۹۰۰)۔ عاقبت عید اچنی سے حسب ذیل انتقال ہو گیا ہے اور انہوں نے کچھ جائیداد غیر منقولہ

بھیڑی ہے، ان میں سے دو لڑکیاں اور تین بھائی اور ایک بیوہ و چھ بھائی ہیں۔ میراث کی فرا کر تکم شرعی سے

مطلوبہ فرمائیے کہ ان کو کتنا کتنا جائیداد و ترکه میں سے ملے گا؟

عاقبت عید: مفتی صاحب۔

الجواب: حامداً ومصلياً:

مسئلہ ۲۰ نصف ۲۰					
زویہ و لڑکی	دختر خیمہ	دختر	بھائی و بھائی	بیوہ و بیوہ	بھائی و بھائی
$\frac{3}{9}$	$\frac{1}{9}$	$\frac{1}{9}$	$\frac{1}{9}$	$\frac{1}{9}$	$\frac{1}{9}$

بشرط وصیت سواں و عدم موانع مرث، بعد تجزیہ و تخمین (۱) سے میر و غیرہ از کل مال و مخفیہ وصیت از

گٹ (۱) مال ذاتی عید الفنی کا ترکہ چ عید و غیرہ بقول و غیرہ بجز سیام بجا کر اس طرح تقسیم ہوئی کہ لوہا۔

۵۰۰، و شہیدہ،

”ام للزوجات من كل زوجة نصف الميراث“ (السر الحفی، ص ۷۰، سعید)

مع المولد وولد الابن وبن سفل (السر الحفی، ص ۷۰، سعید)

(۱) ”تمتع بتركة الميت حقوق أربعة مراتبة: الأولى يبدأ بتكفيله وتجهيزه، عن غير قدر ولا تغیر، ثم“

ہے۔ اور یافتہ یہ ہے کہ "اس شخص کو اس کام میں مل سکتا ہے یا کہ نہیں؟" اور اس شخص کی بیوی کا ایک بیٹا بھی موجود ہے انہیں وہ بھی اولاد ہے۔ "معاذ اللہ" ترکہ کیسے تقسیم ہوگا؟

الجواب: حسب ما وصفت:

اگر اس کے صرف ایک بہن اور ایک بیوی کا بیٹا ہے تو اس کا کل ترکہ ان کے بیٹے کی بیوی کو ملے گا (۱)۔ بیوی کا بیٹا کہہ سکتا ہے کہ (۲)۔ اگر اس کے ایک بیوی اور اس کا ایک بیٹا ہے تو بیوی سے۔ اگر بیوی سے تو ایک تو بیوی کے ترکہ سے پہلے وصیت کر دی لی جائے گی (۳)۔ فقہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ العبد محمد مغربہ دار العلوم دیوبند، ۱۳۸۵ھ۔

الجواب صحیح، دیوبند، مکتبہ المدینہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۵ھ۔

(۱) الخرج ہے کہ بہن کو اولاد نہ ملے، اگر بیوی سے ہے تو اس کے ترکہ سے پہلے وصیت کر دی جائے گی، اگر نہ ہو تو اس کے ترکہ سے پہلے وصیت کر دی جائے گی۔

"فبذلک یروی القروض، تم بالاعصاب النسبة، ثم باسحق، ثم عیلة المذكور، ثم اولاد علی ذوی القروض النسبية مفسر حقوقهم" بالنذر المختار؛ "بقوله ثم الولد، ان عند عدم من مقدم ذكره من العیلة یرد من اصحاب القروض علی ذوی القروض النسبية" (رد المختار، ۲/۲۳۴، کتاب القروض، ص ۱۶۱)۔

و کذا فی الفتاویٰ المعسکریة: ۱۶، ۲۳، کتاب القروض، الباب الأول، رشیدیہ

و کذا فی الشریعہ شرح السراجیة، ص ۱۶، ص ۱۶

و ۲: "وینسحق الارث باحدی عیال ثلاث بالسب وهو القرمة، والسبب وهو الزوج عیلة والاولاد"

الفتاویٰ المعسکریة: ۱۶، ۲۳، کتاب القروض، رشیدیہ

و کذا فی الدر المختار، ۲/۲۳۴، کتاب القروض، ص ۱۶۱

۳: "الاول سب، منسکبہ و تجهیزہ من غیر تہنر ولا تقیر، ثم تفصیل ذویہ من: سبغ ما فی من مالہ من

نقد و عیالہ من ثلث ما فی بعد الذین، ثم نفسه الباقی بین ورثتہ" (السراجیة، ص ۱۶، ص ۱۶)

و کذا فی الدر المختار، کتاب القروض، ۲/۲۳۴، کتاب القروض، رشیدیہ

و کذا فی البحر الرائق، کتاب القروض، ۲/۲۳۴، رشیدیہ

یہ روایت ہوئی اور اس سے درستہ حسب ذیل روایت ہے۔

زاد	ام	انت عینیہ	عم
-----	----	-----------	----

ترجمہ: منیج پر تقسیم ہو گا اور منیج کس طرف کی چاہے سنی، اور کیا اور منیج کو ملے گا؟

الجواب: حامداً ومصلياً؛

مسئلہ ۴	مسئلہ ۵	مسئلہ ۶	مسئلہ ۷
زاد	ام	انت عینیہ	عم
۳	۴	۳	محمد

ہیت کا منیج: بعد تقسیم ثمنین (۱) اے زین العابدین و عقیلہ امیر (۱) اور آٹھ سہام پر تقسیم ہو گا: میں سہام زین کو (۲)، اور امیر کو (۳)، میں انت عینیہ کو تقسیم ہو گا (۴) اور محمد کو (۵)۔ فقہاء فقہاء نے منیج کی ام۔ محمد و امیر محمد شوق علی علیہ السلام میں منیج منیج ہے۔ فقہاء علوم ساریہ نے ۵۶۹ھ۔

الجواب منیج: امیر و محمد۔

(۱) "تسجل ہر کتہ المسبب حقوق اربعۃ مرتبۃ: الاول: پیدا تنکفہ و سچیہ، من غیر نیکہ و لا تقصر، ثم تعطى ذیونہ من جمیع ما فی من مائۃ، ثم سفل و ما باہ من ثلث ما بقی بعد الدین، ثم بقسم الذی بین و رکتہ" (السراج فی السیرات، ص ۳۰۲، سعید)

و رکتہ فی الفرائض المختار، کتاب الفرائض، ۱/۲۹۶، ۲۰۱، سعید

و رکتہ فی الفرائض المختار، کتاب الفرائض، ۱/۲۹۶، ۲۰۱، سعید

(۲) ہتلی ہو گا، انکس، امیر و منیج و امیر ہو گا

تین تین، ایک مینی ہو تو تقسیم ترک

وال ۱۹۷۹ء۔ اندراو خان، مایا خان نے مشترکہ مکانات تعمیر کئے چند روز سے بعد

اندراو خان نے انتقال پا کر تین بڑے وارث چھوڑے۔ اس کے بعد مایا خان صاحبہ نے انتقال پا کر ایک لڑکی اور تین بچے وارث چھوڑے۔ مکانات مشترکہ موصوفہ، اثر، کس طرح تقسیم ہونے چاہئیں؟

ہر کل، طویل اندر بنام خورشید سہارنپور

الحجاب سامدا ومصطفیٰ:

نہرے، سول میں اندراو خان کا مکانات میں جس قدر حصہ تھا، وہ تمام بعد تعمیر، تینوں والے زمین دکان دوسرے اس کے تین لڑکوں کو برائے بدل جانے کا (۱) مایا خان کا جس قدر حصہ تھا، وہ اس کے انتقال کے بعد

۳ (وگذا فی الغرائض العالمگیری ۱۹۷۹ء، کتاب الغرائض، رشیدیہ)

(۱) مذکور صورت میں بیٹے چونکہ سب اس لئے اپنے والدین کو لیا، اس لئے تمام حصے کے مالک ہوں گے۔ یہ بیکار ملا جلا ہو

اندراو خان

مسئلہ ۳

ان

ان

ان

۱

۱

۱

”لغصات“ وجہ کل میں نیس لہ سیم مقدر۔ ویأخذہ ہایق من سہام فزوی اللہ و من۔ زاد المعاد

أحد جميع المال“ (الاختیار لمعیل المصنوع: ۶/۵۲۴، کتاب الغرائض، باب الدعوات، مکتبہ حنفیہ، پشاور)

(وگذا فی الغرائض العالمگیری ۱۹۷۹ء، کتاب الغرائض، رشیدیہ)

(وگذا فی الغرائض العالمگیری ۱۹۷۹ء، کتاب الغرائض، باب الدعوات، رشیدیہ)

نصف ان فی لڑکی دے لیا اور نصف بیٹوں بیٹیوں کو (۱)۔ فقہ ہانفہ کا یہ تعالیٰ علم۔

حررہ العبد محمود گمشدہ عطاء اللہ علیہ وعلیٰ اس کی مدد سے مظاہر علوم سہارنپور، ۱۴۱۱ھ۔

ترجمہ ہے: سعید محمد خزانہ مدد سے مظاہر علوم سہارنپور۔

ترجمہ: عبد الرحیم نغزلہ۔

تین بیٹوں اور ایک بیٹی میں تقسیم میراث

محمد بن محمد بن علی صاحب مدظلہ العالیؒ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صوبہ ذیل سوالات کے جوابات برائے شریعت اسلام بمقام صاحب مرحمت فرمادیں:

سوال (۱۷۷): ۱۔ ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس کے وارث تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے، مرحوم کا

زوجہ بانیہ اور مرنے والی اراضی کا گناہ ملا ہے۔ اس میں ہر ایک کا حصہ کیا ہے؟

۲۔ ایک لڑکے کا بیٹہ ملا ہے صاحب مرحوم کی تمام جائیداد فقوئہ غیر مقولہ پر ہے اور اس کا داخلہ خارج

(۱) فقہ تقیم برائے میراث

مال خود خان

مطلوبہ ۲ تصدیق

ابن ذریعہ

ابن ذریعہ

$\frac{1}{3}$

ابن ذریعہ

بنت

$\frac{1}{3}$

قال الله تبارک و تعالیٰ: ﴿وإن کتب واحدہ، فلہا النصف من ذریرۃ النساء﴾ (۱)

"بیتہ اسدی الفرض، ثم بالنصف النصف، ثم بالنصف النصف" (۲) والفتاویٰ

العالم مکرمہ، کتاب الفرائض، الباب الاول، ۳۶۶، ۳۶۷، رشیدیہ

"العصبات" وہم کل من یس لہ سهم مقدر، وبأخذ منظم من سهام ذوی الفرائض، وإذا انفرد

بحد جمیع المال، والفتاویٰ العالم مکرمہ، کتاب الفرائض، الباب الثالث فی العصبات، ۳۵۱، ۳۵۲، رشیدیہ

وکذا فی الفکر المختار، کتاب فی الفرائض، باب العصبات، ۳۱۶، ۳۱۷، سعیدہ

اس جائیداد پر نوچکا ہے۔ اس حالت میں اس کو والدہ جب مرحوم کے ترکہ میں سے حصہ لے گا یا نہیں اور اگر لے گا تو کس حصہ سے؟

۳۔ متوفی کی جائیداد کی آمدنی سے تجنیز و تحفین کا قرض پسندار ہوگا یا مستوفی کے ذمہ جو قرض ان کی حیات کا ان کے ہاتھ کا ہے وہ پسندار ہوگا؟

۴۔ بعض ارغاء نے متوفی کی تجنیز و تحفین میں فضول خرچی کر کے خلاف شرع ردیہ صرف کیا اور تحفے کا کھانا پکایا اس میں بہت قرض لیا اور سال بھر تک میت کے ایصال ثواب کیلئے قرض کر کے فائدہ اٹاتے رہے۔ یہ قدم متوفی کی آمدنی سے وصول کر سکتے ہیں کیا؟

۵۔ کیا درکار ہو جسے متوفی کا جائز قرض ادا ہونے کے بعد دیئے جائیں گے؟
قاضی ثناء اللہ کراچی، پرنٹ، ایم جی بازار، دھاری (سی، آئی)۔
الجواب حامداً ومصلیاً:

مسئلہ ۴			
لڑکا	لڑکا	لڑکا	لڑکی
۲	۲	۲	۱

۱۔ بعد تجنیز و تحفین دورانے قرض وغیرہ سات، جام، بکا کر اس طرح ترکہ تقسیم ہوگا کہ ایک سہم لڑکی کو ملے گا اور دو سہم ہر لڑکے کو ملیں گے۔ اراغی، اور دیگر حقوق غیر حقوق کل ترکہ کی تقسیم ای طرح ہوگی (۱)۔

۲۔ نام کی جائیداد پر جائز یا ناجائز قرضہ کرنے کی وجہ سے والد کے ترکہ سے محروم نہیں ہوگا، بلکہ والد

۱: اَلْقَالَی اللّٰہ تعَالٰی: جُوْہِیْہِکُمْ اللّٰہِیْ اَوْلَادُکُمْ لِمَدَّکُمْ مِّنْ حِطِّ الْاُتْمِیْنِ: (سورۃ النساء: ۱۱)

وَقَالَ اللّٰہ تعَالٰی: عَلٰی زَنِّ کَاوَا اِصْحَابُ رَجَالًا وَّ نِسَاۃً، فَمَطَّ کُرْ مِّنْ حِطِّ الْاُتْمِیْنِ: (سورۃ

۵۔ موتی نے جو قرعہ اپنی حیات میں یہ تھا اس کو دائرہ نے لئے بعد وراثت کے لئے اور جو قرعہ بیچ وغیرہ میں لٹری کی ہے اس کو دائرہ مستحکم کے لئے اور جو درست نہیں، وہ بعد وراثت میں خرچ کر دیے گئے اور ہے (۱)۔ فقط اللہ اعلم بالصواب۔

حرر و اجید محمد انکون علیہ اللہ تعالیٰ صلی علیہ وسلم در محلہ ملو بہار پور ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ۔

ایک بیٹے اور تین بیٹیوں میں تقسیم میراث

سوال (۱۸۹۵ء): سکتی۔ میں کریم الدین کا انتقال ہوا اس نے ایک زنا طائی مرزا الدین تین گزین، مسرتہ بیگم، مریمہ، منی عزیزہ، چوڑی، بعد از ترکہ میں صرف تقسیم، دو گز بیگم مسرتہ چوڑی جس کا انتقال ہو گیا اور باقی مذکورہ چوڑی۔۔۔ چوڑی کا انتقال ہوا اس نے مذکورہ بیٹی میں چھوڑا۔۔۔ مرزا الدین کے زمانے میں زانیہ میں ایسے مکان میں الدین مرزا یہ تھا، ایسے مکان میں مرمت ہوتے چھوڑی تھی۔ آج اس مکان میں مسرتہ بیگم اور عزیزہ کا چھوڑا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

صیغہ ۲

زانیہ	امین	بنت	بنت	بنت
چوڑی	مرزا الدین	بیگم	مریم	عزیزہ
کے بعد زانیہ کا بیٹا	۲	۱	۱	کافر لڑکھن ۱۰۰
حاصل اولاد نہ ہو				۱۰۰۰ و اولاد نہ ہو
نیز اولاد نہ ہو				۱۰۰۰ اولاد نہ ہو

”الایحیوں ما بعدہ، النجباء بعد الاولیاء، والنسبہ من السجود والنفقات حوالہ: وحد
النسب و المساجد النجباء من الاحبت بعد النجباء کالاحبت و بسموہ عربی، النعمیر
الطبری ۱۵۱۲، حافظ کتب جامعہ کتبہ“

۱۰۰۰۰ اللہ دعوہ جلد ثانی، جلد ۱۰۰۰۰: النجباء، ۱۰۰۰۰: کتاب الفرائض، ص ۱۰۰۰۔

دو بیویوں اور ان کی اولاد میں تقسیم میراث

سوال (۱۵۷۱): ایک شخص کی رہ بھئی میں ماہیہ بیوی سے ایک لڑکی اور دوسری بیوی سے چار لڑکیاں۔ اس میں سے بڑی بیوی سے ایک لڑکا نکلی ہو۔ اور ایک لڑکی بھئی لڑکی۔ دو بھئی اور ان دونوں کے دو اولادے ہیں۔ ان میں سے کس کس کو کیا یا حق پہنچتا ہے۔ لڑکوں بھائی و بھائی کر جائیں؟

الجواب حامداً و مصلياً:

شخص متوفی کے ترکہ میں دونوں بیویوں پر اس لڑکیاں حق دار ہیں۔

مسئلہ ۹ حصہ ۳۰									
زوجہ	زوجہ	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
زوجہ	زوجہ	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
زوجہ	زوجہ	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
زوجہ	زوجہ	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
زوجہ	زوجہ	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
زوجہ	زوجہ	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
زوجہ	زوجہ	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
زوجہ	زوجہ	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
زوجہ	زوجہ	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت

شخص متوفی کا ترکہ متوفی حق مری علی الارث کے بعد ماہیہ بیوی و بیویوں پر بیویوں کو (۱) اور

— مویہ، صحت" و شرح المعجلہ لمسیہ رسمہ ماہ ۱۸۳۱ء، رقم المطافہ ۹۷۹، کتاب الہیۃ، الفصل الناس فی حۃ الفرائض، مکتہ حنفیہ کوئٹہ

"والم لزوجہ و مسلمہ بغیر الورثۃ، فإن حرج الموصوف من ثلث مالہ، صحت الہیۃ، وین لم بحرج ولم تخر الورثۃ الہیۃ، فإنما تصح فی ما یخرج من المثل، ویدر الموصوف له علی رد الناقی کی فیما یخرج الہیۃ، صحت وین لم تخرج، فتعذ من الثلث فقط" و شرح المعجلہ لمسیہ رسمہ ماہ ۱۸۳۱ء، کتاب الہیۃ، باب ہیۃ الفرائض (رقم المطافہ: ۹۷۹)، مکتہ حنفیہ کوئٹہ:

رد کدھی رد المختار ۵۰۰، کتاب الہیۃ، باب الرجوع فی الہیۃ، سبب:

۱) لکھو، صورت میں بیوی و بیوی، ثلث کا، اس لئے کہ میت کی اولاد نہ ہو، ہے، بیویوں کا ان پر ہے

اس میں سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ مسواقت کا انتقال ہو چکا یا نہ، انکس کے وقت امر یہ واقعہ رہتا ہے،
یا کسی رشتہ کا خاسف ہو گیا تو ان کے ساتھ ہونا (اور ان کو نہ لے کر نہ انتقال) صحیح۔

مرد والا ہر گھوڑے کی فتنہ دہرے میں منکس ہوتا ہے۔ کتاب علوم بہ، زیورہ ۳۰۳، ۱۰۳، ۱۲۵۔
اور اس میں صحیح ہے، میرا کہہ رہا ہے، شیخ بہ الاطیف۔

مائی کو میرا ہٹ

مسئلہ ۱۰۰: اگر مرد کا انتقال ہو گیا تو ان کے گھر سے روٹی میں تو میرا ہٹ۔ لاجپاتی۔
یا کسی گھر سے، لاجپاتی۔ لاجپاتی۔ لاجپاتی۔ لاجپاتی۔ لاجپاتی۔ لاجپاتی۔ لاجپاتی۔ لاجپاتی۔

لجرات حامد اور مصلیٰ

مسئلہ ۱۰۰		مسئلہ ۱۰۱	
مائی	مائی	مائی	مائی
۲	۳	۲	۳

یہ: ان کے حقوق و ہبہ تجھے (مائی) ۱۰۰: لاجپاتی۔ لاجپاتی۔ لاجپاتی۔ لاجپاتی۔ لاجپاتی۔ لاجپاتی۔ لاجپاتی۔ لاجپاتی۔

عبداللہ: الفتویٰ العالیہ ۱۰۱، ۲۹، ۱۰۱، کتاب الفرائض، کتاب الفرائض فی ذوی الارحام و نسبہ۔

”اؤ ہو کل فریب لیس مہدی مہدی ولا غنسی ولا غنسی مع ذی مہدی ولا غنسی“ (اسرار الصحاح)

۱۰۱، ۱۰۱، کتاب الفرائض، کتاب الفرائض فی ذوی الارحام و نسبہ۔

اور کہہ فی الاحتمار، تعلیل المسائل ۱۰۱، ۱۰۱، کتاب الفرائض، کتاب الفرائض فی ذوی الارحام و نسبہ۔

عفا سے پیشور

۱۰۱، ۱۰۱، کتاب الفرائض، کتاب الفرائض فی ذوی الارحام و نسبہ۔

فرائض سعید

اور کہہ فی الاحتمار، تعلیل المسائل ۱۰۱، ۱۰۱، کتاب الفرائض، کتاب الفرائض فی ذوی الارحام و نسبہ۔

۱۰۱، ۱۰۱، کتاب الفرائض، کتاب الفرائض فی ذوی الارحام و نسبہ۔

کر کے اطمینان کر لیا جائے تاکہ دواہ کے بعد مرنے والوں کے ذمہ کسی طرح کا مواخذہ نہ رہے۔

مسئلہ یہ ہیں: ایک قدیمی کاروبار میں دو قدیمی بھائی برابر کے شریک دار تھے، ان دونوں نے ایک قطعہ مکان اور چند کمپنیوں کے شیئرز (حصے) اس مشترکہ کاروبار کی رقم سے خریدے، نام خریدے کیا تھا، کیونکہ دونوں بھائیوں کی اودامیں اس وقت سب سے بڑے بکن تھے، اور رقم کاروباری کائنات میں خریدے جائیداد بھائیوں کے نام سے کھود لی گئی تھی۔ مکان و شیئرز کا منافع اور ان کے جو حصہ دار کا ادراراج کاروباری کائنات میں دوا کرتا تھا، سالانہ مجموعی منافع شرکاء پر تقسیم ہو جاتا تھا۔

ان دونوں کے انتقال کے بعد ان دونوں کی اولادیں کاروبار میں شریک دار بنیں اور شرکاء پر منافع تقسیم ہوتا رہا۔ زید کا انتقال ہو گیا، انتقال کے بعد جب قانونی مشورہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ مکان و شیئرز کے قانونی مالک زید مرحوم کے وارثان ہیں، زید مرحوم کے بھائیوں کا حق ملکیت اس وقت تک مکمل تقسیم نہ ہوگا جب تک جملہ وارثان زید کے نام بھائیوں پر رجسٹر نہ کرا دیں۔

ان سب شوریوں کے ہوتے ہوئے اگر یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ مکان و شیئرز کی پچھلے قیمت کا تحفہ کر کے زید مرحوم کے کاروباری سر، سوے زید مرحوم کے بھائیوں کو ان کے حصہ کے مطابق رقم ویدنی دے جائے تو یہ طریقہ مناسب رہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس طرح کر لینا شرعاً درست ہے، اس صورت میں بھائیوں کا جو حق حصہ مکان اور کمپنیوں کے شیئرز میں تھا اس کا معاوضہ ان کو مل جائے گا اور تقسیم چر سید اوکی زحمت بھی نہیں ہوگی (۱)۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اعظم۔
حررہ و امیر محمد تقی خاں (دارالعلوم دیوبند) ۱۹/۷/۱۳۸۵ھ۔

(۱) الفخارج وهو فضايل والمراد بهما ان يتصلح الورثة على اجماع مذهبهم عن الخيرات بشي معلوم من الفركة، وهو جابر عبد الثر صفي، نقله محمد في كتاب الصلح عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما، وذكر عن عمرو بن دينار عن عبد الرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنه طلق امرأته ناصراً الكلبي لیس مرض موعه، ثم مات وهي فی لعدة، فودعها عثمان رضي الله تعالى عنه مع ثلث نسوة آخره، فصل الحوا عن ربع سنتها على ثلاثة وثماني ألفاً، فقيل: هي ذنابہ، وقيل: ذرہم، الشريعة شرح السراجية، =

تقسیم میراث کی ایک صورت

[illegible]

الْجَوَابُ حَامِدًا وَصَلِيًّا:

مگر کچھ کے حق میں یہ طرزِ فکر مختلف کمائے سے ان کے حسدِ کمال کو آئینہ نگار میں منع کر دیا جائے۔
 جس میں کسی کی شکایت نہ ہو تو یہ بھی درست ہے لیکن قیمت کا اندازہ دو ٹوٹ دار اور کج بہ کار اخراجات سے
 کیا جانے کا یہ کچھ واقفہ نہیں ہے (۲۰) اور سوچیں کچھ کی خدمت سے آزاد اور حفاظت کرنے میں امر کے
 نتائج ہونے پر اصرار کیا جائے تو اس طرزِ بحث کے تحت سمجھنا کہ کیوں کیا کرتے رہنا ہوتا تو ہی غلط۔

١٩٩٩

الجواب حامداً ومصلحاً:

در جدول اول: نسبت ہر رقم از جدول اول			
در جدول اول	در جدول اول	در جدول اول	در جدول اول
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

در جدول اول	در جدول اول	در جدول اول	در جدول اول
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

در جدول اول	در جدول اول	در جدول اول	در جدول اول
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

در جدول اول: نسبت ہر رقم از جدول اول			
در جدول اول	در جدول اول	در جدول اول	در جدول اول
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

بشرط صحت سوال عدہ ۴۰۰ نایع اثر ہے ۱۰۷۱ سن میت، مہر و خیر و ازل و ان و ان و میت از
شہادت (۱) کا کل ترکہ ۱۳۴۱ سہا مہر قرار دے کر حسب لفظ با و در و پے تقسیم ہوگا وہ کد جس سے
لفظ (۲)۔

عمرہ لہر محمود تلووی، مفاہدہ، معین مفتی مدرسہ نظام مہر پور، ۱۳۵۵ھ
آخر صحیح، حیدر اہم غفرلہ، علیہ اللطف مدرسہ نظام مہر پور۔

شہر اور بھائیوں میں تقسیم ترکہ

سوال ۱۸۸۸۔ زید بیوی ایک مسلمانہ لڑکی بد شرعت غیر مالکہ تھی جو اس کو ترکہ پہنچی۔

۱۔ اکتھقف بترکۃ العیال حقوق اب بعد مرتبۃ الاولیٰ بعدا تنکینہ و معہبہ، من غیر تنذیر ولا تقصیر، لہ
تقصی دبرہ جس جمیع ماضی من مانہ لم تطف و صباہ من ثلث ماضی بعد الذین، لم یقسم لہالی سن
و زلہ، السراسی فی العیال، ص ۳۰۶، سعید

او کما فی المد المحدث، کتاب النضر النضر، ۹۰۶، ۶۱، سعید

۲۔ کما فی الفتاویٰ العالیہ کبریٰ، کتاب النضر النضر، الاول فی عروفتہا و لہما بتعلق بانترکہ
۳۔ ۳۶، شیعہ

بھائی کا جائیداد کے ایسے ۳ چار حصے ترکہ جو دو اور ۱۰۱۱ سال کو یہ حصے بیچوں میں سے ہر ایک کو پونہ ۲۵ چار
درمیان میں سے ہر ایک کو پونہ ۲۵ حصے میں سے

(۲) ۱۰۱۱ کی ۴۰ جوگی سن بیوی کو ملے گا

فان اللہ تبارک و تعالیٰ بخلاف کان حکم ولد، فعین النضر النضر، ص ۱۰۷، ولد و وصیہ بوصون یو
لو دین ۲، سورۃ النساء، ۱۲

اور ۱۰۱۱ کی ۴۰ جوگی سن بیوی کو پونہ ۲۵ ملے گا

فان اللہ تعالیٰ بخلاف لہ وصیہ لکھل واحد منہما المصلیٰ صابر تک ان کار لہ ولد و سورۃ

النساء، ۱

اور ۱۰۱۱ کی ۴۰ جوگی سن بیوی کو پونہ ۲۵ ملے گا

فان اللہ تبارک و تعالیٰ بخلاف وصیہ لکھل واحد منہما المصلیٰ صابر تک ان کار لہ ولد و سورۃ

النساء، ۱

بچہ تھا۔ انتقال کے وقت زید کے ملازم عمر بکر جانی بھی اس نے اپنے وارثان میں چھوڑے۔ میں زید کی بیوی کا کوئی بچہ زندہ نہیں ہے۔ تو زید نے شریعت پر امر و نہی کے مطابق طلب ہے کہ زید کو اپنی بیوی کی جائیداد میں کتنا حصہ پہنچنا ہے اور عمر بکر اپنی بہن کی جائیداد میں کتنے حصے سے ورثہ ٹھہرتے ہیں؟

الجواب: حامداً و معیناً:

زید کی بیوی کا: کہ نصف زید کو ملے گا (۱) اور نصف دونوں بھائی: عمر بکر کو ملے گا (۲)، بشرطیکہ عمر بکر کی والدہ پہلے انتقال کر چکی ہو۔ یہ ترکہ خواہ والد کی طرف سے ملا ہو، یا شوہر نے تملیک کر دیا ہو، یا زید کسی طرح ملا ہو، سب کا سب قسم ہے۔ مگر ارادہ نہیں کیا گیا، نیز بیوی نے معاف نہیں کیا تو اس کی تقسیم بھی اسی طرح ہوگی (۳)۔
فتاویٰ اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

رد المحتار مع رد المحتار، دار الفکر، ج ۲، ۲۶/۱، ۸۸۸۔

باپ اور بیٹے کے میراث کی تقسیم

مسئلہ (۱) ۱۸۸۰: ایک شخص کے تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں، اس نے تینوں لڑکوں کی اور دونوں لڑکیوں کی شادی کر دی اور باہر جی خانہ سب کا مشترک ہے۔ پھر ایک لڑکا ملازمت پر چلا گیا اور اپنے ساتھ اپنے بچوں کو لے گیا۔ چند سالوں کے بعد بڑے لڑکے کا انتقال ہو گیا اور ایک بیوہ اور تین لڑکیاں چھوڑیں، اس نے (۱) قال اللہ تبارک و تعالیٰ: ﴿وَلَكُمْ مِصْرُكُم مَّا نَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ﴾ (سورۃ النساء: ۱۲)

(۳) "فیہدای المالی الفرد، ثم بالمعصبات النسبہ، ثم المعق، ثم حصۃ الذکور" (۱)۔
(الدر المختار: ۶۶۶: ۷، کتاب الفرائض، معید)

المعصبات: وہ کل میں لیس کہ سب مفرد، و یا حذ ما بقی من مہدم ذوی القربی، و إذا انفرد احد جمیع المال، (الفتاویٰ المالکیرۃ: ۶: ۵۵، کتاب الفرائض، باب المعصبات، حیدہ)۔
(۳) "ولم یحضر الہ للہای ما یجرى فیہ الارث و ما لا یجرى فیہ، فصول، لاشک ان اعیان الاموان یجرى فیہا الارث" (البحر الرائق: ۹، ۳۶۶، کتاب الفرائض، حیدہ)۔

"فیہدای المالی، لأن الارث یجرى فی الأعیان المالیة" (رد المحتار: ۶۶۶: ۷، کتاب الفرائض، معید)

سب کے مصارف کے کف میں رادامہ حساب رہے۔ پھر ملازمت پر جانے والا لڑکا بھی واپس آ کر اور اس نے اپنا مکھڑ محمد بنایا۔ بڑے بڑے کے کے انتقال کے بعد وہ شخص (والد صاحب) صاحب فراش ہو گئے اور بالکل راجہ وار معذور ہو گئے۔

اس کے بعد ملازمت سے واپس آنے والے لڑکے نے باپ کے کاروبار میں سے ایک کاروبار یعنی مسٹر جوگ کرایہ پر چلتی ہے۔ اس سے بطور عمرانی ملازمت کرنی اور اپنی محنت اور جائگتانی اور جدوجہد کے بعد دوسرے کو شریک کر کے پورنی موٹر چنے نام کرنی اور اس کا تمام انتظام اپنے ہاتھ میں رکھا۔ اس دوران اس لڑکے نے اپنے باپ کو اس کاروبار کا کوئی حساب نہیں دیا البتہ تمام حساب اچھی طرح لکھ ہوا ہے۔

اس کاروبار کے ہاتھ میں لینے کے تقریباً پانچ سال بعد باپ کا انتقال ہو گیا اور اپنے ترکہ میں ایک بڑا مکان اور ایک چھوٹا مکان اور کچھ پلاٹ چھوڑا۔ چند غیرت مند لوگوں نے یا غفلت کر کے یہ فیصلہ کیا کہ چھوٹا مکان کاروبار کرنے والے لڑکے کو دیا جائے۔ اور تقریباً اس ہی کے برابر مکان بڑے لڑکے کو دینا اور بڑے مکان کا بقیہ حصہ جو کہ تقریباً چھوٹے مکان کے برابر ہی ہے دونوں بہنوں کو دیا جائے۔

بہنوں نے اس مکان کے حصہ کو سب سے بڑے لڑکے کی بیوہ اور لڑکیوں کے رہنے کیلئے دینا اختیار کر لیا۔ لیکن بقیہ حصہ تقسیم کر دیا۔ اور بہنوں کیلئے یہ طے ہوا کہ ایک بھائی ایک بہن کو ایک بھائی ایک بہن کو اس کے حصہ کے مطابق رقم دے دے۔ یہ سب کام نہوائی طے ہوئے تحریری نہیں۔

تقریباً پانچ سال بعد مسٹر کاروبار کرنے والے لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ جس نے ایک مکان ایک سوڑ کرایہ پر ملنے والی اور ایک نیکی کرایہ پر ملنے والی ترکہ میں چھوڑی ہے (سوڑ اور نیکی میں ایک شخص اور شریک ہے) اس شخص کی ایک بیوی اور ایک لڑکی ہے۔ جو کہ فاقہ منظر اور معذور ہے۔ چھوڑی ہے۔

شرعی حیثیت سے اس شخص کی زندگی کے دوران اس کے کاروبار میں جس لڑکے نے اپنی محنت و جائگتانی سے حیرت کام کیا ہے اور خیر نقصان اٹھایا ہے۔

۱۔ باپ کے انتقال کے بعد اس شخص و نقصان میں تمام ورثہ شریک رہیں گے یا نہیں؟

۲۔ باپ کے انتقال کے بعد اس کاروبار میں کس طرح تقسیم ہوگی؟

۳۔ اس لڑکے کے انتقال کے بعد اس لڑکے کے مال میں کس طرح تقسیم ہوگی؟

اب اس گھر میں صرف ایک بھائی، دو بہن اور ایک شخص کی زیرِ اور ایک لائبریری لڑکی حیات ہیں۔
 سرِ عالم میں شریعت کی رو سے جس طرح تقسیم ہوئی، اسے بالتحقیق بیان فرمائیں، کہ خدا رکواس سے حق سے
 مطابق اس کا حق پہنچ جائے اور خدا کے یہاں باخود ہونے سے محفوظ رہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱..... بس بڑے نے ملازمت سے آ کر والد کے کاروبار (موز) میں مگرانی کی ملازمت کر لی۔ یہ
 ملازمت درست ہوگئی۔ پھر اگر پرہیزگاری سے نام و اند سے خرید لی، یا شرعی طور پر بہرہ کرائی تو وہ موزوں کی ملک
 ہوگئی (۱)۔ پھر باغیرت لوگوں نے والد کے انتقال کے بعد جو تقسیم زبانی کی اور تمام وزکار نے منظور کر لی دو بھی
 معتبر ہوئی (۲)۔ جو موز اس لئے نے اپنے نام کرائی تھی، انہیں اس کو بھی تقسیم کر دیا کہ اس میں بھی تمام وزکار
 شریک ہیں اور اس لئے نے اس کو بھی منظور کر لیا تو اس کی بھی تقسیم ہوگئی (۳)۔

جب تک کارہ بار باپ کا تھا، بیع و نقصان کا ذمہ دار باپ تھا، جب لڑکے نے موز (خرید کر یا بہرہ
 کوائے) اپنے نام کرائی تو وہ ذمہ دار ہوئی، کوئی ذمہ دار اس ذمہ دار نہیں (۴)۔

۲ باپ نے اپنی ملک میں جو کچھ پھوڑا اس میں سب وارث حسبِ نصیب شریک ہیں (۵)۔

(۱) "بسنک، السوہوٹ لہ العوہوٹ بانقص، فالقص شرط لثبوت الملك"، (شرح المجملہ لسلیم
 وسم، جاز: ۱۳/۴، رقم المسألة: ۹۶۰، کتاب الیمۃ، الباب الثالث، مکتبہ حنفیہ کونہ)

او کذا فی الدر المنخت: ۶۹۰/۵، کتاب الیمۃ، بعد

(۲) کذا فی القاضی فی المال المکبرۃ، کتاب الیمۃ والباب الاول: ۴/۳، رشیدیہ

(۳) "اذا حکم رجلان رجلاً رجلاً، فحکم بھما ورضیا حکمہ، جار"، (المدیۃ: ۱۴۳/۳، کتاب الفاضی،

باب التحکیم، مکتبہ شریعت علیہ ملتان)

(۴) کذا فی الدر المنخت: ۴/۵، کتاب الفاضی، باب التحکیم، بعد

(۵) (راجع رقم: ۴)

(۶) اس لئے کہ اگرچہ اس کی ملک ہوئی، کما تقدم فی رقم الحدیث: ۱، فلیراجع

(۷) "لأن التركة مشتركة المست من الأموال صافاً عن بعض حق البعض من الأموال"، (رد المحتار

۵۹۹/۶، کتاب الغرانیض، بعد)

اس کو چیسے اور کیا جائے گا؟ (۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

مدرسہ الحدیث کراچی، دارالعلوم دیوبند، ۲۴/۱۰/۱۳۹۲ھ۔

صورت عامکہ میں باپ کا حصہ

سوال (۱۸۱): اگر کسی سہم میں باپ عصبہ ہو اور اصحاب فرائض کو حصہ دینے کے بعد کچھ بچتا ہو اور اس کی تلاش ہے تو کیا مسئلہ کو حل کر کے باپ کو حصہ دینا ہے، یہ عہد ہو جانے کا، یا یہ صورت ہے کہ باپ فرض کا حق مستحق ہے اور تعصیب کا بھی؟ مسئلہ میں اصحاب فرائض کو حصہ مل گیا، باپ نے بھی اپنا حصہ پا لیا اور مسئلہ میں غول کی تلاش ہے تو کیا غول کر کے باپ کو تعصیب بھی دیا جائے گا، یا فرض پر اتقاء کر کے تعصیب سے معذور کر دینے کا؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

باپ اگر کسی صورت میں عصبہ ہو تو فردی و فردی میں ضرور بیجا یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ نہ عصبہ ہو نہ فی فرض میں ہو، اس کا فی فرض ہونا تو مخصوص ہے چنانچہ واحد منہا اساس ہے (۱)۔
پھر کسی اس کے ساتھ وہ عصبہ بھی ہو جاتا ہے وہ بھی عصبہ نہیں رہتا ہے (۲) لیکن معذور نہیں ہوتا۔ پس

۱۔ "تعلیٰ بركة ابي حنيفة اربع مراتب الاول بعدا بتكليفه وتجهيزه من غير تذهير ولا تنوير، ثم نقضه بعبارة من جميع ما في من ماله، ثم تنفذ وصاياه من لثه ما بقى بعد ائذنه، ثم يمسح بالي من ريشه" (السر اجبة، ص ۳۰۲، معيد)

دو کذا فی الدر المختار، کتاب الفرائض، ۵۵۹: ۷، ۷۶۰، معید

دو کذا فی فتاویٰ العالیہ المکریہ، کتاب الفرائض، الباب الاول فی تعریفها وفيما يتعلق بالمرکة۔
۵۵۹: ۳۳، معید

(۲) (سورۃ النساء ۱۱)

(۳) "أما الأب فله احوال ثلث: الفرض المطلق وهو السهم، وذلك مع الابن ومن الابن وان سفل۔
والعرض والتعصب معاً وذلك مع ولادة او امة الابن وان سفلت والتعصب المعص، وذلك عند عدم الولد وولد الام وان سفل" (السر اجبة، ص ۵ معید)

دو کذا فی تبیین الحقائق: ۷۳، ۷۴، کتاب الفرائض۔ دار الکتاب العلمیہ بیروت

سوال نمبر ۱۱۔ مسلمہ نے کیا چاروں کو دو دو ہزار یعنی کل آٹھ ہزار روپے دے دیں کہ جس جگہ جس ہزار، دو ہزار ہندو کے غریب و امف کو بھی دیا جائے کہ وہ بھی اپنا ہی پتہ ہے۔ اس کے بعد جو نے انتقال کیا۔

اب دریاقت طلب امر یہ ہے کہ شرعاً وارث کون کون ہیں، آیا عمرتی بیوی مسلمہ اور پھر فرماں، بیہندہ کی اولاد بھی وارث ہے؟ اگر وہ وارث نہیں ہے تو کیا اس کا حق ہے کہ نکاح کر کے پناہ طلب کرے؟

مسلمہ اور فرماں نے ہندو کی اولاد کو اپنے مکان میں ایسے وقت رکھا جبکہ ان سے نہایت کاملاً سکون مکان چھوٹ رہا تھا۔ اس اولاد کو احسان فراموشی کر کے حصہ طلب کرنا جائز ہے؟ مرنے کے بعد جو مسلمہ کو اپنے والد کے ترکہ میں دو دو ہزار دینے کا مشورہ دیا تھا وہ صرف مشورہ تھا یا وصیت تھی؟ کیا ہندو کی اولاد کو حصہ کہہ کر طلب کر سکتی ہے؟ مسلمہ کو مشورہ میں کمی بیشی کا حق ہے یا نہیں؟ اور مسلمہ سے ساتھ اگر ہندو کی اولاد فرامانی اور بدتمیزی کرے اور بالکل ہندو سے تو کیا ہوا تو کیا ہوئی؟

ہندو کے انتقال کے بعد عمر اور مسلمہ نے دوسری شادی کی جس سے بچے ہوئے، انہوں نے اپنے ہی مکان میں رکھا، کھانا، پیچا، دونوں کا لنگہ رہا، ترکہ بھی (تقریباً اٹھائیس سائے) کوئی کروڑہ طلب نہیں کیا۔ وقتاً فوقتاً اپنی ضرورت اور رہائش کیلئے دھمف نے حرمت وغیرہ اپنے مکان میں اپنے پاس سے کرائے۔ آخر میں تقریباً پانچ سال پہلے فرماں سے کہہ کر پانی طلب کی کہ مکان میں حرمت وغیرہ کرا ہے، مگر دوسرے حصہ مکان میں مارنسی قتل ہو کر اپنے حصہ بلا اجازت فرماں مسلمہ (دارالمرکز) ایک حصہ منہم کر کے دوسرا حصہ قریب کرایا جس کی تعمیر کا خرچہ دیندہ ہزار بناتے اور طلب کرتے ہیں۔

دریاقت طلب مسئلہ یہ ہے کہ آیا وہ حصے جو مکان اصلی وارثان کے بلا مشغوری کرایا گیا ہے، اس کی لاگت وصول کرنا جائز ہے یا نہیں؟ حالانکہ دھمف کے خاندان کو اچھی طرح معلوم تھا کہ فرماں اور مسلمہ کا ارادہ اس مکان کو فروخت کرنے کا ہے۔ دھمف اور اس کے بچوں کا اندازہ مکان کی قیمت ۳۲ لاکھ تھا، مکان ان کی اندازہ قیمت سے دو گنی اور اتنی قیمت پر فروخت ہوا ایسی صورت میں کیا فرماں اور مسلمہ کو دھمف کو کچھ دیا کرنا چاہئے، جبکہ انہوں نے خریدار کو وہ حصہ مکان دیکھا یا بھی نہ تھا؟ اور لاگت کے بعد دھمف وغیرہ اس حصے مکان میں جو انہوں نے اپنی رہائش کیلئے ملا تھا، تقریباً پانچ سال وہ بھی لئے اور اپنا مکان تیار ہونے پر دوسری جگہ چلے گئے اور ایسی صورت میں کیا دھمف کا حق طلب کرنا جائز ہے؟ اور اگر مسلمہ نکال کر دے دیا

تو ہندوئی اور زرتشتی کے شرعیہ سے متفرق ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ ہم نہیں کرنا
”سیت اور کین“ جتنے۔

و مسلمہ اور ان کے متعلقین دو مان میں۔ دیکھو اور برایہ وصول نہیں کیا، یہ مسلمہ اور فرما کے امان
و تبرائے تھا، واضح کو مالک نہیں ہے، تھا اس کوئی نہیں تھا کہ مکان کا کوئی حصہ منہدم کر کے دوبارہ تعمیر کر کے دے
تک صحنہ ملک کی اجازت نہ لے لے اس سے اس کو یہ شرط غلط ہوا (۱)۔ یہ ہو سکتا ہے کہ چونکہ مسلمہ اور
فرمان نے اپنے مذہب میں ۲۸ سال تک بلا کر ایسے کے لئے تو اس احسان کے عوض واضح نے وہ مکان کا حصہ بنا
نواوی، جلد ۱ ص ۱۰۱ احسان لا احسان ص ۱۳۰۔

بہر حال میں ہو تو یہ صرف ہوا اس کا مطالبہ ہے (۲) کہ فقط والدہ بیواں کو ہی ملے۔

تبرہ العبد محمد بن خلیل، دارالعلوم دیوبند، ۱۰۶، ۱۳۹۲ھ۔

ابن ابی شیبہ، زندہ قدیم الدین علی بن عمر، دارالعلوم دیوبند، ۱۰۶، ۱۳۹۲ھ۔

یہ ضابطہ شرعیہ تقسیم ہونے والی جائیداد میں وراثت

مسوال (۱۸۰)؛ زیر کے چار ہونے ہیں اور پھر میں جائیداد کی مالک والدہ ہیں۔ نیز یہ فی مباحثہ

”و نکتۃ“ السراجی فی التعلیقات ص ۳۰۲، سعید

و کذا فی الدر المنثور، کتاب الفرائض، ۵۵۶، ۵۶۱، سعید

و کذا فی المستوفی علی المسکونہ، کتاب النکاح، الباب الاول فی تعريفها و بما يتعلق بالتركة:

۱۔ ۳۰، ضبطہ

۱) ”الاجور لأحد من يتصرف في ملك غيره بلا اذنه، وإن فعل كان ذمماً“، شرح المعجزة لسيب

و منہ بلز ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، المقتدۃ الثانیة فی القواعد الفقهیة، مکتبہ حنیفہ کوئٹہ

و کذا فی الدر المنثور، کتاب المص ۳۰۶، سعید

(۳) سورة المرحس ۹۰

(۳) ”یترک“ یعنی چاروں نے بغیر کسی اجازت کے اپنے طرف سے یا جس نے دیکھا کہ کسی

”عنہ“ اور جو حصہ مال، یا دین، یا عمارت یا لغتہ میں عیب، یا صحت امر، یا غیر لغتہ

بلا اذنها، یا غصب، یا دین، یا دین، یا عمارت یا لغتہ، فیہ من النقص بطلبها، دلک، و بلا اذنها، یا عمارت یا

و هو منطوق فی ”بناء فلا رجوع لہ“، الدر المنثور، کتاب النکاح، مسانئ ضعی ۳۰۶، سعید

تکسیر میں اشارے کیے اور انبیاء سے (۱)۔ لفظ اللہ سبحانہ تعالیٰ و تعالیٰ

قرآن مجید کو کافی حد تک اور مجموعہ پر بندہ (۱۵۱۲-۱۵۱۵)۔

انجواب الحج سید امجد علی حیدر، ناب منقش دارالعلوم دیوبند (۱۵۱۲-۱۵۱۵)۔

پیشہ اور بنی میں تکسیر ترکہ

سوال (۱۵۱۳)۔ ان کے بطن ایک ترق اور ایک لڑکا ہے اور وہ اس قیہ حیات میں ان

دو بطن کے سوا کوئی اور روئے نہیں۔ مزہ کے وہاں میں ان وہاں کا شرعی اعتبار کیا جاسکتا ہے؟

انجواب حامد کو مصیبا:

مزہ کے ترکہ کے جدا ہونے حقوق حقدار میں سب سے کم کردہ سہام لڑکے کو ہیں۔ ایک امیر لڑکی کو

لڑکا (۲)۔ لفظ اللہ سبحانہ تعالیٰ و تعالیٰ

قرآن مجید کو کافی حد تک اور مجموعہ پر بندہ (۱۵۱۲-۱۵۱۵)۔

انجواب الحج سید امجد علی حیدر، ناب منقش دارالعلوم دیوبند (۱۵۱۲-۱۵۱۵)۔

- قال الله تعالى: "وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ إِذَا أُتُوا بِالْحَقِّ قَالُوا هَذَا الَّذِي قَالُوا لَكُمْ وَكَلَامُ اللَّهِ" (سورة النساء: ۱۰)

وقال الله تعالى: "وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ" (سورة النساء: ۱۱) بعد وصية بوصى بها نبي الله

(سورة النساء: ۱۱)

"والعصاة مطلقاً كل من واحد من الفروع كما يهتد أصحاب الفرائض" (المشروع شرح

السراجية، ص: ۶۰، ۶۱)

(وكله في البحر الرائق، كتاب الفرائض: ۳۸۱، ۳۸۲، رشديه)

(وكله في نسر المحققين، كتاب الفرائض: ۳۹۵، ۳۹۶، الكتب العشرة بيروت)

(۱) "ثم نقض في قوله من جميع ما نفي من ماله، ثم نفى وصية من ثلث ما نفي بعد الفروع، ثم نفى ما نفي

من ورثته، السراجية، ص: ۳، سعيد)

(وكله في البحر الرائق، كتاب الفرائض: ۳۹۵، ۳۹۶، رشديه)

(وكله في الدر المختار، كتاب الفرائض: ۳۹۵، ۳۹۶، سعيد)

(۲) قال الله تعالى: "وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ" (سورة النساء: ۱۱) -

قرائن اور تعین کر کے

مسئلہ ۱۱۱۳: بندہ کو مئی کے ۱۰ ماہ میں جو پچاس دن وارث چھوڑے۔ کسی کو کتنا کتبہ ملے۔

جواب: ہرگز کوئی کتبہ نہ ملے گا۔

الحجاب حامداً ومتصفاً:

جو چیزیں بندہ کی ملک کر دی گئی ہوں ان کی طرف سے خواہ سبیل کی طرف سے اس سب بندہ کا ترکہ ہے (۱)۔ جن چیزوں کے حقیق ملک اور عدم ملک کی تشریح نہیں اور بندہ کے استعمال میں نہیں جیسے چادر، پانی وغیرہ اور شوہر بچتا ہے کہ یہ میری ملک ہیں تو ان میں نہیں ہے۔ وہ یہ کہ جو چیزیں قصود میں ہوں تو ان کیسے جیسے ان کے کپڑے، زور وغیرہ وہ بھی منہ دکاتا کہ ہے۔ جو چیزیں مرد اس کیلئے تخصیص میں ہیں یا مشترک ہیں وہ شوہر کی ملک ہیں، بندہ جو کچھ نہیں (۱۰)۔ ترکہ میں نہیں تقسیم ہوگا کہ پچاس ہجرتیں بہاؤ ہو (۲)۔

وقال ابن عبد البر: "وإن كانوا إحداهما رجلاً ومساةً، فلهما مائة مثاقيل من فضة" (مسودة

النساء: ۱۷۷)۔

(۱) "انما اموالنا فاعلموا ان الله قد افلاحت في كون الحمار لم يثبت لها في مالها الحبة، حنظل من ثمرات، فطبل بقية البزينة الفسفة، فإن كان الأب انتزعت لها في حمارها أو في كمرها أو رسم لها في حمارها، فهو لها حصصاً" (رد المحتار ۴: ۵۷۳۔ کتاب النکاح، باب المهر، معید)۔

(۲) "وإن حلف الزوجان في منع البنت، فالحق لكل واحد منهما فيما يصلح له مع بنة، والقول له في الصالح لهما" (رد المحتار ۵: ۵۶۴۔ کتاب النکاح، باب انحراف، معید)۔

"وإن حلف الزوجان في منع البنت، فالحق لكل واحد منهما فيما يصلح له قالوا: والصالح له: الثياب، والفضة، والطين، والسلاح، والسفينة، والكتب، والخرس، والذرع، والحربة، والبقول، في ذلك مع بنة، وما يصلح لهما: الحمار، والسرور، والفسوة، وخرق، والنساء، والحمى، والخلخال، حمارها، والبقول، في ذلك مع البنت، السحر، الخراف، ۸۹۱۔ کتاب النکاح، باب انحراف، رشیدیہ)۔

وہ کتاب الفجر القندوزی الحامدہ کتاب البحرین ومطالعہ ۱۰۰۰ مکتبہ مہمہ معصوم:

۱۰: قال ابن عبد البر: "وإن حلف الزوجان في منع البنت، فالحق لكل واحد منهما فيما يصلح له مع بنة، والقول له في الصالح لهما" (رد المحتار ۵: ۵۶۴۔ کتاب النکاح، باب انحراف، معید)۔

ایک سہ ماہی (۱) کو سہ ماہی پے بخش گئے (۴) بیٹوں کو یکے نہیں ملے گا (۳)۔ نکتہ: اللہ تعالیٰ اہل طہرہ والحدہ محمودی عنہما مدرسہ دارالعلوم دیوبند۔

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ﴿أُولَئِكَ كَانَ لَهُمْ فِيهِمْ غُلَامٌ فَلَوْلَا حِسَابُ اللَّهِ لَفُتِنُوا بِهِ إِنَّهُ كَانَ الْفِتْنَةَ عِندَ اللَّهِ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَفِي سَفَرَةٍ يَخْرُجُونَ إِلَيْكَ وَمِنْهُمْ أُولُو أَرْبَابٍ مُتَمَنٍّ ۚ وَاللَّهُ يَخْتَارُ ۚ﴾ (النساء: ۱۱)

”والاشاقۃ الام و نیا ثلاثة احوال: السلس مع الولد أو ولد الابن أو اثنين من الإخوة والأخوات من نفي جهة كنفاء، والثالث عند عدم هؤلاء، وثالث ما بقی بعد عرض الزوج والزوجات، والثالثی العائلیة: ۱/ ۳۹، کتاب الفرائض، (شعبہ)

نکات: واضح ہے کہ یہ صورت اس وقت ہے کہ جب بخش شدہ ہوں اور اگر ممکن ہو تو اس صورت میں ام، بنت باقی ملے۔ اگر آپ صورت مسئلہ ہے کہ کل سہ ماہی کو چھ حصے کر کے زوج کو تین سہ ماہی کو ایک ایک سہ ماہی کو سہ ماہی کو حصہ دے۔

تقریباً کچھ عرصہ پہلے

مسئلہ ۱	بند
شوہر	۱
۳	۲
میراث	۳

قال اللہ تعالیٰ: ﴿أُولَئِكَ كَانَ لَهُمْ فِيهِمْ غُلَامٌ فَلَوْلَا حِسَابُ اللَّهِ لَفُتِنُوا بِهِ إِنَّهُ كَانَ الْفِتْنَةَ عِندَ اللَّهِ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَفِي سَفَرَةٍ يَخْرُجُونَ إِلَيْكَ وَمِنْهُمْ أُولُو أَرْبَابٍ مُتَمَنٍّ ۚ وَاللَّهُ يَخْتَارُ ۚ﴾ (النساء: ۱۱)

”ما لایام فأحوال ثلث: السلس مع الولد أو ولد الابن وإن سفل أو مع الاثنين من الإخوة والأخوات فصاعداً، وثالث لكل عند عدم هؤلاء المدکورین، وثالث ما بقی بعد عرض أحد الزوجین، وذلك فی مستثنی: زوج وأبوی وزوجة وأبوی، (السراجیہ، ص: ۱۱، سعید)

(۲) باب تقسیم ہر سہ ماہی کے حصے کے علاوہ اس سے اس کا حصہ ہے

”المحصیہ من یأخذ جميع المسائل عند الأفراد وما أنقذت الفرائض عند وجود من له الفرض المقدر“، (تبيين الحقائق ۳۸۵/۶، کتاب الفرائض، دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۳) ”وینسقط الإخوة والأخوات بالابن وابن الابن وإن سفل، وبالأب بالاتفاق، وبالجدة عند أبي حنيفة-

راہی الروحین اور ابن ویت معتق اور ابن ویت رضائی کی یا بھی ترتیب

رشید احمد غنی عندہ درجہ اول مدرسۃ العلوم پچھڑ وہ پوسٹ راہو کی، جو دھ پور لائن، شمس حیدر

آباد، سندھ۔

مشتقی المیزم زیدت مٹایا نگہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال [۹۸۱۵]: بعد از طلب خیریت جائزین گذارش یہ ہے کہ استفتاء کا جواب یہ وصول ہوا،

آنجانبہ کی محنت اور تحقیق میں جو لفظی کامیابی ہوئی۔ بعض مسائل سہل سے پہلے کے متعلق اپنے خیال، بقص تو پیش کرتا ہوں، اگر خلاف عقل و نفس ہو تو امید ہے کہ اصحاب فرما کر سموع فرمایا گئے۔ نیز بعض جدید استفسارات کا جواب تحریر فرما کر شکر گزاری کا موقع دیں۔ امید ہے کہ تکلیف دہی سے عاف رکھیں گے، بلکہ عالم غیر میں فراوس نہ فرمایا گئے۔

راہی الروحین ویت معتق اور ابن ویت رضائی کی یا بھی ترتیب کے متعلق بندہ کی رائے، قص یہ ہے کہ ان کی ترتیب چونکہ شرعی طریق سے نہیں، سرائی کے حاشیہ میں ہے کہ ”مال متروکہ کا ان نوگوں کو ملنا بطریق ویت نہیں ہے، بلکہ جو حد قریب الی الویت ہے“ (۱) پس جب ترک فی تقسیم ان پر بطور وراثت نہیں، شرعی ترتیب بھی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، والمصنوعی احادیث کبریٰ، کتاب النزل، الباب الثانی فی ذوی القربی:

(۱) ۳۵۹، رشیدیہ

(۱) سرائی مکہ شیک مہارت پیچہ

”وَقَالَ فِي الْحَمْدِ أَنْ السُّنَنَ هُوَ نَزَلَ عَلَيْهِ فِي هَذَا الْمَرْغَبِ رَقَابَ فِي الْمَرْغَبِ الْمَخْتَارِ ذَكَرَ الْمَرْغَبِ مَعْرِفَةً لِقَوْلِهِ: أَنْ نَسْتَعْقِدَ وَالْأَمْرَ وَالْجَبْتَ وَمَا عَابَتْ فِي زَمَانِنَا لِمَا سَبَّ الْمَعَالِ، وَكَمَا مَالْفَصْلُ عَنْ لَوْحِ أَحَدِ الْوُجُوهِ نَزَلَ عَلَيْهِ“، حاشیۃ السراجیۃ، ص ۳۰، رقم الحاشیۃ: ۹، سعید

”وَأَمَّا بِنْتُ الْمُعْتَقِ وَلَمْ يَتَرَكَ إِلَّا بِنْتَ الْمُعْتَقِ، فَلَا شَيْءَ لَهَا فِي طَاهِرِ الرَّوَايَةِ عَنْ أَصْحَابِهَا، وَكَوْنِ الْمِيرَاثِ لِبَنَاتِ الْمَوْلَى، وَحُكْمِ عَنْ عَصَى مِثَابِهَا، أَهْمُ كُنُوهُنَّ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ أَنْ يَدْفَعَ الْمَالُ إِلَيْهَا لَا بِطَرِيقِ الْإِثَارَةِ، وَلَكِنْ لِأَنَّهَا اقْرَبُ إِلَى الْعَيْتِ مِنْ بَنَاتِ الْمَوْلَى، كَيْفَ وَفَقَهُ لَيْسَ فِي زَمَانِنَا بِنْتُ الْمَوْلَى، وَإِنَّمَا كَانَ كَذَلِكَ فِي زَمَنِ ابْنِ عَدِيٍّ وَإِذَا دَفَعَ ذَلِكَ إِلَى سُلْطَانِ الْوَقْتِ أَوْ الْقَاضِي لِبَصْرِ فَرَسٍ إِلَى عَمِلِهِ هَكَذَا، كَانِ يَفِي الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدْرُ السَّرِيعَةِ، وَذَكَرَ الْإِمَامُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّهِيدُ فِي -

نہ ہوگی، مسلمان حاکم یا ہستی کے ہنر لوگ ان میں سے جس کو چاہیں دیں۔

اس کے متعلق جدید اختلاف یہ کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے امداد الفتاویٰ میں (صفحہ ۱۰۹) فرمایا کہ ”اگر زوجہ یا زوج بیت المال کے مال کے مستحق ہوں تو ان کو دیا جائے“ (۱)۔ پس یہ قید کہاں سے معلوم ہوئی؟ نیز اگر ”اشفاق“ کی قید لگائی جائے تو زوجہ و غیرہ کی کیا خصوصیت رہی؟

الجواب حاملاً ومصلیاً:

فقہ وراثت کی وجہ سے جن کو حصہ ملا ہے ان کی ترتیب متحول ہے (۲)، اور جن کو حق وراثت کی وجہ

— حضرت انسہ أن المغضیل عن سهام الزوج والزوجة لا یوحد فی بیت المال بل یدفع لیهما، لأنهما أقرب إلى المیت من جهة النسب، وكان الدفع لیهما اولی من غیرهما، وكذلك الابن والابنة من الرضا، وإذا لم یکن للمیمت غیرهما یدفع لهما، (المحرر الرافعی: ۱/ ۳۸۴، کتاب الفرائض، وشذیہ) (۱) (۲) امداد الفتاویٰ کی عبارت یہ ہے،

”و الجواب: امور بخیر میں صرف کرنا تمام بیت المال کے ہے، اور دینی امور میں اس وقت جائز ہے جب کہ زوجین مصادف بیت المال میں سے ہوں۔“ (امداد الفتاویٰ: ۴/ ۳۵۵، کتاب الفرائض، عمران: برون اور غیر مجائز بیت المال و دینی امور میں ممکنہ دار الطلوع کو اجنبی)

(۳) قال الله تعالى يا أيها الذين آمنوا اوفوا بالعقود، فإن كان له بائع أو ماله فلهما الثلث، فإن كان له بائع أو ماله فلهما الثلث، وإن كانت واحدة فلهما النصف، وتأخير لكل واحد منهما الثلث عما ترك إن كان له ولد، فإن لم یکن له ولد أو وراثه أبواه فلهما الثلث، فإن كان له بائع أو ماله فلهما الثلث من بعد وصية يوصي بها أو دين، أما كم وأما كم لا تدرون أنهم أقرب لكم نفعاً، فرضة من الله إن الله كان عليماً حكيماً، ولكم نصف ما ترك أزواجكم إن لم یكن لهن ولد، فإن كان لهن ولد فلكم الربع مما تركن من بعد وصية يوصي بها أو دين، ولهن الربع مما تركن إن لم یكن لكم ولد، فإن كان لكم ولد فلهن الثلث من بعد وصية يوصي بها أو دين، وإن كان رجل یورث كلالة أو امرأة وله أخ أو أخت فلكل واحد منهما الثلث، فإن كانوا أكثر من ذلك فلهم شرکاء فی الثلث من بعد وصية يوصي بها أو دين، غیر مضار، وصية من الله، والله عليم حكيم (سورة النساء: ۱۱، ۱۲)

”فبدأ بترى الفروض، ثم بالعقبات النسبية، ثم بالعقبات الذكورية، ثم الرد على قوى الفروض النسبية، ثم نوى الأرحام، ثم بعدهم مولى الموات، ثم المقر له بنسب، ثم الموصي له =

میر معاف کرنے کے بعد مطالبہ کرنا

سوال [۹۸۱]: زید کی بیوی نے اس پر اپنے مطالبات، سہرو وغیرہ خرچہ عدت معاف کر دیا۔ تادمک ب مطالبہ کر رہی ہے۔ اس کا یہ مطالبہ قس اور مثلی ہے یا نہیں؟

پنشن اور کرپشن فیض میں میراث کا حکم

سوال [۹۸۱]: ۲۔ سرکاری ملازم کو کرپشنی ملتی ہے، زید نے قلم میں اپنی اہلیہ کا نام لکھ لیا۔ جب رقم اہلیہ وصول کر سکتی ہے تو سرکاری ملازم کا حق ہے یا نہیں؟ نیز زید کا قلم اس رقم سے اس کی اہلیہ کو دے کر لینا کیا امانت ہے یا نہیں؟

بیسہ فیض میں میراث کا حکم

سوال [۹۸۱]: ۳۔ بیوی کی رقم وصول کرنے کیلئے بھی بیوی کے نام کا قلم بھرا گیا تھا۔ جب رقم اہلیہ وصول کرنے تو سرکاری ملازم بھی اس میں حصہ لے رہی ہے یا نہیں؟

پنشن میں بیوی اور دیگر ورثاء کا حق

سوال [۹۸۲]: ۳۔ پنشن کی چڑھی ہوئی رقم پانے کی حقدار کسی صرف اہلیہ ہے یہ قانون سرکاری ہے۔ جس وقت یہ رقم وصول ہو تو دیکھو، اس میں حصہ لے رہی ہیں یا نہیں؟ نیز اس رقم سے زید کا قلم لدا کر دیا جائے تو درست ہے یا نہیں؟

میڈیکل ایڈوانس ورثاء کا حق

سوال [۹۸۲]: ۵۔ میڈیکل ایڈوانس رقم تو فوراً مست سے لی وہ بھی اہلیہ کے قبضہ میں رہی، اگر وہ کہے کہ یہ حصہ لے رہی ہیں یا نہیں؟

جنگل میں بیوی اور دیگر ورثاء کا حق

سوال [۹۸۲]: ۶۔ زید نے ایک جنگل چھوڑی جو کرایہ پر ہے اس جنگل کا وہ حصہ جس میں زید رہتا تھا اس کا وصیت، سہاویہ لے گا، اہلیہ نے کرایہ کی رقم وصول کی ہے۔ دیگر ورثاء میں بھی اس رقم

کاٹیں گے یا نہیں؟

سلمان آرائش میں وراثت

مسوولی (۱۹۶۲) ۷۔ زید کے کان کا سامان آرائش برتن وغیرہ البیہ کے قبضہ میں ہیں۔ یہ سامان بھی دیکھو، یہاں تو اس قسم سے یا نہیں؟

دوسرے نمونوں کے پاس پڑے ہوئے سامان پر میت کی طرف سے بخشش کا دعویٰ

مسوولی (۱۹۶۲) ۹۔ زید مرحوم کا کچھ سامان دیگر لوگوں کے پاس ہے اور کہتے ہیں کہ یہ سامان انہیں زید نے بخش کر دیا تھا۔ یہ بخشش درست ہے یا نہیں؟ یہ سامان بھی دیکھو، پر قاضی قسم سے یا نہیں؟

حاجی محمد انصاری صاحب دکنہ راولپنڈی۔

الحواہ حامداً ومصلياً:

وہاں بر حوائف کرنے سے حوائف ہو گیا۔ یہ اس کے مفاد کا حق نہیں (۱)۔ نکاح شہر کے بعد فقہ کدے (۲) جب سامان زید وغیرہ کی ملک کر دیا گیا تو زید سوچ رہا ہے تو اس کا مطالبہ کر سکتی ہے (۳) وہ مفاد کرنے سے اس کی ملک سے نہ رہا نہیں اور اس طرح قاضی حوائف ایک پوچھا

۱۔ "إذا ذهب أحد الزوجين لصاحبه لا يرجع في البیة وإن انفطخ النكاح بينهما" والفتاویٰ الدائمہ: ۳/۳۹۱، کتاب البیہ، فصل فی الرجوع فی البیة، وشہدہ:

۲۔ کذا فی شرح المحلة للسلم، ص ۱۰۱، رقم المدة: ۱۹۹، کتاب البیة، مکنہ حسبہ، کوئٹہ:

۳۔ کذا فی البیة: ۳/۴۹۷، کتاب البیة، باب ما یصح، موعودہ والاصح، مکنہ شرکاء، علیہ ملتان:

۴۔ "لا سعة لستوی عبد وجها، سواء كانت حاملاً أو حائلاً" والفتاویٰ الدائمہ: ۳/۵۵۲، کتاب انطلاق، باب المبیع عشر فی اللغات، الفصل الباث فی هذا المعنی، وشہدہ:

۵۔ کذا فی کفر السجل: ۳/۵۵۳، کتاب انطلاق، باب البیة، معبد:

۶۔ کذا فی البیة: ۳/۴۲۲، کتاب انطلاق، باب البیة، مکنہ شرکاء، علیہ ملتان:

۷۔ "لو جبر أحد صاحبة البیة، جسد فی الاستحسان استرداد، وعلیه الفتویٰ" وذا ملتان:

۶۔ بیوی کے حق میں وصیت معشر نہیں ہے جب تک دوسرے ورثہ اور شامعہ نہ ہوں (۱) اس آرایہ میں سب ورثہ بشریک ہیں (۲) تفرض کا ختم نمبر ۸۰ میں ہے۔

۷۔ دو سامان جو بیوی ملک تھا، اب اس کا ترک ہے، اس میں سب ورثہ، حصہ دار ہیں (۳) نہ بیوی کی وصیت نہیں۔

۸۔ اگر ورثہ کے نزدیک بخشش کرنا تسلیم نہیں، اور دو سامان ورثہ کے پاس ہے تو وہ ترک ہے، ورثہ انتظار میں (۴) لیکن ترک ہے اور اگر وہ قرض ادا کیا جائے (۵) پھر:

مسند ۴، حصہ ۲۴					زوجہ
بیوی	نسیبی بھائی	بھیرہ	بھیرہ	بھیرہ	بھیرہ
$\frac{1}{4}$			$\frac{3}{18}$		
	۶	۴	۴	۴	۳

چوبیس حصہ بن کر چھ حصہ الیہ کو نہیں گئے (۶) سچے بھائی کو نہیں گئے، تین تین حصے ہر بھیرہ کو نہیں گئے (۷)۔ ﴿فَلَا يَرِثُنَّ مَا قَالُوا﴾

ترجمہ المعجم المحمود فقہر: دارالعلوم دیوبند، ۳/۳۰۱/۱۳۶۵ھ۔

(۱) "عن عطاء، عن عكرمة، عن بن عباس رضى الله تعالى عنهما أن النسي هبني الله تعالى عليه وسلم قال: "لا تجوز وصية لوارثه، لأنّ نساء الورثة" معتب الراية للزيلعي، ۳/۳۰۳/۱۰، رقم الحديث: ۸۰۰۴، كتاب الوصايا، مؤسسة الريان، بيروت

"عن بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: "كان أهل نكول، وكانت المرأة لمؤكدي، فحب الله من ذلك ما أحب، فجعل لذكر مثل حظ الأنثيين، وجعل للأبوين لكن واحد منهما السدس، وجعل لعمراة النعم والبر، والنسوة والنسوة، وصحب البخاري، كتاب الوصايا، باب: لأوصية لوارث: ۳۸۳، قدیمی

فخذ کی رقم کے متعلق بھائی کا نام لکھوا دینا

سوال (۱۸۲۵): زید نے اپنی نخواستہ بیوی سے فخذ کی رقم میں وصیت دار اپنے پرورش کنندہ بڑے بھائی کے نام کیا ہے کہ میری موت کے بعد اس فخذ کا حقد میرا بڑا بھائی ہوگا۔ یہ فخذ کی رقم تقریباً بیس ہزار کے قریب ہے اور زید کی کل ملکیت کل ملازمت کا روپیہ تقریباً چھتر ہزار روپے ہے۔

زید کے والد صاحب زید کے بچپن میں ہی انتقال کر گئے تھے، انتقال کے بعد سے ہی زید کی پرورش کی ذمہ داری بڑے بھائی کے ہی سر تھی، مثلاً: تعلیم، شادی، عیال اور غرضی اور منٹلی کے زمانہ میں زید کو ابھی ہی ملازمت بھی دلوائی اور کوشش کر کے ایک ہونہار اور قابل انسان بنایا۔

زید کے انتقال کے وقت زید کی والدہ محترمہ، زید کا بڑا بھائی پرورش کنندہ اور زید کی بیوی اور دو لڑکیاں اور ایک لڑکا شامل ہے، باقی ہیں۔ زید کی شادی سے پہلے بھی فخذ کی رقم اپنے پرورش کنندہ بڑے بھائی کے نام تھی اور انتقال کے بعد بھی فخذ کی رقم اپنے بڑے بھائی کے نام لکھی ہے اور باقی کی رقمیں خود اپنے ہی نام لکھی ہیں۔

شادی کرنے کے تقریباً ۱۵ سال کے بعد زید کا انتقال ہو گیا، زید نے فخذ کی رقم شادی سے پہلے ہی بڑے بھائی کے نام کیا تھا اور انتقال کے بعد بھی بڑے بھائی کا نام بھی موجود ہے، لیکن زید جس فیکٹری میں ملازمت کرتا تھا، اس فیکٹری کا قانون ہے کہ شادی کرنے کے بعد وہ فخذ کی رقم کاٹ دیجاتی ہے، چونکہ پرورش کنندہ کے نام لکھی ہے اور وہ رقم بھی فیملی میں چلی جاتی ہے۔

اور اگر زید یہ وعدہ بھی کر لیتا کہ میری شادی کے بعد میرے بھائی کا نام کٹ جانے کا اور وہ شادی کے بعد بھی اپنے پرورش کنندہ کے نام پر رکھتا ہے تو ظاہر ہے کہ وصیت اور حقد اور بھائی ہی جوتا، کیونکہ اس نے دوسرے فارم میں خود کو یا اپنی بیوی کا نام لکھا نہیں اور نام اپنے بڑے بھائی کا موجود ہے، کیونکہ شادی کے پانچ سالوں کے درمیان میں مرحوم اپنے بڑے بھائی کا نام کٹ سکتا تھا اور خود کا نام لکھ سکتا تھا، مگر نام فخذ کی رقم میں ابھی بھی موجود ہے اور زید نے اپنی زندگی میں اس وصیت کو رد نہیں کیا اور آخر تک اس پر قائم رہے ہیں۔

اس رقم کو بعد کی رقمیں جو کہ خود زید کے نام تھیں وہ تو شرع شریف کے مطابق تقسیم ہو چکی ہیں، لیکن اس فخذ کا مسئلہ رکا ہوا ہے۔ کیا یہ فخذ کی رقم بزرگ پرورش کنندہ بڑے بھائی کو حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ عام سرکاری قانون قریب ہے کہ مرنے سے پہلے کوئی جب انسان کوئی وصیت کرے کہ میری موت کے بعد فلاں چیز کا حقد

معاذ میں بیٹے کا آئہ نہ ہو، تو کہتے تھے اس کو یہاں سے بارہ بجی، یہاں دھمت اللہ کہتے تھے، پھر اس کا بارہ گرتے تھے۔

محمد دھمت اللہ نے اپنے رویہ سے یہاں نکاح میں کیا، کان اپنے نام اور ایک جڑے لڑکے کے نام سے خریدی، یہ سب دکان اپنے والدی زندگی میں خریدی، اس کے بعد دھمت اللہ کے والد محمد رضا کا انتقال ہو گیا، لیکن کاروبار سب دستور چلتا رہا، محمد دھمت اللہ باپ سے رہا، یہ بیٹے رہے اور یہاں پر سب اکٹھا کرتے رہے، پھر حال بعد محمد دھمت اللہ نے بارہ بجی میں انتقال فرمایا، وہیں حق بنے، اور اپنے لڑکے محمد حسین، محمد قاسم، درالیکہ، علی نعمت اور زوجہ دلی قن اور نور اور محمد، آپ چھوڑے۔ آپ چاکر شمس الدین لکھ میں سب سے بڑے تھے، اس نے دو گھر کے نام کاروبار رکھنے لگے اور یہاں سے بارہ بجی چلے گئے تاکہ وہاں کاروبار نہ کیجیں۔

محمد شمس الدین نے دھمت اللہ کے چھوڑے ہوئے زیورات وصول کر کے کچھ دکان اور جائیداد اپنے کام خرید کر اور کچھ دوسری میں، وہ لکھ کا کاروبار تمام کر گیا، اب شمس الدین یہاں بھارت چلے، یہاں ان کو کچھ دوسری محمد شمس الدین اور دوسرے لڑکے اپنا لہذا لکھ کھائے پیتے تھے۔ اب سوائے بیٹے جانید اکس کی مانی جائے گی، یہ محمد دھمت اللہ کی یا شمس الدین کی، یہ محمد رضا عرف کن کی؟

الجواب حامدٌ ومصلیاً:

یہ دکان محمد رضا عرف کن نے بھارت میں خریدی، ان کا ترکہ ہے (۱)۔ اور کاروباری میں مصروف ہے

موافق تقسیم، دکان (۲)۔

محمد رضا، محمد ذرات اللہ کا بھارت میں قائم ایک الگ الگ محمد، مانی پر ایک کی مستقل حق (مشترک نہیں تھی)۔

۱: "الاول الفریقة مائتو ثلثه لعبت من الاموال صالفا علی نعلین حتی الغیر یعنی من الاموال"۔ رد المحتار

۵۹۱۰۔ کتاب الفرائض، سعید

۲: "توسیسیم: السالی بعد شک بین زلفه مائتو ثلثه او السلفه او الاجماع"۔ رد المحتار، ۵۹۱۰۔

کتاب الفرائض، سعید

اہل تفریح و شہرت کے ساتھ، اس کی تائید انہوں نے اٹھائی تھی (۱)۔ پھر محمد رضاؑ نے کام بند کر کے کئی کا سلسلہ بند کر دیا۔ صرف محمد رحمت اللہ کا تے اور سب خرقہ برداشت کرتے رہے۔ پھر محمد رحمت اللہ نے بارہ بیس میں کام شروع کیا اور اہل زہد رحمت اللہ نے جو یہ قرض لیا تھا وہ واپس کر دیا۔ محمد رضاؑ کی آمد لی پیسے ہی ختم ہو چکی تھی، ان کے پاس روپیہ نہیں، ان کا خرقہ بھی محمد رحمت اللہ کے روپیہ سے پورا ہوا تھا، ظاہر ہے کہ ان حالات میں بارہ بیس کے کام میں محمد رحمت اللہ کی کاروبار لگا، اس سے ترقی ہوئی اور ان سے بنارس کے اخراجات پورے ہوئے۔

محمد رحمت اللہ نے جو روپیہ لگا کر بیس، بلکہ آدھار بیس اور مال تیرہ کرنے میں مدد کی تو محض بیس کی حیثیت میں رہے، روپیہ نہیں لگایا۔ اس لئے بیس و بارہ بیس میں محمد رحمت اللہ نے تین مکان خریدے ہیں، دو محمد رضاؑ ہیں اور وہ بیس الدین کے ہیں، بلکہ محمد رحمت اللہ کے ہیں (۲)۔

محمد رضاؑ کے انتقال پر ان کے مکانوں کے سب دورے کا حصہ ہوگا۔ محمد رحمت اللہ کے انتقال پر ان کے خریدے ہوئے تینوں مکانوں میں ان کے ورثہ ایک بیوی (۳)، دو بیویاں، ایک لڑکی کا حصہ ہوگا، بیس (۱) "لأن التلک مامن شامدان یحصر فیہ موصلاً لا یحصی" اور المستأجر ۲/۴۰۲، کتاب البیوع، عید،

(۲) قال الامام ابی حامد بن رحمۃ اللہ علیہ: "قول: من لی ابن کثیر ذی زوجۃ و عیال لہ کسب مستقل حصل سبہ أموالاً: هل ہی لوالدہ خاصۃ تم تقسم بین ورنہ؟" جواب: ہی ملای تقسم بین ورنہ
حت کان لہ کسب مستقل" (تفتیح الفتاویٰ الحامیدیہ: ۲۰۰، کتاب المعوی، مکہ مینہ مصر)
(۳) میت کی جب اولاد نہ ہو تو لڑکی (انوار حصہ) لگا

قال فہ تارک و تعالیٰ: "فان کان لکم ولد، فہیں النہی معاذکم" (سورۃ النساء: ۱۰۳)
بیٹا اور بیٹی نہ ہو تو یہ بیٹا، بیٹا کے "لقد کو مثل حظ الانثیین" بیٹے کو دو برابر انثیین کو نام حصہ کا
قال اللہ تبارک و تعالیٰ: "و یوصکم اللہ فی اولادکم لک لک کو مثل حظ الانثیین" (سورۃ النساء: ۱۱۱)

لہذا جو بیٹی مل جائے اور کو کم بیس مجھے کر کے بیٹی ہوئی ہے۔ دو بیٹیوں میں سے ایک کو دو (زوجہ اور بیٹی) کو
سات حصہ دینے جائیں گے۔ تیس کا نصف (بیٹی) میں ملا دیا جائے

البدین کا حصہ نہیں ہوگا (۱) محمد شمس الدین نے محمد رحمت اللہ کے چھوڑے ہوئے درپردہ سے جو کچھ مکان وغیرہ اپنے نام فرمایا ہے اس کا حق نہیں تھا، وہ ان کے مالک نہیں، ان کو لازم ہے کہ یہ سب محمد رحمت اللہ کی بیوی اور اولاد کو دیں (۲)۔ فقہ واللہ بڑا متقی عالم۔

حررہ عبد محمّد بن غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۱/۹/۱۳۹۱ھ۔

و لکھا سب صحیح: بندہ نظام الدین مفتی عمر، دارالعلوم دیوبند، ۱۱/۹/۱۳۹۱ھ۔

جائیداد اور وراثت

مسوال ۱۷۸۰: زید مرحوم کا ایک کارخانہ ہے اس کا رخانہ کی عمارت پر تقریباً چالیس سال قبل زید مرحوم کے تقریباً پچیس ہزار = ۳۵۰۰۰ روپے تعمیر میں خرچ ہوئے تھے۔ زید نے اپنے صحن حیات میں مذکورہ بالا عمارت کو اپنی تجارت رو پارہ ایجاد کرنے کی غرض سے اپنے شہر کے ایک مالدار تاجر کے پاس زمین میں دیکر بطور قرض دس ہزار روپے لے کر کارخانہ چلا یا تھا، چند سالوں کے بعد تجارت میں بھاری خسارہ ہو کر کاروبار ختم ہو گیا۔ کاروبار ختم ہونے پر زید اپنی مذکورہ بالا عمارت روپے دیکر زمین سے چھڑانے لگے۔

مسئلہ ۸، حصہ ۳۰

بی	۱۵	$\frac{۷}{۳۵}$	۱۳	بی	۷
----	----	----------------	----	----	---

(۱) اس لئے کہ مرحوم کی اولاد موجود ہے اور جب میت کی اولاد ہو تو بیٹی، بن، محرم ہوتے

”وستر الأعیان، فی الإصوة والأعوات لاب وأم، وستر العیال، فی الإصوة والأعوات لاب۔

کلیہ مسطورین بالاین وابن الایس وان مقل “ (الشیخ فیہ شرح المسراجیہ، ص: ۲۸۰ سعید)

(دکھائی رہا المعائن: ۲/۶، کتاب الفرائض، سعید)

(۲) ”السی لأحد آن بأحد سال عبیر“ بلا سبب شرعی، وابن احدث ولو علی ظن انه ملکہ، وجب علیہ

ردہ“ (شرح المعجیہ، ۲۲۰، رد المحتاد، ۷، المعالہ الثانیہ فی الفرائض، مکتبہ حنفیہ کونستہ)

رہن والوں کا تھکا ساریہ دوہونے پر مجبور رہے کسی دوتے پر زید مرحوم نے اپنی بیوی فخریہ سے ان کے زور سے تھکے پانچ ہزار روپوں سے زیا د رقم کے ان سے وعدہ پر تیار کر دیکر وہ جائیداد رہن سے بھڑا کر اس پر دی مگر، ت کو بیوی کے نام لکھ کر ہڑیہ رجسٹری دستاویز منتقل کر دیں گے۔ بیوی سے یہ وعدہ بکا کر کے ان کے زیورات بطور قرض حاصل کر لیا۔ اور ان کو فروخت کر کے پانچ ہزار روپے سے کر دیکر وہ رہن واسے صاحب۔ جن کے پاس یہ جائیداد بطور رہن کے رہی۔ لکھ لکھ کر سہ یہ بات طے کرنی کہ رہن کی رقم دس ہزار میں سے نہ وقت فوری طور پر پانچ ہزار روپے دیدیں گے اور بقیہ رقم کارخانہ بانہ کر یہ گے اے میں دوسرے حسب مع کرتے جاویں۔

ان صحت یہ معاملہ سے کر کے زید نے اپنی بیوی کے زیورات سب جو پانچ ہزار روپے یا کچھ زیادہ رقم دستیاب ہوئی، اس رقم کو رہن والے صاحب کو دیدے اور بعد رہن ختم ہونے پر اس جائیداد کو بیوی کے نام لکھ دینے کو وعدہ کیا تھا۔ اس اثنا میں زید کا انتقال ہو گیا۔

زید مرحوم کے دڑ کے اور ایک بڑی بیوی نے متفقہ طور پر (لڑکی نے اپنی جانب سے شوبہ کو کوئی کچھ دیکس بنا کر ان بیویوں نے) اپنے والد مرحوم کے حسب وعدہ اس عمارت کو اپنی ماں کے نام لکھ کر دینے پر کر دیکر بیوی کر کے ہائیداد ماں کے ہتھ میں لایا دیدی۔ اور اس طرح یہ جائیداد زید مرحوم کی بیوی خیر النساء کے نام منتقل ہوئی، اس وقت زید مرحوم کی والدہ ماجدہ ہشتم بی زندہ تھیں، اور ان کے بڑے فرزند اور ایک بیٹی یعنی زید مرحوم کے بڑے بھائی اور ایک بیٹی بھی زندہ تھیں۔ اس جائیداد کو کے منتقل ہونے کے بعد چار پانچ سال تک زید مرحوم کی والدہ ماجدہ ہشتم بی زندہ تھیں، ان کو اس کا پورا حصہ تھا اور اس حصہ میں انہوں نے کبھی اپنے بڑے بھائی یعنی زید مرحوم کی اولاد نہ ہوئے اس کے متعلق ذرا متعلق کا اہل نہیں تھا۔

زید مرحوم کی والدہ اس واقعے کے چار پانچ سال تک زندہ رہ کر انتقال کر گئیں، ان کے بعد ان کے بڑے بھائی اور بیٹی زید مرحوم کے بڑے بھائی اور بیٹی کی طرف سے بھی اس حق کا کوئی مطالبہ نہیں ہوا اس لئے یہ سب اور خاندان غریبی آگاہ تھے، ان کو پوری صحت معلوم تھا کہ یہ جائیداد رہن دیکر چکا ہے اور زید مرحوم کی بی بی نے اپنے زیورات شوبہ کو بطور قرض دے دیا اور وعدہ دیکر چھڑائی تھی، اور نہ وہ جائیداد رہن سے نہ چھوٹی وراثی میں ذرا ب کر ختم ہو چالی۔

یہ پانچ سو روپیہ میری بیوی کی ہے۔ نام پر دیکھو، اس کا بیڑا سنی متعلق ہو کر تقریباً تیس سال پہلے فوت ہو گیا۔ اس سے میری بیوی کا قبضہ ہے، چنانچہ وہ اس کی آمدنی اور سیدہ خدیجہؓ کی ملک تھی۔ اس میں سے ایک سو روپیہ میری بیوی اور کوئی مالا نہیں لیا، اگر ان کو بھی انتقال ہو گیا، ان کے انتقال کے بعد ان کے بڑے بیٹے اور بیٹی میں سے ابھی ان کا بیڑا پندرہ سال زائد رہے اور ان کی طرف سے ابھی کوئی معاوضہ نہیں ملا۔ ان دونوں کو بھی انتقال ہو گیا ہے (تقریباً آٹھ ماہ پہلے گذر گیا)۔

یہ میری بیوی کی بیٹی تھی، میری صاحبہ جس کے نام پر میرا بیڑا ہے مستقل میں سال سے ان کی آمدنی میں نہیں ہے۔ یہ نام نہی اور آمدنی وغیرہ کوئی مال نہی تھی، یہ سب میرا انتقال ہو گیا ہے۔ اب آپ سے گزارش ہے کہ مذکورہ پیش رویش کل رقم کو میری بیوی کے ۱۰۰ سال کے عوالت میں سے حصہ قرار دیا جائے۔

۱۔ مذکورہ عوالت کے پیش رویش اگر میری بیوی کے بیٹے یا بیٹی اور بہن یا بہنوں نے یہ میری عوالت کا حصہ لیا، ان کی والدہ ماجدہ کے انتقال کے عوالت سال بعد انتقال فرمایا، ان کی والدہ ماجدہ کی طرف سے مذکورہ مال نہی لیا، نہی نہیں لیا، اس میں شہرہ بونہو اور میں نے یہ میری والدہ ماجدہ کی آمدنی کے حق کا مطالبہ اور کوئی عرصہ سے ان کے بڑے بیٹے (ابو) اور بیٹی (بیوی) کے حق کا مطالبہ کر رہی ہوں۔ قابلِ ممانعت اور حق بجانب ہوگا؟

۲۔ مذکورہ بونہو میں اگر یہ مال اس کی آمدنی کا مطالبہ نہیں کر سکتے، تو اس کا حصہ سب بونہو اور کے انتقال کے بعد وراثت میں لے کر لے کر یہ قابلِ قبول اور حق بجانب ہے؟

۳۔ مذکورہ بونہو میں اگر یہ مال اس کی ۱۰۰ سال کی آمدنی کا مطالبہ کریں تو کیا یہ بھی قابلِ ممانعت ہوگا؟ اگر تو اس کا جواب (اگر اس سے مذمت ہے) اور شریعت میں سے متعلق کیا حکم ہے؟ جواب سے فرمائیے۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

یہ میری بیوی کی بیوی کا قرض پانچ سو روپیہ ہے، اگر اس کے ہونا چاہیے اور مال قرض اس کے مال میں ہے کہ وہ چاہے کرے، اس کے انتقال کے بعد ان کے مال میں سے اس کے قرض اور اس کے مال میں سے سب وراثت کا حصہ، والدہ کا بھی مال ہے، اگر وہ بھی اور بیوی کا بھی۔ بیوی کے قرض بھروسہ زبیر

نہیں لے گا، اس لئے کہ زیہ کا انتقال والدہ کے سر شیعہ ہو گیا تھا، اور زیہ کے بھائی یمن سو نور تھے (۱)

۲۔ یہ مطالبہ درست نہیں۔

۳۔ یہ بھی درست نہیں (۲)۔ فقط والدہ سے جائز نہیں (۳)۔

حرر والعد محمد رفیع خاں دارالعلوم دیوبند

تفسیر: یہ جواب اس قدر پر ہے کہ زیہ مرحوم کی جو عیدہ کو بی بی کے نام پر عیوضی قرض میں لے کر گئے تھے والدہ زیہ کی رضامندی معلوم ہو سکتی تھی اس پر داعی نہیں تھیں (اس لئے کہ مقدار قرض چھ ہزار کے مقابلہ میں چالیس سو تھی، بہت زیادہ تھی) اور والدہ نے داعی کا اظہار کر دیا تھا اور اجازت نہیں دی تھی، و بعد میں داعی اور مطالبہ نہ بھی کیا، جو تو بھروسہ والدہ کا حق ساقط نہیں ہوا (۴) اور انتقال والدہ کے بعد اس میں زیہ کے بھائی یمن کا بھی حصہ ہوگا۔

پھر ان کی خاموشی اور مطالبہ نہ کرنے سے ان کا حق بھی ختم نہیں ہوا۔ پھر ان کی اولاد کا بھی حق ختم نہیں ہوا، البتہ مدت طویلہ مذکورہ سے قریب سے داعی اور مطالبہ کا حق منقضی اور قفہ نہیں رہا (۵) تاہم عبداللہ ریاضی

(۱) وکذا فی السین الحقائق: ۷/۱۷۱، کتاب الفرائض، دار: لکھنؤ، الطبعة بیروت

(۲) یہ میت کی اولاد ہے، بیٹا ۱۳ سو دو چوبیس چوتے محرم ۱۳۰۷

قال العلامة سراج القدير رحمه الله عليه: "لا تقرب فالأقرب من جرحون ضرب الدرجة، اعني:

أولهم بالميراث جزء العت: أي القرب، ثم بنوهم" (السراجی، ص: ۱۳، معین)

و کذا فی الدر المختار: ۷/۱۶۷، کتاب الفرائض، باب العتبات، معین

(۳) وکذا فی الاحتیاج لتعین المختار: ۵/۳۱۴، کتاب الفرائض، حقایق بشارت

(۴) اس لئے یہ نہ کہ برسر غیر شیعہ کے دائرے میں، راجع، ص: ۲۱۵، رقم الحاشیہ: ۳

(۵) "لا یسقط الحق بتفادله الزمان" (شرح المسحلة لسیہ، رستم باز: ۹۹۶/۱۰، رقم الحاشیہ: ۶۷)

کتاب الدعوی، مکتبہ حنفیہ کونہ

(۶) وکذا فی الأشیاء والنظام: ۱/۱۸۳، الفتن الناس، کتاب القضاء، والشهادات والدعوی، إدارة

الفرق، کراچی

(۷) "إذا لم ترک الدعوی ثلاثاً وثلاثین سنة، ولم یکن مایع من الدعوی، ثم ادعی، لا یمسح دعوی، لأن

ترک الدعوی مع التمسک بدل نمی عدم الحق ظہراً" (مقل عن الخلاصة، لا یمسح بعد ثلاثین۔

برکت نہیں ہوتی، اس لئے اسے مٹا دینا بہت ہی مسالحت کر کے سمجھو شی کر لی جائے۔ یہ ان کو جو نیرا میں دفعہ اسے کر رہی تھیں کیا جائے، یہ قیامت دی جائے، یا سحاف کر لیا جائے (۱)۔ فقہ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔
ترجمہ: لعید مگدوف غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: بندہ مکملہ الدین علی حد، دارالعلوم دیوبند۔

بھائی اور بہن کی موجودگی میں بہن کی لڑکی کے لئے وصیت

سوال (۹۸۰۸) :- حضور الہی مرحوم نے یہ وصیت ماساپنی تحریر میں کہا کہ غلام و غنہ کے دیکر جائیداد، قرضہ میں سے میری اہلیہ کا حصہ نکال کر باقی جائیداد کو فروخت کر دینا جو بچے اور اس کے زحمٹوں کو جوید و آخر سمیٹا کے نہیں تیار کرنے میں لگا دیا جائے اور شدائی ہوگئی تو دوسری بہنوں کے ہنجر میں لگا دینا جائے۔ ابھی حیدہ آخر اور دوسری بہنوں کی شدائی نہیں ہوئی۔ کیا وصیت مرحوم بہن اور بھائی کی موجودگی میں چاہیے اور اگر صرف مرحوم کی اہلیہ کی ہتھیوں پر از روئے شرع جائز ہے اور غلام و غنہ پر ہے یا نہیں؟

۲۔ کیا مرحوم کی وصیت جائیداد کا سواں حصہ کی حقیقی نہیں اور بھائی کی موجودگی میں ان کی اہلیہ اور ان کے مرنے کے بعد ان کی بقیہ جائیداد پر از روئے شرع، دو گنتی میں یا نہیں یا ان کے بھائی اور بہن؟
الجواب حامداً و مصلياً:

۱۔ بھائی بہن کی موجودگی میں بہن کی لڑکیاں وارث نہیں (۲) ان کے حق میں وصیت شرعاً صحیح

۳۔ رد المحتار، کتاب القضاء، مطلب، إذا نكح الدعوى ثلاثاً وثلاثين سنة: ۲۳/۵، معبد

(و کذا فی الفتاویٰ الاثنا عشریہ: ۵۸۰۲، کتاب الدعوی، الفصل الاول، دار الإفتاء، فسخان)

(و کذا فی شرح المحلة لمسلم رحمہ اللہ: ۹۹۴۰۲، (و لہ انصاف: ۶۰۷) کتاب الدعوی، مکتبہ حنفیہ کم تہ، (۱) "عن ابی سائب بن یزید عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "لا یأخذ أحدکم عصاً أخیه لأخذاً عازلاً، فمن أخذ عصاً أخیه فلیردہا إلیہ".

"وعنه وسمرقند رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "علی لیلہ ما

أحدث حتی تودی". (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب لیو غ، باب العصب والعاریذ، الفصل الثانی

۲۵۵۱، قدیمی)

(۳) بہن کی لڑکیاں، اپنی اور ماں میں سے ہیں اور بھائی بہن حسب ہیں، لڑکی اگر مرضی ہو تو موجودگی میں وصیت کر لے۔

سے، بہذا مرجعہ کے ترکہ کے ایک ٹکٹ میں وصیت لکھ دینی چاہئے گی (۱)۔

۲۔ مرنے والے نے اپنے بعد کیسے جس کو موتی جانیہ اور موتی قرار دیا ہے وہ موتی (۲) اور مرنے والی کا ترکہ (۳) میں شریعت کا اثر جانی کا تھا جائے جو (۳)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔
ترجمہ العبد المذنب و الفقیر، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۱۸ھ، ۱۳۵۵ھ۔

ترکہ سے نفقہ عسرت و قات اور خرچہ رمضان عسرت کا نسا اور تقسیم ترکہ

نسخہ ال [۹۸۴۹]: منشی عبدالرشید توتنی کی وفات کے چھ روز بعد اس کی حالت یہ ہے کہ ایک لڑکی پیدا ہوئی لڑکی پر رسالہ زندہ رہا مرنے والے اب عبدالرشید کے ترکہ کی تقسیم کا معاملہ پیش ہے۔ ہمارے حلاقہ کے ایک

جانتے ہیں، لہذا ممکن کی لڑکیاں ذی الارحام ہونے کی خبر پر محرم اور غیر ہمارے ہیں۔

"وإنما يرث ذور الأرحام إذا لم يكن أحد من أصحاب الفرائض من بعده عليه ولو يكن حصه"
[الفقہ فی المال مکرمہ: ۶، ۵۹]، کتاب الفرائض، الباب العاشر فی ذوی الأرحام، و شہیدہ
رو کذا فی الشرح المختار: ۹۱، ۹۲: کتاب الفرائض، باب ثورث ذوی الأرحام، سعید
۱) "وتجوز بالثلث لأختی وإن لم یجز الوارث ذلک، لا الزیادہ علیہ" (الشرح المختار:
۶، ۵۹: کتاب الوصایا، سعید)

رو کذا فی البحر الرائق: ۱۳، ۱۴، کتاب الوصایا، و شہیدہ،

رو کذا فی نسب الحقائق: ۶، ۷، کتاب الوصایا، دار الکتب العلمیہ بیروت

۲) "وإن شرط أن یبہ فلان بعد موتی، ثم بعدہ ولیہ فلان، ثم بعدہ ولیہ فلان، فهذا الشرط جائز، کذا فی
محیط احسن محسب" (الفقہ فی المال مکرمہ، کتاب الوقف، الباب الخامس فی ولاية الوقف، الخ
۶، ۵۹: ۳، و شہیدہ)

رو کذا فی الذیاری غانیہ، کتاب الوقف، الفصل السادس فی الولاية فی الوقف: ۵، ۵۶: ۵، لہذا ہی

۳) شرط الوقف کتب النشر، لکھنؤ، لکھنؤ، (والمختار: ۳، ۵۵: ۳، کتاب الوقف، مطلب
مراجع شرط الوقف، سعید)

"صرحوا بأن مرعاة عزم الوقف واجبہ"، (والمختار: ۳، ۵۵: ۳، کتاب الوقف، مطلب
مرعاة عزم الوقف واجبہ، سعید)

رو کذا فی البحر الرائق: ۵، ۱۰: ۳، کتاب الوقف، و شہیدہ

تیسرے بعد طلعت فجر تھیں۔ اسی وقت میں ۳۲۹ مجھے حضرت نے امام اعلان کی ہے کہ "میرے اس فتویٰ پر موقوف نہ کریں۔ میں از حد تحقیق کر رہا ہوں۔" اور یہ علم بھی اس کی اس خط پر تحقیق کریں (۱)۔

(۱) میں نے فرمایا ہے:

[illegible]

گرامتھیا اسٹریٹجی کے تحت جاری کیا گیا ہے۔

اسم: ثم اسأل الابن وابنه مفضل: ايم محمد صحيح وان خلاصتي الي آدم عليه السلام: حمد
الاب وان سفيان: حمد: الحمد يعني عم: ثم اسأل مفضل: عم الاب: ثم اسأل ابن مفضل: وعمه محمد ثم
ابنه وان مفضل

[illegible][illegible]

۱۱) اسی شیعہ لفظ "انگاری" سے مراد ہے کہ ان کے لئے دعوت ہے، نہ کہ انہیں منع ہے۔ اور ان کے لئے دعوت ہے کہ انہیں منع ہے۔

الحجوة ابى حامداً ومصيباً:

صورتِ معلومہ میں غلہ، زات، کوثر، صے، لیر، ع، اذاب، لای، ز، اے، ہے۔ ذوالقرنین کو
 دو نصیب، ابو حاد، پر قنقرہ، کس وقت ہوتا ہے جب کہ دریا میں مسدودی ہمارے ساتھ جس کا وہ پہاڑی ہو گا وہ
 مقصد ہو گا:

[illegible]

علاقائی پمپنگ سٹیشن کی موجودگی میں وارٹ نہیں

سوال (۱۰۴۳): مفسر نے روایتِ یحییٰ بن زبیب سے روایت کی ہے۔ اس کی جملہ جائیداد کے بارے میں شریعتِ حنفیہ میں کیا حکم ہے؟

الحجاب حراماً ومصلحاً؛

بشر اس وقت مواس و ہمد مہرے اڑتے ہوئے تھے کہ ان کے پاس میت اڑھل والی، اتھلیہ و نیست و غیرہ

١: (الفرد المحتار، ج ٢، المحتار، ٢٠٠٤). كتاب الفرائض، الفصل في المصنفات، ص ١٠٠.

وكتاب في الفقه المسمى بالكتاب القوي، كتاب لفرات بن الربيع الغنابلي، من مؤلفاته.

وَمَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ سَأَلَ اللَّهُ عَنْ قَوْمِهِ أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۖ

١٠ كند في البصرة مجلس هاشمي القذافي والمكبرية ١٩٦٨، كند انقراض. اعطى للناس

العقوبات المحتملة: رشاخه

علاقائی مہین اور چچا زاد بھائی کے درمیان کشیدہ ترقی

— سہ ماہی (۱۹۸۰) زید و زینت کے تعلقہ میں ایک بچی ساتھیوں کی ہائی ہے

(علاقائی مہین اور چچا زاد بھائی کے درمیان کشیدہ ترقی کے تعلقہ میں ایک بچی ساتھیوں کی ہائی ہے)

الحج والعمرة جلد دوم

الحج والعمرة جلد دوم

الحج والعمرة جلد دوم	الحج والعمرة جلد دوم
الحج والعمرة جلد دوم	الحج والعمرة جلد دوم

الحج والعمرة جلد دوم

الحج والعمرة جلد دوم

الحج والعمرة جلد دوم

الحج والعمرة جلد دوم

الحج والعمرة جلد دوم

الحج والعمرة جلد دوم

بچوں اور بیٹوں میں ترکہ کی تقسیم

سوال (۱۸۹۳): اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور تین حقیقی بیٹیاں اور تین شکی بہنائیاں چھوڑے تو مرحوم کا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا؟
الجواب حامداً ومصلحاً:

مسئلہ ۳، قصہ ۴

تین شکی بہنائیاں

$\frac{1}{3}$

تین حقیقی بیٹیاں

$\frac{2}{3}$

یہ سب درختہ زوی اور ہامی محض ثابت کے ہیں۔ اور اصول پر تقسیم کرنے پر چران والا حصہ ان کے قریب کو دیا جائے گا۔ یہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔ اگر اگرچہ مسائل زوی اور ہامی میں ان کے قول پر

۱۔ روکد فی الفرائض ج ۱، ص ۵۹۱، کتاب الفرائض، شعبہ

۲۔ روکد فی البحر المحیط ج ۱، ص ۳۶۵، کتاب الفرائض، شعبہ

۳۔ اقبال تفتاحی، اہلین کین نسبا، ص ۱۰۱، فہم نسبا، ص ۱۰۱، کتاب الفرائض، شعبہ
مسئلہ ۱۱، ص ۱۱

"المداخلة الأخوات لأب فصوله نصف، ولاكثر الثلث عند عدم الأخوات لأب

وأن" (فتاویٰ المدعیہ، ج ۱، ص ۵۵۶، کتاب الفرائض، الباب الثانی فی ذوی الفروع، شعبہ)

روکد فی السراجہ، ص ۱۰۲، فصل فی النساء، شعبہ

۱۔ اؤما إذا حثفت الفروع والأصول، اعتبر محمد رحمۃ اللہ علیہ فی ذلك لأصول، وقسم بينهم اثلاثاً، وعطى كلاً من الفروع نصيبه، وهما عشر الفروع فقط، لكن قول محمد رحمۃ اللہ علیہ أشهر المواقف عن أبي حنيفة رحمۃ اللہ تعالیٰ فی جميع ذوی الأرحام، وعنه الفتاویٰ، والفرائض مع رد المحتار، ج ۱، ص ۵۶۰، کتاب الفرائض، باب ذوی الفروع، شعبہ

۲۔ روکد فی السراجہ، ص ۱۰۶، باب ذوی الفروع، فصل فی نصف الثلث، شعبہ

دو بیویوں کی اولاد میں تقسیم ترکہ

مسعودی (۸۳۹ء) نے فریضہ سے پہلی روزی جو تھی اس سے لے کر چھ روزی تک فریضہ کی روزی کا تقاضا کر دیا اور اس نے اس کے بعد دوسری پوری کی۔ اس روزی سے روزائیاں باقی تھیں۔ فریضہ کا جب انتظار ہوا تو اس روزی سے ناکہ دینے میں تھا۔ فریضہ کے سونے کے بعد پھر دوسرے روزے پڑا۔ ان روزیوں اور روزوں کا بتایا۔ روزائیاں جو تھیں وہ اپنی والدہ بنی کے سامنے اٹھ کر فراموش کیں تھیں۔ فریضہ کا جس وقت انتظار ہوا تو وہ آدھ دن چھوڑ کر مرنے لگے۔ جس وقت دوسری پوری کا روزہ پڑا تو وہ مرنے لگے۔

[illegible]

نیرنگ دوسری زبانی سے بولا کہ ہے وہ پہلی بیوی کے لئے اس کے اپنی انہوں اور والدہ کو صبر کرتے رہنا
 مکان کا چھائی اس نے فریاد کیا کہ اب پہلی بیوی کو بولنا ہے اس کے صبر میں ہے۔ والدہ اور انہوں کو
 صبر مانگا ہے تو انہوں اور والدہ کے صبر میں سے پہلی بیوی کے لئے ان کے صبر سے کہہ چکے ہیں؟
 محبوب الرحمن، مخدوم علی۔

مکمل ہو جائے گا۔

الجزء: باب حامداً ومصنياً:

ایک چوٹی کو وصال کی آواز دلو اور سنی چوٹی کے ساتھ تاروں پر بیوی کی اداوار نے ساتھ سے نہ تو گھسے
تھے وہ اپنے اور سنی راہی کی لڑکیوں کے حصہ میں پہلی چوٹی کے لئے تھے۔ یہی سرن دوم سنی چوٹی کے لئے کھلو

= بين ونيته : بالمرء المعذر 11/4 ع. كتاب الميم الثاني، معجم

دک: افسر الجحيم اني ۳۶۵. کتاب افسر ص. ۲۵۵.

۱- کتب فی نفس الحدیث : ۲۰ ج . ۳- کتب الفرائض : ۵ ج . ۴- کتب التفسیر :

ان بیٹوں اور ماں کے حصہ کے مطابق بیٹی بیوی کے لئے ہے۔ حصہ میں سے کوئی حق نہیں (۱۱)۔ بہتر باپ بھیج کر کہ میں سے اپنی بیٹیوں اور ماں کا حصہ اور میر (بڑھیکہ میری) اور لکھی یہ معافی نہ ہوئی ہو) کے مطابق کی حقدار ہے۔ اور طبع بیٹی بیوی کا لڑکی بھی جمع کر کہ میں سے اپنی ماں کا میر۔ بڑھیکہ میر کی اور لکھی یہ معافی نہ ہوئی ہو۔ وصول کر سکتا ہے (۱۲) اور جس قدر حصہ ماں کے ترکہ اور بیٹیوں کے ترکہ سے دوسری بیوی کے لئے کو بیٹھے اس کو فروخت کر سکتا ہے (۱۳)۔

معنیہ ۸، حصہ ۳۸

زوجہ اولیٰ	زوجہ ثانیہ	امین زوجہ اولیٰ	امین زوجہ ثانیہ	ہاتھ	ہاتھ
$\frac{1}{9}$		۱۹	۱۳	۷	۷

مکان نم نکلیں

انہما مائت قنہ

(۱) چونکہ اس باب میں اس کی سبب نہیں پڑا ہے اس لیے اس میں سے اتنی رقم نہیں۔ "و یستحق الإرث روحہ و مکتوح و رزقہ"۔ (القدر المختار: ۱۲۰: ۷)۔ کتاب الفرائض، سعدی

(۲) کذا فی الفتاویٰ العالیہ المکیہ ۶: ۵۴، کتاب الفرائض۔ الباب الأول، رشیدیہ

(۳) کذا فی الیزنیۃ عنس فامش الفتاویٰ العالیہ المکیہ ۶: ۵۳، کتاب الفرائض، الفصل الأول، رشیدیہ

(۴) "انہما باحد مہرھا من المیرکھ من غیر وصی المورثۃ"۔ (خلاصۃ الفتاویٰ: ۱۲۰: ۲۳)۔ کتاب الفرائض، الفصل السابع فی الدعوی، الخجادیہ، رشیدیہ

(۵) "انہما باحد مہرھا من المیرکھ من غیر وصی المورثۃ"۔ (خلاصۃ الفتاویٰ: ۱۲۰: ۲۳)۔ کتاب الفرائض، الفصل السابع فی الدعوی، الخجادیہ، رشیدیہ

"العصۃ من باحد جمیع المسال عند المردہ و ما یبقیہ انہما عند وجود من کہ الفرض المعسر"۔ (تبيين الحقائق: ۲۸۵: ۷)۔ کتاب الفرائض، دار الکتب العلمیہ بیروت

کلی طرح سب نفقہ تسلیم کیا جاوے۔ دوسری بیوی اور اس کی لڑکیوں کے ترکہ کی تقسیم پر اسے
 + شرعی علوم ہونے پر یکلختی ہے (۱) اگر لفظ واللہ سچہ نہ تعالیٰ اعلم۔

العبد محمود غفرلہ۔

سوال متعلق استفتاء ماہانہ

سوال (۱) ۸۸۰ھ۔ جس وقت زید کا انتقال ہوا تھا تو چھ دوسری بیوی تھی دو زندہ تھیں، اس وقت اس بیوی کے
 پاس دلوں سے بیویوں کا زہر اور برتن وغیرہ پائے تو یہ سب اس بیوی کے والدین کے یہاں رہے، بعد میں اس
 دوسری بیوی کا انتقال ہو گیا تو وہ سب سامان اس کے والدین کے پاس رہا۔ جب لڑکا جو بیٹا بنایا تو اس کے مومن
 نے سب سامان لڑکے کو دیدیا اور لڑکے کی شادی ہوئی تو سب زہر لڑکے کی بیوی کو چڑھا دیا اور برتن وغیرہ اس کے
 قبضہ میں دیدیئے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایک باپ کے لڑکے ہیں، زہر وغیرہ دس دلوں کا حق ہے یا یک؟
 سائل یا۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

چھ زہر وغیرہ کو بی بیوی کی ملک ہے، اس میں دوسری بیوی کو دوسری بیوی کی اولاد کا کوئی حق نہیں (۲)۔
 (۱) فقہ ذکور کے معہ حق تمام بی بیہام کے حصص میں حیرات یا تریب الذوق ہوتی ہیں اور ان کو یہ اثاثہ میں جو سے نہیں
 ملے گا کہ حیرات زندہ و مردہ کو ملے گا نہ ان کے مردہ

"وغير وصية ثلثه: موت مورث حقيقة أو حكم، ووجود وازنه عند موت حياً، وانعلم بجهود
 الإثبات"، (ردالمحتار، کتاب النہای، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہ جلد در ۴، ۵ ویں ۱۲۰ احکام کی صفحہ رابع کی ۱۱۱۱ ہیں اور قرب میں سب مسداوی ہیں، مگر خبر قرابت مختلف ہے اور کوئی ذلہ غصب نہیں۔ عمر اور بکر کی قرابت والدہ کی جانب سے ہے، لہذا اصل مسئلہ تین سے قرار دینا کہ دہم سے تو والد کے قرابت والوں یعنی پھوپھی کے ذرا بھائی۔ تین بھائیوں کو طے گا اور ایک نہٹ والدہ کی قرابت والوں یعنی ماموں ذرا بھائیوں کو طے گا، اس کے بعد پھوپھی کی، اولاد کو جو کچھ ملا تھا وہ ان کے درمیان "السلز کبر منزل حفظ الانیس" تقسیم ہو جائے اور تیس سے بھی بچ جائے۔

مسئلہ ۳: تھب ۳۰

مومن کا لڑکا	ماموں کا لڑکا	پھوپھی کا لڑکا	پھوپھی کا لڑکا	پھوپھی کی لڑکی
عمر	بکر	خالہ	واقہ	زیدہ
۵	۵	۸	۸	۸

"وإن حنف حیز توابعہ، والثلث لمن بدلی بغیرہ الآب، فالثلث لمن بدلی بغیرہ الآخر، اھ۔ شامی: ۵/۵۰۶ (۱)، وہ کذا فی السراجیۃ، ص: ۵ (۲)، و النسرینیۃ، ص: ۱۳۳ (۳)۔ فقہ والندیۃ: تعالیٰ اعلم۔

حرر والعبید محمد تکتوی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم۔

الجواب صحیح: سعید تہ غفرلہ، ۲۳/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ۔

(۱) رد المحتار، ۷۹۶، کتاب الغرائض، باب تویت ذوی الأرحام، سعید

(۲) "وإن استواء فی القرب ولكن اختلف حیز قواہم، لكن الثلث لمن یأسی بغیرہ الآب، فنعبر فیہم قوۃ القرابۃ، ثم ولد العصبۃ، والثلث لمن بدلی بغیرہ الأم، ونعبر فیہم قوۃ القرابۃ۔"

والسراجیۃ، ص: ۵۳، باب ذوی الأرحام، فصل فی الصف الرابع، وفي أولادہم، سعید

(۳) الشریفیۃ طبع السراجیۃ، ص: ۱۲۰، باب ذوی الأرحام، فصل فی المصنف الرابع وأولادہم، سعید

الجواب حامداً ومصلیاً:

آپ کا مشاغل صحیح ہے، فقہاء نے اس کی تہ تک کی ہے کہ ذرمانہ ذوی الارحام کی صورت صرف یہ کہ عصبیات کی عصبیت کا ثبوت نہ ہو (۱)۔ مگر حقیقت عصبیات کا عدم دشوار ہے، حد بندی کی ضرورت نہیں، ثبوت شرعی پر تحقیق کافی ہے۔ صورت مسئلہ میں چھ بھائیوں کو کچھ نہ ملے گا، کیونکہ عہدہ چھ حسین متونی کا یعنی پردادا مسکین شیر محمد کے بھائی احمد کا پوتا مسکین غلام حسین موجود ہے اور عہدہ کی موجودگی میں ذوی الارحام محروم رہتے ہیں۔ لہذا اگر محمد حسین کا متونی اور شرعی وارث مسکینوں کی صورت میں صرف بیوہ بھیاں اور پردادا کے بھائی کا پوتا موجود ہے تو کل ترکہ جدا دئے حقوق مستحق مدعی الارث کے پردادا کے بھائی کے حصے کوئی حصہ نہ ملے گا (۲)۔ نیز چھ بھیاں محروم رہیں گی۔ عطا اللہ۔

نیز والہد محمد گنگوہی، عطا اللہ علی، مفتی محمد رفیع، مظاہر ظفر، ہارنیور، ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۱ء۔

الجواب صحیح: عمید احمد ظفر، صحیح شہداء اللہ، ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۱ء۔

بیوہ، عطا فی تحقیقی اور حقیقی بھائیوں میں تقسیم ترکہ

سوال [۵۸۲]: ترکہ کا انتقال ہوا، چھ بھائیوں میں تقسیم ہوا، ہر بھائی کی بیٹی کا پردادا بھی تحقیقی بھائی ہے۔

(۱) "وانما ہرث ذوی الارحام اذا لم یکن احد من اصحاب الفرائض معین یورث عہدہ۔ ولم یکن عصبۃ"

(الفقہ الفی العالم کبریہ: ۴/۵۵۵، کتاب الفرائض، باب فی ذوی الارحام، رشیدیہ)

و کذا فی الدر المختار: ۴/۵۹۰، کتاب الفرائض، باب ذوی الارحام، سعید

(و کذا فی الدر الزبیدی علی هامش الفقہ الفی العالم کبریہ: ۴/۵۵۵، کتاب الفرائض، الثالث فی ذوی الارحام، رشیدیہ)

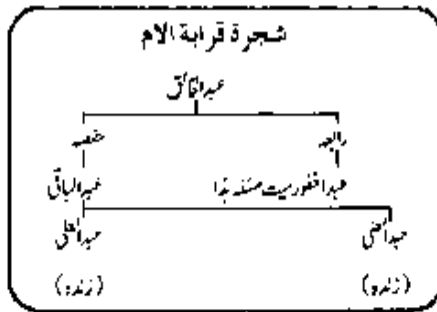
(۲) کہ ترکہ صرف اہل عصبیت ہی کو ملے گی، اگر بھائیوں میں کل ترکہ تقسیم ہو جائے

"العصبۃ من یأخذ جمیع المال عند الفرائض وما یقتضی الفرائض عند وجود من نہ الفرض

المعصوم"، انبیین الحفاظ: ۳/۴۹۵، کتاب الفرائض، دار النکبۃ العلمیہ بیروت

(و کذا فی الفقہ الفی العالم کبریہ: ۴/۵۵۱، کتاب الفرائض، باب العصبیات، رشیدیہ)

و کذا فی الدر المختار: ۴/۵۹۰، کتاب الفرائض، باب العصبیات، سعید



الجواب حامداً ومصلحاً:

في العائلي الكبير: ١/٢: ١٦٤، في المصنف الرابع: "وإن كانوا ذكراً أو إناثاً وسنوت قرابته، فليذكر على خط الأشبين، وإن كان حيز فرائضهم محققاً فالتشاور لقراءة الأب وهو نسب الأب، والتشاور لقراءة الأم وهو نسب الأم، وكذا في أولادهم، أولهم بالميراث لغيرهم، إلى البيت من أي جهة كان، انتهى" (١)؛

وفيها أيضاً، ص: ١٥٩: "واستلزم من ولده ولد الثورات، والصحيح أنه ليس بأولاد، كما في حاشية المفتي" (٢)؛

وفي السراجي: "فصل في أولادهم: أي أولاد المصنف الرابع، شريفه ٣١، "الحكم فيها كالحكم في مصنف الأول، فتح" (٣)؛

وفيه أيضاً: "وكتبت عند محمد رحمه الله تعالى إذا كان في أولاد البنات تطويق مخذونه بقضيم الحال على أول علي خلف في الذكور، ثم جعل في الذكر طائفة والإناث طائفة

(١) الفتاوى العائليكية: ٣٦٢/٤، كتاب الفرائض، الباب العاشر في ذوى الأرحام، المصنف الرابع، رشيده؛

(٢) الفتاوى العائليكية: ٣٥٩/٦، كتاب الفرائض، باب ذوى الأرحام، رشيده؛

(٣) السراجي، ص: ٥١، باب ذوى الأرحام، فصل في أولادهم، سعيد؛

(٤) الشريعة شرح السراجي، ص: ١١٤، باب ذوى الأرحام، فصل في أولادهم، سعيد؛

بعد التعمية، فما أهدب الذكور، يجمع ويقيم على الحرف الذي وقع في أولهم، وكذلك
ما أهدب الإناث، ويؤكد جمال إلى أن ينهي (١١) -

رويه أيضا: "وكان ابن محمد رحمه الله تعالى يأخذ بعقبة من الأسس حال القسمة
خارجا، وأما من المخرج (٢) - وفيه أيضا: "وقيل محمد رحمه الله تعالى أشهر الروايتين عن أبي
حمزة رحمه الله تعالى في جميع نثر الأرحاء، وعليه الفتوى: انتهى (٣) -

ان تمام روایتوں سے وارث میں کھٹی ہوئی صورت کا حکم معلوم ہوا جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرحوم کے ترکہ کا تیسرا حصہ توبہ و حصہ بنو مرجم بنی مال کی طرف کے وارثوں لاشنی خالہ کے پوتے عبدالکلیم اور عبدالعلی کو ایسا حصہ ملے گا اور باقی دو تہائی مال مرحوم کے باپ کی طرف کے وارثوں کو یعنی چچا اور چھوٹی بھئی کی اور دادا میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ یہ دو تہائی پہلے خود چچا اور چھوٹی بھئی پر تقسیم ہوگا مگر تقسیم میں چچا اور چھوٹی بھئیوں کی اور دادا میں بیٹنے وارث ہیں ان کی کھٹی کے برابر چچا اور چھوٹی بھئیوں کو ان کے ان پر تقسیم کر دیں گے۔

ہمیں یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا ہے، اس سے پہلے کہ ہم اسے لکھیں۔

بھر چکا کی اولاد میں پہلے وہ بے کی اولاد چنگ تک ایک ہی قسم کی ہے یعنی لڑکی ہے، لہذا اس کا بھروسہ کر دوسرے درجے میں ہو، دوسری کی اولاد ہے یعنی ایک نواسہ محمد عرو اور دو نواسی بیٹیاں اور قاطر، اور نواسے کا حق نواسی سے (وفا) ہوتا ہے۔ اس کے یہ چھ حصوں کے چار حصے کر کے ایک ایک حصہ نواسی کو اور دو حصے نواسے کو دے دیے جائیں۔

١١١ المرحلي، ص ٤٠، باب ذوي الأرحام، سعيد:

(وكذا في الشريعة من مباحات الحياة، ص ٢٠٠ - ٢٠١)

۱۲۱) السراجی، ص ۴۴. باب ذری الارحام، اصفی لائق - معبد.

٣١ والى البحر، ص ٣٣، باب ذوى القربى، فى الصف الأول، سعيد،

اوكله في الشهر نفسه. ثم جاءه ابياه وبي الإخوة، التفتوا إليه، وسعدوا.

ملیں گے۔ رائف ٹیلی ویژن کے لیے اور جریدہ کے لیے دو روپے ملے۔

[illegible]

أَعْلَنُ وَأَعْلَنُ وَأَعْلَنُ

[illegible]

پچانے بہت سچا کی یہ دانش کی کیا پچا کی خرید کر دہ جائیداد میں بھٹیچا کا حصہ ہے؟

۱۳۱۰ء کے اعلان کے بعد نے اپنے اچھے بھائی (محمد علی شاہ) سے مل کر کوہ پور میں ایک کھیت باغ بنایا۔

توریت حمل کی ایک صورت

رشید احمد غفری نے مدرسہ اہل حدیث، العلوم بھیجا، پوسٹ داری کی، تسلسل حیدر آباد سندھ۔

مفتی الکرم زیدت عتایا نکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوالی ۱۸۶۱: بعد از طلب خیریت طرفین گزارش یہ کہ بندہ ۱۰ شعبان المعظم سے مدرسہ میں رخصت ہو جانے کی وجہ سے اپنے غریب خانہ خیر پورا آیا ہوا ہے اور اس جگہ بفضلِ تعالیٰ ہر طرف سے عاقبت ہے۔ باعثِ تحریر آنکھ مسئلہ مذکورہ ذیل میں بندہ سے کو قدرے شبہ ہے، کیونکہ یہ مسئلہ بندہ نے صرف اجتہاد سے تحریر کر دیا ہے، اس جگہ کوئی کتب خانہ موجود نہیں، تاکہ معجز کتب سے اس کی تحقیق کر لی جاتی اور اب آنجناب کی طرف ارسال ہے، اگر صحیح ہو تو تصویب فرمادیں اور خوالہ بھی ہو سکتے تو تحریر فرمادیں۔ اور اگر خطا ہو تو اصلاح فرما کر ممنون فرمادیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ:

اگر حمل غیر مورت کا ہو اور حاملہ معتد رہے جو اور اس نے معنی عدت کا اقرار بھی نہ کیا ہو تو مورت مورت سے چھ ماہ اور وقت طلاق سے دیریں میں سے جو مدت بعد ہوا اس کے اندر راندہ پیرا ہوا شرط ہے اور اگر معنی عدت کا اقرار کیا ہو تو اقرار سے چھ ماہ کے اندر راندہ پیرا ہوا، بشرطیکہ مذکورہ بالاء بعد الاخیس کے بھی اندر ہو، کیونکہ اگر سبب اشہر اس موت المورث اعد ہے تو ظاہر ہے کہ طلاق رہیہ میں یوم طلاق سے دیریں کے بعد بھی وارث ہوگا۔

اور اگر ایام طلاق سے دیریں اذ حد الاخیس، تو اس میں اگرچہ شک ہے کہ موت مورت کے وقت حمل نہ ہو، اس کے بعد زوج کے دلہن کی ہوا و حمل ہو گیا ہو، مگر یہ خلاف ظاہر ہے، اصل یہ ہے کہ اس نے رجوع نہیں کیا۔

نقطہ ہجرت یہ ہے۔ امید ہے کہ حضور کا حزانہ کراہی بھی مع بخیر ہوگا، حسن خاتمی و عا سے فراموش نہ فرمادیں۔

۱۔ (و کذا فی تفسیح الفرائض الحامدۃ، کتاب الدعوی، مطلب، ما اکتمہ الامن بکون لایمید: ۱۸۶/۲)

سنۃ الشہر أو أقل إلا إذا كانت معتدلاً ولم تغير معتدلاً بها، لح
 ہ، اگر ان کی واردہ نہ ہو تو اس کے لئے قیاساً جوتو چاہائی تو اس کے لئے ایک اور وقت اگر اسے چاہئے
 کہ وہ وہ وقت، اگر اس وقت کو چاہئے، اگر وہ وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔

سوال "میں نے یہ سوچا کہ اگر اس وقت کے لئے وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔"

یہاں شریعت

میں یہ سوچا کہ اگر اس وقت کے لئے وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔
 اگر وہ وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔
 یہ وہ وقت ہے جو اس وقت کے لئے وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔

الجواب ومنہ الصدق والصواب

اسی نے اس وقت کے لئے وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔
 اگر وہ وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔
 اگر وہ وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔
 اگر وہ وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔
 اگر وہ وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔

اسی نے اس وقت کے لئے وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔

لا یستحب ولا یفعل بہ، اگر وہ وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔

اسی نے اس وقت کے لئے وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔

میں نے یہ سوچا کہ اگر اس وقت کے لئے وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔
 اگر وہ وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔

سوال

اسی نے اس وقت کے لئے وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔

اسی نے اس وقت کے لئے وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔

میں نے یہ سوچا کہ اگر اس وقت کے لئے وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔

اسی نے اس وقت کے لئے وقت نہ ہو تو اس وقت کو چاہئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

وقت طلاق سے اکثر مدت حمل کے اندر یہاں ہونے سے پی وارث ہوگا، سب کے تواریث کا ہر اثبات

نسب پر ہے

اول کتاب الحمل من غیرہ، ائی من غیر النبت وحسن مالولہ لأقل من سنۃ أشهر،
یرث، وإن حاربت - السنۃ أشهر أو أكثر، فإنہ لا یرث، کما إذا تیرث زوجہ حلی من سہ الکافر
أو لیس فیہ، إلا إذا کنت نطفہ الحرام من ذہابی أو برہہ ولم تفر بالغضا، العدة، فإنہ حیث یرث
لہا، ہر ویرث ہذا السبب الذی اصبحتہ العلقی الی اکثر مدۃ الحمل، ادر، طحطاوی:
۳۱۵-۳۱۶ء

سورت مسئلہ کا ہر توارث مطلق سے ثبوت نسب پر نہیں، بلکہ وراثت لازم ہونے پر ہے، لہذا یہاں
مثنی عدت اور عدم مثنی کو ذرا نہیں دیکھا، ہر اثبات حمل کا اعتبار نہیں، بلکہ اگر موت مورث سے لاقبل من سنۃ
أشهر (الارث ہوتو وارث ہوگا، ورنہ نہیں - فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم -
رر والہم محمود، تلمذی عفا اللہ عنہ، مثنی مثنی مدرسہ مظاہر علوم مدینہ منورہ۔

تواریث حمل کی متعدد صورتیں اور ان پر اشکالات

سوال (۱): ۹۹۵؛ حمل غیر مورث کا ہوتو اس حمل کے وارث ہونے کی شرط وادات لاقبل من سنۃ

أشهر ہے، یا بعد سنۃ أشهر، ثنائی کے "سنۃ أشهر أو أقل" (۲)ء، بحرے معرفۃ "لاقبل من سنۃ

(۱) وحاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار: ۳/۳۰۳، کتاب الفرائض، فصل فی الترقی والحرقی،

دار المعرفۃ للطباعة والنشر، بیروت

(و کذا فی الدر المختار: ۹/۸۰ کتاب الترقی، فصل فی الترقی والحرقی، سعید)

(و فی المسراجید، ص ۵۸، فصل فی الحمل، سعید)

(۳) "وین کان من غیرہ، فإنما یرث لو ولد لسنۃ أشهر أو أقل، والافلا"، رد المحتار: ۴/۸۰۱، کتاب

للموتفق، فصل فی الترقی والحرقی، سعید

ایضاً

سوالی (۹۸۵۳): اگر حمل غیر صورت کا ہو اور چھ ماہ کے بعد پیرا ہو وفات صورت سے تو واجب وارث ہوگا کہ درشت ہو وفات صورت کے وقت اس حمل کے وجود کا قرار کیا ہو، یہ اگر سب وارث کریں یا بعض کا قرار کا کافی ہے؟

اس کے متعلق آپ نے ثبوت والی عبارات تحریر فرمائی ہیں مگر اس صورت میں "انفسار من بسمہ" الشہادۃ" اس لئے کافی ہے کہ ولادت خود ایسا چیز ہے کہ اس پر شہادت معتبر ہے، بخلاف صورت مسئلہ کے کہ حمل کا وجود ہی یقینی نہیں تو اس پر شہادت کیسے قبول ہوئی، ایک غائب اور محتمل چیز پر شہادت معتبر نہ ہوگی۔ پس احقر کا اس کے متعلق یہ خیال ہے کہ اگر قرار چونکہ قاعدہ قاصر ہے، اس لئے سترین کے حق میں حمل وارث ہوگا، بقیہ کے حق میں وارث نہ ہوگا مگر پھر سترین کی تعداد غائب شہادت سے بھی زائد ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس کے متعلق صراحتاً جزیہ طے فی لینی کر کے ثبوت انساب والی عبارات نفس کی حصص اور اس سے پہلے سوال کے جواب میں یہ ذکر تھا کہ جب ثبوت نسب ہوگا تو تحقیقاتی وراثت بھی ہوگا (۱)۔ نیز عبارت در مختار میں یہ فقرہ بھی مذکور تھا: "فثبت فی حق المقرین" (۲)۔ اس سب سے متصور بعض احتمالات کی اقریت کو بیان کرتا تھا۔ اقرار کا حجت قاصرہ ہونا صریح ہے جس کی تعبیر "فثبت فی حق المقرین" بھی ہے، اگرچہ انصافاً انصاب پر مرتب ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد گنگوہی عفا اللہ عنہ۔

(۱) چنانچہ بحر اکمل میں ہے "الوفا ثبت النسب من اصبحت، بروت منه ضرورة" (البحر الرائق، ۳۹۶/۱، کتاب الفرائض، رشیدیہ)

(۲) "فثبت فی حق المقرین"۔ وبحث نسب ولد المعتمد بموت أو طلاق بن جعادت ولادتها بعجة فخذ لو قبل طاهر أو إقرار الزوج به أو تصديق بعض الورثة، فثبت فی حق المقرین"۔ (الدر المختار)۔ "وقوله: لو تصديق بعض الورثة" المراد بالعض من لا يتم به نصاب الشہادۃ، وهو الواحد بعقل أو اکثر مع عدم العدالة۔ (وقوله: فثبت فی حق المقرین، الأولی فی حق من أقر، يشمل الواحد، ولا فهم لو كانوا جماعة، ثبت فی حق غیر ہم ایضاً" (رد المحتار: ۵۳۳/۳، ۵۳۶: کتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، سعید)

(و کہ فی تبیین الحقائق: ۲۸۳، ۲۸۲/۳، کتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، دار الکتب العلمیہ بیروت)

الفصل العاشر فی الحجب والحرمان

(حجب اور حرمان کا بیان)

ایک وارث دوسرے وارث کی موجودگی میں محروم کیوں ہے؟

سوال ۱۹۸۵۵: ایک غیر مسلم نے سواں نیابت کی نئی شریعت نے حجب کو میراث سے کیوں محروم

ظہر لیا ہے اس کی کیا وجہ ہے اور کیا راز ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

میراث کیلئے شریعت نے احکام بیان کئے ہیں کہ کون وارث کس حالت میں کتنی میراث کا مستحق ہوگا، اور کون کس کی وجہ سے محجوب ہوگا۔ دادا مستحق میراث ہے، لیکن باپ کی موجودگی میں اس کو کچھ نہیں ملتا، کیونکہ دادا کا رشتہ باپ کے واسطے ہے۔ اسی طرح بھائی وارث ہوتا ہے، مگر باپ کی موجودگی میں اس کو کچھ نہیں ملتا، اس لئے کہ اس کا رشتہ بھی باپ کے واسطے ہے۔ یہ حال پوتے کا ہے کہ بیٹے کی موجودگی میں وہ وارث نہیں ہوتا (۱)۔ یہ بات بالکل صاف اور قاطعی قبول ہے۔ فقہ و اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد وغفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۸/۴/۱۳۹۴ھ۔

شادی کی وجہ سے لڑکیاں محروم نہیں ہوتیں

سوال ۱۹۸۵۶: شیخ تہ امتحان محروم کے چارڑے کے اور لڑکیاں ہیں وہ ان کی شادی شدہ

(۱) "ويفقظ العبد بالآب، لأن الآب أصل في قرابة اسجد إلى العبد"، السراجی: "لأن قرابته بواسطة الآب، فعادته الواسطة أهلاً للعمرات، فالعمرات الواسطة كامن الآب مع الآمن"، (الشريعية، ص: ۱۹۰ باب معرفة الفروض ومستحطبها، معید)

"كل من ينفق: أي ينفق إلى الميت بشخص، لا يورث مع وجود ذلك الشخص"، كتاب الآمن، فائدة لا يورث مع الآمن، (الشريعية، ص: ۴۹، باب الحجب، معید)
(و قد اطلق السراجی، ص: ۱۱، باب الحجب، معید)

جس میں وہ توں نوزیوں کا اندر کی چاندی شہرہ حصہ ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

انتقالی ۱۲ کے منہ سے لائیں، پہلی وراثت سے کرم نہیں ہوتیں، ان کو حصہ ملتا ہے (۱)۔ اگر صرف پہلے اور دوسریوں میں تو یہ اولائے حقوقی مسئلہ میں ایسے اس میں سہام نہ کہ وہ اس سہام پارٹیکو کو اور ایک ایک سہام دونوں کریں تو کچھ کم (۲)۔ لہذا مسئلہ میں نہ قابل اہم۔

بروز المعتمد فقہان: دارالعلوم دیوبند ۳۳/۱۱/۱۳۸۵ھ

انجیو پیٹنٹی: دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم دیوبند۔

انجیو پیٹنٹی: دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم دیوبند۔

کیا تیرے میں کوئی چیز ایسی بھی ہے جس سے بی بی خروار ہے؟

سوال (۱۹۸۵): مرزا محمد اسحاق بیگ کا انتقال ہو گیا، پھر مکان میں ان کی بیوی اور بڑے مرزا

محمد امین بیگ اور مرزا حسین الدین بیگ اور ایک زین سلطان بیگ ہیں۔ مرزا محمد اسحاق بیگ کے انتقال کے بعد ان کے بڑے اپنی بیوی و بچے کو یہ سب کچھ ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مکان و جائیداد میں تواضع ہوتے ہیں لیکن کچھوں میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ مرزا محمد اسحاق بیگ اپنی زندگی میں خود ہی کاٹ کر تھے اور تیرے چھوٹے مرزا محمد اسحاق کا قبضہ تھا۔

۱: قال اللہ تبارک و تعالیٰ: فبہر عینکم اللہ فی اولادکم بعدکم علیٰ حفظ الانبیاء (سورۃ النساء: ۱)

(۲) تیرے قبضہ ہو سکے۔

مستندہ

ان	ان	ان	ان	ان
۱	۲	۳	۴	۵

قال اللہ تبارک و تعالیٰ: فبہر عینکم اللہ فی اولادکم بعدکم علیٰ حفظ الانبیاء (سورۃ

النساء: ۱)

بیٹوں کی موجودگی میں پاتے کا حق وراثت

سوال (۱۹۸۶)۔ ہم ہمارے بیٹے، والد صاحب کا انتقال ہو گیا، انہیں کی موجودگی میں ایک بھائی کا بھی انتقال ہو گیا۔ ہم خود بیٹے کے ہیں، ان بیٹوں کا حق ترکہ کس سے ملتا ہے یا نہیں؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

جواب مرحوم نے تمہیں دیے پھوڑے اور چوتھے مرحوم بیٹے نے اسی چھوڑ دی، تو صرف مرحوم کے بیٹے وراثت ہوں گے اور اس ترکہ سے جو حصے بیٹے کی والدہ کو چھوڑیں گے (۱) ہاں اس چوتھے بیٹے نے اپنا خود ملکہ ترکہ چھوڑ دیا تو اس کی والدہ ملے گا کہ تقسیم معلوم ہوئے پر سب کا حصہ تمہیں ملے گا سب سے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
عمرہ احمد محمد غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۱۳۰۶ھ۔

”تتضمنه معبر طه لسان مصالح تغدير الميراث وحكمه، والمسمى: ان الله تعالى فطر فطعة التركة من عند نفسه على حسب ما علم فيه حكمة ومصلحة، ولو وكلها اليكم لم تعلموا ان اماءكم وبناتكم، السافون اليهم اقرب لكم نصفا ونحوه، وانهم عالمكمس، فوضع الاموال على غير حكمة من غير الفرق، فقولوا: قد ذك بقسمه قبل ايمانه ومذموم عده، ولم يكلها لى، جتيد ذك لعجزكم عن معرفة الملائكة: الميراث الاحمدية في بين الامات المتوعدة، ص ۲۳۷، مکتبہ حقانہ پشاور۔
والسبب: ان ميراثي ۱۱۰/۲۶۶۱۱۰، توقي: اس سے میراث سے کچھ حصہ کا کہ وراثت میں قراحت قریب وراثت دیر و لکیر میں تھی۔ جہاں پھر قریب سے میراث سے قریب میراث کا مستحق: ذکا میراث

”الأقرب فالأقرب بقرب الدرجة، أى: أولهم بالميراث جرة، أحب أى البنون، ثم نوحهم وان سفلوا“، المراسی فی الميراث، ص ۱۳۰، معبد

مزید تفصیل دیکھئے فقہ شافعی، کتاب الميراث، ج ۱، ص ۱۵۰، مکتبہ دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم السنیہ فی تحقیق میراث الحقیقہ از حو ۱۴۲/۲، ص ۲۰۰، مکتبہ دارالعلوم دیوبند

۱۔ ”الأقرب فالأقرب بقرب الدرجة، أى: أولهم بالميراث جرة، أحب أى البنون، ثم نوحهم وان سفلوا“، المراسی فی الميراث، ص ۱۴۰، معبد

۲۔ مکتبہ دارالعلوم دیوبند، کتاب الفرائض، کتاب الثالث فی الفرائض، ص ۵۵/۶، مکتبہ دارالعلوم دیوبند

۳۔ مکتبہ دارالعلوم دیوبند، کتاب الفرائض، ص ۵۲/۳، مکتبہ دارالعلوم دیوبند

وہاں سارے کتب خانے سائبر نوئی

(میری)

قبرہ و تہذیب و تمدن

تہذیب و تمدن و تہذیب و تمدن

ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و محمدؓ

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

مکتوبات کی فہرست

میں یہ وہ سبب قرار دیا کہ عجز ہو کر نہ رہا نہ چاہے چاہے اور نہ کسی حالت میں یہ تمسک نامہ بہر نامہ کیا اور پھر حجت واجب نہیں ہوا، بلکہ اسی حالت اور اسی مرض میں انتقال ہو کر یہ مرض موت کا بہر نامہ ہے جو بصیرت کے گھم میں ہے درحقیقت وارث کے حق میں اذیت نہیں ہوتی ہے جب تک وہ سبب ارشاد ہوا کہ نہ وارث۔ جس ارشاد کی رضا مندی اور بہر نامہ کے بغیر یہ بہر نامہ شرعاً ناقض نہیں ہے اس میں شرعی طریقہ پر میراث جاری ہوئی۔

اور ثمریہ مرض تھا معمولی بیماری میں یہ نہ مرنے کا قیود و سبب کے علم میں نہیں بلکہ مہر بھیجے ہے (۱)۔ جس کی یہ وجہ لوگوں نے زیادہ معتبر ہے نیز وجہ موت وجہ لوگوں کا قیود ضروری ہے اور وہ کان میں آفتہ و انہیں جلد میں آفتہ و انہیں کا قیود پہلے تھا، اسی طرح بعد میں رہا جو مرض موت ہو گا وہ نہ ہو گا وہی صورت حال میں آفتہ نہ ہو گئی جب تک مکان کا بہر نامہ معتبر ہے۔

لوگوں کو بھی یاد ہے کہ اگر حالت صحت کے یہ لڑکی کو بہر نامہ کے ایذا تھا ایذا تھا جس میں اور

(۱) "الأوصیة واحدة في مرض موقوف شيئاً واحداً ورنه، وبعد وفاته لم يجر ماله الموقوفة، لأنصح نكاح المجهدة بعده، لأن المجهدة في مرض الموت وصية ولا وصية لوارث، ولكن لو أجاز المورث ماله للمريض بعد موته، صححت" وتماماً لفائدة المني عن جريدة الموقوفة إجماعاً، المريض من ذلك المرحوم، كما قيد في المتن بقوله "بعد وفاته" وقال المروني: المريض، نفذت المجهدة ولو لم تجزها الموقوفة" (شرح المحقق المصنف، رجب ماہ ۱۰۸۳، ورقہ المادۃ ۸۹، کتاب المني، الفصل الثاني في هبة المريض، مکتبہ جمعیہ کوئٹہ)۔

روایت غریبہ فقہانہ لغات مکتبہ کوئٹہ ۸۰۰۶، کتاب المني، المصنف، المروني، هبة المريض (مکتبہ)

"عن أبي أمامة وحسن بن عمار عن عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول في حقه ساء حجة التوراة: "إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه، فأوصية لوارث" (مشکوٰۃ المصابيح، ص ۱۵۵ کتاب الوصیۃ، باب الوصیۃ، الفصل الثاني، حدیثی)۔

(مکتبہ فی المرونی، مختار ۶۵۶: ۲، کتاب الوصیۃ، مکتبہ)

حسن بن مسعود عن عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول في حقه ساء حجة التوراة: "إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه، فأوصية لوارث" (مشکوٰۃ المصابيح، ص ۱۵۵، مکتبہ)

ورقم الحدیث ۸۰۰۶، مکتبہ المرونی، بیروت، لبنان

”کسی کا حصہ نہ ہوتا (۱)، مڑکیوں کو خرودہ کرنے کی نیت سے ان کو کچھ نہ دینا ظلم اور کٹنا ہے (۲)۔“ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد کنگو بی عفا اللہ عنہ، مفتی مدرسہ مظاہر علوم، بہار نیو ر ۱۳/۶/۵۵۹ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد فخر، مفتی مدرسہ ہزار۔

صحیح: عبد الحلیف، تالم مدرسہ مظاہر علوم، تاریخ الی ۱/۵/۵۵۹ھ۔

جائزہ (۱) بھتیجی کو دینا بیسویں کو تہ دینا

۱۔ سوال (۱۸۹۸): میرے والد صاحب اپنی زمین سے اپنے بھتیجے کے نام ہمارا حق دیا کر رہے ہیں، جبکہ میرے پر قرضہ اٹا ہے کہ مکان، در زمین دے کر بھی بقیہ رہتا ہے اور ان کا بھتیجہ بڑا بالغ ہے۔ میرے چھوٹے چار بھائی، لیکن میں ان کی پرورش و شادی باقی ہے۔ ان حادثات میں شرعی اعتبار سے جائز ہے یا نہیں؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر وہ آپ کو نقصان پہنچانے کی نیت سے ایسا کرتے ہیں تو یہ ظلم اور کٹنا ہے (۳)۔ ان کو ایسا بڑھڑ نہیں کرنا چاہیے، ورنہ آخرت میں سخت باز پرس ہوگی۔ لیکن باپ کو اپنی اولاد سے طبعی محبت اور شفقت ہوتی ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنے بعد بھی اولاد کی آسائش کیلئے نظام کرتا ہے، کہ اولاد پریشان نہ ہو، بچہ بزرگ وہ صورت

۱۰۔ قال ابن عبدین رحمہ اللہ تعالیٰ: ”وہب فی مرضہ ولم یسلم حتی مات، یضن لہۃ۔ لأدوان کان وصیۃ حتی اعتبر فیہ الثلث، فهو ہبة حقیقۃ، یمتاع الی الفیض“۔ (رد المحتار ۵/۵۰۰۔ کتاب الہبۃ، باب المرجوع فی الہبۃ، سعید)

”استفاد الہبۃ بالإیجاب والوصول، وسم بالقبض الکامل؛ لأنها من التبرعات، والسرع لا یم إلا بالقبض“۔ (شرح المجلۃ سبیم رستم باز: ۱/۶۲۳، رقم احادیث: ۸۳)۔ کتاب الہبۃ، مکتبہ حنفیہ کونہ

(۲) ”عن أنس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم “من قطع ميراث وارثه، قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيامة“ (مشکوٰۃ المصابیح، ص ۶۶)۔ کتاب القرائض، باب الرضا، الفصل الثالث، قلمی

۳۔ راجع الحنفیۃ المتقدمۃ انفاً

میں جو والدہ کو بچے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کی کوئی خاص حصہ نہیں ہے کہ لڑکا یا لڑکی ہو یا اس کی طرف سے اندیشہ ہو کہ وہ نہ مرنے کو مستعد ہو یا نہ۔ اس میں سناٹا کر دے گی (۱)۔ یا تحقیق کا یا اس کے مرنے کا کوئی مطالبہ نہیں ہوتا، اس کو دائرہ مقصورہ اور شریکیت میں باپ اپنی اول کی برخلاف نہیں کیا کرتا۔ لفظ اللہ عزوجل تعالیٰ احم۔

حریر و انجیل محمد و انجیل علیہ السلام، ج ۱، ص ۹۸۔

الجزء بچہ زندہ ہو کر والدین علی حده والا علم و یوزنہ ۱۱/۵۱۳۸۸۔

باپ اور بیویوں کی موجودگی میں بچہ وارث نہیں

سوال [۵۸۶۵]۔ محمد یحییٰ نے بیوہ محمد یوسف سے نکاح کیا، اس وقت میں محمد امیر آیا جو سوتا، بچہ تھا، باپ محمد یحییٰ نے اس کی بیوی سے کوئی والا نہیں دیا۔ محمد یوسف شریعت میں بیوی سے تھا، باقی سب اور محمد علی کی دوسری بیوی سے ہے۔

۱۔ چنانچہ محمد علی کا سنا تھا ہے، اس کی جائیداد میں سے کہ ہقدار ہے، اور چچہ نے بھائیوں کی بھی جائیداد میں ہقدار ہے یا نہیں؟

۲۔ بیوہ امیر کی محمد علی اپنے باپ کی جائیداد میں بھی ہقدار ہے، اور بھائیوں کی بھی جائیداد میں بھی ہقدار ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کتنی؟

۳۔ محمد یوسف جس کا باپ کے مائیں امیر کی ہیں، باپ کی جائیداد میں ہقدار ہے یا نہیں؟ محمد یوسف کی بھی جائیداد کا مالک محمد امیر ہے، اس میں سے تحقیق محمد یحییٰ بھی ہقدار ہے یا نہیں؟

۴۔ محمد یحییٰ نے سوتا، محمد یوسف کی بیوہ حفیظہ سے نکاح کیا، اس وقت میں محمد امیر آیا، اس نے محمد یحییٰ کا حصہ محمد امیر کو دینا چاہیے یا نہیں؟ اور اس کی والدہ امیر کے غلام اور کوئی اور؟ نہیں، محمد یحییٰ سے

۱۔ "ولو كان ولده غاسقاً واراد ان يصرف ماله إلى وجوه العسر والمحرمه عن مصبرات، هذا حرام من تركه" (المعنى: فعالمكبر: ۳۰، ۳۱، ۳۲، كتاب الهبة، المذاهب المتناسخ في الهبة للتصغير، غلب).

"ولو كان ولده غاسقاً واراد ان يصرف ماله إلى وجوه الخير والمحرمه عن مصبرات، هذا حرام من تركه".

لان فيه إكراه على المعصية" خلاصة الفتاوى ۳۰۵، ۳۰۶، كتاب الهبة، جس آخر فی الهبة من تصیر، وشبهہ.

نہی کی اور انہیں گھر و مکان کی نعمت پر لگا دے۔ یہ تھے احمد حسنؒ۔ یہ حیات ہے۔ حق کا چھپنا یہ ممکن اور چھپنا ہے
 کیا تھا؟

۵۔ محمد حسن کا حق اور اس کی نعمت پر لگا دیا تاکہ احمد حسنؒ سے یہ کسی اور نہ چھپی ہو چھپتا ہے۔ اگر
 چھپتا ہے تو کیا؟

۶۔ محمد حسن کا انتقال دیکھ کے سامنے، اور محمد اس نے نعمت چاہی اور بھی چھپ رہی، اس میں کتنا عکاس
 کا حق ہے؟

الحجاب حجابہ وہ حجاب:

محمدؐ کی احوال کے وقت پہلی اور دوسری دونوں کی وہی سے نتیجہ نکرو مرنے کا۔ چنانچہ محمدؐ کی
 کے ترکہ سے محمدؐ کی نعمتیں لے کر (اس میں بھی سے محمدؐ نے اپنے انتقال پر اپنے والد کا پانچ لاکھ لے کر محمدؐ اب اس
 کے ترکہ سے بھی پندرہ لاکھ چھ لاکھ لے کر)۔

۲۔ محمدؐ کی انتقال پر پورے دو لاکھ لاکھ موجود تھی۔ اس کا ترکہ پانچ صد ہزار روپے و دو سو
 روپے تھیں۔ اس کا لاکھ صد لاکھ پھر کو۔ (۳)۔ محمدؐ کی نعمتیں کے ترکہ سے اس کے بعد ان کے دو لاکھ لاکھ

۱۔ انصاف فی الخراب پر خیر شرب المرحۃ یعنی: اولہم بالمیوۃ جو، المیت ای لہون، لہ
 بوشہ (المسرحی ص ۱۳، باب نعبات سعید،

روندہ فی الدار الخیر ۱، ۲۔ کتاب الغرائض، باب نعبات، سعید)

دو کذا فی الاختیار لطیف الامحار: ۲۶۶، کتاب الغرائض، فصل فی نعبات، مکیہ حناہ پساویم

۲۔ (راجع رقم الحاشیہ مقدمہ)

۳۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ: یٰہو عبکہ اللہ فی اولادک لک مذکور منہ فی الانس: سورۃ النساء: ۱

مستند:

فی

فی

فی

۱

۲

۲

لے پا لگ بنانا

سوال [۹۸۷]: ”گو نامہ (۱) شرعی فقہ نظر سے کیا ہے، اور گو نامہ است اگر ایک بھائی کی حق نفی

ہوری ہو تو کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

مسئلہ وارفت ایسا ہے کہ جس کو حق تعالیٰ نے پروردگارست قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے (۲)، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تشریح فرمائی ہے۔ اے سب ورثہ کے متضمن ہیں۔ کسی ترتیب سے مستحق کو محروم نہ کرنا کہ تم دینا اور غیر مستحق کو وارث قرار دینا شرعاً جائز نہیں، یہ حقیقی وارث کی حق کفلی ہے (۳)، غصب ہے، ظلم ہے (۴)، جو لوگ فیوض کا مال ناحق کھائیں، ان کے متعلق ارشاد ہے کہ وہ اپنے عیث میں آگ بھروں ہیں اور جہنم میں جلیں گے (۵)۔

گو نامہ کی وجہ سے ہرگز ہرگز وارثت کا اختلاف نہیں ہوگا (۶)۔ فقہ و اللہ تبارک و تعالیٰ اعظم۔

املاہ الشہد محمود و نظری، دور العلوم دیوبند، ۱۲/۶/۱۳۹۰ھ

(۱) ”گو نامہ اجتہاد، لے پا لگ بنانا“۔ (فیروز اللغات، ص ۴۰۴، فیروز سنز لاہور)

(۲) قال اللہ تعالیٰ: ”وَأَرْزُقْكُمْ وَأَمْثَلُوا كَم لَا تَلْبِثُونَ أَنَّهُمْ الْهَرَب لَكُمْ مَعًا فَرُبَّمَا مِنْ أَهْلِ الْكَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا“ (سورة النساء، ۲۱)

(۳) ”عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”من قطع ميراث وارثه، قطع اللہ ميراثه من الجنة يوم النقمه“۔ مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۲۲۶، کتاب الميراث، باب الوصایا، الفصل الثالث، قدیمی

(۴) ”وعن أبي حنيفة انما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”لا تسلطوا، لا یحل مال امرئ ولا یطیب نفس منه“۔ مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۲۵۵، کتاب البیوع، باب الغصب والعدایة، الفصل الثانی، قدیمی

(۵) فان اللہ تبارک و تعالیٰ ”وان الذین یاکفون اموالہم یتیمی ظللنا انما یاکفون فی عینہم ناراً ویسفلون سعوا“ (سورة النساء، ۱۰)

(۶) ”تکرر اختلاف وارث کے باب میں ہیں، وہاں یہاں جہاں پاسے جائیں وہ لوگ مستحق وارثت میں آئے اور ان میں سے

نہ بد سا اور وقف کے ذریعہ ورثہ کو محروم کرنا

سید ابن ابراہیمؒ ایک شخص ہزار کے زمانہ میں ہند پانچ سال اپنی ماں کے ساتھ ہوا پتی جدی چاندی اور ترکہ چھوڑ کر گھر سے نکل کھڑا ہوا، جس کا وارث مگر اور کا چچا بھائی بن گیا اور اس کی اولاد اور اس ماں پر قابض چلی آتی ہے۔ دوران سفر میں مضر کی ماں کا بھی فتول ہو گیا اور غصہ کیا جس شخص نے یہ خبر سنی پر ورش پائی اور پھر پھر بنا مگر ایک چھ تہم ہو کر کسی کی ملازمت حقیر کی، حتیٰ کہ اس نے پھر خود تجارت شراب کی، نہ رشتہ ہو سکی باہر بھی برادرانی میں کی اور اپنی خود پیدا کر دہ آتی جس سے جاندا ہوا ہوئی۔

اب اس کی حیرت فریبہ ۵۰ یا ۶۰ برس کی ہوگی، جب کہ اس سے بھائی کی اوڑھن کو کسی طرح سے معلوم ہو گیا تو دون کا باز رکھ ہے، دونوں کے پاس آئے جاسنے قبل اور اس سے متعلقہ ہوتے رہے۔ وہ شخص چونکہ ادا لہجہ، بیوی نا بھی وقتیں ہوتی تھا، اس نے اپنا مکان مسجد کے سامنے پر وقت کر دیا۔

چند سال بعد اپنے مرضِ امواتِ لائق ہونے سے قبل اس نے ایک رقم جو کہ تقریباً دو سو روپے کی ہے تین آدمیوں کی تحریز میں ہے اور یہ وصیت ترمذی کتب و بیہ حسب تک میں لکھ دی ہوئی اپنے مصارف میں لکھ لی گئی اور میرے مرنے کے بعد ان کے اپنے کھاتے میں بدل کر مرنے کے بعد جو بیچنے کی گئیں انھیں صرف کر دینا میری کوئی وارث نہیں اور نہ ہی کسی کو دینا ہے بتا ہوں۔ ہر چند کہ کیا کہ تمہارے بھائی کی اولاد ہے ان کو چاہو دے دو مگر انھوں نے نہ مانا۔

اس واقعہ کے تقریباً ایک ماہ بعد ان کو عمر شریف کا ایک بیٹا اور تین چھ روزہ بھائی ہو کر انتقال فرم گئے۔ اب اس کے بھائی کی اولاد اس کے نزدیک رہی ہے۔ شریف شریف سے اس کا فیصلہ فرما کر عذری مقدمہ داخل شدہ ہے۔ اور جو عمر شریف کا بیٹا تھا۔ اب وہ اپنی پست پر مت فخر ہو جائے۔ ایک آٹھ لاکھ روپے سے دو سو لاکھ روپے کی دولتیں ہیں۔

”وبسبب الإزاحة يحدث حشال ثلاث سالكات وهو القرابة. والسبب وهو الزوجية.

والتولاء: التصديق العائلي كبره ١٦-١٧. كتاب لغير النضي، الباب الاول، رشيديه

١٠ ركنها في الصغر للمختار. ٢٤٦: ٤، كتاب الفرائض. مطبعه

الكتاب في الاجتهاد للعبد المذنب ٢ ٥٥٥، كتاب الغرر، مكتبة حقايقه بغداد.

الحوار، ح. مد، ومصلیٰ:

۱۔ اوقات ملک غیر اختیار کی تے (۱) ابتدا باپ وقت نہیں تے کہ اپنے بعد وراثت میں سے کسی کو نام
دے۔ (۲) قرأت تے نو سرائے اوقات کا تحقیق کر پے، دیاں کو غم، پچھنے کا نام مراثت راضی ہوا
نہیں ہو۔ ابتدا مصلیٰ، تسلیہ و التیہ ہے۔ راجی تروکی اور صحت کی حالت میں چلے ملک میں کسی کو کا پاتہ
تقریب کر تے انی، رپ، جمع قدم، وقت سب کو کر نام تاک (۳)۔ اگر از اشیر، اور رپ، ویشیں نہ کریر سے بعد
تو ہم پیر وندھائی، فرامائی میں سے نہ کرے کی تو بہتر یہ ہے کہ اپنی زمانہ کی اور صحت میں نہ جائیداد کا حاکم غیر
میں صحت کرے (۴)۔ اور صورت سوال میں تو پامید وقت مل ۱۱۱ ہے، اپنی حق و حق و شکی نہ ادا کا حال

۱۔ "الاورت حد فی لایستعمل ما لیس فیہ"۔ محکمۃ، ۵۰۵، اختیار، ۵۰۵، کتاب الدیوی، مطبعہ دار الفکر
العیون، مصر۔

"وہند اعلم مختص بحال العرب، وغیرہ راجیہ، تو اختیار صواب لعلک، جامعہ حریہ تو
احیاء، حد لاور السور، والثانی حیرہ من اسباب الضک، انس الحقائق، ۱۰۰، کتاب
الفہم، غز، محکمۃ العلمہ بیروت۔

۲۔ "ثابت اذا احتار فی وجہ التبعیہ، او اضطراری، او السور"۔ مجمع الاطیاف، ۱۰۳
کتاب الخیر، دکنہ، صفحہ ۱۰۷، کونہ:

۳۔ "انس یعنی اللہ تعالیٰ عہ ذل لاس رسول انما صلی اللہ علیہ وسلم، ان قطع من وجہ، قطع
اللہ من اللہ من اللہ، وذل من اللہ، منکم، ذل تصدیق، ص ۲۰۰، دار الوسیط، الفضل
الطائف، بیروت۔

۴۔ "تاریخ تصدیق فی مدۃ کیدہ"۔ شرح الامام، ۱۰۹، دہلیہ، وسیع، ۲۵۳، دار الفکر، ۱۰۶۴
کتاب التشریح، اناب، لعلک، محکمۃ حقیقہ، کونہ:

۵۔ "اگر کمال صلی ولیدہ لعلک، لاسعی ان بعقیہ اکثر من فوائد کیدہ لعلک معنی فی اللہ
وہم کیں ولیدہ لعلک وذل یعرف ذل لی وجہ لعلک، وجہ من اللہ، ہذا جہ من مکتہ"

۶۔ "الحدیث العسکری"۔ ۳۶۶، کتاب الیہ، اناب، لعلک، فی الیہ لعلک، وغیرہ

۷۔ "وہم فی استادی البیرونی علی ہامش الفتاویٰ للعالمگیری، ۲۳، ۱۰۶، کتاب الیہ، العسکری، لعلک
حدیث العسکری، رشیدہ:

خالق یا باپ کی وارث ہو سکتی ہے اور یہی ایسی ناقصہ اولاد کو باپ خالی نہیں کر سکتا، اگر ان کی اولاد خود خالق کر دے تو یہ جائزہ اور حق بجانب نہیں ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

یہ اولاد کی ناقصی یقیناً قاض گرفت اور حرم ہے، مگر اس سے وہ وارثت سے محروم نہیں ہو سکتی۔ نہ باپ کو محروم کرنے کا حق ہے۔ اگر باپ نے کبھی بھی دیا، بلکہ تحریر کر دیا کہ میں سبھی اپنی اولاد کو محروم کر دیا ہے، میرے ترکہ میں سے کوئی حصہ نہ دے گا تو یہ حق بھی یکا ہے اس کو صریحاً ضرر ملے گا (۱)۔

اگر باپ نے اپنے تمام مال اپنی زندگی میں خود خرچ کر دیا، خواہ دوسرے عزیز قریب کو دے دیا، یا خیر یا و ساریس کو تقسیم کیا، یا دوسری و سہ جد و خجہ اس کا دیا، یا اپنے بعد کے لیے کچھ نہیں چھوڑا تو دوسری بات ہے، لیکن ایسا کرنا ناجائز نہیں آتا ہے (۲)۔ ہاں اگر یہ خیال ہو کہ میرے بعد میری اولاد اس مال کو وارثت میں نہ دے اور صرف میری نافرمانی میں صرف میرے ترکہ کو خیر کر دینا چاہیے تو اس کا مال نافرمانی میں صرف کرنا ہو۔

۱۔ "عن انس رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "من قطع ميراث واوله، قطع الله ميراثه من الحديثه النضامة" (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النہوع، باب الوصایا، الفصل الثالث، ص ۲۶۶، قدیمی)

"استدل فی امرئۃ ماتت عن أم وأخت شقیقة، وحلفت ترکہ مسجلاً عنی تمتعاً وفوناً أشهدت الأخت العزیزة علی نفسها بعد قسمة بعضها أنها أسقطت حقها من علیة إرث أختها وترکتها لأهلها المعزوزة، فلیل لا یصح الإسقاط السہ کور"

الجواب: الآثار جبری لا یسقط بالإسقاط (تفہیم الفتاویٰ النحامیة، کتاب الإقرار، معظم الإثبات جبری لا یسقط بالإسقاط، ۵۴۱۲، مکتبہ مبینہ مصر)

۲۔ "عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک رضي الله تعالى عنه، قلت يا رسول الله! - صلى الله تعالى عليه وسلم - إن من توسى أن أخضع من مالي صدقةً بنی الله والی رسولہ صلى الله تعالى عليه وسلم قال: "أفمک عیبک عن مالک، فهو حیث نکت" الحديث. (صحيح البخاری، کتاب الوصایا، باب إذا تصدق أو وقف بعض ماله أو بعض رقيقه أو دوابه فهو جائز، ۳۸۹۱، قدیمی)

فإن الحفاظ المستقلی "واستدل به علی کراهة التصدق بجمع المال" (فتح الباری، کتاب الوصایا، باب إذا تصدق أو وقف بعض رقيقه أو دوابه فهو جائز، ۳۸۵۵، قدیمی)

”ولم یکن ولدہ عاشقاً وادان بعرف ماله الی وجہ العبر وبحرمہ عن المیراث، هذا

سبب من تركه، كذا فی الخلاصة، ۱۵۰، عالمگیری، ۱۶۱، فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمد شاکوی حفظہ اللہ عن، جمعین مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۱۸/۱۲/۶۰ھ۔

جوابات صحیح ہیں: سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۲۰/۲/۶۰ھ، فی الجچہ ۶۰ھ۔

صحیح: عبداللطیف، مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۲۳/۲/۶۰ھ، فی الجچہ ۶۰ھ۔

ترکہ کے مکان سے کسی وارث کو الگ کرنا

سوال (۱۹۷۷): میں میرے بھائی کے والدین اور میرے باپ کا نام عبد اللطیف تھا میرے باپ کے دو بھائی عبد البصیر و عبد العظیم تھے اور میرے دادا کا نام عبد الباری تھا۔ دادا کی حیات ہی میں میرے باپ کے دونوں بھائی الگ ہو گئے تھے۔ کاروبار بھی علیحدہ کر لیا۔ اور انہوں نے جس وقت مکان کی تعمیر کی تو جس جگہ میں رہتے تھے وہی تعمیر کیا، بقید مکان جس میں میرے والد رہتے تھے وہ تعمیر نہیں ہوا۔ چونکہ میرا باپ علیحدہ ہو گیا تھا۔

اب اللہ کا حکم ایسا ہوتا ہے کہ میرے والد کا انتقال میرے دادا کے سامنے ہی ہو جاتا ہے، اب میں عبد اللطیف میرے باپ کے ہو گیا۔ اب کچھ آدمیوں کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا کہ عبد اللطیف کے چچا مکان میں نہ دیں گے، تو کبھی کبھی میرے دادا سے اور وادی مسعود سے یہ سوال کر لیا کرتے تھے کہ حقیقہ کا نام مکان میں چڑھاؤ۔ میرا چچا عبد البصیر یہ کہہ کر براہ راست، یا تھا کہ حقیقہ کو ہم سر تو رکھیں گے اس کو علیحدہ نہیں کریں گے، جس کی مثال یہ ہے کہ ہمارے مکان کے برابر میں ایک مکان بک رہا تھا جو میرے چچا عبد البصیر نے میرے ذمہ خریدنے نہیں دیا اور یہ کہہ کر میرے دادا سے کہ ہم حقیقہ کو نہیں نکالیں گے۔

اب دادا وادی کا انتقال ہو گیا تو ہمارے چچا عبد العظیم نے ان کی وصیت کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے اپنے نام صحنی عبد العظیم اور عبد البصیر کا اندراج سید نشانی میں کیا۔ اب میرے دونوں چچا کا انتقال ہو گیا، اور دونوں

۱۱۱ (الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الہیۃ، الباب السادس فی الہیۃ للعقود: ۳۹۱، رشیدیہ)

روکذا فی خلاصۃ الفتاویٰ، کتاب الہیۃ، حسن آخر فی الہیۃ من الصغیر ۳۰۰/۳، رشیدیہ)

(وکذا فی الزیادۃ علی فتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الہیۃ، العنص الثالث فی ہیۃ الصغیر، ۲۳۷/۶، رشیدیہ)

اسکی صورت میں درناہ کہ قول بطلاق قاطبی سہاات ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

صورت مسئلہ میں درناہے شوہر نے آنکھ سالی تک اگر طلاق کی شہادت کو چھپایا ہے اور باوجود غلبہ کے شہادت نہیں دی تو وہ اس کھن اور تاخیر یہ غلطی کی وجہ سے فاسق ہو گئے۔

کتابان التمهید کبیرہ، وبحرہ التأخیر بعد النکاح، اشیاء، ص: ۳۲۹ (۱)۔ "شافع،

الحبیہ (۲) آخر شہادۃ لغیر عذر لا یقبل نفسہ، کتاب النکاح، ص: ۳۱۳ (۲)۔

نیز ان کی شہادت قاطبی قبول نہیں۔ نیز مسلمان کے فعل کو حتیٰ اوسع صحیح و حال محل پر عمل کرنے کی شریعت نے تعمیری ہے:

"فصل فی المسلم علی الفسخ والحد واجب ما لم یکن"، مسوط سرحدی.

۱/۲۲ (۳)۔

لہذا ان دونوں کے تعلقات کو نہ جاننا کہ اگر درناہے شوہر کے قول کو صحیح بھی مانا جائے تو ہو سکتا ہے کہ شوہر نے طلاق رجعی دی ہو، اسی کے بعد رجوع کر لیا ہو، یا طلاق بائنہ دی ہو، یا رجوع کر لیا ہو، جس کا درناہے شوہر کو ظلم نہ ہو، لہذا اس صورت میں حیرت سے شریعہ وراثت نہ تحقی ہوئی۔ اگر مبر محال نہیں کیا ہے تو میر کی تحقی ہوئی اور دین میر وراثت پر مقدم ہوگا۔

(۱) (۱) الأشیاء والسطائر، النفس الثاني، اشعند، کتاب النکاح، والشہادات والدعاوی، ص: ۳۷۱، دار الفکر بیروت،

(۲) (۲) الأشیاء والسطائر، النفس الثاني، اشعند، کتاب النکاح، والشہادات والدعاوی، ص: ۳۲۹، دار الفکر بیروت،

(۳) (۳) (۳) المسوط للنسرحسی، کتاب الدعوی، باب اختلاف الاوقات فی الدعوی وغیر ذلک، ص: ۱۱۵، مکتبہ حبیبہ کوئٹہ،

اہمیت اور شہرے شوہر طلاق کو محفوظ و عدم حلالہ کی شہادت دیتے ہیں اور اگر سال ہوئے یعنی طلاق کے وقت بھی شہادت دے۔ چوتھے تھوڑے دن میں شرائط شہادت: بعد از وقت و صورت وغیرہ بھی موجد جس وقت ان کی شہادت معتبر ہوگی اور عورت اور اہل بیت کی مستحق کی ہوگی۔ یہ مہر کی ایسی صورت میں مستحق ہوگی بشرطیکہ معاف نہ کیا ہو اور درجہ شوہر کے مقابل میں دوسرے کو عدم حلالہ کے عادل موجود ہیں تو ان کو ترجیح ہوگی۔ فقہاء و علماء اہل علم۔

تاریخ انشاء: ۱۱/۱۲/۱۳۸۵

صحیح: عبد الطیف، ۹: غرر الحزم، ۵۱۲ھ۔

☆...☆ ☆...☆...☆

الفصل الحادی عشر فی المتفرقات

تالغ کے مال کی ولایت کس کو ہے؟

سوال (۱۸۷): میت کے انتقال کے بعد سب وارثان کا ولی اس کا لڑکا ہے اور میت کی بیوی لڑکے کی مال حقیقی نہیں ہے۔ عورت لڑکے کے ساتھ موافقت نہیں رکھتی اور کہتی ہے کہ میرا حصہ اور میری قیمتا لڑکیوں کا حصہ بندہ کر دو۔ یہ تینوں لڑکیاں، بالغ ہیں، اور عورت بھی عاقلہ نہیں اور میت کے سوتیلے بھائی بھی ہے۔ عورت یہ چاہتی ہے کہ اس کے ساتھ ہے۔ صورت یہ ہے کہ لڑکیاں، والد کے مالک طرف ۲ قیلا بھائی ہے اور ایک طرف سوتیلے چچا ہے۔ لہذا اس صورت میں ان کا ولی کون ہوگا؟

لڑکی کا چچا دیندار بھی نہیں، ان کا حصہ الگ کرنے سے شائع ہونے کا خوف ہے، لہذا اگر ان کا حصہ الگ کر دیا جائے اور شائع ہو جائے تو شریعت کے اعتبار سے ذرا وار کون ہوگا؟ اور تالغ کا حصہ الگ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً:

تالغوں کے مال کی ولایت باپ کے بعد باپ کے بھائی کو حاصل ہوتی ہے، لہذا اگر مرنے والے نے کسی کو وصی بنایا ہو تو وہ ولی ہوگا، اگر کسی کو ولی نہیں بنایا تو ان کا دارا ولی ہوگا، اگر دارا موجود نہ ہو تو چچا عاقلہ وقت کو ولایت حاصل ہے۔ اگر عاقلہ وقت مسلمان ہو تو وہ خود ان تالغوں کے مال کی حاکمیت کرے، یا کسی دیندار شخص کو مقرر کر دے۔ اگر عاقلہ وقت مسلمان نہ ہو تو پھر سربراہ اور وہ چند صلحاء کسی کو مقرر کریں جس کو ان تالغوں کے حق پر خیر خواہ سمجھیں والدہ کو یا بھائیوں کو یہ چچا:

”والولاية لى من مال المصير لى الأب، ثم وصية، ثم وصى وصية، ثم إلى أب الأب، ثم

ایسی وصیہ، نہ بانی اللہ جسے، نہ بانی میں، صبیہ لقا ہے، نہ "نور" (۱)۔ فقہ دانہ سبحان تعالیٰ رحمہ

ترجمہ العربیہ و مشکوٰۃ اللہ عنہ، مکتبی مدرسہ نظامیہ علومہ برہنہ۔

الجواب صحیح، سعید احمد فخری، مکتبی مدرسہ اربعہ الاول، ۱۳۶۳ھ۔

صحیح عبدالحکیم، مدرسہ نظامیہ علومہ، اربعہ الاول، ۱۳۶۳ھ۔

سفیہ کا مال کب اس کے خوائے کیا جائے؟

سوال (۱۹۷۸): زید کا انتقال چند سال قبل ہوا، اس کے اموال (جائیدادیں اور عیب تک تعمیر

نہیں ہوئے، اب تقسیم ہونے والے ہیں۔ وارثین میں ایک اس کی بہن بھی ہے اور وہ غنیہ ہے، یعنی خیر و شر کے

امتیاز کی طاقت نہیں، سبھی راہ اپنی سہولت اور چند زینج مندوں کی تحریروں کی وجہ سے پورے اموال کو نشان

نہرے گئی، اس کا قومی اندیشہ ہے، ہذا سوال یہ ہے کہ تعمیر کے وقت اس کے حصہ کے مال کو اس کے حوالہ کئے

بغیر اس کے دئے یعنی اس کی اولاد کے حوالہ کرنے کی شرعی اجازت ہے یا نہیں؟

سفیہ کے شرعی معنی کیا ہیں، اور کن حالتوں میں مصروفیات ہوتا ہے؟ اگر اس سفیہ کا مال اس کے حوالہ

کر دیں تو پھر اس مال کی خرید و فروخت اور نقل و ہیر کرنے پر تحریروں کا ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر شرعی خیریت، بہن وارث ہے اور وہ غنیہ ہے، اپنے مال کو سب مل ضائع نہ دینے کا قومی مظہر ہے تو

بداہل فہم اپنی ریاضت اس کے حق میں خیر خواہ ہوں اس کی ضروریات کو دیکھ کر کچھ کم مناسب صورت پر اچھا کرنے کی

صلاحیت رکھتا ہوں، غنائی لوگ، جی منظور ہے اس کے حوالہ کریں:

"وعمدہ مساجد عمر بنی النحر بلسفہ وعلفہ، و: ای قلم بہد بلسی صلی اللہ علیہ وسلم"

۱: (نمبر الاصدار مع الدر المنصور: ۵۳۸، ۵۳۹، کتاب النکاح، فصل: لایعقل وکیل البیع

والشراء، قبل باب النکاح ما یخصومذ الفرض - سعید)

(و کذا فی النحر المرائق ۴: ۳۰۱، کتاب النکاح، باب: النکاح بالبیع والشراء، رجبہ)

الجواب حامداً ومصلحاً:

ولی عہد بنائے کا تو حق ہے مگر اسے حق وراثت نہیں ملے گا، حق وراثت صرف اس کو ملے گا جس کو شریعت نے وارث بنایا ہے (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔
ترجمہ العبد مجتہد غفرلہ، دارالعلوم دہلی، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء۔

بھائی کے وعدے

سوال [۹۹۹۱]: ہمارے باپ اور اماں اور تین بھائی اور تین بہن تھے، اب اتنے بڑی بہن کی شادی کر لی جاتی تو انہوں نے انکار کر دیا، لہذا اب انہیں رہ سو رہے ہیں کاغذ اور ایک ذخیرہ چھپ چکی ہے وہیں سے بھرنی ہوتی رہی، کچھ دنوں کے بعد باپ کا انتقال ہو گیا، پھر ایک بعد بھائی سے بڑے اور چھوٹے بھائی کا انتقال ہو گیا، پھر ہم لوگ تین بہن اور ایک بھائی رہ گئے اور والدہ بھی۔ والدہ نے دو بیٹوں کی شادی کر دی اور پھر دو بھی انتقال کر گئیں۔ اب ہم بھائی اور بہن رہ گئے۔ ہماری پانچ سیر چاندی اور کافی تانبے کے برتن اور کان اور تین تیلہ زمین اور کھرا کر مایہ۔ پھر بھائی کی بھی شادی ہو گئی۔

میرے پاس جو بھتیجا رہا ہے وہی اور بارہ سو روپے تھا، بھائی نے اس وعدے پر لے لیا کہ وہ مجھے بی کرانے گا، ایک ایک پائی ادا کرے گا اور میری زندگی تک میرا ساتھ دے گا۔ جب میں نے ایذا تو وہ مجھے پریشان کرنے لگا اور شادی پر مجبور کرنے لگا، عمر میں شادی نہیں کرنا چاہتی۔ لہذا جناب و لا سے گزارش ہے کہ برائیاں میں سے میری کتنا حق ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

بتا بھائی کا وعدہ ہے اس سے آدھا حصہ یہ کہ ہے (۲)، سب کا سب بھائی کو لینے کا حق نہیں (۳)۔

(۱) "مسئله الإرث بإحدى عصابة ثلاث: بالسب وهو القرابة، والسب وهو الزوجية، والولاية".

(الفقہاء العالم المکرمین: ۳۸۷/۶، کتاب الفرائض، رشیدیہ)

(وکتبہ الملی المد: المحار: ۷۶۲/۹، کتاب الفرائض، سعید)

(وکتبہ الملی الاختیار للعلیل المختار: ۵۵۵/۳، کتاب الفرائض، مکتبہ حقانیہ پشاور)

(۲) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: ﴿وَإِذَا كَانَ مِنْ ذُوْهُنَ وَأَجَلًا وَأَنْسَاءً فَلَهُ مِثْلُ حَقِّ الْأُنثَىٰ﴾ (سورۃ النساء: ۷۴)

(۳) "عن أبي حرة الرقاشی عن عہدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "الأب"

تو چیز آپ کی تھی وہ دھوکے سے بطور قرض لی تھی اس کی واپسی بھائی کے سروا جب ہے (۱)۔ اور جب بھائی کا وعدہ ہے کہ ایک ایک پائی تہذیری ادا کروں گا تو اس وعدہ کو بھی چارٹر ضروری ہے (۲)۔ نیز سند حق واجب کا وعدہ ہے۔ سب کو بلا بدشہابی سے انکار نہیں کرنا چاہیے اس میں کسی اور پروپیگنڈی عناصر ہیں (۳)۔ فیکٹر اللہ بنو نہا علی الطہر۔

ترجمہ محمد نجف، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۹۱ھ۔

اگر سوال شیعہ سنی کے تواریث کا ہو تو جواب کس طرح دیا جائے؟

عبداللہ (۱۹۹۱): ترکولی مفتی، آئی مفتی شیعوں کے مسائل میراث سے واقف ہو تو راستہ، جس میں مورث اپنی شیعہ بہن اور پائی مورث و وارث کی ہوں، یا مورث علی سنی بہن اور پائی مورث و وارث کو دے گی۔ لا تظلموا، الا لاجل مال امری الا یطیع نفسہ۔ (مشکوٰۃ المفہم، ص ۲۵۵، کتاب البیوع، باب الغصب والعارض، الفصل الثانی، فقہی)۔

(۲) عن عائشہ رضى الله تعالى عنها ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال: "من ظلم حذرا، فليطبه حتى يغاث زلف اوعيو واش"، ومن من حاجه، أبواب الصدقات، باب حسن المفاضة وأخذ الحق في عهده، ص ۷۷، فقہی)۔

(۳) وعن ابن جریر، رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم "من ظلم من عهده بدينه حتى ينضي عهده"، (ابن ماجه، المصنف، ص ۱۱۱۵)۔

(۴) الغرض، هو عهد محتسب بدينه على دفع مال ثلثي لرد مثله، (ابن ماجه، ص ۱۱۱۵)۔ کتاب البیوع، فصل فی انقراض، سعید)۔

(۵) قال الله تبارک وتعالى: "يا أيها الذین آمنوا بعد ان فی عهد کان علیکم (سورۃ الاسراء: ۳۴)۔

(۶) عن عائشہ رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "المکاح من سنتی، فمن لم یعمل بسنتی، فليس منی" وشرحوا غائی مشکوٰۃ بکمال الامعان، (ابن ماجه، ص ۱۳۴)۔ کتاب المکاح، باب حاجه فی فصل الشکاح، فقہی)۔

ان کے لئے مصالح اور فوائد سے مطلق ایسا و انہوں نے یہ خبر امام غزالی نے یہ صفحات پر طویل بحث کر کے فقیر اجماع (احیاء العلوم، کتاب آداب المکاح، آفات المکاح و فوائدہ، ۴/۳۶-۳۷، فقہی)۔

شیعہ ہوں خواہ بعض شیعہ بعض سنی ہو، ایسی صورت میں سنی مفتی ایسے استثناء کا جواب کس طرح لکھے، آیا یہ لوگ میں اپنے اصول کے موافق لکھے، یا مورت شیعہ کے ترکہ و حصہ کو اصولی تشیع کے موافق اور مورت حنفی دینی کے ترکہ و حصہ کو اصولی حنفیت کے موافق، یا کیا صورت ہوگی؟ جو صورت ہو مدلل تحریر فرمائیں۔
 المستفتی: محمد یسین مدرسہ احیاء العلوم، اعظم گڑھ۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

یو فرقہ شیعہ کا کافر ہے اس کی رعایت کرتے ہوئے جواب دینا شرعاً درست نہیں، بلکہ جو اسباب میراث اہل اسلام کے نزدیک محتر ہیں نہیں اسباب کے ماتحت ان کو بھی جواب دیا جائے گا۔
 ”لَا تَكْفُرُ بِمَنْ يَتَّبِعُكُمْ فِيْمَا يَنْهَى عَنْهُمُ بِالْأَسْبَابِ فَتَنِي يَتَوَارَثُونَ بَهَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ فِيمَا بَيْنَهُمْ مِنَ النَّسَبِ وَالْبَاءِ، اهـ۔“ (عالمگیری: ۶/۵۴۱، الباب السادس فی میراث اهل الکفر)۔
 اور یو فرقہ کافر نہیں بلکہ ستم ہے، اس کو بھی حنفی سنی اپنے اصول کے مطابق جواب دے گا جیسے کہ اکثر کوئی شافعی، حنبلی، کسی حنفی حنفی سے امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے موافق کوئی مسئلہ دریافت کرے تو حنفی مفتی اس وقت امام شافعی کے مذہب کے موافق جواب نہیں دے گا، امام ادریسیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے موافق جواب دے گا۔

علامہ مصطفیٰ رحمۃ اللہ ویز کا ترجمہ ”در مختار“ کتاب المحظور والایباحہ، فصل فی البیع“ میں ”کتاب احیاء الموات“ سے کچھ پہلے لکھا ہے

”قروخ: کتب: ماقول الشافعی؟ یکتب جواب لیبی حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ“،

اس پر علامہ شامی لکھتے ہیں:

”قولہ: کتب: الخ) مثل الکتابۃ المسوان بالقول، ومثل الشافعی غیرہ، من اصحاب

(۱) (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۶/۵۳، کتاب الفرائض، الباب السادس فی میراث اهل الکفر، رشیہ)۔

(۲) (کنز الدقائق للبوسطی: ۳۰/۶۶۳، کتاب الفرائض، باب میراث اهل الکفر، مکتبہ غفرانہ کوئٹہ)۔

(۳) (کنز فی التوازیۃ علی هامش الفتاویٰ العالمگیریہ: ۶/۴۱، ۴۲، ۴۳، کتاب الفرائض، الفصل الخامس

خیرات کے متعلق یہ ہے کہ اگر میت نے وصیت کی ہے تو ایک ٹکٹ میں اس کو نقد کرن ضروری ہوگا اور اس سے نہ کہ جس ورثہ کی اجازت پر مدفون ہے اور ورثہ بالغ ہوں اور اجازت دیدیں تو زائد میں وصیت نافذ ہو سکتی ہے، ورثہ نہیں (۱) اگر وصیت نہیں کی تو انتقال کے بعد سے تمام ترکہ میت کی ملک سے خارج ہو کر ورثہ کی ملک میں آ گیا، ورثہ کو اختیار ہے جس دور چاہیں خیرات کر کے میت کو ثواب پہنچائیں (۲) لیکن اگر کوئی وارث تا بالغ بھی ہے تو اس کے حصہ کو صدقہ کرنا جائز نہیں (۳) زون کے ذمہ کچھ لازم نہیں (۴) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

خیر والہ محمد محمود شنبوی، مفتی اللہ عنہ، محنتی مدرسہ مظاہر علوم مبارکیوں، بکرا، ۱۴۱۶ھ۔
الجواب صحیح، معید احمد غفرلہ۔

قرائن کے قواعد

عالیٰ جناب مولانا مفتی محمود الحسن صاحب!

السلام علیکم

عرض ہے کہ خادم کو ذیل کا مدد کی جلد ضرورت ہے۔ وہی ہند:

مسئوال [۱۹۸۵]: اگر ایک نام کے بہت سے وارث ہوں تو ان میں باہم تقسیم کرنے کیلئے سهام

(۱) "رجوز بالمثل للأجنبي وإن لم يجر الوارث ذلك، لا الزيادة عليه، إلا أن تجوز وراثته بعد موته

وهم كبا، المرأة أن يكونوا من أهل التصرف" (دال المحتار: ۶۵۰/۲، کتاب الوصایا، سعید)

روكنا، فی الفتاویٰ العالمیہ: ۹۰/۲، کتاب الوصایا، رشیدیہ)

(۲) "لأن التركة في الاصطلاح ما تركه الميت من الأموال صافيًا عن تعق حق الغير بعين من الأموال"،

(دال المحتار: ۷۹/۲، کتاب القرائن، سعید)

(۳) "وبكره الخافه الطعام في اليوم الأول، والثالث، وبعد الأسبوع..... ولا سيما إذا كان في الوفاة

صغار أو غائب"، (دال المحتار: کتاب الملوقة، باب ملوقة الجنائز، مطلب فی كراة الضیافة من أهل

المیت: ۲۳۰/۲، ۲۳۱، سعید)

(۴) "وبكره هخافه الطعام من أهل المیت، لأنه شرع في الشرور، وهي بدعة مستحبة"

(دال المحتار، المصدر السابق)

لگانے کا چودا قاعدہ قرار کرنے کے بعد فرائض کے دیگر مسائل پر آجوتے آجوتے بھی ہیں، مگر کچھ عدم سنوں سننا سے بالکل مناسبت نہیں، شاید کچھ جیسے ضعیف الاستعداد والہ کو بھی آپ جیسے دیکھنا-تھنا اور اساتذہ سے فائدہ پہنچے۔ یہ فن بہت عمدہ ہے، مگر نہیں پڑھا، اس لئے اس فن کی مثال مشکل و سطران کے بیان کرنے سے ناامید ہے کہ کریر فرمائیں گے اور حق الامکان تسبیح فرمائیں گے۔

نہ، مرثیہ احمد شہر دہلوی، مغرب جامع مسجد کافکا، ضلع تہلہ-۱۳، ۱۲ نومبر ۱۳۶۰ء۔

الجواب

محرمی اولیٰ مکر اسلام، درہم و درہم

آپ کو سوال نہایت مختصر ہے، ملاحظہ قاری صاحب سے دریافت کیا، مگر کوئی تعین مفہوم حاصل نہیں ہو، بلکہ علیٰ سبیل التعمین بذکر یہ کہ اگر ورثہ متعدد ہوں اور مثلاً سب کا نام مزید ہے تو ہر حصہ تقسیم ان میں نہیں کیا مشکل ہے۔ اور میں نے یہ سمجھ کر اگر ایک قسم کے چند وارث ہوں، مثلاً چند بیویاں ہوں، بیٹے بیٹے ہوں، یہ چند بھائی ہوں، ان میں تقسیم کرنے کی کیا صورت ہے۔

اول صورت میں تو تیز پڑھیں، اول ثانی و ثالث (۱) یا پڑھیں، فقہ ان اب ذریعہ و سب سے مثلاً: زید اول و زید ثانی و زید ثالث و غیرہ، و زید بن عمر زید بن عمر، و زید بن غابہ و غیرہ، اسی طرح ثالث میں بھی آسانی ہے۔ نیز یہاں انصاف الی و زوجہ سے بھی تیز ہو سکتی ہے۔

دوئی صورت میں سہ ماہ میں لگانے کیلئے ضرورت ہے کہ ان ورثہ کی کویت معلوم ہو، یعنی ورثہ تین قسم

۱۔ "بغیر کل نصیب و بلف انصاء، الاول و الثانی و الثالث، و یکب اسماء و بقر، و غیرہ" عرج اسماء اولاً قلہ المسمی الاول، و من خرج ثانیاً قلہ المسمی لثانی، و من خرج ذک فہ اسمہ الثالث ای کہ بھی انی الاختیر" (الحج المرفوع، ۸۰، ۶۶، کتاب الفسحة، رشیدیہ)

و کذا فی الدر المختار، ۴۶۶، کتاب الفسحة، سعد

و کذا فی الفتاویٰ للعالمگیریہ، ۴۶۶، کتاب الفسحة، الباب الثانی فی بیان کتبہ الفسحة، رشیدیہ:

"وہو اجتماع جماعۃ من العقبہ فی درجۃ واحدہ، یقسم المال بھم باختیار ابد بھم لا باخذ:

أحد بھم، مثلاً ہن "ح و عشرہ بنی آخر المال بھم علی أحد عشرہ سہما تکلی واحد سہم"

(و الفتاویٰ للعالمگیریہ، ۴۶۶، کتاب الفسحة، الباب الثالث فی العصباء، رشیدیہ)

کے ہوتے ہیں۔ اول ذوی الغرض، جن کا حصہ کتاب اللہ میں مقرر ہے (۱)۔ ثانی عصباء، جن کا حصہ مقرر نہیں؛ بلکہ ذوی الغرض کے بعد جو بچہ پڑے وہ لیتے ہیں۔ اور ثب ذوی الغرض کیوں تو حسب ترتیب لے جاتے ہیں (۲)۔

ثالث ذوی الارحام، جو بوقت حد ذوی الغرض و عصباء مستحق ہوتے ہیں۔ اور ان دونوں میں سے کسی کی موجودگی میں مستحق نہیں ہوتے (۳)۔

اب میں عصباء کی چند مثالیں لکھتا ہوں جو کتب نو کے ہیں۔ اور ذوی الغرض کوئی موجود نہیں، ایسی صورت میں ہر وارث کے حصہ میں برابر تقسیم ہوئے جائیں گے۔

مسئلہ ۲				
نوع	ان	ان	ان	ان
۱	۱	۱	۱	۱
مسئلہ ۳				
نوع	ان	ان	ان	ان
۱	۱	۱	۱	۱

- ۱ ذوی الغرض، وہم کل من کان له سهم مقرر فی کتاب اللہ تعالیٰ اونی مستور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او بالإجماع۔ (الفتاویٰ العاتکہ ص ۲۶-۳۳۔ کتاب الفرائض، رشیدیہ)
- ۲ انصاف، وہم کل من لیس نہ سهم مقرر، و یا حد مذنی من سهام ذوی الغرض، و یا ذی ارث واحد جمیع العاقب۔ (الاعتبار لتعلیل المصنوع ص ۲۶/۲۔ کتاب الفرائض باب انصاف، حنفیہ پشاور)
- ۳ کہ فی الفتاویٰ العاتکہ ص ۵۱/۶، کتاب الفرائض، الباب الثالث فی العصباء، رشیدیہ
- ۴ ذوی الارحام، وہم کل غریب لیس مذی سهم ولا عصباء، ولا وارث مع ذی سهم ولا عصباء موی غرض۔ (الاعتبار ص ۶۱/۶۔ کتاب الفرائض، باب مورث ذوی الارحام، سعید)
- ۵ کہ فی الفتاویٰ العاتکہ ص ۵۹/۶، کتاب الفرائض، الباب العاشر فی ذوی الارحام، رشیدیہ

مفتی انوار شین میں توبیختہ تفصیلی کے ساتھ اس علم کے مباحثہ تحریر کیا ہے (۱) اسی ضمن دارینی کتبہ اس فن میں
تحریر نوکرتشائع ہو چکی ہیں۔ لفظ اللہ سبحانہ تعالیٰ علم۔

ترجمہ الحیدر محمد گنگوہی، مفتی اللہ علیہ، ممکن ملحق مدرسہ علمیہ برہمہ مبارکپور۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

یعنی: "حرز آغوش و غواہی کو دوسرے لوگوں کو کھنڈ، کیونکہ یہ نصف طہ ہے" اس حدیث شریف میں تبراہم قرآن میں لکھا ہے۔

معدلاً حبت قرآن میں لکھا ہے۔

فائدہ: جس کو حق اور اس کو میت کہتے ہیں (۱)، وجہ مال و پیرے میں کو ترکہ (۲)۔ اور اس مال کے بدلے دارفتہ متحقق (۳) اور ان کے برائے حساب حصص کو "سہام" کہتے ہیں (۴)۔

ترکہ میت میں حقوق واجبہ

ترکہ میت اس چار قسم کے حق ہیں

۱۔ حق میت کا حق ہے، وہ یہ کہ اس کی تعمیر و ترمیم ہو۔ طاریتہ پر کی جائے، یعنی طہارت بہت ہی قیمتی ہے۔ یہ چارے نہ بہت دلی التعمیر، بلکہ برمیوں کی تعمیر کا ہو جائے۔

۲۔ حق قرآن خواہ اس کا ہے، یعنی امر میت کے زمرہ کو دین، مہر و تحریہ، تو بعد تجزیہ و تفسیر و ادائیگی جائے، اگرچہ مال نہ ہو۔

۳۔ حق مومن زندہ ہے، حق میت نے انتقال سے پہلے کوئی وصیت کی ہو، مثلاً یہ کہ میرے قریبی

(۱) "المیت" رجال النبیذ عمر النصف بھا، (۲) عبد اللہ بن عبد اللہ، ص ۵۱۲، (۳) مصداق بہمنیہ، (۴) کوہی۔

(۲) "المیت" فی الاصطلاح، ماشرکہ المیت من الاموال صافا عن تعلیق حق غیر، (۳) مصداق بہمنیہ،

۵۱۲۔ کتاب الفرائض، (۴) مصداق بہمنیہ،

(۵) کدیمی نہیں تحقیق، ص ۴۰۰، کتاب الفرائض، دار الکتاب العلمیہ بیروت،

(۶) "الارث" فی الاصطلاح، حق فایزہ للفقہ، بست المستحق بعد موت من کان لہ ذلک لہذا،

سنہ ۱۰۰۰، لہو سعوی المروت، (۷) لوارب اصطلاح، المستعفی ہی، الطب الحنفی، (۸) الحکمی، (۹) دلیل

الوارث حنفیہ السراجی، ص ۳۰، مصداق بہمنیہ،

(۱۰) کدیمی لہو سعوی، ص ۳۰۰، حرف الف، (۱۱) لوارب الفرائض، کوہی،

(۱۲) "المیت" فی الاصطلاح، (۱۳) لوارب الفرائض، ص ۳۳۱، مصداق بہمنیہ، کوہی،

اولیٰ الفروض، اس کا ترجمہ میں ہے (۱)۔

معاہدات میں کا حصہ یعنی شمس، یلہ ذوی القربى کے حصہ میں ہے کہ بعد حج، بچہ وہ سب مصبات کو
نہ پڑتا ہے، اگر ذوی القربى سے کسی کو گن مصبات کو گن پڑتا ہے (۲)۔

ذوی الارحام، وہ ہیں جنہوں کو ذوی القربى کے حصہ سے حصہ کی صورت میں وارث ہوتے ہیں اور نہ کسی
ذوی القربى میں ورثہ نہیں ہوتے (۳)۔

حصص معینہ کی قسمیں

کل قریب (نصف، ربع، ثمن، ان تینوں کو ذوی القربى کی قربیوں میں ہے۔
ثمن، شمس، سدی، ان تینوں کو ذوی القربى کی قربیوں میں ہے (۴)۔

۱: ذوی السہم، وہم کی میں کا نہ سہم مفرد میں کتاب اللہ تعالیٰ، اربع سنو سورہ عبہ اسہم۔

نو: الإجماع، والاحتیاء للعلیل المستحار، ۵۵۵/۴، کتاب الفرائض، مکتبہ حجابہ پشاور:

و کتاب فی الفتاویٰ المدنیہ، ۴/۳۶، کتاب الفرائض، رشیدیہ

۲: العصبۃ وہم کی میں لیس کہ سہم مفرد، ریاضہ ماہی من سہم ذوی القربى، ریاضہ ماہی

جمع لعل، الفتاویٰ المدنیہ، ۲۶۶/۱، کتاب الفرائض، باب العصبۃ، رشیدیہ

و کتاب فی الاحتیاء للعلیل المستحار، ۵۶۲/۴، کتاب الفرائض، مکتبہ حجابہ کوئٹہ

۳: ذوی الارحام، ہو گن ہر سب لیس سدی سہم ولا عصبۃ، ولا یورث مع ذی سہم ولا عصبۃ

المدنیہ، ۶۹۱/۱، کتاب الفرائض، باب یورث ذوی الارحام، رشیدیہ

و کتاب فی الفتاویٰ المدنیہ، ۵۹۱/۲، کتاب الفرائض، باب ذوی الارحام، رشیدیہ

۴: الفرائض المدکورہ فی الفرائض عن الاول نصف والربع، والنصف، و طائی

ثلث والثلثان، والذکر، والذکر، ۸۰۳/۶، کتاب الفرائض، باب المدحرج، رشیدیہ

و کتاب فی الفتاویٰ المدنیہ، ۶۶۶/۶، کتاب الفرائض، باب المدحرج، رشیدیہ

الفرائض، رشیدیہ

فصل فی ذوی الفروض

ذوی الفروض کی تقسیم

ان نر و نری (نفس معینہ) سے مستحقین کو ذوی الفروض کہتے ہیں اور وہ اکل یا دو نفر ہیں، چارہ تو نر (مرد) ہیں، انھیں اثاثہ (عزمتیں) ہیں۔ نفیس ذکور اب، جد، اخیالی، بھائی، بھائی (۱)۔
پسے ان کے حالات معلوم ہو جائیں تو یہ اثاثہ اور ان کے حالات بیان کئے جائیں گے۔

ذکور کے حالات

۱۔ اب کے حالات:

میت کے روز میں اگر باپ موجود ہو تو اس کی حق صورت میں ہے:
اوپر فرض مطلق (سوم) کا مستحق ہوگا، یعنی باپ کو پچھو حصہ سے لے گا اور یہ اس وقت ہے کہ میت نے بیٹا یا بیٹی کا نام نہ لیا ہو۔

دوسرا فرض، تعصیب، یعنی ذوی الفروض کو دینے کی حیثیت سے پہلے چھٹا حصہ یا جائے گا، اس کے بعد دیگر ذوی الفروض کے حصے دے کر جو کچھ بچے گا وہ تعصیب ہونے کی حیثیت میں جائے گا۔ ورنہ اس وقت ہے کہ میت نے بیٹی یا بیٹی کو جو دیا ہو۔

سوم، تعصیب محض یعنی ذوی الفروض کو دینے کے بعد تعصیب دینے کی حیثیت سے جو کچھ بچے گا وہ باپ،

میں جائے گا اور کوئی حصہ معینہ باپ کو نہیں ملے گا، اس حالت میں وہ ذوی الفروض میں سے نہیں ہے۔ اور یہ اس

(۱) "واصباح مدو لستاد بننا عشر بقا، اربعة من الرجال، وهم: الأب، والجد، والابن، والزوج،

وتعدن من النساء: الزوجة، والنت، ومیت لاس والأخت، اب وام، والام، والجد

المصححة" (السراجی، ص ۵۰۵، معید)

ترجمہ: فتاویٰ اعلیٰ المکرمہ، ۸/۲۸۰، کتاب الفرائض، رشیدیہ

وقت ہے کہ درشد کور، یں میں سے (پٹا، پوتا، بیٹی، پوتی) کوئی نہ ہو (۱)۔

۲۔ جد کے حالات:

دادا کی وراثت کی بھی وہی تین صورتیں ہیں جو باپ کی ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ اگر باپ اور دادا دونوں موجود ہیں تو دادا کو کچھ نہیں ملے گا۔۔۔ دونا عدم ہوگا (۲)۔

۳۔ ابن الایم کے احوال:

ایہی بنی بھائی جو صرف ماں میں شریک ہو، اس کی تین صورتیں ہیں: جب کہ وہ ایک ہو تو اس کو سدی ملے گا۔ جب وہ یازہ ہو جس کو شہادت ملے گا، جب میت کی اولاد یا بیٹے کی اولاد یا باپ دادا میں سے کوئی موجود ہو تو بچہ پنچو نہیں ملے گا، بلکہ وہ کالعدم ہوگا (۳)۔

۱۔ "انما المر جائل، خلاو فی الاب، ولہ لاثمة احوال: انقرض المحضر وهو المبدس مع الامن، ومن الامن وین سنس، والمعنصب المحضر، وذلك عند عدم الولد، وولد الامن، والتعصب والفرص، وذلك مع انسب ومنسب الامن، فله المبدس بالفرص وانصف للبت، والیالی له بالتعصب" (الاحیاز لتعلیل المختار: ۵۵۵، ۵۵۶، کتاب الفرائض، مکتبہ حنفیہ، ہندوار)۔
 ۲۔ "و کذا فی الفتاوی العالمگیریہ: ۳۳۸/۶، کتاب الفرائض، الباب الثانی، (رضیدیہ)
 ۳۔ "والحد الصحيح كالأب . . . ويسقط الحد با لأب، لأن الأب أصل في فرائد الحد إلى الميت"، (المراسی، ص: ۶۱، سعید)

(و کذا فی الفتاوی العالمگیریہ: ۳۳۸/۶، کتاب الفرائض، (رضیدیہ)

۳، "والثالث الاخ لام، وله نسس، وللاثمین فصاعد، الثلث، وإن اجتمع المذكور والأناث، استوفی الثلث، قال الله تعالى: "وإن كان رجل یورث کلاله أو امرأة وله أخ أو أخت، فلیکل واحد منهما المبدس"۔ (سورة النساء: ۱۲) والاحیاز لتعلیل المختار: ۵۵۶/۲، کتاب الفرائض، مکتبہ حنفیہ، ہندوار)

(و کذا فی الفتاوی العالمگیریہ: ۳۳۸/۶، کتاب الفرائض، (رضیدیہ)

۱۔ زوج کے احوال:

شوہر کی دوسورتیں ہیں، اگر میت کی اولاد نہ ہو تو نصف طے گا اور اگر اولاد ہو تو ربع کا مستحق ہوگا (۱)، یہاں تک ذکر کا بیان ختم ہوا۔

اناث کے حالات

زوجہ، بنت، بنت المارین، اخت یعنی، اخت اخیانی، اخت علاقائی، ام جدیدہ (داوی، ثانی)۔

۱۔ زوجہ کے احوال:

بیوی کی دوسورتیں ہیں، اگر اولاد نہ ہو تو ربع کی مستحق ہوگی، اگر اولاد ہو تو خمن کی مستحق ہوگی۔ غرض شوہر سے نصف کی مستحق ہوگی (۲)۔

۲۔ بنت کے احوال:

بڑی کی تین سورتیں ہیں: ایک، ہو تو نصف کی مستحق ہوگی، دوسریوں یا دو سے زیادہ ہوں تو خمن کی مستحق ہوں گی (۳)۔ اور اگر لڑکا بھی ہو تو عصب بن بہ نہیں گی، یعنی بڑی کو اکبر اللہ میر لڑکے کو دوبرائے گا (۴)۔ اس صورت میں دو ذیلی الفروع میں نہیں۔

(۱) قال الله تبارک وتعالیٰ: فاولکم نصف ماترک اولادکم من لم یکن لہن ولد، فان کان لہن ولد،

فلکم الربع معاترکن من بعد وصیة یوصی بہا او دین ۛ (سورة النساء: ۱۲)

(۲) قال الله تبارک وتعالیٰ: فاولین الربع معاترکم من لم یکن لکم ولد، فان کان لکم ولد فلیہن النصف

معاترکم من بعد وصیة یوصون بہا او دین ۛ (سورة النساء: ۳)

(۳) قال الله تبارک وتعالیٰ: فایوصیکم الله فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین، فان کن منسا، ففرق

النسین فلیہن ثلثہ ماترک، وان کانت واحدة علیہا النصف ۛ (سورة النساء: ۱۱)

(۴) قال الله تبارک وتعالیٰ: فان کانوا زوجة ورجالا ومسا، فلیذکر مثل حظ الانثیین ۛ (سورة

۳۔ جنت الایمن کے حالات:

پہلی کی چھ صورتیں ہیں جن کو یہی ہیں جو پہلی کی ہیں۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ ریت نے اگر پہلی بھی ہو تو پہلی کو سدس ملے گا۔ پانچویں صورت یہ ہے کہ جب وہاں سے تیرہ دہائیوں ہوں تو پہلی کو کچھ نہیں ملے گا۔ نہایتی صورت یہ ہے کہ جب وہاں دہائیوں پانچویں ہو تو اس صورت میں وہ پہلی اپنے بھائی (پوتے) کے ساتھ حصہ بن جائے گی اور باقی ترکہ میں سے تیرہ دہائیوں کو اور وہاں پہلے کے اول جائے گا (۱)۔

۴۔ سخت عیبی کے حالات:

پہلی ایمن کی پانچ صورتیں ہیں: ایک ہو تو نصف۔ دین زیادہ ہوں تو ثمان۔ اگر تین بھائی بھی ہو تو حصہ بن جائے گی۔ یعنی بھائی کو دو ہزار اور بہن کو ایک ملے گا۔ اگر تین یا چوتھی بھی موجود ہو تو اس کے اپنے کے بعد ہو۔ چھ یا سب تین ایمن مل جائے گا یعنی وہ حصہ بن جائے گی۔ اگر بیٹا، پوتا، باپ، دارا کوئی موجود ہو تو بہن ملے گی اور نہ تین ملے گا (۲)۔

۵۔ سخت علانی کے احوال:

بہن شریک بہن کی حالت ہاتھیں پہنچائی تو وہی بہن تین بہن کی ہیں۔ چھٹی صورت یہ ہے کہ ایک بہن بہن بھی اگر موجود ہو تو اس وقت غلامی بہن کو سدس ملتا ہے جیسا کہ پیش کے ۱۰ جو روئے کی صورت میں چوتھی (۱) "وَسَمَاتُ الْاِمْنِ كَنَابُ الصَّالِبِ، وَلِهِيَ اُخُوْنُ سِتِّ الصَّافِ لِلْمُسَدَّةِ، وَالْاُخُوْنُ سِتِّ الصَّافِ لِمَنْ سَمَاتُ فَصَاعِدَةٌ عِنْدَ عَدَمِ سَمَاتِ الصَّالِبِ، وَلِهِيَ السُّدُسُ مَعَ الْاِوْحِدَةِ اَتَصِيْمَةُ تَكْمِلَةُ لِلثَّلَاثِ، وَلَا يُوْرَثُ مَعَ الصَّلَابِ اِلَّا اِنْ يَكُوْنُ بِسَعْدِ نَهْضٍ اَوْ اَسْعَدَ مَسْجِدٍ غَدَمًا، فَيُعْطِيْنِ، وَالْبَاقِيُ بِيَسْمِهِ لَنْذَكْرُ مَنْ حَقَّ الْاَتَمِيْنُ، وَيَسْقُطُ مَالُاسُ، اِنْ سَوَّاجِي، مَحْ، ۱۰۔ سعید

۱۔ وکلافی الفتاویٰ العالمیہ ۳۴۸، کتاب العرائض، رشیدیہ

(۲) "وَأَمَّا الْاُخُوْنُ لَأَبٍ، اَوْ مَعَ اِوْحِدَةٍ مِمَّا الصَّافِ، اِنْ كَانَ تَحْتِیْنِ لِمَنْ سَمَاتُ فَصَاعِدَةٌ فَهِيَ الْاُخُوْنُ، وَمَعَ الْاِوْحِدَةِ لَأَبٍ، اَوْ مَعَ اِوْحِدَةٍ مِمَّا الصَّافِ، اِنْ كَانَ تَحْتِیْنِ لِمَنْ اِلَّا اِنْ يَكُوْنُ بِسَعْدِ نَهْضٍ اَوْ اَسْعَدَ مَسْجِدٍ غَدَمًا، فَيُعْطِيْنِ، وَالْبَاقِيُ بِيَسْمِهِ لَنْذَكْرُ مَنْ حَقَّ الْاَتَمِيْنُ، وَيَسْقُطُ مَالُاسُ، اِنْ سَوَّاجِي، مَحْ، ۱۰۔ سعید

۱۔ وکلافی الفتاویٰ العالمیہ ۳۴۸، کتاب العرائض، رشیدیہ

نوسن مرتبہ اور رویتیاں ہونے کی صورت میں پوتی کو کچھ نہیں ملے ہے۔ ساتویں صورت یہ ہے کہ زیادہ یا ۱۰۰ بیٹن ہوں تو مالی بکن کو کچھ نہیں ملے گا، بلکہ وہ عدم ہوگی۔ پس اگر اس صورت میں کوئی مالی بھائی بھی نہ ہو تو باقی شریک یا بیٹی بکن کو ملے گا اور وہ مالی بھائی بھی نہ ہو، بیٹن وہ حصہ ہی جائے گی (۱)۔

۶۔ اخٹ اخبانی کے احوال:

اس شریک بکن یا اکل ریشا خان ہے جو امین الام (اس شریک بھائی) کا ہے (۲)۔

۷۔ ہم کے حالات:

اس کی تمین حاتیں ہیں۔ یک حالت میں سوس مرتبہ دو اس وقت کہ میت کے اولاد یہ بیٹا کی دلور ہو، یا دو یا دو سے زیادہ بھائی بکن بھی کسی قسم کے ہوں۔ دوسری صورت میں گٹ ملتا ہے، وہ جب کہ ان میں سے کوئی نہ ہو۔ تیسری صورت میں گٹ ملتا ہے۔ مگر بعد از بیعت اجداد و بیعت اجداد، کسی صورت نے شوہر چھوڑا اور اس باپ کو شوہر کا فرض حصہ عین (نصف) کاٹنے کے بعد جو بیٹے اس کا گٹ ملے، اور اگر مردہ نکال ہوا اور اس نے شوہر چھوڑی اور اس باپ کو شوہر کا فرض حصہ عین (ربع) کاٹے کہ بعد جو بیٹے اس کا گٹ ملے، اس کو سے گا (۳)۔

۱۔ "الأخوات لأب وهن قائلات لأبوين عند عدمهن، فلو أخذت النصف، وثلاثون الثلث عند عدم الأخوات لأب وأم، وهن السدس مع الأخوات لأب وأم بكسمة للثلثين، ولا يبرن مع الأخوات لأب وأم، ولا أن يكون معهن أخ لأب، فيعصبن، فيكون للأختين لأب وأم الثلثان والثاني من الأول ولا المذكور مثل حفظ الأنسب، وهن السدس مع السات أو مع ثلث، لا من"، الفتاوى العالمكبيرة: ۲۶۷-۲۷۵، كتاب الفرائض، الباب الثاني في ذوى القروص، وشيخه

(وكد في السراحي ص ۱۰۰ معيد)

(۲) "والثلث الأخ لأب، وهن السدس، وثلاثين فصاعداً الثلث، وإن اجتمع المذكور والأخت، استوفى الثلث، قال فقہ معالی، فلو أن كان رجل يورث ثلاثة أو امرأة أو نه أخ أو أخت، فلكل واحد منهما السدس، ك"۔ مسرود النساء: ۲۰۰، والاختار لتعليل المحتار: ۵۵۶، كتاب الفرائض، مكتبہ حقیقہ ہناور،

(وكد في الفتاوى العالمكبيرة: ۲۶۸/۶، كتاب الفرائض، وشيخه)

(۳) قال فقہ تارک و معالی: "ولو لأبويه لكل واحد منهما السدس، وإن كان له ولد، فإن لم يكن له ولد =

پر تئیں ہیں :

اولیٰ: جز ہریت چہا، چہا، وغیرہ۔

دوم: اصل میت باپ، دادا وغیرہ۔

سوم: میت کے باپ کا جز: بھائی، بھتیجا وغیرہ۔

چہارم: میت کے دادا کا جز: تایا، چچا وغیرہ۔

ان کی مراعات قرب و قوت کے اعتبار سے: کوئی جینی قریب کی موجودگی میں بعد کو بچہ نہیں ملے گا۔
ترتیب نہ کر دیا جائے گا۔ یعنی جز ہریت کے ہوتے ہوئے اصل میت کو صوبہ کرنے کی حیثیت سے بچہ نہیں
ملے گا (اگرچہ ذہنی التروغ سے ہونے کی حیثیت سے اس کا قصد ضرور ملے گا)۔ اور چہارم میں بھی نسب پنا ہوتا
ہے کہ بچہ نہیں ملے گا۔ یعنی بچے کی موجودگی میں چہرہ حرمت نہ ہوگا۔ نیز بیٹے کی موجودگی میں باپ، باپ کی
موجودگی میں تایا، چچا کو بچہ نہیں ملے گا۔

یہ تو قرب کے لحاظ سے ہے اور قوت کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھائی کی موجودگی میں ماتی بھائی اور بیٹی
بچے کی موجودگی میں ماتی بیٹا کو بچہ نہیں ملے گا (۱)۔

تیم دوم: عصبہ بغیرہ

وہ چارہ جو تئیں ہیں جن کو ذہنی التروغ سے ہونے کی حیثیت سے ایسا ہونے کی صورت میں نصف اور دیا

(۱) "العصبات النسبة ثلاثة: بهمد وعصبه عبرة وعصبه مع غيره" العصبه بهمد وهو كل

ذكر لم يدخل في نسبه إلى الميت أنثى" ثم العصبات بأقسامهم أربعة أصناف: جزء الميت، ثم

أصمہ، ثم جزء ابیہ، ثم جزء جدہ، وبقاعد الأقرب للأقرب منهم بهذا الترتیب، فیصد جزءہ الميت

کذا لا یس، ثم ابیہ وإن سفل، ثم أصلہ الأب، ثم الحد الصحيح وهو أبو الأب وإن علا" ثم جزء ابیہ

الأخ لأبویں، ثم لأب، ثم ابنہ وإن سفل، ثم جزء جدہ لعم لأبویں، ثم لأعم، ثم ابنہ وإن سفل، ثم عمہ

الأب، ثم ابیہ، ثم عم الحد، ثم ابنہ کذا تک، وإن سفل" ویرجعون بقراءۃ التفرع، فیس کان لأبویں

مقدم علی من کان لأب، لقوله علی الله علیه وسلم "إن أعیان بنی الامیہ یورثون دون بنی العلات"

والحاصل أنه عند الاستبراء فی الدرحة یفقد ذوالقرنبین، وعندہ متفاوت علیہا بقدم الإعلیٰ"

والمراد المختار: ۷/ ۷۷۴، کتاب التفرع، الفصل فی العصبات، ص ۷۷

زیادہ ہونے کی صورت میں ملان لگتا ہے۔ وہ اپنے بھائیوں کی ہونے کی صورت میں عصب ہو جاتی ہیں، بیٹی، بیٹے کے ساتھ اور پوتی، پوتے کے ساتھ بیٹی، بیٹن ہونے کے ساتھ وغیرہ۔

تسمیم سوم: عصبہ مع غیرہ

دوسری صورت جو دوسری صورت کے ساتھ مل کر عصب بن جاتی ہے، مثلاً، بیٹن عصب بن جاتی ہے بیٹی کے ساتھ (۳)۔

یہاں تک ذری الغرض اور عصبیات کی تقسیم پوری ہو گئی۔ اب بعض امور کا مدہ کلیہ کے طور پر بیان کئے جاتے ہیں جن سے درش کے مستحق اور محرم ہونے کا حال معلوم ہو سکے۔

فصل فی الحجب والحرمات

حجب

پانچ درجہ ایسے ہیں جن کے تھمس میں دوسرے درجہ کی موجودگی میں کی جاتی ہے، اگر وہ نہ ہوتے تو ان کو حصہ زیادہ ملتا ہے۔ وہ پانچ یہ ہیں: شوہر، بیوی، ماں، پوتی، ملائی، بیٹن، ملائی، اگر والدہ ہو تو شوہر کو نصف ملتا ہے اگر والدہ نہ ہو جوئی میں رائج ملتا ہے وغیرہ وغیرہ (۲)۔

(۱) "تسمیم عصبہ سفیرہ البسات مالابین و نبات الانبیا من الابن و ابن سفیرہ، و الاخوات لابیوی اولادہ باحسب، فہن اربع: ذوات الصف و التلبین۔ یصون عصبہ یا غیرہن"۔ الدر المختار: ۷۷۵، ۷۷۶۔ کتاب الفرائض، فصل فی العصبیات، مسجد:

(۲) کذا فی الفتاوی العالمگیریہ: ۱/۱۶۳، کتاب الفرائض، باب العصبیات، رشیدیہ

(۳) "وأما العصبۃ مع غیرہ، فکل انشی عصبۃ مع انشی آخری کالأخت مع البنت، المذکورہ"۔ التسمیم، ص: ۱۰۰، مسجد:

رو کذا فی الدر المختار: ۷۷۶، ۷۷۷، کتاب الفرائض، باب العصبیات، مسجد:

(۴) "الحجب علی زوجین، حجب نفس، وهو حجب عن سهم، إلی سهم، وذلك الخمسة نفر =

حرمان

چھ درجہ ایسے ہیں جو کبھی محروم نہیں ہوتے، یعنی ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ ان کو کچھ نہ ملے، جیسا کہ باب ۱۰ میں
فیہا بیان آیا ہے۔

اخص وراثت ایسے ہیں کہ کسی وقت ان کو وراثت ملتی ہے کسی وقت نہیں ملتی، اس کا مدار وقت و مکان پر ہے۔
اول یہ کہ جس شخص سے میراث کی قرابت کسی خاص سے ۱۰۰ درجہ اوپر ملے موجود ہوگا وہ شخص محروم ہوگا، مثلاً: اگر واکو
اس سے قرابت پر ملے والد ہے تو والد کی موجودگی میں واکو کو کچھ نہیں ملے گا۔ اسی طرح بیٹے کی موجودگی میں چچا
اور بھائی کی موجودگی میں چچا بھائی کو کچھ نہیں ملے گا۔ لیکن اس قدر حد سے متشدد نہیں کہ ماں کی موجودگی
میں بھی ان کو وراثت ملتی ہے، حالانکہ ان سے رشتہ ماں ہی کے واسطے ہے (۱)۔

دوسرے درجہ ایسے ہیں کہ قرابت کی موجودگی میں ان کو محروم رہے گا، جیسا کہ بھائی کی موجودگی میں چچا محروم
رہتا ہے۔ حصہ بصرہ کی بحث میں اس کا بیان آچکا۔

فصل فی مخارج ذوی الفروض

مخارج فروض:

یہاں سے تقسیم میراث کا طریقہ شروع ہوتا ہے۔ جب یہ معلوم ہو چکا کہ نقل فروض چھ ہیں جن کی

= الروحانی، والاء، وبنات الابن، والاحبات الابن، والبراحی، ص ۱۲۰، باب الحجب، سعید؛
۲۰۰ "ووجب حرمان، والزوجۃ، فربہا، فربق لایحییون، حال الفتنہ وحم منہ، الابن، والاب،
والزوج، والست، والایام، والزوجة، فربق یولود، ویحییون، وخال، وخالۃ، وبنات علیٰ اُخنین
أحدہما، ہذا کل من مدنی، ابی الفیت، بشخص لا یزید مع وجود ذلک الشخص، سوء اولاد الام،
فایہم یزولون، معہا لانعدام استحقاقہا، حجب لبرکۃ، والثانی الاقرب فالأقرب، کما ذکرنا، والبراحی،
ص ۱۶۰، باب الحجب، سعید،

و کما فی تفہیم الفقہاء، ص ۵۰۰، کتاب الفرائض، الباب الرابع فی الحجب، وشیعہ؛

سہام قرار دے کر اس طرح تقسیم کر دیں گے:

مسئلہ ۸		
زویہ	ہنت	ارغ ہنتی
۱	۳	۳

یہاں عمل اس وقت کیا جائے گا جب کہ صرف نوع چائی کے ذوی الطرہض ہوں، مثلاً: اگر کوئی فرض شتان یا ٹکٹ ہو تو تین سے، اگر سدس بھی ہو تو چھ سے، جیسے: زید کا انتقال ہوا، اس نے ماں، چھوڑی اور دو بیٹی، بیٹیں، ایک چچا۔ تو ماں کا سدس ہے اور دو بہنوں کا عثمان ہے، باقی بچا کا ہے۔ چھ سے اس طرح تقسیم کر دیا جائے:

مسئلہ ۹			
ام	اخت ہنتی	اخت ہنتی	عم
۱	۲	۲	۱

اگر دونوں نوع کے مخلوط ہوں تو اگر نوع اول کا نصف مخلوط ہو، نوع ثانی کے سب اقسام کے ساتھ، یا بعض کے ساتھ تو چھ سے تقسیم کیا جائے۔ مثلاً:

مسئلہ ۱۰			
زویہ	ام	اخت اختیاتی	اخت اختیاتی
نصف	سدس	نصف	
۳	۱	۲	

اور اگر نوع اول کا ربع مخلوط ہو، نوع چائی کے کل بعض کے ساتھ تو، وہ سے تقسیم کیا جائے گا مثلاً:

مسئلہ ۱۳

زیر	۱م	اخت اختیاتی	اخت اختیاتی	عم
۲	۲	۲	۲	۳

اور اگر نوے اول کا خرچ موقوف ہو تو نوے پانی کے کل یہ بعض کے ساتھ تو چوبیس سے تقسیم کیا جائے۔ مثلاً:

مسئلہ ۲۴

زیر	۱م	بنت	بنت	عم
۳	۳	۱۱	۸	۱

باب فی العول

جس مدت کل ورثہ کے حصہ کو تقسیم کیا جائے اس کو ”خرچ“ کہتے ہیں۔ ذہنی الفروض ہوئے گئے وقت جب رقم تقسیم کیا جائے تو کل بخارج یہ ہوں گے۔ $۲۴=۱۲=۸=۶=۴=۳=۲$ ۔

کبھی خرچ کم ہو جاتا ہے یعنی اس خرچ سے بیع ذہنی الفروض کے فروض پورے نہیں ہوتے تو ایسے وقت میں خرچ میں کچھ زیادتی کر لی جاتی ہے، اس زیادتی کو اصل فرائض کی اصطلاح میں ”عول“ کہتے ہیں۔ چار خرچ ایسے ہیں کہ جن میں کبھی عول کی ضرورت نہیں پڑتی۔ $۲=۳=۴=۶=۸$ ۔ تین بخارج ایسے ہیں جن میں کبھی کبھی عول کی ضرورت ہوتی ہے، وہ تین یہ ہیں: $۱۲=۱۴=۲۴$ ۔

چھ کا عمل

چھ کا عمل دس تک ہوتا ہے یعنی کبھی اس میں ایک کی زیادتی کریں گے کبھی دس کبھی تین کی کبھی چار کی (۱) اس لئے چار مثالوں کی ضرورت ہوئی مثلاً:

مسئلہ ۱: تحت		
زاد	تحت	اُخت
۳	۲	۲
مسئلہ ۲: تحت		
زاد	تحت	اُخت
۳	۴	۳

(۱) "القول" ہو زیادة المسام على متخرج القريضة، ثم المتخرج سبعة؛ أربعة لا تعمل: الاثنان والثلاثة، والرابعة، والخامسة، وثلاثة قد تعمل بلا غلظة، فبسة تعمل أربع عولات إلى عشرة ونسبة، فتعمل لسبعة كنزوح وسفقتين، ولثمانية كهم، وأى المذكورين من قبل، وأما، وتسعة كهم واح، وأما، ولعشرة كهم واح، وأما، والثمانية تعمل ثلاثاً إلى سبعة عشرة ونسبة، فتعمل لثلاثة إلى سبعة عشرة ونسبة، فتعمل لثلاثة عشر كروحة وسفقتين، وأما، ولخمس عشرة كهم واح، وأما، وتسعة عشر كهم واح، وأما، وأربعة وعشرون تعمل إلى سبعة وعشرين فقط كما مر في بابين "والدم المعيار: ۷۸۶، ۷۸۷، كتاب الفرائض، باب القول، سعيد،

(۲) كذا في الفتاوى العالمگیریہ: ۶۸۷، ۶۸۸، كتاب الفرائض، الباب الثالث عشر في القول، وشيخہ:

(۳) كذا في السراجی، ص: ۱۰۹، باب القول، سعيد:

مسئلہ ۶۔ ع ۹

نوع	انتخابی	م	وقت (ام)
۳	۴	۱	۱

مسئلہ ۹۔ ع ۶

نوع	انتخابی	انتخابی (م)	م
۳	۴	۲	۱

بارہ کاغذوں

بارہ کاغذوں میں تیرہ دو کاغذیں پندرہ کی سترہ اس لئے تین مثالوں کی ضرورت ہوئی مثلاً:

مسئلہ ۱۲۔ ع ۱۳

نوع	وقت	وقت	م
۳	۴	۳	۲

مسئلہ ۱۰۔ ع ۱۵

نوع	پہلے	اب	م
۳	۸	۵	۲

مسئلہ ۱۲۔ ع ۱۱

زجید	انتخابی (م)	انتخابی (م)	جدید
۳	۴	۸	۲

باب الرد

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مخرن سے جمع ذوی الفروض موجودہ حصص دینے کے بعد کچھ بچتا ہے جس کا کوئی مستحق نہیں ہوتا (اس بچے کو فاضل کہتے ہیں) تو یہ فاضل پھر انہیں ذوی الفروض کو ان کے حصص کے حقوق کی نسبت سے مکرر دیا جاتا ہے، اس کو "رد" کہتے ہیں (۱)۔

تو رد گویا کٹول کی ضد ہوا کہ وہاں مخرن میں اضافہ کی ضرورت ہوتی ہے، یہاں مخرن کو کم اور مختصر کرنا چاہیے۔

تنبیہ:

رد کی ضرورت عصبہ کی موجودگی میں کبھی نہیں ہوتی، کیونکہ وہ فاضل کا مستحق ہوتا ہے تو گویا کہ ایسی صورت میں فاضل پختہ ہی نہیں (۲)۔

تنبیہ:

رد میں رد نہیں ہوتا ہے (۳)۔

۱: "الرد عند العول: ما فضل عن فرض ذوی الفروض ولا مستحق له، يرُدُّ على ذوی الفروض بقدر حقوقهم إلا على الزوجین"۔ (المساجی، ص: ۲۸، باب الرد، سعید)

۲: "والرد عند کمالات، فإن فصل عنها: أي عن الفروض والمحال أنه لا عصبه ثمة، يرُدُّ الفاضل علیهم بقدر سهامهم إلا على الزوجین"۔ (الدوا المحار: ۷/۷۸، کتاب الفرائض، باب العول، سعید)

۳: "الرد عند العول" فقہول ما فضل عن فرض ذوی الفروض ولا مستحق له من العصبه ولو کان بحدود"۔ (المشروعی، ص: ۷۷، باب الرد، سعید)

(۳) وراجع الحاشیۃ المتقدمة

مسئلہ رد

وہ کے سرسے چار قسم ہیں۔ پہلی دو قسمیں تو ایسی ہیں جن میں صرف ایسے ورثہ ہوں جن پر وہ دوتا ہے
(یعنی زوجین نے ان کو) اور دوسری دو قسمیں ایسی ہیں جن میں اصحاب الغرہ وغیرہ صحابہ الغرہ وغیرہ کے ورثہ
ہوں (۱)۔

رد کی قسم اول

اول یہ کہ صرف ایک جنس کے ورثہ ہوں یعنی صورت میں عذر کو کسی ورثہ کو خارج قرار دے کر تقسیم کر دیا
جائے۔ مثلاً:-

مسئلہ ۱۰۰۰ ردیہ	
یست	یست
۱	۱

اس صورت میں دو بہت غلطیوں کی قیاس میں آ کر خارج تین کو قرار دیا جائے، ان کو غلطیوں یعنی دو دینے کے
بعد ایک کو غلط قرار دیا جائے گا اور دوسری غلطی کو کوثر بن جائے کہ یہ ایک دینے کو غلط قرار دیا جائے گا۔

دوسری مثال:

مسئلہ ۲۰۰۰ ردیہ	
یست	یست
۱	۱

۱: "لو عسانا کذب فی انوار علی القساہ اربعۃ، ائدھا ان یکون فی السالۃ خمس واحد من ہر
عبدہ عبدہ خمس من لاسرۃ عبدہ، فاجعل السالۃ من ہر سبعہ، کما لو ترک شئین او ائدھن او ائدھن،
فاجعل السالۃ من ہر شئین، العبدہ جی، ص ۲۹، باب الغرہ، سعیدہ

چوتھی مثال

مسئلہ ۱۰: روایات

۱۔	۲۔	۳۔
۱۔	۲۔	۳۔

اس صورت میں روایات کے الفاظ اور اقوال میں اختلاف ہے۔ حسب ضابطہ قرنی چونکہ گریہ منہ دے گا اور
چہرہ بھڑائی ہو جائے گی، اس لیے قائل رہا کہ وہ اسام پانچ ہی سے تقسیم ہو گا۔ کسی سے یہ مثال

مسئلہ ۱۱: روایات

۱۔	۲۔	۳۔
۱۔	۲۔	۳۔

کہ نہایت غلطی کی طرف ہے اور نہ اس میں اختلاف ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ جب شاہ پیر بہار نے فرشتوں
سے واپس کے ایک رات فرشتوں کو ایک ام کو پانچ سہاؤ تقسیم ہونے ایک قائل رہا، اس لیے پانچ سے ہی تقسیم
ہو گیا ہے۔ اس طرح یہ مثال

مسئلہ ۱۲: روایات

۱۔	۲۔	۳۔
۱۔	۲۔	۳۔

اس صورت میں روایات کے الفاظ اور اقوال میں اختلاف ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ جب شاہ پیر بہار نے فرشتوں
سے واپس کے ایک رات فرشتوں کو ایک ام کو پانچ سہاؤ تقسیم ہونے ایک قائل رہا، اس لیے پانچ سے ہی تقسیم
ہو گیا ہے۔ اس طرح یہ مثال

نہیں اور نہ مان، یا نہ نفی نہ مثبت ہوں تو وہی صورت میں کون چٹا کون برا یا بے گناہ۔

ثالث درجہ ثالثہ کا سمجھنا تو صحیح کے سمجھنے پر موقوف ہے، لہذا ان دونوں کا بیان انشاءً
تصحیح کے بعد آئے گا، نتیجہ سے پہلے نسبتوں کا اعلیٰ معطوف ہونا ضروری ہے۔

فصل فی التماثل والتداخل والتوافق والتباين

اعدادوں کے درمیان پانچ قسم کی نسبتیں ہوتی ہیں۔ ۱۔ ترتیل۔ ۲۔ تماش۔ ۳۔ توافق۔ ۴۔ تباہ۔ ۵۔ تباہ۔

۱۔ ترتیل: ترتیل معرفۃ التماثل و التوافق والتباين بين لعددين۔ التماثل لعددين کون
احدهما مساویہ لآخر کثلاثہ و ثلاثہ و تداخل اعدادین المحتصین بأحد امرین علی مہما، ما مان بعد
الظہر الا اکثر، ای مضیہ، نو یکون اکثر العددين متساوی علی الأقل قسمۃ صحیحہ بلا کسر کقسمۃ
لثانی علی ثلاثہ او الثمن۔ وتوافق العددين ان لا یعدا ای لا یسوی التماثل الا اکثر، لکن بعدہما عدد ثالث
کالتماثل مع العشرین بعدہما أربعة، فوافق بالربع۔ وتباين العددين ان لا یعدا العددين المحتصین بعد
ثالث أصلاً کقسمۃ مع العشرہ۔

وإذا أردت معرفۃ التوافق والتباين بين العددين المحتصین أسطر الأقل من الاكثر من لعددين
مترابۃ، فإن توافقا فی واحد ثابت، وہن یوافقا فی الثمن بالصف، أو ثلاثہ فثلث، هكذا فی العشرۃ۔
والدبر لاختیار ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳

قِمَاطِل:

جب دھڑا کہیں میں پرانے ہوں، ان کو قاتل کہتے ہیں اور ان کے درمیان کی نسبت کو قاتل کہتے ہیں۔
جیسے کہی جنس کے درخت کا عدد چار، چار اور دراشت سے بڑوں کو مصرعہ اس کا عدد بھی چار ہے تو عدد و ش اور عدد
سہار کے درمیان قاتل کو نسبت ہوئی۔

تداعفی

تواضع، جب دوسرا پرہیزہ ہوں، بلکہ ایک کم دوسرا زمانہ بلا اور حد واقف حد اکثر کوئی کم سے تو ان کو
تواضع اور ان کے دوسرے کی نسبت تو تواضع میں ہے۔

Shaw's

فی کر نے کا مطلب یہ ہے کہ جو اصل اکثر سے وہ یا زائد مرتبہ مثبت جمعی تفریق کردیں تو عدد التفریق ہو جائے۔ مثلاً اگر اکثر ۹ اور اقل ۳ ہے تو ۶ سے ۳ کو ایک مرتبہ تفریق کیا جائے گا، پھر ۶ سے ۳ کو تفریق کیا تو ۳ باقی بچے گا اور ۳ سے ۳ تفریق کیا تو ۰ باقی رہے گا۔ یعنی ۳ کو ۹ سے ۳ مرتبہ تفریق کیا جائے گا اور ۳ باقی رہے گا۔ اسی طرح ۱۰ اور ۲ کا حاصل ہے۔

بائیں کی طرف رخ کی تعریف یہ ہے کہ ہوا اکثر جب عدو اقل پر تسلیم کیا جائے تو ہوا کسی کمرے سے پورا چلا جائے۔ بعد از انخوری، عدو اقل میں ہوا عدو اقل ایک یا زائد مرتبہ نہ گزرے یا جائے تو ہوا اکثر کے سر میں چلی جائے۔

توافق

تو اقل جب عدراقل، نہ ہو کہ کون کون کرے، بلکہ کوئی مرد و عورت ان دونوں کو کرے تو ان کو حق اور ان کے درمیان کی نسبت کو تو اقل کہتے ہیں، جیسے اگر مرد و عورت ان میں سے اقل یعنی ۱۰۰ کو ان میں سے ۱۰۰ کرے، بلکہ ان دونوں کو ایک مرد و عورت یعنی چار کرے، چار دونوں کو آٹھ اور چار چوبیس۔ بلکہ ان دونوں میں تو اقل یا عورت کی نسبت دونوں کے لئے کہ چار عورت سے راجع کا، ۱۰۰ کو اقل ۱۰۰ ہے اور مرد کا تو اقل ۱۰۰ ہے۔

۵/۱ اور ۱۸ میں توافق، ٹکٹ ہے، یعنی ۳/۱ کا ۱۵/۱ اور ۱۸/۱ دونوں، تین پیچہ بندہ، اور تین
 پختہ ۱۵/۱ کا ۱۵/۱ توافق ۵/۱ ہے، ۱۸/۱ کا ۱۵/۱ ہے، ۱۵/۱ اور ۲۰/۱ میں توافق بائیس ہے، ۱۵/۱ کا ۱۵/۱ ہے، ۲۰/۱ کا
 ۱۵/۱ ہے، ۱۸/۱ اور ۲۰/۱ میں توافق پندرہ ہے، ۱۸/۱ کا ۱۵/۱ ہے، ۲۰/۱ کا ۱۵/۱ ہے۔

ای طرح بائیس بائیس، بائیس، بالشرع جھٹکا جائے۔ پھر دس سے آگے اس طرح کہیں گے، تاہم
 میں اُحد عشر، بحر من حمصہ عمر و غیرہ، مثلاً: ۱۵/۱ اور ۲۵/۱ میں توافق بحر من حمصہ عشر
 ہے۔ پندرہ و دہائی تیس، پندرہ سے پہنچتا تیس، ۲۰/۱ کا ۱۵/۱ ہے، پندرہ تیس کا ۱۵/۱ ہے۔

تعلیل:

تین سب دونوں عددوں کو کوئی تیسرا عدد بھی ملا نہ کرے تو متباین ہوں گے اور ان کے درمیان کی نسبت
 چابین ہوگی، جیسے ۹/۱ اور ۱۸/۱ کے یہ دونوں نہ متماثل ہیں کیونکہ ۹/۱ نہیں، نہ متماثل ہی کیونکہ ۹/۱ نہیں کر سکتا، ۱۸/۱ کو،
 نہ متوافق ہے، کیونکہ کوئی عدد نہ ملے گا ان دونوں کو خالص کرنا، اس لئے یہ متباین ہیں۔

دلیل حصہ:

دو عددوں کے درمیان اگر برابری ہو تو وہ متماثل ہوں گے، اگر برابری نہ ہو تو اگر عدد اول ناقص فدا کرے گا
 اکثر کو تو وہ متماثل ہوں گے، اگر ناقص فدا نہ کرے اکثر کو اگر کوئی عدد نہ ملے (واحد کے علاوہ) ان دونوں کو
 فدا کرے تو وہ متوافق ہوں گے، اگر کوئی عدد نہ ملے (واحد کے علاوہ) فدا نہ کرے (بلکہ واحد ہی نہ کرے) تو وہ
 متباین ہوں گے (۱)۔

تنبیہ:

واحد عدد نہیں (۲)۔

(۱) (راجع الحاشیۃ المنظمة (۱۸))

(۲) "کנסعة مع العشرة، فإنه لا يجمعها شيء سوى اثنى عشر الحد الذي ليس بعدد" (رد المحتار ۱۰۸/۱)

کتاب الفرائض، باب الصغار، ج، سعید

(۱) کذا فی الشرح، ص ۵۹، باب العلل، فصل فی معرفة التوافق والاندخال، سعید

معرفت نسبت کا طریقہ

مداخل اور مثال کی نسبت تو کیا جہی ہے، اور تین اور تین معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عدد داخل کو اکثر سے کم (تفریق) کیا جائے ایک مرتبہ یا چند مرتبہ اور یہ عمل دونوں جانب سے کیا جائے، پس اگر دونوں واحد میں متفق ہو جائیں تو ان کے درمیان توافقی نہیں، بلکہ بتائیں ہے۔ اور اگر واحد کے علاوہ کسی عدد میں متفق ہو جائیں تو ان کے درمیان توافقی ہے اس جزء کے اعتبار سے جو اس کا مخارج ہے، جیسے ایک عدد "سات" ہے اور دوسرا عدد "دس" ہے، اتنی یعنی سات کو جب اکثر یعنی دس سے کم کیا تو تین باقی رہے، پھر سات سے ایک دفعہ تین کم کیا تو چار رہے، پھر چار سے تین کم کئے تو ایک رہا، پھر تین سے ایک دفعہ ایک کم کیا تو دو رہے، پھر دو سے ایک کم کیا تو ایک رہا۔ غرض واحد میں سات، دسوں میں تین ہو گئے، لہذا ان دونوں میں بتائیں ہے (۱)۔

ایک عدد میں ہے دوسرا عدد آٹھ ہے، جس سے آٹھ کم کیا تو بارہ رہے، پھر بارہ سے آٹھ کم کیا تو چار رہے، پھر آٹھ سے چار کم کیا تو چار رہے۔ اب نہ اکثر بھی چار رہا، اور اقل بھی چار رہا، تو دونوں اس میں متفق ہو گئے تو ان دونوں میں توافقی یا رتق ہو، اس لئے کہ دس کا مخارج چار ہے، جس کا باقی پانچ ہوگا اور آٹھ کا باقی دو ہوگا۔ پانچ بزرگ ۴۰، دو بزرگ ۸، یہ سب تک نسبتوں کا بیان ہوا۔ اب صحیح کا بیان شروع کرتا ہے۔

(۱۰) "وإذا أردت معرفة التماثل والتوافق والتداخل والنباه من العددين فصالحا العددين كون أحدهما مساوياً للآخر كثلاثة وثلاثة، وتداخل العددين المختلفين بأحد أمرين على ما هنا: إما أن بعد تقابلهما الأكثر، أي بضعه، أو يكون أكثر العددين مقسماً على الآخر قسمة صحيحة بلا كسر كقسمة الستة على ثلاثة أو اثنين، وتوافق العددين أن لا بعد، أي لا يقسم أحدهما الآخر، لكن بعدهما عدد ثالث كالتمانية مع العشرتين بعدهما أربعة، فيوافقان بالرابع، وتباين العددين أن لا بعد العددين المختلفين عدد ثالث أصلاً كالسبعة مع العشرة

وإذا أردت معرفة أسواق والنباه من العددين المختلفين أسقط الأقل من الأكثر من انجانين مراراً، فإن شرفاً في واحد تباه، وإن فارقاً في اثنين فالتصاف، أو ثلاثة لثالث، هكذا إلى العشرة".
وآخر المختار: ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، کتاب القرائن، باب المخارج، ص ۴۶

روگذا فی القواعد العالکمبریة ۳۶۶/۹، کتاب المغرانی، الباب الثانی عشر فی معرفة التوافق والتماثل والتداخل، وغلبه

مسئلہ ۹، نمبر ۳۰

اب	ام	نکات
$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{5}$	$\frac{2}{10}$

طاقت نکات کے سهام میں کس آتی ہے اور عدد روکس دس ہے اور عدد سهام چار دس میں توافق با نصف ہے، عدد روکس کا وفاق پانچ ہے تو پانچ کو اصل مسئلہ یعنی خرچ ۹/۱ میں ضرب دیں گے جس سے تیس نہیں گے اور چھ سے سهام ملے گئے، ہر ایک کے سهام دو گنی پانچ پانچ میں ضرب دیں گے۔
اور اگر دو مسئلہ عائد ہو یعنی اس میں حوالہ کی نوبت آتی ہو تو عدد روکس کے وفاق کو اصل میں ضرب دیں گے۔ مثلاً:

مسئلہ ۱۲، ۱۵، نمبر ۳۵

زوق	ام	اب	نکات
$\frac{2}{9}$	$\frac{2}{9}$	$\frac{2}{9}$	$\frac{9}{37}$

یہاں بھی نکات پر سهام منقسم ہیں اور عدد روکس ۹/۱ اور عدد سهام ۸/۱ میں توافق با نصف ہے، عدد روکس کا وفاق تین ہے اس کو اصل یعنی پندرہ میں ضرب دیجائے گی جس سے پینتالیس ہو جائیں گے، پھر ہر ایک کے سهام کو تین گنی میں ضرب دیں گے۔

اصل ثانی

یہ کہ ایک طاقت پر سهام منقسم ہوں اور عدد روکس دس و سهام میں تین ہو، اس وقت اس طاقت کے کل

من انکسرت علیہم المسهام فی اصل المسئلۃ، وغیرہا، ان نکات عائذہ کتابین وعشرات اور دوح
والہین دست ہفت ۱۱، (المراجعی فی المیراث، باب التصحیح، ص ۲۲، صحیح)

عدد اثنی عشری کے ساتھ ضرب دینے کے (۱)۔ اگر وہ مندرجہ بالا کے اصول میں ضرب دیں گے۔ مثلاً:

مسئلہ ۱۸۔ تصبیح ۱۸

زاد	۴	انوات اتم
$\frac{4}{1}$	$\frac{4}{3}$	$\frac{4}{9}$

یہاں اثنی عشری سے ماہر پر ماہر منقسم ہیں اور زیادہ دیتا ہیں ہے البتہ ماہر پر ماہر یعنی تین کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے۔ تیس سے انور ہو جائیں گے۔ اب ہر اثنی عشری کو مندرجہ بالا میں جائیں گے۔

مولیٰ مثال

مسئلہ ۱۹۔ تصبیح ۱۹

زاد	انوات ۵
$\frac{4}{15}$	$\frac{4}{9}$

انوات کے ماہر منقسم ہیں، عدد زائد پانچ اور ماہر پر تیس تائین ہے البتہ پانچ و تیس یعنی سات اثنی عشری ہیں۔ انچہ ہر وارث کے برابر دیا جائے پانچ میں ضرب دیں گے۔ تیس سے انوات کے ہر مرتبہ ماہر منقسم ہو جائیں گے اور ہر اثنی عشری کو چار چار دیں گے۔

تبیہ:

بقیہ چار اصول میں ایک لائن کے بعد ہر وارث کی قیمت دوسرے خانہ کے بعد ہر وارث کی۔

۱۔ "ان لا تکتون بلس مہانبہ" و "و مہانبہ" و "الفہ" فی ضرب کل عدد و دوس ہر ایک بے غلط

الکسہ و فی اصل المسئلہ، و عرفہا ہر کات عابثہ کات و لو و خمس سات۔ او زوج و خمس احو اس ذات

و "السر" فی المیراث، باب التصبیح، ص ۲۲، معبد:

جاتی ہے (۱)۔

اصل ثالث

یہ کہ ایک طائفہ سے زائد پر سهام منقسم ہو، اور ان کے درمیان تقاضا ہو، اس وقت کسی ایک عدد کو کسی اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے (۲)۔ اگر وہ طائفہ ہو تو محل ہی میں ضرب دیں گے۔ مثلاً:

مسئلہ ۶، نص ۱۸

زنت ۳	جہات ۳	امام ۳
$\frac{۳}{۱۲}$	$\frac{۱}{۳}$	$\frac{۱}{۳}$

تین جہات کو چار ملے، تین جہات و ایک طائفہ، تین امم کو ایک۔ کسی فریق کے سهام بھی پورے تقسیم نہیں ہوتے، ہر ایک میں کسر ہے اور جملہ عدد اس میں تقاضا ہے۔ لہذا ایک فریق کے روک ۳ کو اس مسئلہ ۶ میں ضرب دیا تو اٹھارہ ہو گئے، پھر ہر فریق کے عدد سهام کو تین میں ضرب دیدی جس سے ہر فریق کے قواد پر سب پورے پورے تقسیم ہو جائیں گے۔

عوام کی مثال:

مسئلہ ۶، نص ۲۱

انوات آب امام ۳	جہات ۳	انوات لام ۳
$\frac{۳}{۱۲}$	$\frac{۱}{۳}$	$\frac{۳}{۶}$

(۱) "واریعہ یس امر، وس والراء وس" (السواحی فی المعبرات، باب التصحیح، ص ۲۶۰، معبد)

(۲) "واما الاربعۃ فاحدها ان یكون الکسر علی طائفتین أو اکثر، ولکن بین اعدادہ وسهم مسئلۃ،

فاحکم فیہا ان یضرب احد الاعداد فی اصل المسئلۃ، مثل: ست نوات وثنت جہات وثلث اعداد"

(السواحی فی المعبرات، باب التصحیح، ص ۲۳۰، معبد)

اصل رابع

یہ کہ ان روکس کے درمیان مداخلت جو اس وقت سب سے بڑے عدد روکس، ماضی مسئلہ میں ضرب
دیں گے۔ اگر جائزہ برحق محول میں ضرب روکس کے (۱)۔ دیتے:

مسئلہ ۱۱، باب ۱۳

$$\begin{array}{r} ۱۲۱ \\ \times ۸۳ \\ \hline \end{array}$$

$$\begin{array}{r} ۳۰۰ \\ \times ۲۰ \\ \hline \end{array}$$

$$\begin{array}{r} ۳۰۰ \\ \times ۲۰ \\ \hline \end{array}$$

یہاں چار کو بھی بارہ کے ماضی کیا نسبت ہے اور تین کو بھی، اور سب سے بڑا عدد روکس بارہ ہے، ابتدا
اصل مسئلہ کو بارہ میں ضرب دیں گے، اب کل مسا ایک سو پچاس روپہ نکلے گا۔ پھر ہر ایک کے ہر سو پورہ
میں ضرب دیں گے، جس سے ۳۰۰ روپہ پچائیں گے اور اس مزاجت کے، اور پورے میں ہوں گے ثلاثتہ ہوتے کیونکہ،
اور پورا کی ہوں گے اثنا عشر سو مائے۔ یہ بتانے کے اعداد کو اب پچیس کر دیں گے۔ مثلاً:

$$\begin{array}{r} ۱۲۱ \\ \times ۸۳ \\ \hline ۸۳ \\ ۹۸۸ \\ \hline \end{array}$$

$$\begin{array}{r} ۳۰۰ \\ \times ۲۰ \\ \hline ۶۰۰ \\ ۶۰۰ \\ \hline \end{array}$$

$$\begin{array}{r} ۳۰۰ \\ \times ۲۰ \\ \hline ۶۰۰ \\ ۶۰۰ \\ \hline \end{array}$$

عول کی مثال

مسئلہ ۲، باب ۱۳، باب ۱۵۱

$$\begin{array}{r} ۳۰۰ \\ \times ۲۰ \\ \hline \end{array}$$

$$\begin{array}{r} ۳۰۰ \\ \times ۲۰ \\ \hline \end{array}$$

$$\begin{array}{r} ۳۰۰ \\ \times ۲۰ \\ \hline \end{array}$$

۱۱۔ "والله اعلم ان يكون بعض الأعداد متداخلاً في البعض، فانه حكمه فيها أن يضرب أكثر الأعداد في
أصل المسئلة مثل أربع زوجات وثلاث أعداد والـ عشر عفا". (المصدر السابق)

تقسیم کر دیں گے۔ جیسے:

مسئلہ ۲۴، فیہ ۲۳۲۰

۶ اقسام	۱۸ جدات	۱۸ بنت	۳ زوجات
۱	۴	۱۶	۳
$\frac{1}{\frac{180}{18} \times}$	$\frac{180}{\frac{180}{18} \times}$	$\frac{180}{\frac{180}{18} \times}$	$\frac{180}{\frac{180}{18} \times}$

ہر زوج کے ۱۳۵ ہوئے، ہر بنت کے ۱۶۰، ہر جد کے ۱۸۰، ہر خیم کے ۱۲۰ ہوئے۔

اصل مسئلہ

یہ کہ ایک طائفہ کے حدود و اس کو دوسرے طائفہ کے حدود میں کے ساتھ تاجان کی نسبت ہو، اس وقت ایک حدود و اس کو دوسرے میں ضرب دیں گے۔ پھر اس ضرب سے پھرے ہیں، پھر حاصل ضرب کو چوتھے میں عینیٰ ہذا انقباض، پھر مجموعہ حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں۔ اگر غلط ہو تو غلط میں ضرب دیں گے۔ پھر ہر فریق فریق کے سهام کو اسی مجموعہ حاصل ضرب میں جس واصل مسئلہ میں ضرب دی گئی ہے ضرب دیں گے، پھر ہر فریق کے مجموعہ سهام کو اس کے افراد کے و اس پر تقسیم کریں گے (۱)۔

- (۱) "والرابع: أن تكون الأعداد متجانسة لأبواب بعضها بعضاً، فالحكمة فيها أن يضرب أحد الأعداد في جميع الناس، ثم مبالغ في جميع الثالث، ثم مبالغ في جميع الرابع، ثم ما اجتمع في أصل المسألة كأمثالين وست جدات وعشر بنات وسبعة أعمام". (السراجي، ص: ۲۳، باب التصحيح، مسجد)
 (۲) "وكذا في الدر المختار: ۷۹۹: ۱، كتاب الميراث، باب الميراث، مسجد)
 (۳) "وكذا في الفتاوى العالمگیری: ۳۱۵، ۳۱۶، كتاب الميراث، باب الميراث عشر في حساب الميراث، رشيدية)

سہام ۱۶/۱۰ کو ۲۱/۱۰ میں ضرب دینے سے ۳۳۶/۱۰ ہوئے جن کو عدد دو کی بنات یعنی دس پر تقسیم کرنے سے ہر بنت کو ۳۳۶/۱۰ ملے۔ سات اقسام کے ایک سہم کو ۲۱/۱۰ میں ضرب دینے سے ۲۱۰/۱۰ ہوئے جن کو عدد دو کی اقسام یعنی سات پر تقسیم کرنے سے ہر سہم کو ۳۰/۱۰ سہام ملے (۱)۔

یہاں تک صحیح کا بیان بفضلہ تعالیٰ پورا ہو گیا۔ اب مسائل رو کے بقیہ وقسموں کا بیان شروع ہوتا ہے جن کا سمجھنا نسبت اور صحیح کے سمجھنے پر موقوف ہے۔

رد کی قسم ثالث

قسم ثالث یہ کہ اصحاب الرد ایک جنس کے ہوں اور ساتھ ہی غیر اصحاب الرد یعنی زوجین میں سے بھی کوئی ہو تو اس وقت اول غیر اصحاب الرد کا فرض اقل بخارج سے دیا جائے گا۔ پھر باقی کو عدد دو کی اصحاب الرد پر برابر تقسیم کر دیا جائے گا، جیسا کہ رد کی قسم اول میں شروع ہی سے تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پھر اگر پرچہ اور اچھڑا غیر مکرر تقسیم ہو جائے تب تو اس میں کچھ کرتا ہی نہیں۔ مثلاً:

مسئلہ ۴، ردیہ			
زوج	بنت	بنت	بنت
۱	۱	۱	۱

یہاں رد قسم کے ورثہ ہیں زوج غیر اصحاب الرد میں سے ہے اور بنات اصحاب الرد میں سے ہیں اور یہ اصحاب الرد ایک ہی جنس کے ہیں تو اول زوج کا فرض اقل بخارج چار سے دیا، باقی رہے تین دو تین بنات کو برابر تقسیم کر دیئے۔ اگر رد کی صورت نہ ہوتی تو خراج بارہ قرار دے کر ربع ۳/۱ کا مستحق زوج ہوتا اور ثلثان ۸/۱ کی مستحق بنات ہوتیں، ایک باقی بچتا۔

(۱) "والثالث: إن كان مع الأول: أي الجنس الواحد من لا يورث عليه وهو نورو حان، أعطى من لا يورث عليه شرعاً من أقل مخارجه وقسم الباقي، فهي من أربعة: للزوج واحد، وبقي ثلاثة، وهي لتسليم عليهن، فلا حاجة إلى الضرب". (المر المختار: ۶/۷۸۹، كتاب الميراث، باب الميراث، سعيد)

مسئلہ ۳، نمبر ۲۰

زوج	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
			۱۵		
$\frac{1}{5}$	۳	۳	۳	۳	۳

یہاں باقی یعنی تین کو عدد دہ اس اصحاب الرد یعنی پانچ کے ساتھ بتایا ہے، بعد اچار کو پانچ میں ضرب دیا، جس سے تین ہو گئے، اب پانچ زوج کو لے اور تین تین ہر بنت کو۔ اگر دو نہ کرتے تو یہاں بھی گزشتہ دونوں مسائل کی طرح بار سے تقسیم کرتے، تین زوج کو ملے، آٹھ بنت کو، ایک باقی رہتا۔

رد کی قسم و اربع

یہ ہے کہ اصحاب الرد ایک جنس سے زائد ہوں اور غیر اصحاب الرد میں سے بھی کوئی ہو تو اس وقت غیر اصحاب الرد کا فرض اقل خارج سے ملے کر جو باقی رہے، اس کو مستند اصحاب الرد پر تقسیم کر دیا جائے، اگر دو چار، پورا تقسیم ہو جائے تو اس میں کچھ اور نہیں کرنا (۱) اور اس کی قطعاً ایک صورت ہے، وہ یہ ہے

مسئلہ وفیہ ۴، نمبر ۳۸

زوج	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
$\frac{1}{12}$	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳

یہاں زوج غیر اصحاب الرد میں سے ہے اور بقیہ مرد و عورت کے چھ است اور ان خواتین اصحاب الرد میں سے

۸۔ خمسہ عشر، فلکل بنت ثلاثة، (الرد المحتار، باب المختار، ج: ۶/۸۹۹، سعید)

(۱) ۳، الرابع لو كان مع الثاني من الأبرذ عليه، فالقسم الباقي من مخرج فرض من الأبرذ عليه على مسئلة من يرد عليه إن استقام كزوج و أربع جدات وست أخوات لأم، فمخرج من الأبرذ عليه أربعة: للزوجة واحد، لبني ثلاثة تنصيب على سهم الجدات وسهم الأخوات، لكنه منكسر على آحاد كل فريق كما سيجي، (الرد المحتار، باب المختار، ج: ۶/۹۰۱، سعید)

زینہ زوجہ کافر جس کا فرض تھا نہ چارہ دینے کے بعد تین باقی رہے، ان تین کو مسئلہ اصحاب لڑو پر تقسیم کر دیا تو پورا تقسیم ہو گیا، اور اس طرح کہ اصحاب لڑو دو قسم کے ہیں: ایک سدا کے مستحق ہیں، یعنی جدات اور دوسرے ثلث کے یعنی اخوات لام، اور جس حالت دہائی صورت میں ثلث اور سدا جمع ہوں تو خزن تین کو فرار دیا جاتا ہے، جیسا کہ ۶۳ میں گذرا، لہذا اس باقی تین کو مسئلہ اصحاب لڑو یعنی تین پر تقسیم کیا جو پورا تقسیم ہو گیا، یعنی ایک توجہ ات کو ملا اور دو اخوات لام کو سدا و تین چارے تقسیم ہو گئے۔

امید رکھنا تو ایک چارہ پر منکسر ہے ورنہ چھ پر لہذا صحیح کی ضرورت پیش آئی مگر یہ ضرورت روکھیلے نہیں، بلکہ ہر طاغوت کے افروغ کے سہام میں کسریٰ وجہ سے جیسا کہ فقیر نے کہے ہیں اس کی توجہ آتی ہے، تصحیح سے چھ سوا میں سے اصل خامس پر یہ عمل کیا جائے گا، وہ اس طرح کہ ایک طاغوت سے زائد ہر کسرتے توڑاں، اور اس کے درمیان نسبت بنائیں جائے گی اور دو توائی یا نصف ہے، اتنی چار اخوات لام اور چار جدات، بعد جدات چار کو فقہاء اخوات نام یعنی تین میں ضرب دیں گے جس سے بارہ بنیں گے، پھر اس بار کو اصل مسئلہ چار میں ضرب دیں گے جس سے زنا بنیں ہو جائیں گے۔

پھر چار سے جو سہام ہر طاغوت کو ملے گا ان کو بارہ میں ضرب دیں گے جس سے بارہ سہام بن جائیں گے، اور بارہ میں جدات کے کہ ہر جدہ کو تین تین مل جائیں گے اور چوبیس اخوات لام کے ہوں گے کہ ہر اخوت نام کو چار مل جائیں گے۔

تنبیہ:

اگر زوجہ دو ہوں تو اس صورت میں ہر زوجہ کو پچھ سہام ملیں گے، اگر تین: دل تو ہر ایک کو چار، اگر چار: دل تو ہر ایک کو تین:۔

اگر رانی صورت پر عمل نہ کیا جاتا تو مثال مذکور میں کل بارہ سہام بن کر تین زوجہ کو ملتے، دو جدات کو، چار اخوات

(۱) "الأربع لو كان مع الثاني من الأربعة عليه، فاقسم الثاني من مخرج فرض من الأربعة عليه على مسئلة من يورثه عليه إن استنفذ كل وجة وأربع جدات وست أسوات لام، فمخرج من الأربعة عليه أربعة للزوجة واحد، سقى ثلاثة لتقسيم على سهم الجدات وسهمي الإخوات، لكنه منكر على أحاد كل فريق كما سيجي". (التر المختار، باب المخرج: ۶۰/۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳

پر تقسیم نہیں ہوتا تو مسئلہ مصائب الروضی پانچ اکثریت غیر اصحاب الروضی آٹھ میں ضرب دیں گے جس سے چالیس بن جائیں گے۔

پھر سہام غیر اصحاب الروضی ایک کو مسئلہ اصحاب الروضی پانچ میں ضرب دیں گے جس سے زوہدات سہام پانچ ہوں گے۔ اور سہام اصحاب الروضی سات کے چار اور جدات کے ایک کو غیر اصحاب الروضی کے کل تعداد سے فرض دینے سے بعد باقی ماندہ یعنی سات میں ضرب دیں گے جس سے بہت کے سہام آٹھ بنیں جو جدات کے علاوہ جدات کے سہام سات ہو جائیں گے۔

یہاں تک رد کا عمل پورا ہو گیا اب صحیح کی ضرورت ہوگی، کیونکہ کسی طائفہ کے سہام اس کے افراد پر منقسم نہیں بلکہ ہر ایک میں سہم ہے لہذا صحیح کے اصول میں سے اصل غاص پر عمل کیا جائے گا بعد زوہدات چار و سہ جدات چھ کے ساتھ توافقی باصناف ہے، چلی چار کو پیر کے نصف تین میں ضرب دیں گے جس سے بارہ بنیں گے جس کو بعد زوہدات نو کے ساتھ توافقی بالثقل ہے لہذا نو کو پیر کے ثلث تین میں ضرب دیں گے جس سے چھ بنیں گے پھر چھ میں کو صحیح الروضی چالیس میں ضرب دیں گے جس سے کل سہام ایک ہزار چار سو چالیس ہو جائیں گے۔

اس کے بعد چالیس سے جس قدر سہام ہر طائفہ کو ملے تھے، ان کو ۱۲۰ میں ضرب دے کر ہر طائفہ کے افراد پر تقسیم کر دیں گے یعنی زوہدات کو چالیس میں سے پانچ ملے جن کو چھتیس میں ضرب دیا جس سے ایک سو اسی ہو گئے، جن کو چار زوہدات پر تقسیم کر دیا، ہر زہد کے بیس چالیس ہو گئے۔ اور جدات کو چالیس میں سے آٹھ بنیں گے جن کو چھتیس میں ضرب دیا تو ایک ہزار آٹھ ہو گئے، جن کو نو جدات پر تقسیم کر دیا، ہر جدت سے ایک سو بارہ ہو گئے۔ اور جدات کو چالیس میں سے سات ملے تھے جن کو چھتیس میں ضرب دیا تو دو سو پانچ ہوئے جن کو چھ جدات پر تقسیم کر دیا، ہر جدہ کو چالیس ملے۔

باب المناسخۃ

اگر تقسیم ترک سے قبل کسی وارث کا انتقال ہو جائے اور ہر دوسرے کا ترکہ یکدم تقسیم کیا جائے اس کو

اس صورت میں: خ کو تین سہام ملے اور بند کو ترک تقسیم ہونے سے پہلے اخ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے وارث ابن اور بنت ہیں۔ اس کا مالی امید بھی تین ہے اور بوقت تکسیم نہ کہ خرج بھی تین قرار دیا گیا، لہذا اب کسی اور ضرب کی حاجت نہیں۔

گرم فی الیہ وخرج کے درمیان توافقی ہو تو اخ خرج کو میت ولی کے خرج میں ضرب دیں گے اور میت اس کے ورثہ کے سہم کو بھی میت خانی کے خرج کے دفع میں ضرب دیں گے اور میت خانی کے ورثہ کے سہام کو مالی الیہ کے دفع میں ضرب دیں گے (۱)۔ (پیسے کر:)

مسئلہ ۲۳۔ نصف ۲۔ نصف ۲۳۔			
زوجہ	ابن	بنت	پ
بندہ	اسم	عمر	اسم
$\frac{۳}{۹}$ $\frac{۱}{۱۸}$	$\frac{۳۳}{۶۹}$	$\frac{۱۵}{۳۰}$	$\frac{۵}{۱۲}$

مسئلہ ۲۴۔ نصف ۲۔ نصف ۲۔ نصف ۲۔ نصف ۲۔				
ابن	ابن	ابن	بنت	بنت
$\frac{۲}{۶}$	$\frac{۲}{۶}$	$\frac{۲}{۶}$	$\frac{۱}{۳}$	$\frac{۱}{۳}$

یہاں میت اول کا خرج اصلاح چوتھوں ورثین و بنت کے سہم میں بکری جیسے تین ملے ضرب دے کر بہتر سے بھیج کی گئی، جس سے اب کو بارہ سہام ملے، پھر اب کا انتقال ہوا اس کا خرج آٹھ قرار دیا۔ آٹھ خرج اور بارہ مالی الیہ میں توافقی بالربع کی نسبت ہے، آٹھ کا دفعی ۱۱ ہے۔ تو میت اس کے خرج بغیر اس سے ورثہ کو

۱: "أول من يستقیم۔ فإن كان بین سہامہ ومسائلہ موفقة، ضربت دفع النصیب فی کل النصیب

الأول" (المرامح: ۸۰۶، ۸۰۷۔ کتاب الميراث، فصل فی المناصحة، سعید)

(و کذا فی التشریفة، ص. ۵۲، باب المناصحة، سعید)

جس قدر سهام نے تھے ان سب کو دھرب دی گئی اور سب مانی کے مانی الید کے وقت تین میں اس کے ورثہ کے سهام کو ضرب دی گئی۔

الانساب

بندہ	اسلم	سمر	احمد	ارشاد	احمد	حمیدہ	سعیدہ
۱۸	۶۸	۳۳	۶	۶	۶	۳	۳

اگر سب مانی کے مانی الید اور خرچ کے درمیان تاجن کی نسبت ہو تو سب مانی کے کل خرچ کو سب اول کے کل خرچ میں اور سب اول کے ورثہ کے سهام میں ضرب دیں گے اور سب مانی کے ورثہ کے سهام کو کل مانی الید میں ضرب دیں گے (۱) مثلاً:

مسئلہ ۴۳۔ تصدق ۱۴۔

زوجہ	ام	اب	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	ابن	بنت
نصف	حصہ	بکر	شکر	صبر	ناصر	فاخر	عامر	طاہر	صغریٰ
$\frac{۳}{۵}$	$\frac{۱}{۱۰}$	$\frac{۲}{۱۰}$	$\frac{۲}{۱۰}$	$\frac{۲}{۱۰}$	$\frac{۲}{۱۰}$	$\frac{۲}{۱۰}$	$\frac{۲}{۱۰}$	$\frac{۲}{۱۰}$	$\frac{۱}{۵}$

(۱) "وإن كان بينهما بابتدأ، فاضرب كل التصحيح الثاني في كل التصحيح الأول، فالملغ محرج الممائل، لسهام وروثة الميت الأول تضرب في المضروب، أعني في التصحيح الثاني، أو في رفته، وسهام وروثة الميت الثاني تضرب في كل ما في يده لوفى وفقه، وإن مات ثالث أو رابع أو خامس، فاجعل الملغ مقام الأولي، وادلفه مقدم الثانية في العمل، ثم في الرابعة والخامسة كذلك إلى غير النهاية". (المراجعي، ص ۳۵، ۳۶، معینہ)

(۲) روکذا فی الدر المختار، ۸۰۴/۶، کتاب النفرض، فصل فی الممانعة، معینہ)

روکذا فی الاخیار لتعین العنصر، ۵۸۹/۲، کتاب النفرض، فصل فی الممانعة، مکبہ حقایقہ، پشاور:

مسئلہ ۳۔ نمبر ۶ و ۵	مذاہل	ضمیمہ ۴
زوی	ان	ان
نمبر	نمبر	نمبر
	۳	۳
	۱۲	۱۲
	۳	۳
	۳	۳
	۳	۳

یہاں میت ملنی کا فیو لید چار ہے مگر خراجِ قسیم پانچ ہے۔ وگھڑا میں تہین کی نسبت ہے، لہذا پانچ کی ضرب یہاں پر تین کی تین سوچے۔ اول کے ہر دم میں اور میت اول کے خراجِ قسیم یعنی چوبیس میں اور چاروں ضرب نیچے آئی یعنی میت ثانی کے ہر دم کے ہر دم میں (۱)۔

الأحزاب: ١٢٠

نصف بكر شاكرك حصار ناصر فاخر عام علي عفتي رشيد سعيد وليد حميد مجيد

٥ ٢٥ ١٠ ١٠ ١٠ ١٠ ١٤ ١٥ ٥ ٣ ٢ ٣ ٣ ٣

[illegible]

بیت	بیت	بیت	بیت
نہا	نہا	نہا	نہا
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{2}$

ابہ ایسا کیا نشان نکلیں پائی ہے جس میں تو افق ہیزین برتھیں نہیں آجائیں (۱):

مسئلہ ۳. بعد الر ۵، تصد ۱۶، تصد ۳۲، تصد ۲۸

زوج	بنت	ام
$\left(\frac{1}{2} \right)$	$\left(\frac{1}{3} \right)$	$\left(\frac{1}{5} \right)$

(۱) ”ولو صار بعض الأبناء مراً قبل القسمة كزوج وبنت وام، نعمت الزوج قبل القسمة على امرأة وأبوين، ثم ماتت البنت عن ابنتين وبنت واحدة، لم ماتت الجدة عن زوج وأخوين، للأهل فيه أن تصح مسألة الميت الأول وتعطى سهام كل وارث من التصحيح، ثم تصح مسألة الميت الثاني، وتنتظر بين مائتي يده من التصحيح الأول وبين التصحيح الثاني، فإن استقام بسبب المعادلة ما في يده من التصحيح الأول على التصحيح الثاني، فلا حاجة إلى الضرب، وإن لم يستقيم، فانظر إن كان بينهما موافقة، فاحرب رفق التصحيح الثاني في التصحيح الأول، وإن كان بينهما مباينة، فانضرب كل التصحيح الأول، فالبلغ مخرج المسائلين لهما، وورثة الميت الأول تضرب في التصحيح الثاني أو في رفق، وسهام ورثة الميت الثاني تضرب في كل مائتي يده أو في رفق“ والسراجي، ص: ۳۵، ۳۶، سبعين

(۲) کذا فی المدو المختار: ۱/۸۰۱، کتاب الفروض، فصل فی المناصفة، سبعین

(۳) کذا فی الاحیاء لمعلیل المختار: ۵۸۹/۲، کتاب الفروض، فصل فی المدسحات، مکتبه حقایقہ
پشاور

(۴) کذا فی الفتاویٰ المالکین: ۴/۳۷۰، کتاب الفروض، الباب الخامس عشر فی المناصفة، رشیدیہ

(۵) کذا فی الشریفہ، ص: ۹۰، ۹۳، باب المدسحة، سبعین

مستندہ ۴	تاش ستیم	زیہ ۴
زہرہ	اب	ام
ضیرہ	عمرو	رحیمہ
$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{16}$	$\frac{1}{8}$

تیسری مثال:

مسئلہ ۶، مع ۲	زنگت	کریمہ مع ۹، مع ۳
بشت	ابن	جدو
رقیہ	خالہ	عظیمہ
$\frac{1}{14}$	$\frac{2}{24}$	$\frac{1}{3}$

مسئلہ ۲، مع ۳	توزن	عظیمہ مع ۵
زوع	وئخ	اؤخ
عبدالرحمن	عبدالرحیم	عبدالکریم
$\frac{2}{8}$	$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{8}$

۱۲۸

الاجزاء

خلید	نعمہ	رحیمہ	رقیہ	غلامہ	عبد اللہ	عبد الرحمن	عبد الرحمن	عبد الرحمن
۸	۱۲	۸	۱۲	۳۳	۳۳	۱۸	۹	۹

نقطہ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد المذنب محمد شفیق حق اللہ منہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہارِ چنور۔

تسعت بعون اللہ تعالیٰ ونوفیقہ لیلۃ السبت

۲۳ / جمادی الثانیہ / ۱۴۲۴ھ



تاریخ نگار: کمالیہ کپور ٹمب، سینک ایڈووکیٹ از عرفان انور مغل

۱۸ / جب / ۱۴۲۴ھ، برطانیہ، ۱۳ / اگست / ۲۰۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتاویٰ محمودیہ سے متعلق چند ضروری باتیں

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی من اقبل بعدہ و آخروہ

۱۔ فتاویٰ محمودیہ کا نام احمدی تعلیمی مصلیٰ ہے۔ عام شریعت کے احکام پر مبنی ہے۔ تمام ان کو حجت پر مبنی ہے۔ خاصیت کے بیان میں یہ کہ اس میں چند نکاتی چیزیں بیان کی گئی ہیں جو عام شریعت کے احکام سے مختلف ہیں۔ مگر ان کا مقصد میں ان چیزوں کے بیان میں نہ تھا کہ اس میں کفر اور کجی ہو۔ اس کی باتیں ہیں۔

۲۔ فتاویٰ محمودیہ میں کل ۹۸۸۵ احکامات ہیں۔ ۱۲۰۰۰ احکامات ہیں جن میں اللہ جل و علا کی آیات کی تعداد ۱۲۵۵ ہے اور ۱۰۰۰ احکامات ہیں جن میں ان کی تعداد ۱۰۰۰ ہے۔

۳۔ فتاویٰ محمودیہ میں کچھ چیزیں ہیں جن کو عام شریعت میں کفر اور کجی سمجھا جاتا ہے۔ مگر ان کی تائید پر ایک کتاب میں تحریر کی گئی ہے کہ عام شریعت کے احکامات ہیں۔

۴۔ اس سے عام شریعت کے احکامات ہیں جن کو عام شریعت میں کفر اور کجی سمجھا جاتا ہے۔ مگر ان کی تائید پر ایک کتاب میں تحریر کی گئی ہے کہ عام شریعت کے احکامات ہیں۔

۵۔ اس سے عام شریعت کے احکامات ہیں جن کو عام شریعت میں کفر اور کجی سمجھا جاتا ہے۔ مگر ان کی تائید پر ایک کتاب میں تحریر کی گئی ہے کہ عام شریعت کے احکامات ہیں۔

۶۔ اس سے عام شریعت کے احکامات ہیں جن کو عام شریعت میں کفر اور کجی سمجھا جاتا ہے۔ مگر ان کی تائید پر ایک کتاب میں تحریر کی گئی ہے کہ عام شریعت کے احکامات ہیں۔

۷۔ فتاویٰ محمودیہ میں کچھ چیزیں ہیں جن کو عام شریعت میں کفر اور کجی سمجھا جاتا ہے۔ مگر ان کی تائید پر ایک کتاب میں تحریر کی گئی ہے کہ عام شریعت کے احکامات ہیں۔

اساتذہ کرام، حضرت مولانا سید منظور احمد مصطفیٰ صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا مفتی رفیع احمد صاحب مدظلہ العالی کے سامنے رہنے پر اسے شرافت قرار کیا، ان حضرات سے فرارِ فوت کے بعد حضرت مولانا مفتی عبدالہادی مدظلہ العالی نے اپنا استیفاء نظر خانہ سے دیکھا، ان حضرات کے قلم کاروں کی طرف مفید اشارے فرمائے، خصوصاً حضرت مفتی عبدالباری صاحب نے بعض مسائل کو اپنے موقع اچھے سے مطابق اپنے جواب میں لکھنے کی نشاندہی فرمائی۔

۵۔ فتاویٰ محمودہ پر پڑھائی و سیرت کے سلسلے میں کسی بھی چیز کی تائید یا انکار لینے کے بغیر مشورہ سے طے لگائی ہے۔

۶۔ فتویٰ محمودہ کی تخریج پر کم و بیش دو علامات کمر بستہ کی ہے، ممبرانِ کتاب کے ایک ہی ضلع کے پودہ پودہ نفع میں کرنا بجا، مشکل تھا اور ان میں کتب نے چونکہ ہمارے ہیں مختلف مطالعہ کے متعدد نسخے ہیں، اجازت جس سماج کو اس کتاب کا جو کچھ دستیاب ہوا، اس نے اسی نسخے کا التزام کر کے تخریج کی، اس وجہ سے تخریج میں بعض کتابوں کے مختلف مطالعہ کے واسطے کمی ہیں، مثلاً "مجمع الزواہر" کے قواعد ہاں نہ آئے، "معارف" کو نہ اور ذرا حوالہ، "نہجۃ العبر" حیرات کے دو نسخے ہیں، لہذا ان دونوں مطالعہ کے واسطے مجمع الزواہر سے دینے گئے ہیں، لیکن چونکہ حوالہ میں "باب الفصل اور مطلب" وغیرہ کا التزام پایا گیا ہے، اس نے افق و قندِ لدنی اعتقاد کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔

۷۔ چونکہ دوری و کوشش تھی کہ ہر ہر بات و حوالہ اور مستند ہاں لے آئے اور ہندی اور گجراتی مشکل حوالہ کے معافی تھیں وقت اور دھرم بڑی لغات کے حوالے بھی دیئے ہیں۔

۸۔ کسی فتویٰ یا عام کتاب کی جواب و ترجیح اور تخریج سے مطلب ان معاند اور مستفید میں کمی سہولت ہوتی ہے، اسی سہولت کی بنیاد پر ہم نے ایک جیسے مسائل کی تخریج سے نئے گزشتہ یا آئندہ مسائل کی طرف مراجعت کے لئے بہت تمہید نامی کی ہے، بجائے مراجعت کے ہم نے تقریباً ہر صفحہ پر جواب کی مشکل تخریج کی ہے کہ چہ گزشتہ یا آئندہ مسئلہ میں ہی مہارت کی تخریج کی گئی ہو۔

۹۔ اکثر مصنفین، ناظرین کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی کتابوں کے آخر میں مصادر و مراجع مستقیماً ذکر

رتے میں، یہ نکتہ ہم نے دیکھا تھا کہ وقت بہ ترقی کے لوازمات، باب الفصل، مطلب اور طبع پر مجھ کر گیا ہے۔ البتہ مصنف اور دیگر طبع متعلق فیائر کرنے کی نظام ضرورت نہیں۔

۱۰۔ قادیانی محمدیہ میں جس کی وجہ خوشنظمی کی گئی ہے کہ وہ دینی مسائل میں کچھ بھی نہ رہے، ان غرض سے اصل نسخہ کی تکرار و دہشت کی گئی ہے، یہ حال قادیانی محمدیہ کی کثرتِ جزیات و مساوات اور بڑی شہامت سے کیا عجیب ہے۔ کوئی مسئلہ شامل کئے بغیر، دیکھا ہو، لہذا اگر اہل مطالعہ کی نظر سے کوئی مسائل اس نوعیت کا گذرے تو کلمہ درخش ہے کہ ان کو اطلاع دے، چنانچہ اس مسئلہ و مسئلہ کے ایڈیٹیشن میں شامل کیا گیا۔

11۔ خاص جوابی: فانی سب جواب کا ترجمہ تمام کے ساتھ تاشیہ میں دیکھا گیا ہے، اور بعض جوابات میں بھی عربی عبارتوں کا ترجمہ ملتا ہے، بعض جگہوں پر حسب ضرورت پر ترجمہ رکھنا تھا۔

۵: سوال ہے ”قرآن سلسلہ“ کا آیت فوش، لہذا کوئی سلسلہ نہیں ہے، دیکھو یہ سلسلہ ہے۔
 امرچند ہونے کے برابر ہیں، لیکن پھر بھی جیسے ”غصہ“ سے ان کو نہیں دیا۔

۱۳۔ چرکھوئی قوم کو یہ کام بتا رہی تھی، چہ نہیں کیا گیا ہے، جگہ کتاب کی خدمت کو پہنچانے کی مشیت الٰہی تھی جسے اس وقت جواب دہ تریب اور غزنی کے علاوہ کتاب کی ترہین کا بھی خاص خیال رکھا گیا ہے۔ مختلف مسلمانوں اور مختلف فوجی ساز مشین اور حاضر میں رکھے گئے ہیں۔

۱۳۰ بنیادی طور پر تھمکنے والے دور ۱۳۳۳ھ کے ساتھ ہی کوٹلوی محمودیہ کی تخریب کا پورا ہوا۔ جو اے اے کی محکمہ تھی، جن ساتھیوں کو یہ مقالہ پانچواں تھا، ان حضرات کے نام اور صفحہ خرابی اب یہ ہیں:

مولوی حمید احمد شاہدانی صاحب، محمد امجد الدین اور بلانڈر۔ مولوی نور الدین
پانڈے صاحب۔ بیروغ، ایمان و تہذیب، صید و شکار اور انجمن۔ مولوی حمید الدین صاحب،
مسائل طلاق۔ مولوی حضرت علی صاحب، گفت و شنود، اجازت و خرافات۔ مولوی حضرت
حسن صاحب، کتاب الفضل و الزیادہ، تاملات۔ مولوی محمد یوسف، مزہ ترقی صاحب،
ظفر آباد، ترقی صاحب۔ مولوی عیسیٰ الدین ترقی صاحب، ظفر آباد، ترقی صاحب۔ مولوی
نور الدین صاحب، حج اور نکاح۔ مولوی عمران الشافعی صاحب، ایمان و عقائد اور فرق

پنجہر مولوی سید فتح الدین صاحب، مفتی الزبتھ اسحاق صاحبہ و مقابر - مولوی عبداللہ صاحب، مفتی تاج الدین سیالوت - قلعہ ابراہیم پور - مولوی عبدالحجیب صاحب، زونوہار - مولوی محمد علی چاند باری صاحب، سوڈا دیوانی صاحبہ اور (مولوی) فضلہ بیوی (براقم الخزانہ) تبلیغ محمد القادری پورہ مات۔

۱۵۔ چونکہ اتفاقاً حضورؐ کی قرآن کے بعد اکر سہلہ کی پوزنگ کا تھا اور پوزنگ میں پروف ریڈنگ ایک اہم جز ہے، اس لئے حضرت اسامہؓ کے مشورے سے بندہ و شہر مانی طوفی سے کیا گیا، لیکن چونکہ صحیح اور پروف ریڈنگ کا سلسلہ بہت طویل تھا، نیز اصل سے اوڑھنے کی ضرورت تھی اور اس میں پندرہ سالہ عرصہ کی ضرورت تھی، اس لئے ذیلہ اشرفیہ نے ۱۳۴۵ھ میں تانکس، ماہ دوم کے پچیسویں شمارے میں اشکاف کیا، اور ان حضرات کو حق کی دعوت دی، یہ طلب اور اطلاع پر تولا دینی تھی، ان حضرات کے یہ ہیں۔

۱۔ مومنوں کی حیات زور و جلال کی ہے، صاحب ۳۔ اہل ایمان کی حیات زور و جلال کی ہے، صاحب ۴۔

۳- - مولیٰ نسا، از تحریک بعد حسب ۴- - مولیٰ محمد بن قمر خان، صاحب شکر، و مولیٰ نور احمد

نمبر ذیل، ۱۔ "پوری محمد علی شاہ و صاحب دے براہ عقلمی۔"

یہ امر سہ ماہی ۱۹۲۶ء میں بھی پورا تھا جس کو یہ نوید و فخر دینے لگا کہ ہم بغیر ممالک وچا گیا، ان کے

۳۰۰: دہلی، محمد یحیٰٰں صاحب، ۲۰۰۲ء۔ ۳۰۱: مولوی احمد یحیٰٰں

حصہ ۲۔ مہدوی میراجہ ۴۶ حصہ ۵۔ مہدوی میراجی حصہ ۶۔ مہدوی میراجہ

— 250 —

بروٹ ریٹنگ نے تیسرے سال میں جو میں کو بیٹا بنانے کی بات پر چند ساتھیوں کو پرفیکٹ

اور یہ امر کہ کام بطور متبادل ہو تو یہ ان کے تمام حقوق ختم ہیں

۱۔ مولوی حق نواز صاحب، ۲۔ مولوی محمد شمس الدین، ۳۔ مولوی نور الدین

— ۱۰۰ —

فتاویٰ محمودیہ کے مسائل کی کثرت اور وقت کی تنگی کا تقاضا تھا کہ اصل اور بنیادی تخریج کرنے والے چودہ ساتھیوں سے مشکل ترین جزئیات و قیہ و حجاب کتابوں کی تخریج روا جاتی، اس لئے مولانا ساتھیوں کا کام و طرح کا تھا۔ ایک یہ کہ اصل کے ساتھ ساتھ پروف کی تلافی کرتے تھے، اور دوسرا کام یہ تھا کہ جہاں جہاں تخریج روٹی تھی، اور مشرف اساتذہ اس کی نکتہ بندی کرتے تھے، وہاں پر مناسب تخریج کرتے تھے۔ یہ تمام حضرات کاظمی مدظلہ العالی تھے۔ جزاؤں علیہم السلام خیراً و فیہم اعلیٰ و علیہم السلام و علیہم السلام۔

۱۶۔۔۔ فتاویٰ محمودیہ پر بطور اشرف کام کرنے والے حضرات اساتذہ کرام کو اقامہ کے باب میں اور بطور تخریج کام کرنے والے ساتھیوں، اسی طرح پروف ریڈنگ و لٹاؤ کرنے والے ساتھیوں کو بحمد اللہ تعالیٰ ملیں اور فقہی میدان میں بہت عظیم فائدہ ہوا، جس کا اندازہ اس بات سے ہو رہا ہے کہ وہ تمام حضرات اپنے اپنے مقام پر ملی و فقہی میدان میں ترقی کرتے جا رہے ہیں۔

۱۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ برکتوں سے نوازے ہوئے محمد یوسف رانا صاحب (انچارج الفاروق کیمپرز فی پارٹمنٹ) کو کہہ دیں کہ انہوں نے ہر مشکل گھڑی میں ہمارا ساتھ دیا، ہم ان کے اس احسانِ عظیم پر ان کے ممنون ہیں۔

۱۸۔۔۔ فتاویٰ محمودیہ کی اول سے لے کر ختم بیرنگ کا کام جناب محمد امین منظور صاحب نے بخوبی انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بڑے فیروزے۔

۱۹۔۔۔ فتاویٰ محمودیہ پر ٹائپنگ کا ابتدائی کام مولانا الطیف اللہ زکریا صاحب نے کیا اور اس کے بعد آخر تک کچھ ڈیف، ریٹنگ اور پوز اننگ کا کام بڑی ہمدلی کے ساتھ جناب عرب خان انور مغل صاحب نے کیا، جو کہ قابلِ داد ہے۔ عزاء اللہ تعالیٰ خیر علیہم السلام۔

فعلی مولیٰ ابن القاضی المرحوم

رضی اللہ عنہ۔ جامعہ اسلامیہ کراچی